فہرست مطالب کتاب سیف صارم ملقب و موسوم بہ شمشیر تیز ۱۲۶۷

مطالب	صفحہ

جاء الحق وزهق الباطل
کتاب مستطاب وافی الهدایه الموسوم به
سیف صارم
الملقب المورخ بشمشیر تیز ۱۲۶۷ سنه ہجری
العالی المتعالی علی رؤس مومنی الدوران
در مطبع اثنا عشریه
مطبوع شد سنه ۱۲۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنای بی انتہای بارگاہ حضرت خداوند ذو العلا اور درود نامحدود حضرت رسول کبریا محمد مصطفی اور منقبت بی نہایت حضرات آل عبا ائمہ ہدی صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ و علیہم و علی الصحب الذین احسنوا الصحابۃ غیر مرتدین علی اعقابہم و الاتباع الذین حزبہم حزب اللہ تعالی اجمعین اضعف العباد محب موالیان حضرت مولا مومنین کمترین خدام شیعیان آل یسین اقل عباد اللہ الاحد الصمد محمد ابن محمد ابن محمد ہمدانی الاصل الدہلوی المولد غفر اللہ لہم خدمت مین اہل ایمان و منصفان صاحب ایقان کے ملتمس ہے کہ حسب الاتفاق یہ حقیر قصبہ پانی پت مین گیا تہا وہان چند اوراق لکہی ہوئی کسی اعرابی ناصب اعلام عداوت اہلبیت طاہرین کی بی نام بنمایش لباس ناصح دیکہنی مین آئی چونکہ عوام کالانعام علی الخصوص مردمان قصبہ سفاہت آئین کہ بمضمون الاعراب اشد کفرا و نفاقا از بس مشہور ہی کہ انکی عقل گدی کی پیچہے ہوتی ہی مقتدین اور مریدین اون بی مستور الاسم مسطور کی وہ اوراق مرقومہ مثل عیدی اطفال کہ ہاتہ مین لئی ہوی بہت نازان و فرحان و خشمگین زمان پائی گئی کہ مضامین انکی ابتدا سی انتہا تک جو لغو دیکہی تو محض خرافات علمیانہ اور کلمات جاہلانہ نہ الفاظ درست نہ معانی اور سب پر جناب نصیحت انتساب مدعی ہین ہدایت و نصیحت ایمانی کی اور نصیحت فرماتی ہین اہل حق کو اضلال و ضلالت کے الحق اثر ارشاد مخبر صادق کی معجزات کا مظہر کالشمس فی وسط النہار ظاہر و اظہر ہی پہلی ہی فرما گئی ہین کہ اس قسم کی دجال پیدا ہونگی کہ لوگونکو ضلالت و ہلاکت کیطرف بلاوینگی اور بظاہر قرات قرآن اور نماز بہت خوشنما پڑہینگی لیکن باطن خراب بی سر و پا جنکی صفت مین حدیث متفق علیہ ہی جسکے بخاری اور مسلم کی ہی یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرہم الحدیث یعنی قرآن پڑہینگی کہ اونکی گلو سی نیچی نہ اوترے گا یعنی دلمین قرآنکی تاثیر نہو گی زبان ہی سی صرف بمضمون ای یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم اور اکثر انکی اور عمل و سیر عملانہ کرینگی اہل اسلام سی مقاتلہ کو موجود اور چہوڑینگی بت پرستونکو نکل جاوینگی اسلام سے جیسے کہ تیر نکل جاتا ہی کمان سی سو اس قسم کی نصیحت کا انہین مین سے معلوم ہوتی ہین کہ دعوی تو ایمان اور نصیحت کا ریکا اور تابعان ثقلین کو کجروی کی نسبت دیوین اور نصیحت کرین ترک اعمال و افعال اہلبیت رسول کے جنکے اتباع اور تمسک و اعتصام کو خدا و رسول ہدایت فرماوین اور اونکی گروہ کو گروہ خدا کہین اور اونکی مخالفت کو خود رسول اپنے گمراہی و ہلاکت اور باعث دخول نار اور اونکی گروہ مخالف کو گروہ شیطان ارشاد کرین کہ تصریح اور سند اسکی ذکر ائمہ اثنا عشر مین انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی یہ اچہی نصیحت کا رستہ ہوی کہ دعوت کرین طرف ضلالت اور

نار کی نفس الامر مین بمصداق ایمۃ یدعون الی النار بہ تبعیت ائمہ نار ایسی ہی بزرگوار ہین قوت علمی اور بول چال کا یہ حال ہی
با قتدای قایل الناس فقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کہ صاحب قال اس مقال بصدقت آمال کی بموجب مصرحۂ صحاح نصیحت آب خود انکی جناب
ابن خطاب ہین عقیدت انتساب کو تذکیر و تانیث تک کی تمیز نہین تو اور حقیقت آخوند صاحب معلوم تو لا ای بہائیو نصیحت کرنا اور بیان
حکم خدا اور رسول کا ہر مسلمان کی لازم اور بہتر ہی راہ چلنی والونکو سیدہا راہ بتانا لازم ہی اسلئی بازراہ نصیحت اور ازروی عجز کی نہ
ازراہ تکبر اور خود نمائی کی تم مدعیان اتباع ثقلین کے خدمات مین عرض معروض کرتا ہون چاہیی کہ اس ہیچ عرض معروض کو کانون
دلسی سنو اور چلنی راہ کجی کے سی پرہیز کرو کہ اسکا اجر بہت بڑا تمہاری واسطی ہوگا از روعدہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین کل
روز جزا تمہارا بہتیرا ہوگا سو وہ یہہ ہی کہ مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نی بیچ بیان نکاح ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی کتاب
اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ جو امامیہ قول مصنوعہ اپنی بیشوا اونکا اول فرج غصبنا منا منسوب بامام الہمام حضرت جعفر الصادق رضی اللہ
تعالی عنہ کی کرتی ہین سو محض غلط اور افترای اون حضرت پر کیونکہ یہ کلام بازاریونکی سی ہی ایسی کلام فرمانیسی اون حضرات کو
کیا نسبت یہ افترای متقدمین اس فرقہ کا ہی مانند کلینی اور ابن بابویہ اور ابو جعفر طوسی صاحبان کتب اربعہ اور سوا انکی کہ وی سب
وضاعین اور مفترین سی تہی اونکی کتابون جمع کی ہوئی پر ہرگز اعتماد نکیا چاہیی بلکہ حتی الامکان اونکو نہ دیکہا چاہیی اور اوسکی
جواب مین اگرچہ مرزا احمد دہلوی نی کہ مجتہد تمہارا تہا بہت شور و غل بی فایدہ اور ہاتہہ پاؤن بیجا مارے ہین لیکن فایدہ معتد بہا اوس
جواب سی ظہور مین نہ آیا مگر بہر تقدیر اوسنی دفع دخل اوس سوال کا کیا حقیر کی التماس عقیل منصف غور سی سنی اول تو حضرت
کی فصاحت و بلاغت اور علمیت کلمات طیبات فصیحت آیات سی خود ظاہر ہی کہ قطع نظر ترک حمد و صلوۃ خدا و رسول کہ کمال استحکام
اسلام و دینداری پر جناب ناصح کی دال ہی حضرت کی فصاحت و بلاغت کا اس سہل اپنی زبان مین یہ حال ہی کہ فرماتی ہین سیدہا راہ
بتانا لازم ہی اور یہ کلام بازاریونکی سی ہی اب کوئی کج طبع یا راست طبع کیسا ہی ہو غور کر سکتا ہی کہ جنکو لفظ کلام اور راہ کی تذکیر و
تانیث مین تمیز نہین وہ راستی اور غیر راستی راہ کی کیا ہدایت فرماوینگے بقول مشہور و مسلمہ اہل میزان ثبوت شی لشی فرع لثبوت مثبت لہ
جب حضرت مثبت لہ ہی کو نہین جانتی یعنی خود راہ کی اور کلام کی حقیقت سی گمراہ اور بی بہرہ ہین تو ثبوت راستی اور غیر راستی
معلوم بقول شاعر ہند دین کا ذکر کیا یہان سر ہی غایب ہے گریبان سی اور بقول شاعر فارس او خویشتن گم است کرا رہبری کند
سبحان اللہ اتباع ثقلین کو چلنی راہ کج کی نسبت دینی اور پہر دین مصطفوی کا مدعی ہونا حدیث الثقلین اور حدیث سفینہ وغیرہا
احادیث موجودہ کتب صحاح اپنی مانی ہوئی کتا تو پہر عمل اور اعتقاد کا یہی نتیجہ ہی کہ راکبان سفینہ نجات اور اتباع ثقلین کو ایسی
نسبت فرماوین اور ایسی طعن و تشنیع اور تنبیہ اور تغلیط ہی واسطی تابعین باب مدینۃ العلم کی علی ہذا القیاس مضامین آیندہ بہی اکثر عامیانہ اور
جاہلانہ ہین کہ حرکات جہلا کے سی تعریض و اعتراض ہے علما اور اصل مذہب پر اور بہتیری باتین کہ خود اپنی ہان موجود ہین مذمت و گرفت
اونکی بنام نہاد اہل حق کی ہی اگر تعرض ایسی تمام باتون کیا جاوے تو مقدمہ طول کہینچتا ہی اور ایسی مخاطب صحیح کی مخاطبہ مین محض
تضیع اوقات معلوم ہوتی ہی لیکن چند کلمات و جوہ لی بجواب ضرور ہے باتونکی ضرور معلوم ہوتی ہین اور اگرچہ جواب اون باتونکی بہی
کتب مبسوطہ مین بتصریح مندرج ہین کہ خود انکی بڑی بڑی معتقد اونکی زبانین اونکی جوابین گونگی ہین بلکہ خود انکی تحریر سے بہی عقیل فہیم
پا سکتا ہی کہ آپ ایسی مسئلہ نکاح جناب ام کلثوم مین جو کہ بڑا اعتراض سمجہے انکے پیر و مقتدای عزیز نی بہی کیا تہا وہ جواب

ونداون شکن جناب مرزا محمد صاحب مرحوم سی پایا کہ پہر سر نہ اوٹہایا اور اونکی طرف موہنہ نکیا کہ آپ روپ بہی خود لکہتی ہین کہ بہر
تقدیر اوسنی دفع دخل اوس سوال کا کیا لیکن چونکہ وہ زبان فارسی مین ہین اور ان ناصح صاحب نی زبان اردو مین اوہنین کی
پیر عزیز کی مضامین مصنوعہ کو واسطی گمراہی عوام کی ان اوراق مین شایع کیا ہی سو اس نظر پر اسی زبان مین حقیر بہی کچہہ مختصر لکہدیتا
ہی کہ مبادا عوام ناواقف خصوص گانو گانو ی کی عامی لوگ اونکی وساوس و اضلال سی زیادہ ضلالت در گمراہی مین پڑین اور عوام
اہل حق بہی کچہہ لی سمجہہ سکین تو کسی اہل حق کی سامنی پہر انکو حوصلہ گفتگو کا نہ رہی اور سالکین صراط مستقیم تابعان ثقلین کو یہ نسبت پہر
کجی اور کوراہی کی نہ لگانی پاوین انشاء اللہ تعالی احتجاج مین جو دلیل اوسند پائی جاویگی یا آیت قرآنی یا حدیث انہین کی صحاح کی ہوگی
ساتہہ ترجمہ ضرور رکی اور جو عبارت کسیکی کتاب کی فارسی صاف ہی وہ بعینہا لکہی جائیگی ترجمہ اوسکا حذراً للطوالت بفائدہ معلوم ہوتا ہی اور
التزام الزام بموجب اقوال مخاطب ملتزم و مقصود ہی تا کہ پہر سیطرح کی کلام و سخن کی مجال اوسکو نرہی گویا زبان قطع کیجاوی و اوسکی اور بات کرنیکا
یارا نرہی اور اسی ملازمت پر نام اس عجالہ کا سیف صارم رکہا دوسری ایسا کلمہ بہی زبان پر لانا کہ امامیہ قول مصنوعہ اپنی مشہور ان
کا اول فرج عصمت منا منسوب بامام الہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کی کرتی ہین محض غلط اور افترا ہی تا آخر عبارت
اور محض سنت سنیہ ہی ناصح صاحبکو اپنی پیر عزیز بلکہ بڑی پیران و مقتدایان باتمیز کی کہ معاذ اللہ خاص پیغمبر کو نسبت ہذیان کے دیتی تہی حدیث
قرطاس جو صحیح بخاری مین موجود ہی از بس مشہور ہی کہ پیغمبر صلعم کی خدمت مین حسبنا کتاب اللہ کہکر رسول مقبول صلعم کو نسبت ہذیان فرمانی لگی اور
اوسی بنیاد سی سالہا سال نفس رسول مقبول صلعم اور انکی فرزندان اور شیعونکو سر منبر نسبت کذب اور سب و لعن سی انکی پیر و پیشوا
پیش آتی رہی چنانچہ صحیح مسلم اور مستقصے اور استیعاب ابن عبد البر وغیرہا کتب ہای مقبولہ عزیز شاہد ہین اس مقال کی یہ نصیحت شعار باوصفیکہ
اقرار کرتی ہین ہماری دعوی اتباع ثقلین کا یعنی پیشوائی عترت رسول صلعم کا اور پہر ایسی نسبت دیتی ہین ساتہہ تعبیر لفظ پیشواؤن کے
تو مین ادای سنت کرنی ہین اپنی پیشواؤنکی جزاہم اللہ و زادہم اللہ مرضاً ہم اسپر شکر کرتی ہین کہ یہ ہماری پیشواؤنکی ہمارے لئی اسوت ہے
سبحان اللہ وضع حدیث اور اختراع و افترا جو کہ خود نوصیکا آبائی اور اجدادی موروثی خاصہ اور منصب ہی اوسکی نسبت اہل حق
کو لگائی جاوی تہذیب الکمال جامع الاصول وغیرہ کتب احادیث رجال جو شخص ان راست مقال کی دیکہی تو واضح ہو کہ ہزارہا کاذب
دشمنان اہلبیت طاہرہ ع اور قاتلان اولاد رسول صلعم اور مداح قاتل نفس رسول صلعم انکی صحاح ستہ مین راوی ہین جنکو انکی خود محقق وضاع
و کذاب لکہتی ہین کہ صحاح ستہ انہین کے حدیثو نسے بہری پڑی ہین اور مولفین خود تارک حدیث الثقلین الحق المر یقیس علی نفسہ بقول
اہل ایران کا فرہمہ را بکیش خود می پندارد کہ توضیح اسکی محل مناسب مین بیان ہو گی بالجملہ صدہا احادیث انکی مقتداؤنکی موضوعہ اس
قسم کے ہین کہ جو شخص بغور دیکہی تو تمام باندہنو باندہا ہوا ان پیر و اور انکی پیر عزیز کا صرف تدلیس و تسویل واضح ہووے ربیع الابرار
زمخشری مین انہین کی ہان ہی کہ چارسو حدیث ابو حنیفہ نی رد کی اگرچہ اوسنے مخالف اپنی قیاس کے بہی سمجہکر رد کین ہین لیکن وجہ انکے
اکثر وضعیت و افترا ہی ہی اور مجد الدین فیروز آبادی سفر السعادۃ مین اور ابن جوزی واہیات مین صدہا حدیثین موضوع ظاہر
کرتی ہین کہ حضرت صحاح ستہ مین وہی موجود و معمول ہین انشاء اللہ عنقریب حقیر انکی قلعی کاریکو ظاہر کر دیتا ہی یہہ حدیث پیر عزیز ناصح
صاحب یعنی کلام فظاظت التیام نسبت افترا و غلطی و وضع براہالی کتب اربعہ قسم تدلیس سے کہا جاوے تو زیبا ہی ناصح صاحبکو بہی تحقیقا
ایسی قول پر اعتماد نہین لازم تہا اور اعتقاد ہی کو صرف کام نہین فرمانا تہا زبان پر لانا ایسی باتکا مقتضائے احتیاط سی باہر تہا

تسمیہ کتاب

ہرچند مبلغ علم اقسامِ حدیث و اصطلاحِ اہلِ حدیث تحریرِ عالی سے ازبس ظاہر ہی پوہنچیا ان غریب کا حسنِ نکات کو اس کلام کی معلوم

نہیں لیکن بیساختہ اس قسم کا کلام زبانِ قلم سی کہ جو انمرو شہو ہے نکل گیا یہہ نہین تو اوعقیلِ ماہر عالی مرتبت کیفیت اُٹھا سکتا ہی اور

اقسام حدیث مین پیچ شرح سفر السعادہ کی تفصیل بیانِ قسم تدلیس مین دیکہہ سکتا ہی کہ شیخ و محقق دہلوی انکا لکہتا ہی وتدلیس

مکروہ و مذموم ست نزد جمہور علما الخ مگر انکی جناب مین اتنا التماس ہی کہ پیشوای جناب عالی ہذمان کو ئی حضرت رسول سبحان اور

راویانِ صحاح جناب متعالی نا ملانِ ذریتِ رسولِ ایزدِ منان او معاذ اللہ لاعنان نفس رسول حضرت سبحان نہ خاص صاحب بخاری

وغیرہ آپکی ایسی ہی متمسکِ اہلبیتِ طاہرہ جو ذریتِ طاہرہ کی زبانی حدیث نہ لیوین جب تک کسی ناصبی و خارجی کو گواہ نہ لیوین

چنانچہ تصدیق اسکی فتح الباری اور کرمانی شرحِ بخاری سی تصریح ہو یدا ہی آور با اینہمہ فضیحت شعاری دعوی نصیحت کا ریکا کرنا

اور معاذ اللہ عیب لگانا تابعین بابِ مدینۃ العلم کو جناب ہی کا کام ہی آور تقیہ کو مذموم فرمانا اور پہر نام اپنا ظاہر نکرنا کیا خوب شرم

حیا ہی صریح داخل ہوتا ہی یہی مضمون خطاب آیہ لم تقولون ما لا تفعلون اور مضمون خود فضیحت دیگران نصیحت کے حیرانی ہی کہ اگر

مستفید مضامین نصیحت آئین مین شک ہو آور بالمشافہ استفادہ منظور رہو تو جناب کو کسی کو کسی ہی کس جنگل کس کہیت مین کس شہر کس گلی مین تلاش

کری اور یا و یہہ جناب ناصح اور انکی پیر عزیز صاحب کے نیک طینتی اور شرم و حیا کی خوبی ہی کہ اہلِ حق پر تہمت وضع و افترا ظاہر کرین اور

کلام بازاری کا ساتبلاوین اور اپنی نانکی احادیث و روایت کو جو ایسی اوراس سے بڑہ کرمین پس پشت رکہہ چہوڑین اور چہپاوین مگر

جانتی ہین کہ اتباع بابِ مدینۃ العلم شیعیان کرار غیر فرار کی ہاتہہ سی کسطرح نجات پاوینگی جو کہ پیرو ہین غالب کل غالب کی مضمون آیہ

لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا با اینہمہ دعوی حفظ قرآنی و ہمہ دانی ابہی تک فہم مبارک مین نہین آیا اہل حق سطر رجوع کرین

تو بابِ شہاداء مامِ ہدایت نصیب ہو مگر ہان ناصح صاحب اور انکی پیر جیو اور امام جیو مثل غزالی وغیرہ نی یہہ خوب اچہا طریقہ نکال رکہا ہی اور نصیحت

شعاری کو کام فرمایا ہی کہ اہلِ حق کی کتابونکی دیکہنی کے ممانعت فرمائی ظاہر ہی کہ اونکی دیکہنے سی حق ظاہر ہوگا اور قلعی حضرات کی کہلی

گی ناصح صاحب دوسرا حیلہ نصیحت کا یہان کیون چہوڑ گئی جو کہ اکثر مریدانِ خاص کو کتب مخصوصہ مین اور جلسہ ہای مخصوصہ مین اونکی

امام جیو ممدوح کی نصیحت ہی یعنی حالاتِ فضیحت آیاتِ حضراتِ مخالفین و حاربین اہلبیتِ طاہرہ کی دیکہنی کے اپنی کتابونمین بہی ممانعت

سی ہر ظاہر ہی کہ نصیحت ممانعتِ معائنہ کتبِ حقہ صاف پیرو ہنود کی ظاہر کرتی ہی وہ بہی اپنی اتباع و اولاد کو یہی نصیحت کرتی ہین کہ

کتب شرع اہلِ اسلام ہرگز نہین دیکہنی چاہیین بلکہ خود اپنی انکی اتہرون بید کی بہی دیکہنی کی ممانعت ہی جسمین حقیقتِ اہل اسلام ظاہر

ہوتی ہی سو یہی آپکا شعار ہی اللہ ہدایت کری **تیسری** جانا چاہیی کہ راویانِ سقیم و صحیح معتبر و غیر معتبر ثقات و غیر ثقات

وغیرہم سب جگہ مین کچہہ ہمارے ہان اور تمہارے ہان کی خصوصیت نہین کہ تحقیقِ حال اسکا کتبِ رجال اور علمای نقاد اور مجتہدینِ ذوی الاجتہاد

کی مقال سی ظاہر ہوتا ہی آور بعد تحقیق اس حال کے حدیثِ معتبر اور غیر معتبر تصریحات اقسام مصرحہ کتب مبسوطہ تمیز دی جاتی ہی چنانچہ اقسام

حدیث کہ تصریح اسکی محل مناسب مین بیان ہوگی سب اہلِ علم جانتی ہین اسیلئی علمای فریقین مین اصطلاحین مقرر کی گئی ہین کہ حکم علمِ قطع و

یقین اور رجحان اسی پر موقوف ہے مگر ہان اتنا فرق ہی کہ مذہبِ حقہ مین جو راوی کہ دشمن اہلبیتِ طاہرہ ہو مقبول و معتبر نہین رکہا

جاتا اور بعد تحقیق اوسکے روایت پر عمل نہین ہوتا آور ناصح صاحب کی ہان وہ ہی زیادہ معتبر ہین کہ کتبِ رجال اسکی شاہد حال ہین

چنانچہ ظاہر ہی کہ اول تو راوی اس حدیث کا بتصریح کتب رجال مذہب حقہ مضطرب الحال ہی بلکہ نکبت مآل یقین صحت و حفظ

جواب فقرۂ اول اور مضطرب الحال ہونا راوی حدیث اول و عصبیت الحدیث کا

نہین تو دوسری روایت احاد قابلِ اعتماد نہین اکثر علمای اعلام مثل جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اور شیخ مفید علیہم الرحمہ قایل
نہین اسکی اور خبر احاد سب جگہ مفیدِ قطع و یقین نہین علی الخصوص راوی بہی ہیچ تیسری بالفرض اگر روایت بالفاظ مذکورہ مانی
بہی جاوے تو بہی ناصح صاحب کو کسیطرح نسبت کذب و افترا کی دینی اسکی مضمون پر نہین پونہچتی ذرا شرم کرنی چاہیئی تہی اگر ظاہر مین دعوے
ایمان کا ہی تو حیا بہی ضرور تہی کیونکہ از بس مشہور ہے حدیث بخاری الحیا شعبۃ من الایمان ناصح صاحب کو خبر نہین کہ متواتر اسی کلام
کی سوید اونکی کتب معتبرہ و مسلّمہ مین کتنی روایتین محتوی نارضامندی اور عذر و اعتلال اور مجبوری و اضطرار اور اقرارِ مناکحت بمصابرت
دا جبار موجود ہین اور جس لفظ کو ناصح صاحب بہ نسبت سینہ اپنی پیر عزیز کی کلام بازار اس روایت مین تعبیر فرماتی ہین وہ متواتر تکرار خاص
صحاحِ ستہ مین موجود بلکہ خاص کلامِ حضرت باری مین متعدد جگہ موجود ہی کما یتضح یا تو ان نصیحت شعار کو کچہہ قرآن و حدیث و اخبار کے
خبر نہین صرف مضمون تراشی ہر اپنی پیر عزیز کی دو چار کلمہ دیکہی دکہائی لی دوڑی ہین یا اونہین کیطرح انہون نی بہی جان لیا ہوگا
کہ کون تحقیق کرتا ہی کون دیکہتا ہی عوام کالانعام کو اپنی تلبیسِ تسویل سی بہکا لین گے یہ نہین معلوم کہ پروردگار عالم بفحوای لیس لک
علیہم سلطان ہر وقت اپنی بندگان مخلصین کا نگہبان ہے اور اونکی ہدایت کی لئی اور صیانت کی لئی علماے حقہ بہی ہر وقت مین موجود کئی ہین
اگر اہلِ اضلال بسعی ضلالت کی ہین تو اہلِ رشاد و اہدا ہدایت کی لئی بہی بعنایتِ الٰہی باسوہ و اقتداے احباب مخاطب بخطاب
انما انت منذر و لکل قوم ہاد ہر وقت موجود و مستعد ہین التماس ہے ہر صاحبِ عقل و ہوش کے خدمت مین کہ از راہ انصاف بغیر تعصب و اعتساف
کی ملاحظہ فرماوین تو حقیقت اصل حال کو پا دینگی غور کرین کہ جن حضرات کی ہان خود اس قسم کی مضمون موجود ہین جنکی دیکہی اور
سننی سی آدمی کی رونگٹی کہڑی ہون اونکو مضمون پر اس روایت کی ایسی کلمات سی لب آشنا کرنی مقتضاے شرم و حیا کہا چاہیئی
یا خلاف اسکی ہر چند کتابین انکی اس قسم کی روایات و مضامین سے بہری پڑی ہین لیکن نظر بر اختصار بطریقِ مشتی نمونہ از خروارا اس جگہ
بتصریح و توضیح فضیحت ان نصیحت شعار صاحب شرم و حیا بانگ و عار کی چند حدیثین حقیر لکہتا ہی کہ واسطی صفر اشکنے اونکی اور انکی اعوان
و انصار کے اتنی بہی بس ہین اور چونکہ ناصح صاحب بکلمات سخت و درشت افترا و کفر وغیرہا یاد ہوئے تو اگر کوئی کلمہ حقیر کے قلم سے
بہی بفحوای جزاء سیئۃ سیئۃ اور بمقتضاے کلوخ انداز را پاداش سنگ است گوش آشنا ہو تو سامع اور ناظر بلحاظِ مضمون باب مشہور
عاقبوا بمثل ما عوقبتم معاف فرماوینگی **اول** ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ جو کہ بڑا پیر و مقتدا ہی حضرات کا اور کمال متعصب ہے بیچ ذیل آیہ قُمن
حاجک فیہ الآیہ کی لکہتا ہی صح عن عمر انہ خطب ام کلثوم من علی فاعتل لصغرہا و بانہ اعدہا لابن اخیہ جعفر فقال لہ ما اردت الباءۃ ولکن
سمعت رسول اللہ یقول کل سبب و نسب ینقطع الی یوم القیامۃ ما خلا سببی و نسبی یعنی صحیح ہوا عمر سے کہ تحقیق اونسی درخواست کی ام کلثوم کے
علی سی پس علی نی بہانہ ڈہونڈا ساتہہ صغیرہ ہونی ام کلثوم کی اور ساتہہ اس بات کی کہ اُسی گہیر رکہا ہی یعنی نامزد کیا ہی واسطی اپنی بہائی کے
جعفر کی بیٹی کی پس کہا عمر نی واسطی علی کی کہ نہین ارادہ کرتا ہون مین جماع کا لیکن رسول خدا فرماتی ہین کہ ہر سبب اور نسب قطع ہوگا روزِ
قیامت کو سوا سبب میرے کے اور نسب میرے کی **تنبیہ** حدیث متفق علیہ ہی بخاری اور مسلم کی دیکہنی چاہیئے مشارقین عن ابو ہریرہ لا یخطب
احدکم علی خطبۃ اخیہ یعنی ابو ہریرہ سے ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ نہ منگنی کری تم مین سے کوئی اپنی بہائی مسلمان کی منگنی پر اور شارح و مترجم مشارق
تحفۃ الاخیار مین فایدہ لکہتے ہین کہ یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ نسبت ٹہیر گئی ہو تو پہر وہان پیغام دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے
مسلمان بہائی کے حق تلفی ہے اور اگر ٹہیری نہو تو مضایقہ نہین عقیل فہیم باشرم و حیا غور کری اول تو زبان آشنا کرنیکو

روایت ابن حجر
ابن حجر

عدالت بنات کی ساتھ لفظ بانات کی اس جگہ موںہہ بہر کے کہ ناصح صاحب اسی کلام ثقہ فرماوین گے یا بازاریونکا دوسرے خوستگاری
معصومہ صغیرہ کی اس کمسنی اور بڑہاپی پر غور کرنا چاہیے تیسری باوصف اعتلال ولی حضرت ذو الجلال بصغر او منگیتر ظاہر کرکے
پہر نکاح چاہنا اور پہر اکثار تردد کو روایت آیندہ مین دیکھنا چاہیے مقام غور ہے کہ اگر نادانستہ پیغام کیا تہا تو پہر ظہور عذر او علم
اعتلال پر تردد او اصرار یعنی چہ مگر بعادت از فرمان رسولؐ اور بے پیری بی شرمی کی باتین ظاہر کرنی اس گروہ کی لاحول ولا قوۃ
الا باللہ **دوم** بیہقی اور دارقطنی نی روایت کی ہے ان علیاً عزل بناتہ لولد اخیہ جعفر فلقیہ عمر فقال لہ یا ابا الحسن انکحنی ابنتک
ام کلثوم بنت فاطمہ بنت رسول اللہ فقال قد حبستہن لولد اخی جعفر الی اخر الحدیث یعنی علیؑ نی گوشہ مین بٹہا یا یعنی نامزد کیا
اپنی بیٹیونکو واسطی بیٹون بہائی اپنی جعفر کے پس ملاقات کی اوسے عمر نی پس کہا واسطی اوسکی کہ ای ابا الحسن نکاح کر تو مجہسے
اپنی بیٹی ام کلثوم کو پس کہا علیؑ نے کہ تحقیق رکہا ہے مینے اونکو واسطی بیٹون بہائی اپنی جعفر کے تا آخر حدیث مثل حدیث گذشتہ **تیسری**
وفی روایۃ لما اکثر تردده الی علیؑ فاعتل بصغرہا فقال ما حملنی علی کثرۃ ترددی الیک الا انی سمعت رسول اللہ یقول کل حسب
ونسب وسبب وصہر منقطع یوم القیامۃ الا حسبی ونسبی وصہری فامر بہا علی فزینت وبعث بہا الیہ فلما راہا قام الیہا واجلسہا فی
حجرہ وقبلہا ودعا لہا فلما قامت اخذ بساقہا وقال لہا قولی لابیک قد رضیت قد رضیت فلما جاءت قال لہا ما قال لک فذکرت
لہ جمیع ما فعلہ وما قالہ فانکحہا ایاہ اور بیچ ایک روایت کی یہ عبارت ہی کہ جب تردد عمر زیادہ ہوا طرف علیؑ کے تو بہانہ ڈہونڈا علیؑ
نی ساتھ صغر سن ام کلثومؑ کے کہ نہین برانگیختہ کیا مجہکو اوپر کثرت تردد میرے کی طرف تیرے سبب اس بات نی کہ تحقیق سُنا ہی مینی پیغمبر خداؐ کو کہ
فرماتی ہین ہر حسب اور نسب اور سبب اور رسم دامادی منقطع ہوتا ہی روز قیامت کو مگر حسب میرا اور نسب میرا اور سبب میرا اور رسم دامادی
میرا پس حکم کیا ام کلثومؑ کو علیؑ نے پس آراستہ کیا اور بہیجا اوسکو طرف عمر کے پس ہرگاہ کہ دیکہا عمر نی اوسکو تو قایم ہوا طرف اُسکی اور
بٹہلایا اوسکو بیچ بغل اپنی کے اور چوما اوسکو اور ڈرایا اوسکو یا خم دیا اوسکو یا رخصت کیا اور جبکہ کہڑی ہوئے پکڑی پنڈلی اوسکی اور
کہا اُسکو کہ کہو واسطی باپ اپنی کی تحقیق راضی ہوئی مین تحقیق راضی ہوئی مین پس جبکہ آئی وہ تو کہا علیؑ نی اوسکو کہ کیا کہا عمر نی تجہکو
پس ذکر کیا اوسنے واسطی اوسکی جو کچہہ کہ کیا تہا اوسنے اور جو کچہہ کہ کہا تہا اوسکو پس نکاح کردیا علیؑ نی عمر سی اور بعد اتمام اس
حدیث کی وہ مقتدای نواصب لکہتا ہی کہ وتقبیلہ وضمہ لہا علی جہۃ الاکرام لانہا لصغرہا لم تبلغ حداً تشتہی حتی یحرم ذلک ولولا
صغرہا لما بعث بہا ابوہا یعنی جو منا عمر کا اور گلی لگانا اوسکا واسطی اوسکی اوپر طریقہ اکرام کی تہا اسواسطی کہ وہ بسبب صغر سن اپنے
کی نہین پونہچی تہی اس حد کو کہ خواہش رکہی تاکہ حرام ہو یہ بات اور اگر نہوتا صغر سن اوسکا تو البتہ نہ بہیجتا اوسکو باپ اوسکا
اور وہی بڑا پیر و مرشد اونکا لکہتا ہی کہ اسناد اس روایت کی صالح ہین خدارا کوئی منصف غور کری مضمونکو اس روایت صالح
الاسناد کتب ناصح صاحب کی اور شرماوی انکو خدا سبحان اللہ اس حالت پر طعنہ ہی اہل حق پر جو تہی ابن حجر عسقلانی شارح بخاری
لکہتا ہی ان علیاً لما ابی عن النکاح ابنتہ لعمر واستعذر بصغرہا لم یکن یقبل منہ ذلک العذر حتی الجاہ الی ان یراہا ایاہ فارسلہا الیہ فلما
راہا عمر اخذہا وضمہا الیہ وقبلہا الی اخر الحدیث حاصل یہ کہ جسوقت علیؑ نی انکار کیا نکاح کرنیسی اپنی بیٹی کے واسطی عمر کے اور عذر
کیا بسبب صغر سن اوسکی کے تو عمر نہین قبول کرتا تہا اس عذر کو یہانتک کہ مضطر کیا عمر نی علیؑ کو طرف اس بات کی کہ دکہلا دیوے
اوسی اوسکو پس بہیجدیا علیؑ نی ام کلثوم کو طرف عمر کے پس جبکہ دیکہا اوسکو عمر نے تو اوسی پکڑا اور گلی لگایا یا بغل مین لیا او

بوسہ دیا تنبیہ خدارا کوئی منصف اب انہین لوگون کی معقولہ کی موافق خیال کری ان گفتگوہای بازاریکو ان بزرگوارونکی احادیث
مرقومہ سے اور کہوی کہ ایسی کلمات اور حرکات کی نسبت دینی اپنی پیغمبرزادی اور نفس رسول اور اپنی خلیفہ مقبول کو بجز ایسی بے شرم
وحیا کی کسی مسلمان سے باوصف دعوی ایمان ہوسکتی ہی اور پہر خیال کری کہ الجاء یعنی مجبور ومضطر کرنا ولی کو اوس صغیرہ معصومہ کو بترہیب
وتخویف انکی شارحین صحاح کس درجہ کریہ وبیہودہ ہی اوراس فضیحت پر طعن اہل حق پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانچوین شیخ
شہاب الدین دولت آبادی باب ششم کتاب المودۃ مین لکہتا ہی کہ این قصہ در شرح خصاف در باب نکاح آوردہ ان عمر بن الخطاب
لما خطب ام کلثوم بنت علی فقال علی انہا صغیرۃ ان رضیت ہی امراتک ہکذا ذکر الخصاف ہذا الحدیث ولم یذکر تمامہ جہنمی پہر لکہتا ہی
شیخ مذکور ان عمر ابن الخطاب لما خطب ام کلثوم وعندہ رجل قال انہا صغیرۃ فقال عمر مالی حاجۃ الی النساء ولکن ابتغی الوسیلۃ الی محمد
علیہ السلام وہو یقول کل سبب ونسب ینقطع بالموت الا سببی ونسبی فتزوجہا علی اباہ بمہر اربعین الف درہم فساق ذلک کلہ عمرو
ہی ابنۃ اربع سنین اوما بین الاربع الی الخمس وعمر ستین سنین فاجلسہا عمر الی جنبہ فرفع میزرہا ومسح یدہ علی راسہا فجرد ساقہا فرفعت
یدہا وکادت ان تلطمہ فقالت لولا انت امیر المومنین للطمتک علی خدک فقال عمر دعوہا فانہا ہاشمیۃ قرشیۃ چونکہ بعد اسکی
شیخ مذکور عبارت فارسی خود کی ترجمہ بہت صاف وسہل لکہتا ہی تو ترجمہ اوسکا عبث ہی لعینہا وہ قریب لکہی جاتی ہی لیکن منصف
خبیر بلا تعسف واعتلال غور کرین کہ اظہار ابتغاء وسیلہ بہی ان شیخ فانیکا محض بانی ہے تہا بلکہ درحقیقت مظہر ہی بغاوت باطنہ کا
کیونکہ باوجود اسقدر عذر واعتلال وظہور نارضامندی نفس رسول حضرت ایزد متعال اور صغارت اور ناراضی معصومہ کی ناراضی
انکی عین ناراضی رسول کردگار بلکہ ناراضی پروردگار رہا ہے دعوی ابتغاء وسیلہ با رسول یعنی چہ بلکہ صریح اذیت رسانی ہی اور
داخل ہونا ہی نیچی مضمون اس آیت کی کہ حق تعالی سورہ احزاب مین فرماتا ہی ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ
واعدلہم عذابا مہینا الآیہ کہ بموجب تصریح بیضاوی خاص بحق موذیان علی ابن ابیطالب نازل ہی نفس الامر مین اظہار ابتغاء
وسیلہ کا بہی محض بہانہ ہی تہ دہسطی بہکانی لوگونکی اور تالیف قلوب تابعان نبویکی کیونکہ صاف بات ہی کہ بالفرض اگر ابتغاء
وسیلہ صرف اسلئی تہا کہ نسبت سمدہیانہ بپیغمبر خدا ص کی حشر کو منقطع نہین ہوتی ہی تو صاحبزادی اپنی پیغمبر خدا سے منسوب کر چکی تہی اوس
نسبت کو کیا مقطوع تصور فرمایا کہ رتبہ بزرگی سی عورت ڈہونڈنی لگی یعنی خسر سے داماد بننی لگی یا خسر ہونمین کچہہ خسران سمجہی یا خبر
رجعت طلاق افترا وغلط ہی جو شخص چاہی کتاب سنن ابوداود اور صحیح نسائی اور استیعاب ابن عبد البر مین کہ بہت معتمد انکے
کتابونمین ہی قصہ طلاق انکی صاحبزادیکا مفصل دیکہہ سکتا ہی اس جگہ حذر التطویل صرف حدیث عقبہ بن عامر استیعاب مین سے لکہدی جاتی ہے
ناصح صاحب کتاب مذکور مین بیچ ترجمہ حفصہ بنت عمر ابن الخطاب کی ملاحظہ فرماسکتی ہین عن عقبہ بن عامر قال طلق رسول اللہ حفصہ
بنت عمر فبلغ ذلک عمر فحثی علی راسہ التراب الی آخرہ یعنی عقبہ بن عامر سی مروی ہی کہ رسول خدا ص نی طلاق دی حفصہ بنت عمر کو پس
پہونچی یہ خبر عمر کو پس ڈالی عمر نی اوپر سر اپنی کی خاک اور تیسیر الوصول مین ہی عن عمر بن الخطاب ان النبی طلق حفصہ ثم راجعہا اخرجہ
ابو داود والنسائی یعنی طلاق دی رسولخدا نی حفصہ کو پہر رجوع کی نکالا اوسکو ابو داود اور نسائی نی کہ خود عمر ابن خطاب سے
یہ حدیث ہی سو نہایت ظاہر ہی کہ دعوی ابتغاء وسیلہ با رسول مقبول جب زیبا ومعقول تہا کہ عذر واعتلال اور رضاء نفس رسول
کی رعایت فرماتی اونکی خوشنودی ڈہونڈتی کو ہی اپنی صاحبزادی فرزندان رسول سے منسوب کرتی ہر شخص جاہل عاقل جان سکتا ہی کہ

روایت شیخ شہاب الدین از شرح خصاف

در طلاق حفصہ

کہ ابتغای وسیلہ تعظیم کا مقتضی ہی یا تحقیر کا سب کوئی جانتا ہی کہ پاسداران حرمت وتعظیم اولادِ رسولؐ اپنی بیٹیان
سادات کو بآرزو دیا چاہتے ہین یا اونکی بیٹیان بجبر لینا اگر بالفرض وہ بخوشی دین تو نظر بر تعمیل ارشاد البتہ مضایقہ نہین
سبحان اللہ کوئی ہندو مسلمان خیال کرسکتا ہی کہ کسی شخص کو کوئی آدمی مضطر کری اور عذر و اعتلال کو نہ مانی تو وہ شخص اوس سے
راضی ہو یا ناراض اور در حالتِ ناراضی نفسِ رسولؐ دعویِ ابتغای وسیلہ با رسولِ ربِّ مع درست معلوم ہوتا ہی یا عرف کذب و عذر و
مکر و ناقرانی علاوہ اسکی فقیر ایک اور تقریر سے کہتا ہی مقام غور و فکر ہی حدیث ہی خود ان با حیا نا صح صاحب کی ہان بہی صحیح ترمذی
مین اور مشکوۃ مین بہی ہی یہہ باب عشرۃ النساء کی عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلعم لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ
ان تسجد زوجہا یعنی فرمایا پیغمبر خداؐ نے کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو یہ کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کری
اپنی خاوند کو چنانچہ فایدہ مین یہہ ترجمہ اسی حدیث کی صاحب مظاہر الحق خاص خلفِ عزیز یہ فرماتی ہین کہ اسمین نہایت
نہایت مبالغہ ہی یہہ واجب ہونی اطاعت خاوند کی بیوی پر اور اسی باب مین ہی عن عمر عن النبیؐ قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امرأتہ علیہ
یعنی نہین سوال کیا جاتا مرد یہہ اوس چیز کے کہ مارا اوسنے اپنی جورو کو اوس چیز پر تو عقیل با ادب پر واضح ہی کہ اگر دعوی ابتغای
وسیلہ کا ٹہیک حقیقت مین سچ ہوتا تو ایسی نسبت عمداً اصراراً مضطر کرکی بنمایش ابتغای صہریت جسمین کہ انکی اپنی طاعت ذریت رسولؐ
پر واجب ہوتی ہی اور ضرب و زد کا قابو اور بہانا حاصل ہوتا ہی اس اصرار و تکرار و الحاح سے باوصف اعتلال و عذرِ نفسِ رسولؐ مضطر
و مجبور کرکے نہین گوارا کرتی صریح ہی کہ بی بی بنانا واجب کرانا تہا اپنی طاعت کا اور حیلہ ضرب و زد کا یہ بہانہ حدیث نبوی
ڈہونڈہنا جسکی راوی بہی خود آپ ہی ہین ہان اگر کوئی بیٹی یا پوتی اسطرح دیتی تو یہ دعوی بسیار بہا ظاہر البعیر کہ سانحہ
بابِ باب مدینۃ العلم کہ تاریخ ابن قتیبہ سنی مذہب وغیرہ علما نو اصب نے ہان بہی تفصیل اوسکی موجود ہی جسکا اشارہ ہی حدیث موجودہ
بخاری اور مسلم مین جو کہ قریب لکہی جائیگی کہ صدیقہ حضرات خود فرماتی ہین کہ کرہ ان یاتیہ عمر لما علم من شدتہ یعنی مکروہ جانا علیؐ
نی کہ آوی عمر ساتہہ ابو بکر کے وقت مصالحت ابو بکر کے بسبب اسکی کہ جانتی تہی شدت اسکی جو کہ کی تہی اسمین سو ملامت بی نہایت
جناب عدالت مآب کی گوش گذار ہوئی ہوگی کہ اس قابو ہی ضرب مستند حدیث فرمودۂ نبویؐ کی بنمایش ابتغای وسیلہ متبنی ہوے
عقیل منصف اسی بغاوت کہہ سکتا ہی نہ ابتغا الحق لا یصلح العطار ما افسدہ الدہر حضرات نو اصب بہتیر الیناً الیین مگر بس
کا لینا کیا کام آتا ہی ایک بات ہو تو چہپائی جاوے بنائی جاوی ہزاروں کو کیا کرسکین گے یہ نیک طینت اپنی طینت و ہوا نفسانی
سی لاچار تہی خود رسولِ مقبول کے کلام معجز نظام کو ہذیان بتلایا تہذیب بضعۃ رسولؐ کو ایسا ناراض کیا کہ مرتی دم تک
ناراض گئین انکی بڑی صاحب تک سی بہی مدام الحیات بات نہ کی جنازہ تک آنی دیا تو نفسِ رسول سے بہی بہوا نفس جو چاہا سو کیا
اور کیا بی شک ایسی جناب کو خوب ابتغای وسیلہ کا دعوی زیبا ہی حدیث ثقلین مین جو خطبہ طویل بمخاطبہ جمیع اصحاب حضار
خود پیغمبر خداؐ نی فرمایا جسکی خود صاحبانِ صحاح لکہتے ہین کہ مآل و مفاد اوسکا حرزاً للطولت مختصراً لکہا جاتا ہی یعنی فرمایا
رسول خداؐ نے کہ تقدیم نکرو تم میرے اہلبیتؑ پر حکم رانی نکرو انپر اور نا رضامندی مت کرو انکی تعلیم مت کرو انکو سو یہہ منتجے
وسیلہ جب نفسِ رسولؐ پر حاکم بن بیٹہے تو بجبر بے بنا کے اونکی بیٹی پر حکم رانیکا کیا پاس ہو پیغمبر تو فرما دین کہ لقب
علیؑ امیر المومنین ہی چنانچہ تفصیل اسناد اس لقب کی اور تصریح خود اسکی کہ شیخین مستحصین حضرات نواصب ساتہہ نام لینے

اس لقب کی حیات سرور کائنات مین سلام کرتی تہی محل مناسب پر بیان ہوگی اور زہری ابتغای وسیلۂ حیات بعمیر مین تو مولا
مومنین کو بلقب امیر المومنین سلام کرین آور پہر وہی لقب امیر المومنین بہی شیخ فاینصاحب اپنی لئی اختیار کرین غرض دعوی
اینا درباب مودت و ابتغا اور بعیت رسول مجتبیٰ اور اہلبیت ہدی محض زبانی تہا عندک دل خالی از اصل رہا بڑی شخص صاحب خلیفہ اور
پیشوای امت تو بن بیٹہی اور جو جو حال کہ انکی عنایت سے اہلبیت رسول پر گذری سب کتب مین مذکور ہین یہانتک کہ اہلبیت کو
بہی مثل سایر الناس کرلیا کردیا کہ یہ مقام اسکی بیان کی گنجایش نہین رکہتا حدیث قد استنکر وجوہ الناس الحدیث اور قد انصرف
وجوہ الناس الحدیث بخاری و مسلم مین مصداق اس حال کی موجود ہین اور حال ذکر بعیت کہ چہہ مہینی بعد وفات آنحضرت کے
یہی حضرات لکہتی ہین شرح مقاصد وغیرہ مین نہین کے ہان دیکہا چاہیی تو معلوم ہو کہ جناب مولای مومنین کی زبانی صاف لکہتا ہے
کہ فرمایا الحمد للہ الذی اساءنا وسرکم یعنی شکر ہی اوس خدا کو کہ غمگین کیا ہمکو اور خوش کیا تمکو اور صاف صحیح مسلم سی ہے
جامع الاصول مین بہی قصہ طلب میراث جناب سیدہ اور انکار ابو بکر کی فہجرتہ فاطمۃ فلم تکلم حتی ماتت بعد ستۃ اشہر فدفنہا علی
لیلاً لم یوذن بہا ابو بکر وکان لعلی وجہ من الناس حیات فاطمۃ فلما ماتت انصرفت وجوہ الناس عنہ فقال رجل للزہری ولم یبایعہ
علی ستۃ اشہر فقال لا واللہ ولا احد من بنی ہاشم فلما رای علی انصراف وجوہ الناس عنہ ضرع الی مصالحۃ ابی بکر فارسل الیہ ان ایتنا
ولا یاتینا معک احد وکرہ ان یاتیہ عمر لما علم من شدتہ الحدیث الحاصل کہ جناب سیدہ نے ورثہ اپنی باپ کا طلب کیا ابو بکر سی اور اسنے
انکار کیا اور یہہ نہ دیا تو آپ خفا ہوئین اور مرتی دم تک کلام نکیا ابو بکر سی حتی کہ چہہ مہینی بعد اس قصہ کی آپکا انتقال ہوا
اور ہمکلام نہوئین یعنی غصہ کیئی رہین اور اذن اپنی جنازہ تک آنیکا ابو بکر کو نہ دیا کہ جناب امیر نے راتکو دفن کیا فاطمہ کو
اور جناب امیر کیطرف حیات جناب سیدہ مین تو لوگ کچہہ رخ بہی دیتی تہی یعنی موہنہ سی بات بہی کرتے تہی لیکن جب جناب فاطمہ سرا کا انتقال
ہوا تو لوگونکی رخ بہی پہر گئی اور موہنہ پہیرنے لگے چنانچہ زہری سی ایک شخص نے سوال کیا تہا کہ کیا علی نے چہہ مہینی تک ابو بکر
سی بعیت نہین کے تہی تو زہری نی کہا ہان قسم ہی خدا کی نہ علی نے بعیت کی تہی نہ کسینی بنی ہاشم مین سے لیکن جبکہ علی نے اپنی
لوگونکی رخ پہیرے ہوئے دیکہی تو ضرعت کی طرف مصالحت کے اور بلایا اسکو اور کہا کہ کوئی اور ساتہہ نہ آوی اور مکروہ جانتی تہے
اس بات کو کہ عمر ساتہہ ہو اسلئی کہ جانتی تہی اوس شدت کو جو عمر سے دیکہی تہی اور سہی تہی یاد رہی کہ یہ اشارہ ہی اوسی تصریح
کا جو ابن قتیبہ وغیرہ تصریح درباب دروازہ شکنی وغیرہ لکہتے مین بالجملہ باینہمہ واقعات خلافت پناہ خلیفہ اور پیشوا بن بہی
اور جسوقت رستی مین چلتی تو جناب امیر کی آگی کو قدم نہ بڑہاتی اور فرماتی کہ مین پیش قدمی کیونکر کرون کہ تم بمنزلہ پیغمبر خدا
کی چنانچہ مصدق مضمون مذکور حدیث ابن عباس ہی کہ خطیب ابن سمان کتاب واقعہ مین جو کہ نہین کے ناصح صاحب کی مقتدا اور
بزرگو نمین سے ہی لکہتا ہی عن ابن عباس قال جاء ابو بکر و علی یزوران قبر النبی قال علی لابی بکر تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ قال ابو بکر
لا اتقدم علی رجل سمعت رسول اللہ یقول علی منی بمنزلتی من ربی یعنی کہا ابن عباس نے کہ آئی ابو بکر اور علی زیارت کرنیکو قبر نبی کی
کہا علی نی واسطی ابو بکر کی کہ پیشوائی کرو یعنی آگی بڑہو ای خلیفہ رسول کہا ابو بکر نی کہ نہین تقدیم کرونگا مین اوپر ایسی مرد کے
کہ سنا ہی مینی خود پیغمبر خدا کو کہتی ہوئے کہ علی بمنزلہ میری ہی میرے رب سی زہی شرم وحیا ہی خلافت پناہ خلافت اور امامت مین تو
مقدم بن بیٹہا اور رستہ چلنی مین یہہ رعایت تقدیم و تاخیر کے کہ قدم آگی نہین بڑہاتی یقین ہے کہ نماز مین بہی جب بمنزلہ رسول کو کہا ہوگا

تفصیل اسکی کتب مبسوطہ مین شرح ہی من شاء مزید الاطلاع فلیرجع الیہا المختصر فصل اولیات عمری مین تاریخ الخلفاء مین اول یہ کہ ہوا اول مرتبہ جو کہ ...امیر المومنین

کاہی کو پس پشت لینی ہوگی اور مسند خلافت پر بیٹھا دہ نشین سبحان اللہ کوئی دہقانی بہی اس بات کو سنکر سوای زہر خندہ ہونیکی لب
نہ ہلاوے کہ خود اقرار ساعت تو یہ کہ علی بمنزلہ ایسی ہین اور پاؤن اونکی آگی ہمین ٹہرہ سکین اور پہر یہ شرم وحیا کہ تہہ بیعت کو مانگین
الحق اذا لم تستحی فاصنع ما شئت بالجملہ یہی حال شیخ فانی صاحب کا ہی کہ با اینہمہ شدت نجادت دعوی ابتغای وسیلہ کا مگر یہہ لگی تہے
خلاف بناء کہ جسوقت خواستکاری نکاح جناب سیدہ دو جہان حضور آنحضرت مین دونو شیخین بنادلی کی تہی تو کیا جواب پایا
تہا ناصح صاحب مشکوۃ مین دیکہین عن بریدۃ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمۃ رض فقال رسول اللہ انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا منہ
رواہ النسائی یعنی بریدہ اسلمی سی روایت ہی کہ خواستکاری کی ابو بکر و عمر نی فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت ص نی کہ وہ صغیرہ ہی پس
خواستکاری کی اوسکی علی ع نی تو نکاح کر دیا پیغمبر ص نے علیہ السلام سے اوسکا فی الجملہ اس جگہ سی بہی کمال اسوۃ نفس رسول یا رسول مقبول
ہویدا ہی کہ جیسے رسول مقبول ص نی اعتلال صغر سنے حضرات کذائی سی کیا وہ نوبت وہی بات نفس رسول کو بہی پیش آئی وقائع
ہجرہ مین مدارج اور روضۃ الاحباب وغیرہ ہین تو دیکہین صاحب مدارج تفصیل لکہتا ہی کہ تہوڑے عبارت ضرور واسطی نشانہ
ونمونہ کی اس جگہ لکہی جاتی ہی بالفاظہا تزویج کرد فاطمہ را با علی مرتضیٰ در سنہ ثانیہ از ہجرت در شہر رمضان وبعضی گفتہ
اند تزویج کرد در رجب وبعضے گفتہ اند کہ در غزوہ احد کذا فی جامع الاصول و بود زہرا در وقت تزویج شانزدہ سالہ وبعضے
ہفدہ گفتہ اند وبعضے پانزدہ و بود علی بست ویکسالہ و پنج ماہ و در روایات آمدہ کہ خواستکاری کرد فاطمہ را ابو بکر پس تعلل
کرد آنحضرت و گفت کہ من انتظار وحی دارم در تزویج وی پس خواستکاری کرد عمر او را ہم جواب ہمین کلمہ داد و در مشکوۃ آوردہ
کہ چون خطبہ کرد فاطمہ را ابو بکر و عمر گفت آنحضرت کہ وی صغیرہ است پس گفت علی را ام ایمن و در روضۃ الاحباب گفتہ کہ
گفتند بوی اہل وخواص وے کہ تو برو نزد آنحضرت و خواستکاری کن دختر او را انتہی موضع الحاجۃ ہرچند یہ سن و سال جناب سیدہ کا
وقت تزویج مخالف مصرحہ کتب حقہ ہی لیکن یہان چونکہ کلام بموجب انکی روایات صحاح اور مذاق کے ہی اسلئی انہین کے
مذاق پر کہا جاتا ہی مقام غور ہی کہ بموجب تصریح جامع الاصول باوصف پندرہ سولہ بلکہ سترہ برس کے عمر ہونی جناب سیدہ ع
اور نسبت وقت درخواست جناب ام کلثوم رض کے کسقدر اوسوقت کم ہونی عمر عدالت مآب کی رسول مقبول ص عذر کم سنے جناب سیدہ
بیان فرمادین اور انتظار وحی ظاہر فرماوین تو اوسوقت تو عدالت مآب اپنا مونہہ لیکر چپ ہو رہی اوسوقت دعوی ابتغای وسیلہ
کا رسول مقبول ص سی نہ ظاہر کیا کہ بعد وفات با این ہمہ کبر سنی اپنی او صغارت سن یعنی چہار سالہ ہونی معصومہ کی یہہ بہانہ یاد آیا
اور عذر و اعتلال نفس رسول مقبول مثل کلام قریب وفات رسول مقبول رد فرمایا اور مضطر کرنا نفس رسول ص کا جو کہ باقرار حضرت
شیخ اعلی منجانب اللہ بمنزلہ نبی ص ہین گوارا فرمایا مگر حدیث من اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذا اللہ کہ ابو عمر والمنیری
نی عمرو بن شاس الاسلمی سی اور حدیث من اطاع علیا فقد اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصی علیا فقد عصانی
ومن عصانی فقد عصی اللہ کہ انکی خود امام ابو بکر نی معجم مین ابی ذر رض سے لکہی ہے حافظہ جناب شیخ فانی مین نہین رہی ہوگی
غرض شیخ فانی موجد درہ بہی اپنی عہد کے شاہ درانی ہوے کہ ازبس مشہور ہی کہ اونکی بہی نظر بر ابتغای وسیلہ تخت طاؤس
جب روضہ شاہ خراسان ذریت حضرت سرور انام علیہم الصلوۃ والسلام پر نذر چڑہایا تو اطفال صغیر سن سادات کو کوڑی مارنی
کی یا ابتغای وسیلہ مقبول ہونا چاہتا تہا علاوہ اسکی اگر حدیث مرقومۃ الصدر کہ ابو ہریرہ سے بتخریج بخاری و مسلم اوپر لکہی گئی محل

اعتماد نہین کہ وہ اسکو نہایت جہوٹا جانتی ہتی اور اکثر کہتی ہتی تو خود انکی مسند اقبال سی زیادہ مفصل حدیث ہی چنانچہ
جامع الاصول مین ہی تمام صاحبانِ صحاح ستہ سی عن ابن عمر نہی النبی ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ حتی یترک الخاطب
قبلہ او یاذن لہ اخرجہ الستۃ واللفظ للمالک والنسائی یعنی خاص صاحبزادہ عالی مقدار خود شیخ فانیصاحب کے روایت کرتی
ہین کہ منع کیا پیغمبر خدا نے یہ کہ جو اسکاری کری کوئی شخص اوپر خواستگاری بہائی اپنی کے یعنی کسی منگیتر کے مانگ نکری یہانتک
کہ وہ چہوڑ دیوی پہلی اسپے یا اذن دی واسطی اسکی اور یہہ حدیث جنہون صحاح مین انکی ہان ہی مگر شیخ فانیصاحب کو معلوم
نہو گی یا جائز انہین نہ رہی ہوگی کہ باوجود اسکی کہ نفس رسولؐ عند عبس عزل یعنی منگیتر ہونا واسطی اولاد بہائی کے بہتیرا
ظاہر کرین اور یہہ مدعی اتقیٰ سب کچہہ سنکر بہی الحاح سی باز نہ آوین اور پہر دعوی ابتغای وسیلہ کا بالجملہ وہ عبارت فارسی عود
شیخ مذکور یہہ ہی عمر بعلیؑ گفتہ فرستاد کہ ام کلثومؑ دختر کہ بانوی بنت فاطمہؑ مرا بزنی دہ ام کلثوم چہار سالہ بود و عمر شصت سالہ بود
علی بعذر پیش آمد و گفت دختر خویش را بسہم اگر راضی باشد بتو تسلیم کنم عمر عذر ش در یافت و گفت یا علی مرا با زنان اکنون حاجت
نمانہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام لکن ابتغی الوسیلہ یعنی میخواہم مرا وسیلہ باشد سوی پیغمبر پس امیر المومنینؑ ام کلثومؑ را تسلیم کرد ہمہ
ام کلثومؑ را جہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آنرا بزانوی خود نشاند و مقنع کہ برسر بود عمر آنرا دور کردہ و دست بر سرش زد و دو
جامہ از ساقش بر داشت ام کلثومؑ دست بر داشت و خواست کہ طمانچہ زند و گفت اگر امیر مومنان نمی بود طمانچہ بر روی تو میزدم عمر گفت
نمی بایہ کہ کسی سخن او دور گیر چنانچہ این از نسب و نسل ہاشم و قریش ست اب منصفان با ایمان خیال کرین کہ جب خود پیر مقتدایان
ناصب عداوت خاندان طاہرہ اسقسم کی روایتین لکہتی ہین تو بقول جناب مرزا صاحب مرحوم علیین آنکے مجادل کو پوہنچتا ہی کہ جو
کلمات علمای حقہ کی حق مین یہ بزرگوار اور انکا پیر عزیز لکہتا ہی وہ اسکو اور اسکی مقتداؤن کو کہوین کہ افسوس آسمان گر نہین پڑتا
زمین پہٹ نہین جاتی کہ یہ باتین کیسی بازاری لوگوں کی سی ہین اور معاذ اللہ کیا ہتک عزت کرلی ہی اپنی پیغمبر کے اولاد امجاد کی اور کیا
کفران نعمت ہی بلکہ یہین ایزادی زیبا ہی کہ کیا شرم و حیا ہی کہ اپنی ہان خود تو اس قسم کی روایتین موجود جنکا ایک تہوڑا سا نمونہ
لکہا گیا اور اسپر طعن کرنا اور عیب لگانا اہالی مذہب حقہ کو اور اون لفظون پر گرفت اور حرف گیری کرلی جو کہ قرآن مین اور زبان
امہات مومنین پر اکثر جاری اور بدرجہا کمتر ہین اونسی جو کہ انکی اپنی ہان کس شدت و غلظت و فظاظت اور بی شرمی سی ہین
نعوذ باللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ سچ ہی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت یہ ناصح جیو اگر کہین ملجاوین تو یہ بات ضرور پوچھی
جاوی کہ مخدوما یہ روایات بہی مفتریات موضوعہ محمد بن یعقوب کلینی وغیرہ فرماوگی کہ آپ کی کتب مین بہی داخل کردین یا اسی سحر
اتباع بنی ہاشم فرمائیگا یا اپنی کتابونکو بہی رتبہ صحت سی گراوگی اب جو شخص ذرا بہی عقل و ہوش اور کچہہ بہی مہارت زبان عربی
مین اور محاورہ عرب مین رکہتا ہووے تو از روی انصاف کے غور کری اور دیکہی کہ اوسمین اور ان روایتون مین کتنا فرق زمین
آسمان کا ہی تب ظاہر ہو کہ انکی روایتون مین بازاری پن یا اوسمین یہ عقل مند و بقافی صاحب لغظ غصب اور لفظ فرج کی نمایش
سی جاہلونکو وہوکی سی تنفر دلانا چاہتی ہین نہین جانتی کہ غصب کے کیا معنی ہین کہ ایسی اوعصبیت و بی شرمی دیتی مین انکو
یہہ بہی نہین معلوم کہ یہ کس کس محل مین محاورہ عرب مین مستعمل ہے عند اللہ کوئی شخص قاموس منتہی الارب وغیرہ کتب لغت دیکہی قرآن
کو دیکہی تب حقیقت حال اور سفسطہ بازی اور غلط اندازی ان بزرگوارونکی نمایان ہووے واضح ہو کہ منتہی الارب وغیرہ مین ہے

لفظ غصب

ہی الغصب اخذ الشی ظلما ستادہ شود غصبہ غصبا بستم گرفت آنرا غصب فلانا غلبہ وچیرگی کرد برو آور ستم کی معنی برہان قاطع وغیرہ کتب لغت مین صاف موجود ہین ستم بکسر اول بروزن شکم معروف است کہ تعدی وآزار باشد وبمعنی دیدہ ودانستہ نیز گفتہ دلعبری عمداً خواہند آپ عقیل سلیم الطبع غور سی دیکہین کہ اگر یہہ قول فی الواقع قولِ امام ہہی ہی تو کیا تعجب ہے انکی ہانکی خود خاص روایتونسی صغرِ سن جناب صاحبزادی کا ہویدا ہی چنانچہ تعداد چار برس تک کی ظاہر اور خلیفۂ ثانی نو صبا ٹھہ برس کی شیخ فانی اور عذر وعتلال جناب امیر کا لصغرِ سن اور فرمانا کہ اوسکی رضامندی پوچہتا ہون تو ہر شخص جانسکتا ہی کہ ایسی صغیرہ کی رضامندی ضرور نہین تہی مگر اظہار باعتلال کہ نفس الامر مین یہہ بہی اسوۃ ہی با جناب رسول ایزد متعال کہ بموجب مصرحہ مشکوۃ وصاحب مدارج مصرحۂ صدر تعلل انحضرت اسی طرح ہویدا ہی اور علاوہ اسکی ظاہر کرنا کہ مینی واسطی اولاد جعفر اپنی بہا ئیکی کہ کفو قریب تہی حبس کیا ہی یعنی نامزد کیا ہی مکرر ہویدا یعنے جیسے یہان منگنی کہا جاتی اور ایسیر دیدہ ودانستہ عمداً اصرار ہے خلافت پناہ کا اور نہ قبول کرنا عذر ہای معقول کا بلکہ الجا یعنی مضطر کرنا جناب امیر کو اور ناراضی اونکی اور ناراضی انکی صاحبزادی کی خود انکی اسناد متعصب مقتداؤن مثل ابن حجر وغیرہ کی تحریرات موثقہ مرقومہ بصدر سے صاف ایکہ ظاہر ہی اور یہانتک ناراضی کہ طمانچہ اوٹہانا صاحبزادیکا مصرحۂ شرح خصاف وشیخ شہاب الدین سی از بس ہویدا پہر جبر وتعدی اور ستم دیدہ ودانستہ عمداً جبر کے ہین تو کیا ہی کہ یہی معنی ہین غصب کے جو کہ بتصریح مصرحۂ اہل لغت ظاہر ہی نہین معلوم کہ با اینہمہ فضیحت از راہ عصبیت وعناد پہر کلمۂ غصبت سی تعجب ظاہر کرنا اور غیظ وغضب کو کام فرمانا یعنی چہ مگر ایسی غضب الہی مین گرفتار ہونا کہتی ہین اللہم احفظنا یہ غریب اتنا ہہی نہین جانتی کہ اگر کوئی جابر کسی شخص کو طلاق دینی پر اوسکی زوجہ کی جبر کے کری یعنی زبردستی طلاق دلوائے تو عرف مین کہتی ہین غصبت زوجتہ اور باوصف اسکی اگر خود وہ جابر اوس عورت سی نکاح کری تو خود انکی امام ابو حنیفہ کو فیکہان زنا متحقق نہین یعنے وہ جابر زانی نہین ہے چنانچہ تمام کتب فقہیہ اور فتاوی انکی شاہد ہین توجبکہ نکاح بظاہر منظہرِ اسلام اور متمسک اور متعمل بشرایع رسول انام بحسب ظاہر ہو تو خدانخواستہ اطلاق لفظ غصب سوائے جبر کشی اور نارضامندی قلبی اولیائے زن کی کوئی خدشہ وقوعِ حرمت زنا اور نامشروعیت نکاح کا نہین جسکی لزوم کا دہوکا ہیر عزیز اس نافہم باتمیز کے بہی واسطی تنفیر عوام کے ازراہ تسویل وتدلیس کے اس لفظ سی دیگئی ہین اور یہ ناصح بہی صنعت کاریکو کام فرماتی ہین کلام بازار ظاہر کرتی ہین تو وصورتِ تسلیم بیقین صدورِ کلام مذکور زبانِ امام سی بہی صرف یہ ظاہر ہی کہ یہ نکاح اول نکاح ہی کہ خاندانِ عالیہ مین بغیر طیب خاطر اولیا بطریق اکراہ واضطرار بنا بر مصلحتِ رفعِ فساد وغیرہ مکارہ ومفاسد نظر بمصالح دین واقع ہوا اسو بسبب وقوع اوسکی اسطرح تعبیر اوسکی بلفظ غصب بموجب محاورہ وعرف کی واقع ہی اور تجویز تزویج لڑائے عقلاً اور نقلاً معیوب وممنوع نہین نہ اس محجوبیت مین قدح نبوت مین یا وصایت مین یا مخالفت ساتہہ لقب غالب کل غالب کے کیونکہ انبیا واوصیا نظر بر مصالح دین اور اتمام حجت کی جو مصایب سہتے ہین اور ماحی فتنہ وفساد حتی الوسع رہتی ہین اور یہانتک ہی ظاہری کہینچتے ہین ایسپر مقام محمود اور نعمای رضا ومنزلت کی موعود ہین اور اہلِ ایمان اسکی توفیق کی حقتعالے سی دعا کرتی ہین کہ کلام الہی شاہد اسکا ہی اور جو اہتمام انکو مصالح دینی مین فایق تر اتمام مصالح نفوس سے ہی وہ دوسرے بشر سی نہین ہو سکتا ہی اسمین غالب آنا نفس پر ہی اور جہاد نفس فوق رتبہ جہاد جسمی ولسانی ہی نفس سرکش پر غالب آنا

لفظ غصب کی ان معنی ... نکاح جابری

صدق غالب کل غالب ... جمیع ... جسمی ... نفس ... غالب

در حقیقت مستحقات کامل رکھتا ہی اطلاق و مصداق لقب غالب کل غالب کا کیونکہ نفس الامر مین نفسانیت بہی ایک
بڑی غالب شی ہی اشیا مین تو در حقیقت اگر اس پر غلبہ ہو تو ہرگز انسان غالب کل غالب نہین کہا جا سکتا کیونکہ یہ
بہی ایک شی فرد غالب ہی اور اسپر غلبہ مخالفت ہی اسکی کہ وہ بلغیر رنج و تعب اور جبر کشی اور ظلم و ستم سہنے انواع و اقسام
اور سہنی ہتکہا ہی ظاہر کے اور صبر و تحمل وغیرہ کے بطریق کمال ہرگز حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ نہین جاہتا اور نہین صدق
رسول اللہ کہ بہتر ترین جہاد جہاد نفس ہے کیمیای سعادت مین امام سفیان احمد غزالی رکن سیوم مین لکہتا ہی ہمہ علاج ہا با مخالفت
شہوت آید چنانچہ حقتعالے ہمی گوید و نہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی رسول خدا صلعم کہ از غزوہ باز آمدندی گفتی از
جہاد کہین با جہاد مہین آمدیم گفتند آن چیست گفت آن جہاد نفس و گفت رنج خود از نفس خود باز دارد و ہوای وی بوی مدہ
الی آخر ما قال چنانچہ قصہ حضرت لوط پیغمبر کا دیکہنے سے انسان کے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین کہ قریب کچہ مختصر انظر بر تناسب محل
بیان ہوتا ہی بالجملہ یاد رہی کہ رفع مفسدہ اور صیانت نفوس اہم مراتب اور اہم مصالح دینیات سی ہی اور انبیاء و اوصیا
کو اپنی نفسوں سی زیادہ اہتمام مصالح دین مین ہوتا ہی اہل ایمان کا نظر بر صیانت عن الفساد تضرع اور دعا جناب باریمین اسکی لئی
کرتی رہی ہین اور اپنی اوپر جبر سہتی ہین لیکن ماجی فساد رہتی ہین عامی طبع علی الخصوص دہاقین سفاہت آئین اس مذاق
آئین کو کیا جانین اور سمجہین اس صاحب شرم و حیا کو خبر نہین کہ فاضل نیشاپوری خود اسکی ان تفسیر سورہ یونس مین ذیل آیۃ فقالوا
علی اللہ توکلنا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ونجنا برحمتک من القوم الکافرین مین لکہتا ہی لما قدموا التضرع الی اللہ
فی ان یصونہم عن الفساد واتبعوہ سوال العصمۃ عن انفسہم فقالوا ونجنا الایۃ وفی ذلک دلیل علی ان عنایتہم بمصالح الدین
فوق اہتمامہم بمصالح انفسہم وہکذا یجب ان یکون عقیدۃ کل مسلم حاصل مضمون آیۃ وافی ہدایہ یہ ہی کہ کہا انہون نی کہ توکل
کی ہمنی اوپر خدا کی ای پروردگار ہمارے مت کر ہمکو تو فتنہ واسطی قوم ظالمونکی اور نجات دی تو ہمکو ساتہہ رحمت اپنی کی قوم
سی کافرونکی اور خلاصہ مضمون فاضل مذکور یہ ہی کہ ہر گاہ پیش کی اونہون نی تضرع طرف خدا کی بیچ اس بات کی کہ نگاہ
رکہی اونہین فساد سی اور درخواست کی سوال عصمت کی نفسون اپنی سی یعنی عصمت چاہی اپنی نفسون کی لئی و توبہ شر
فساد سی تو کہا اونہون نجنا تا آخر اور یہ دلیل ہی اسبات پر کہ عنایت اور توجہہ اونکی مصالح دین مین زیادہ تر اپنی نفسون
کی مصالح کی اہتمام سی ہی اور یہی واجب ہی کہ عقیدہ ہر مسلمان کا ہووے ناصح صاحب نی ادعیہ طاہرہ ائمہ علیہم السلام اور طریقہ مناجات
کبہی کاہیکو دیکہی ہونگی لیکن چونکہ عبارتہای آیندہ مین اسم مبارک صحیفہ کاملہ باقرار وحوالہ زبور آل محمد وہ لکہتے ہین اسلئی
حقیر ادسی مین کی چند فقرات واسطی صفر اشکنی ناصح جیو کی لکہہ دیتا ہی کہ حقیقت حال ائمہ ہدی خلفای رسول مجتبی کی مطابق
ارشاد آیہ مذکور غور کرین اور شرما وین یہان معنی کہلتی ہین علی مع القرآن والقرآن مع علی کی اور اسوۃ بہ انبیا کی یہ عبارت
ہی مقام حاجت کی کہ ہمیشہ پروردگار سی اسطرح مناجات کرتی تہی وارزقنی التحفظ والاحتراس من الزلل فی الدنیا والآخرۃ
فی حال الرضا والغضب حتی اکون بما یرد علی منہما بمنزلۃ سواء عاملا بطاعتک موثرا لرضاک علی ما سواہما فی الاولیاء والاعداء
حتی یامن عدوی من ظلمی وجوری ویایس ولیی من میلی وانحطاط ہوائی واجعلنی ممن یدعوک مخلصا فی الرخاء دعاء المخلصین
المضطرین لک فی الدعاء وانک حمید مجید یعنی روزی کر تو مجہکو حفظ اور محافظت لغزشونسے بیچ دنیا اور آخرت کی بیچ حال

حال خوشنودی اور غصہ کی یہانتک کہ ہو وئین ساتہہ اوس چیز کے کہ واقع ہو اوپر میرے خوشنودی اور غصہ ہی ساتہہ سی
ستر کی کہ برابر ہو یعنی دونو حالتین مساوی ہون در انحالیکہ عمل کرنیوالا ہوئین بیچ طاعت تیری کی اختیار کرنیوالا واسطی
خوشنودی تیری کی اوپر اوس چیز کی کہ سوا اونکی ہی بیچ دوستونکی اور دشمنونکی یہانتک کہ امن مین رہی دشمن میرا میری
ستم سی اور میرے جور سی اور ناامید ہووے دوست میرا میری طرفداری کرنیسی اور ترقی خواہش میرے سی اور گردان تو مجھکو
اوس شخص سے کہ پکاری تجھکو اور روے اخلاص کے بیچ حالت سستی اور آرام کی پکارنا مخلصین کا ایسی مخلصین جو بیچارہ اور بیقرار
ہین واسطی تیری بیچ دعا کی تحقیق تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہی اور علاوہ اسکی اس دعای مذکورہ مین ہی کہ باوجود ظلم کہینچے
کی ظالمونسی بارگاہ الہی مین یون دعا کرتی تہی اعصمنی من مثل افعالہ و لاتجعلنی فی مثل حالہ اللہم کما کرمت الی ان اظلم
فقنی من ان اظلم یعنی نگاہ رکہہ تو مجھکو اس بات سی کہ ظلم کر دیئین اور علی ہذا القیاس دعائین ہین کہ دشمنونکی اور ظالمونکی
باب مین ایسی مضمونونکی انکی دعائین تہین بلکہ حالت مرض مین عین شدت بیماری مین جو انکی دعائین ہین اونکی دیکہنی سی
واضح ہوتا ہی کہ انکا حال شکرگذاری کا اور صبر و رضا کا جو کہ صحت مین ہی وہ ہی بیماری مین چنانچہ اوسی کتاب مین دعا ہی
اذا مرض او نزل بہ کرب او بلیۃ اللہم لک الحمد علی ما احدثت بی من علۃ فی جسدی فما ادری یا الہی ای الحالین احق بالشکر لک
وای الوقتین اولی بالحمد لک اوقت الصحۃ التی ہنأتنی فیہا طیبات رزقک و نشطتنی بہا لابتغاء مرضاتک و فضلک
و قویتنی معہا علی ما وفقتنی لہ من طاعتک ام وقت العلۃ التی محصتنی بہا والنعم التی اتحفتنی بہا تخفیفا لما ثقل بہ الخ یعنی واسطے
تیرے ہی شکر ہی اوپر اوس چیز کے کہ پیدا کیا تو نی مجھہ مین مرض سے بیچ بدن میرے کے نہین جانتا ہوئین ای پروردگار میرے
کہ کونسی ایک دونو حالتونمین سی زیادہ تر حق رکہتی ہے ساتہہ شکر کے واسطی تیری اور کونسا ایک دونو وقتونمین سے
سزاوار تر ہی ساتہہ حمد کی واسطی تیری آیا وقت صحت کا وہ وقت صحت کا کہ گوارا کیا تو نی میری لئی بیچ اوسکی پاکیزہ
رزقونکو اور خوشی بخشی ہی تو نی مجھکو بسبب اوسکی واسطی خوشنودی خواہش اپنی کی اور فضل اپنی کی اور قوت دی ہی تو نی
مجھکو ساتہہ اوسکی اوپر اوس چیز کے کہ توفیق دی تہی تو نی مجھکو واسطی اوسکی تابعداری اپنی سی یا زیادہ تر سزاوار شکر
ہی وقت مرض کا وہ مرض کہ خالص کیا تو نی مجھکو اور آزمایش کی تو نی میری بسبب اوسکی اور وقت اون نعمتونکا کہ تحفہ بہیجا
تو نی واسطی میری اونکو واسطی ہلکا کرنی میرے اون چیزونسی کہ بوجہہ ہو گیا بسبب اونکی اوپر پیٹ میری کی ناصح صاحب نے کتب
تاریخ و تفاسیر مین حال اصحاب الاخدود بہی کبہی نہین سنا کہ خبردار ہوتی دیکہین حال ذونواس کہ اوس شقی نی راہب جب خدا
کو سامنے نوجوان صاحب ایمان کی جان سی مار ڈالا اور اوسکو سولی پر بہی چڑہایا آگ سی بہی جلانا چاہا غرض کس کس طرح
اذیت دینی چاہتی یہانتک کہ تیر آویز کیا اور تاثیر دعا اسقدر رکہتا تہا کہ جب دعا کرتا اسی اصلا ضرر نہ پہونچا اور جسکی
لئی دعا کرتا فوراً تیر بہدف تہا لیکن اپنی دشمن موذیکو خود بتلا دیا کہ تیر و تلوار تمہاری مجھہ پر اصلا اثر پذیر نہونگی مگر تم
یہ کہکر تیر مارو کہ بسم اللہ رب ہذا الغلام اور انجام کو جب اسیطرح بد انجاموں نے تیر مارا تب جان بحق ہوا اور آل و انجام
اذیت کشی اور یاری جانیکا اس خرابی دشمنکے سی یہہ تہا کہ بہتیری لوگ بسبب ظہور اس امر کی ایمان لای اور ہلاکت
و ضلالت سی کفر کی چہوٹی کہ یہ قصص تفاسیر و روضۃ الصفا وغیرہ تمام کتب تاریخ مین فریقین کے ہان موجود ہین علاوہ اسکے

حال حضرت لوطؑ کا صاف ظاہر ہی کہ نظر بر حفاظتِ عرض ناموس مہمانونکی شر تعرضِ کفار سی کہ اکرام اونکا اور ضیافت
اونکی دینیات سی تہی اپنی بیٹیونکو کفار پر عرض کیا فاضل مینا کور تفسیر آیہ ہولاء بناتی ہن اطہر لکم الآیہ مین لکہتا ہی
معناہ ان لوطا کان قد عرف عادتہم ذلک فاراد ان یقی اضیافہ ببناتہ فقال ہولاء بناتی الآیہ خلاصہ مضمون آیہ یہہ
ہی کہ تحقیق پیغمبر جانتی تہی عادت اون کافرونکی عمل لواطہ کی قبل اسکی پس ارادہ کیا لوطؑ نی کہ نگاہ رکہی اپنی مہمانونکو
ساتہہ بیٹیون اپنی کے پس کہا ہولاء بناتی الآیہ بلکہ سورہ حجر مین اسی باب مین یہ الفاظ ہی جسکی قرآن مرتبہ عثمانی گواہ
ہی کہ حقتعالی زبانی حضرت لوط کی فرماتا ہی کہ یون بہی کہا کہ قال ہولاء بناتی ان کنتم فاعلین یعنی کہا لوط نی کہ یہ مین
بیٹیان میرے اگر ہو تم کرنیوالی ناصح صاحب اور احزاب اونکی شرم کرین اور بتلاوین کہ یہ مضمون بہی معاذ اللہ شیوخ کتب اربعہ
نی قرآن مین داخل کردئی ہین اور دیکہین اس مضمونکو او متنبہ ہو دین تفاسیر مین قصہ حضرت لوط نبی کا اور نزول قہر
الہی کا فران نعمت نبوت پران نصیحت کارنی کا بیکو دیکہا یا سنا ہوگا انکی پیر جیونی پہلی ہی اوسکی دیکہنی کو منع فرمایا ہو
کیونکہ وہان بالتصریح تمام مخالفت کارانِ حکم رسول کردگار گو کہ بی بی نجواہی کیون نہو مورد قہر ذوالجلال قہار اور
مستحقِ جحیم و نار کالشمس فی وسط النہار روشن و آشکارا ہوتی ہین جسکا کہ اخفا انکو بہت اہم مقصود ہی اسی واسطی بیان
کی لعن سے اور پیر و مرشد یا اپنی مقتدا اون کی سو حقیر مطابق مصرحہ تفاسیر فریقین حذرا للطوالت بطریق اختصار واسطی
بیدار انکی خواب غفلت سی نظر بر ہدایت صغار و کبار اس مقام مین کہ محل ضرور ہی اوسکا ہی منکشف کرتا ہی واضح ہو کہ جب قوم
حضرت لوط کی نافرمانیکا اور عمل بد انکا کہ از بس ہو رہی انتہای غایت کو پہنچا تو پروردگار عالم نی جبرئیل اور میکائیل او
اسرافیل علیہم السلام کو کئی اور فرشتون سمیت نہایت خوبصورت گبرو جوانون کی شکل مین واسطی ہلاک بدکردارون کے
بہیجا حتی کہ یہ فرشتے حضرت لوطؑ کی پاس پہنچی جہان وہ کہیتی کرتی تہی اور حکم خدا کا یہ تہا کہ جب لوط تین مرتبہ اپنی قوم کے
بدی کی گواہی دیوی تب اوس قوم کو ہلاک کرنا جب حضرت لوط اپنی گہر آنی لگی تو فرشتے بہی انکی ساتہہ آنی لگی حضرت لوطؑ
نی کہا کہ تم اس شہر مین کہان جاتی ہو اس شہر کی لوگ بہت برے ہین غرض اسیطرح تین مرتبہ کہا تب جبرئیل نی ساتہہ والے
فرشتونکو گواہ کیا اور حضرت لوط اون فرشتون کو واسطی مہمانی کے اپنی گہر مین لائے اور اپنی قوم سی چہپا کر رکہا کیونکہ یہہ
لڑکونکی شکل تہی اور قوم بچہ باز سو حضرت لوط کی بی بی نی قوم سی جا کر کہدیا کہ آج لوط کی گہر مین بہت خوبصورت لڑکی آئی
ہین وہ لوگ حضرت لوطؑ کی دروازہ پر آئی اور غل مچانی لگی کہ یہ مہمان جو تیری گہر مین آئی ہین ہماری حوالہ کردی چنانچہ
خبر دیتا ہی اس قصہ کی مضمون آیہ ولما جاءت رسلنا لوطا سیء بہم وضاق بہم ذرعا وقال ہذا یوم عصیب وجاءہ قومہ
یہرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات یعنی ہرگاہ آئی فرشتی بہیجی ہوئے ہمارے لوطؑ پاس ناخوش ہوا لوطؑ بسبب آنی
اونکی کی اور تنگ ہوا لوط بسبب اونکی دلمین اور کہا لوطؑ نی یہ دن سخت ہی اور آئی اوس پاس قوم اوسکی دوڑتے ہوئی طرف
اوسکی اور پہلی اسسے لوگ قوم لوطؑ کی کرتی تہی کام بد کو الغرض جب قوم نی اون مہمانونکو طلب کیا اور بہت تنگ کیا لوطؑ کو
تو حضرت لوط نی جواب مین کہا کہ ای قوم تم میری بیٹیان لیلو لیکن مہمانونکی مقدمہ مین مجہی رسوا نکرو اور بیٹیان میری بہت
پاکیزہ ہین واسطی تمہارے اوس وقت اون کم بختون نے صاف بی حیائی سی کہا کہ تو جانتا ہی نہین غور تو سنی کچہہ سروکار نہین

اور اوسوقت بہت زیادہ بی کرنی لگی اوسوقت حضرت لوط نی کہا کہ کاشکی تمہارے لئی واسطی میری قوت ہوتی یا جگہ پکڑتا
مین طرف قلعہ مستحکم کے اوسوقت حضرت جبرئیل نے یہہ حال دیکہہ کر حضرت لوط سی ظاہر کر دیا کہ تم شوق سی دروازہ کہولدو ہم
فرشتی ہین یہ کچہہ تمہین ایذا نہ دی سکین گے ہم انکی ہلاک کرنیکو آئی ہین غرض جب قوم اندر گہسی تو حضرت جبرئیل نے پر مارا
کہ سب اندہی ہو گئی اور بہاگی اور حضرت لوط دوڑی جنگل کو کہ ایسا نہو کہ یہان صبح کو مجہی ایذا دیوین جبرئیل نے کہا کہ یہ صبح کو
ہلاک ہونگی اور حکم ہوا کہ تم کچہہ رات رہی اپنی لوگون تابعونکو لیکر نکل جاؤ اور کوئی پہر کر نہ دیکہنا تو قوم پانچ شہر کے رہنی
والی تہی جنکا نام سدون اور عاصورا اور داودان اور ضوانیم اور سعد تہا چنانچہ سعد کے لوگ مومن اور تابع تہی غرض حضرت
لوط جب نکلی تو کسینے پہر کر نہ دیکہا لیکن انکی بی بی نے کہ وہ کافرہ تہی جسنے خیانت کی کہ بہید کہدیا پہر کر دیکہا کہ پتہر برس رہی
ہین اور کہا کہ ہای قوم سو اوسپر بہی ایک پتہر آیا کہ ہلاک ہو گئی چنانچہ خبر دیتا ہی اس قصہ کے اور اشارہ کرتا ہی مضمون
آیہ قال یاقوم ہولاء بناتی ہن اطہر لکم الایہ عقیل فہیم اس مقام سی بہت فواید در ظہور رسوت و اقتدای رسول امین و نفس رسول یعنی
جناب مولا مومنین کے ساتہہ انبیای سلف کی غور کر سکتا ہی کہ تفصیل تمام مراتب کی تو اس جگہ موجب تطویل و بی محل ہی مگر مختصرا
اتنا جاننا چاہئی کہ مثلا بہتیری نواصب عوام کی بہکانیکو کہا کرتی ہین کہ پیغمبر کی بی بی کا حال تو بیان ظاہر ہو گیا اور ذکر
جہنمی ہونی بی بی نوحکا اور انہین بی بی کا پہر سورہ تحریم مین خاص قران مین موجود ہی کہ ایسی ہی دہو کی باز و نکی لئی بزرگوار
عالم نی پہلی ہی ضرب المثل کر دیا ہی اور ظاہر فرما دیا ہی کہ فرماتا ہی وضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرءۃ نوح وامرءۃ لوط
کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاہما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین یعنی بیان کے
اللہ نی مثال اون لوگونکی کہ کافر ہوئے بی بی نوحکی اور بی بی لوط کی تہی کہ وہ دونو تہین تحت نکاح دو بندونسی ہمارے
کہ صالح تہی پس خیانت کی اون دونو بیبیونی اون دونو پیغمبرون کی پس دفع کیا اون دونون پیغمبرون نی اون دونون
بیبیونکو اپنی سی اللہ کیطرف سی کچہہ اور کہا گیا دونون عورتون کو کہ داخل ہوؤ تم دونو آگ مین ساتہہ داخل ہونیوالون
کی آیہ ذرا اس آیت کو خیال مین رکہکر اسی سورہ کی شروع کی آیتین جو کہ خاص دونو مخدومہ یعنی دونون صاحبزادیون شیخین
کی حق مین ہین دیکہنی چاہئین کہ حق تعالی خود خبر دیتا ہی واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ واظہرہ اللہ
علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض فلما نباہا بہ قالت من انباک ہذا قال نبانی العلیم الخبیر ان تتوبا الی اللہ فقد صغت
قلوبکما یعنی جسوقت کہ بات چہپایکہ کہی نبی نی طرف بعضی بیبیون اپنی کی پس جسوقت خبر کی اوسنی اس بات کی اور ظاہر
کیا اسکو اللہ نی اوپر نبی کی کہ جتا دیا ہی بعضی اوس بات کو اور اعراض کیا ہی بعض سے پس جب خبر کی اوس بی بی کو سنا
اوسکی تو کہا اوس بی بی نی کہ کسنی خبر کی تجہی تب کہا نبی نی کہ خبر کی مجہکو صاحب علم خبردار نی اگر توبہ کرو تم دونو
طرف اللہ کی پس تحقیق کج ہو گئی ہین دل تمہارے چنانچہ تفسیر زاہدی مین انہین کی ہان ہی وان تتوبا شرط بمعنی الامر ای
عایشہ وحفصہ ہر دو توبہ کنید بخداوند تعالی و باز گردید تا خداوند تعالی توبہ پذیرد الی قولہ می خواستند تا رسول را از
مراد رضا خود باز دارند و اینرا نمی بایست بر مراد رسول رفتن انتہی موضع الحاجۃ اور تفسیر بیضاوی مین بہی وان تتوبا
خطاب لحفصۃ وعایشۃ یعنی ان تتوبا خطاب ہی واسطی حفصہ اور عایشہ کی اور بلکہ ہم کہتی ہین ان تتوبا شرط بمعنی امر

نہین کہا جاوی بلکہ ان واسطی نفی کی ہوئی یعنی ای حفصہ و عایشہ تم اگر رجوع طرف خدا کی نہین کروگی خوف اوس سے کیا تمہارے
قلب کج ہو گئی ہین واضح ہو کہ یہ دونو بیبیان ہمارے پیغمبر خدا کی عایشہ اور حفصہ ہین صاحبزادیان دونون شیخونکی کہ ایک نے
دوسرے پر بہید پیغمبر کا خلاف فرمان و فہمایش ظاہر کر دیا کہ قصہ اسکا مفصل تمام کتب حدیث و تفاسیر و تواریخ حضرات سنت جماعت
مین موجود ہی یہان حرزا للطوالت مختصراً اسی اشارہ پر اکتفا کیا گیا تو مومن با صفا کو حقیقت حال دونو صاحبزادیونکی
اسی جگہ سی ظاہر ہوتی ہی کہ اوسی سورہ مین خیانت کاری پر مستحق نار ہونا دو پہلی صاحبونکا بہی پروردگار عالم نی بیان
کیا تو سراسر کور باطنی ہی اوس شخص کی کہ نکاح مومنہ سی کافر و منافق کو مومن دایمی خیال کری یا نبی اور مومنین کے
نکاح سی غیر مومنہ کو مومنہ دایمی تصور کری اور دہوکا دی مضمون آیہ الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات والطیبات للطیبین
والطیبون للطیبات سی اور حال امرأۃ نوح اور امرأۃ لوط اور آسیہ بنت مزاحم زن فرعون کو کہ پروردگار عالم جنکا حال خود اپنی
کتاب مین بیان فرماتا ہی پس پشت رکہی چنانچہ اسی سورہ مین ہی وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا امرأۃ فرعون اذ قالت رب
ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین یعنی اور بیان کی اللہ نی مثال واسطی اون
لوگون کے کہ ایمان لائی ہی بی بی فرعون کی جسوقت کہا اوسنی ای پروردگار میرے بنا تو واسطی میری نزدیک اپنی گہر بیچ بہشت کے
اور نجات دی تو مجہکو فرعون سی اور عمل اوسکی سی اور نجات دی تو مجہکو اوس قوم سی کہ ظالم ہین تو صاف واضح ہی کہ خبیثات
سی کافرہ عورتین اور خبیثون سی کافر مرد اور ایسی طیبات اور طیبین سے مومنہ و مومن عورت اور مرد مراد لینی اور یہ بات ظاہر
کرنی کہ مرد مومن ہو تو جورو بہی مومنہ ہو اور جورو کافرہ ہو تو معاذ اللہ مرد بہی کافر ہو محض خباثت و خیانت ہی اور بہتان
ہی کلام الہی کا حقیقت مین آیہ الخبیثات للخبیثین الآیہ کہ حضرات نواصب کی نزدیک بہی مقام افک مین نازل ہی صاف یہ معنی
ظاہر ہین کہ یہان مراد طیبات سی کلمات نیک اور خبیثات سی کلمات بہتان کی ہین اور خبیثون اور طیبون سی مراد وہ لوگ
ہین جو کہ بری یا اچہی ہین یعنی جو بری لوگ ہین وہ بری اور جہوٹی باتین کہتی ہین اور جو اچہی لوگ ہین وہ اچہی نیک باتین
کہتی ہین یعنی معاذ اللہ پیغمبر کی بی بی پر کوئی شخص قدرت زنا کی نہین پا سکا وہ ہرگز مرتکب اوس بدکاری کی نہین ہوئین
جو کہ منافقین کم بخت جہک مارتی تہی یا انتہای مرتبہ یہہ معنی لئی جاوین کہ زناکار کہ خبیث بدکام ہی شوہر بدکار زانیہ عورت
تو خبیثات سی مراد ہون اور طیبات خلاف اسکی یعنی غیر زانیہ تو مآل و مراد یہ ہی کہ زانیہ بدکار عورتین واسطی زانی بدکار مردونکی
ہین اور اسیطرح برعکس اسکی تو غرض و مرام وہی ہی کہ پیغمبر کے بی بی زانیہ نہین کوئی زنا اوس سے نہین کر سکتا اور یہہ بہی حقیقۃ
فضیلت و عظمت پیغمبر کے دلیل ہی کہ بی بی پر پیغمبر کے کوئی قادر نہین ہو سکتا وہ زانیہ نہین ہو سکتی نہ کفر و ایمان کیونکہ
اگر یہ مراد نہ لیجاوے تو صاف جہٹلانا ہی مضمون آیہ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ نوح الآیۃ اور ضرب اللہ مثلا للذین
آمنوا امرأۃ فرعون الآیۃ کو نعوذ باللہ من ہذہ الوساوس و خطوات الشیطان قولہ تعالی ومن یتبع خطوات الشیطان فانہ
یامر بالفحشاء والمنکر یہ عقل کی دشمن نہین دیکہتی قرآن مین حال امرأۃ نوح و لوط و فرعون الحق مرشد عادل انکی تو کلام رسول
میں ان کو معاذ اللہ ہذیان بتلا کی حسبنا کتاب اللہ کہتی تہی یہہ رد کلام خالق انس و جان کر کی حسبنا خطوات الشیطان فرماوینگی
یہ عقل سند عقبہ فرزند نوح پیغمبر بہی نہین دیکہتی کہ پہلا بی بی تو طلاق نہ دینی تک بی بی ہی کہلاتی ہی نہین تو صرف ایک

اور بعضی ... الخبیثات للخبیثین ... الطیبات للطیبین

ایک کلمہ سی دوسری کی بی بی ہو سکتی ہی چنانچہ زید بن ارقم سی خود صحیح مسلم مین انہین حضرات کی ہان درباب تحقیق اہلبیت
طاہرہ تصریح مین بیچ عدم دخول ازواج کی اہل بیت طاہرہ مین مصرح ہی شو فرزند صلبی نطفہ پیغمبر کا تو نافرمانی سی لیس ہن بلکہ
مبتلا یا جسکا کہ خود قرآن گواہ ہی تو بی بی غریب کا درصورت عصیان و نافرمانی خدا و رسول کیا حال پوچھنا اور نافرمانیان
بہی وہ کچھ کہ زندگی پیغمبر خدا مین وہ حال کہ خدا تعالی خود آیہ مذکورہ سی خبر دیتا ہی اور بعد وفات وہ حال کہ مخالفت رسول و
نفس رسول اور محاربت با نفس رسول باوصف ممانعت اور تاکید رسول مقبول طشت ازبام افتادہ ہی کہ بالاتفاق کتب
فریقین ان قصوں سی بہری پڑی ہین تفصیل ان باتوں کی اس جگہ موجب تطویل ہی یہان مختصراً اتنی یاد دہی بس ہی کہ اگر
حضرات نواصب حیات زمان رسول مقبول مین عذر توبہ بہی بیان کرین تو حرب مابعد کی لئی جو بکرات و مرات ممانعت اور یہ
تخویف اور نصیحت فرمادی تہی اور ایت مانی کیا بہانہ لا سکتی ہین ناصح صاحب کو وہ نصیحت پیغمبر خدا بہی یاد دہی جو بموجب حدیث ام سلمہ
ام المومنین کے ہی کہ خاص جناب مجتہدہ کو بتاکید درباب سگان حواب فرمائی تہی محقق دہلوی صاحب مدارج وغیرہ تمام محدثین
و مورخ لکہتی ہین کہ جسپر بعد وفات پیغمبر خوب عمل کیا الحق ؎ آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد گلیم بخت کسی کہ بافتند سیاہ … نیک
بخت اپنی طبیعت سی لاچار تہین مثل جناب شیخ فانی انکو بہی پیغمبر پر بدگمانی معاذ اللہ اکثر رہتی تہی جذب القلوب مین انکی حرکت کو
… انصاف سی دیکہی تو معلوم ہو صاف لکہا ہی صحیح مسلم سی کہ راویہ بہی خود ہی اماں صاحب ہین در صحیح مسلم از عائشہ صدیقہ روایت
می آرد کہ شبی آنحضرت در خانہ تشریف میداشت چون وقت آخر شب شد بجانب بقیع رفت و برای اہل آن سلام کرد و برای ایشان
مغفرت میخواست ومیگفت السلام علیکم دار قوم مومنین الخ و در روایت دیگر آوردہ کہ آنحضرت از خانہ برآمد من نیز از عقب وی
برآمدم از جہت غیرت آنکہ مبادا بخانہ یکی از نسائی خود درآید آنحضرت در بقیع رسید و بسیار بایستاد و سہ بار دستہای مبارک
برداشت دعا کرد و ہم بسرعت باز گشت من نیز مسارعت کردم و پیش از رسیدن بخانہ درآمدم و بخفتم چون اثر اضطراب من مشاہدہ
کرد فرمود یا عائشہ چہ حال دارد چہ شد ترا کہ مضطرب مینمائی صورت حال عرض کردم فرمود کہ آن سیاہی پیش خود دیدہ بودم
… گفتم نعم یا رسول اللہ پس … یعنی بدرشتی بر سینہ من زد و فرمود تو گمان بردی کہ خدا و رسول بر تو حیف کنند گفتم
یا رسول اللہ از خدا چیزی پوشیدہ نیست چنین ہست کہ میفرمائی ولیکن چکنم کہ مرا جبلت بشری برین داشت انتہی موضع الحاجۃ تنبیہ
دیکہی گا منصف سلیم الطبع کہ کیا حقیقت اس مقام سی بہی جناب مصفوۃ القلب کی ہویدا ہی ذرا جو کتب احادیث و تاریخ انکی
دیکہی جاوے تو صدہا اس قسم کی باتین ادن بزرگ کی ہین حتی کہ ماریہ قبطیہ رض پر افک و بہتان ان طیبہ صاحبہ نی کیا تہا کہ کتب تاریخ
پکارتی ہین علاوہ اسکی تابوت جناب امام حسن مجتبی شبیہ جگر گوشہ مصطفوی پر تیر زنی مین شریک ہوئین کہ روضۃ الصفا
وغیرہ کتب تاریخ مین حضرات کی ہان خود مصرح ہی کونسا مکر و حیلہ کر سکتی ہین مگر یہ کہ غافل ہون مضمون آیہ مکروا و مکر اللہ و اللہ
خیر الماکرین سے بالجملہ ہاتہ پاؤن بیجا مارنی حضرات کی ایسی مہمات فاسدہ کی لئی محض لغو بی ثبات اور خیانت کاری ہی بات یہ ہی کہ
یہ مقام عبرت ہی خوف خدا چاہیئی بجز یاد آوری مضمون آیہ من یضلل اللہ فما لہ من ہاد کوئی چارہ اور جواب نہین ہو سکتا ہی
حضرات نواصب عبث تکلیف سوال و جواب کی اس باب مین اوٹہاتی ہین اور زیادہ فضیحت کہلواتی ہین انکی نسبت تو خود انکی مجتہدہ
قدر نیہ صاف اقرار ہی جواب لاجوابی دیدیا کہ اپنی اگلی پچہلی سب کلان و خورد کی لئی کافی ہو جو کہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین لکہتا ہی

عن عروہ قال قلت لعایشہ من کان احب الناس الی رسول اللہ صلعم قالت علی ابن ابیطالب قال قلت لہا ای شی کان سبب خروجک
الیہ قالت لم تزوجک ابوک امک قلت ذلک من قدر اللہ قالت وکان ذلک من قدر اللہ یعنی عروہ لکہتا ہی کہ مینی کہا عایشہ
سی کہ کون شخص زیادہ دوست پیارا تہا لوگوں مین رسول اللہ کو کہا کہ علی ابن ابیطالب مینی کہا کیا چیز ہوئی سبب خروج تیری کا
طرف علیؑ کی کہا عایشہ نی کہ کیون تزویج کی تیری باپ نی تیری ماں سی کہا مینی کہ قضا و قدر پروردگار عالم سی ہی کہا عایشہ نی تو
یہ بہی یعنی خروج بر مولا امیر المومنینؑ بہی قضا و قدر پروردگار سی تہا سبحان اللہ یہی جواب اسطرح اگر قاتلان و محاربان سبط رسولؐ
خلفای رشیدہ ان امان صاحب کی باتباع و اقتدا انکی اپنی عذر مین پیش کرین تو عین اسوت و اقتدا ہی ان مادر مہربان کی اور کمال
رشادت و خلفیت اونکی اللہم احفظنا و جمیع المومنین مقتدیان جناب خلیفہ زادی عبث اونکی باب مین تکلیف کہینچتے مین صرف
اگر اتنا کہدین کہ یہ حرکت بہی اونکی محض اثر تہا فرمودۂ مخبر صادق کا اور معجزہ انطباق خبر آیندہ کا کہ حدیث ہی جمع بین الصحیحین مین
عن ابن عمر ان رسول اللہ اشار الی نحو مسکن عایشہ ہہنا الفتنۃ من حیث یطلع قرن الشیطان اور ایک روایت اوسمین یون
ہی خرج النبی من بیت عایشہ فقال راس الکفر ہہنا من حیث یطلع قرن الشیطان الحاصل کہ فرمایا پیغمبر خدا نی انکی مسکن اور
گہر کی طرف اشارہ کر کی کہ سر فتنہ اس جگہ سی ہی شاخ شیطان یہان سی بر آمد ہوگی اور بمودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہی کہ خروج
علی علی جہو کافر نہ ہو سب ستم کی تو تو مین مین سی نجات یاو نگی سچ ہی اسلیئی پیغمبر خدا صلعم فرماتی تہی کہ یہ نیک بخت سامنی حضرت کے
زمین کا پیوند ہوجا مین چنانچہ محقق دہلوی مدارج مین لکہتا ہی چون گفت عایشہ در ابتدای مرض آنحضرت وا راساہ یعنی افسوس
میرا سر دکہتا ہی فرمود آنحضرت بل انا وا راساہ اگر بمیری تو ای عایشہ پیش از من و من زندہ باشم نماز کنم بر تو و دفن کنم ترا
این سخن گران آمد بر عایشہ انتہی موضع الحاجۃ حقیر ایک مختصر تقریر عام فہم خاص پسند لکہتا ہی کہ صاحب ذہن سلیم اور طبع مستقیم مرتبہ دان
فضایل نبی کریم افضل الانبیا صلعم و افراد ہیا دیگا واضح ہو کہ بی بی ہمخوابہ اور بانوئی ادر ظاہر ہی کہ کیسی زیر دست ہوتی ہے
اوسکی نمردی اور سرتابی اور عدم ہدایت پر ظاہر ہی کہ کمال باعث رنج و ملال ہی اور مصیبت سخت و عظیم تو ایسی عظیم مصیبت و بلا
پر صبر بہی بکمال مثمر اجر عظیم ہوگا سو ظاہر ہی کہ انبیای سابق مین مثل نوحؑ و لوطؑ بسبب اس رنج سہنے کی فایز اس فضیلت اجر
عظیم کی بہی ہوئے تو اہل عقل و ایمان یون خیال کرسکتی ہین کہ وقوع اس سانحۂ عظمی کا ہمارے پیغمبر افضل پیغمبران زمین و زمان کی لئی
بکمال فضیلت المضاعف ہی نسبت ہر ایک اون دونو پیغمبرونکی یعنی اون ہر ایک کو ایک ایک بی بی کی جہت کر رنج و قلق ہوا کہ
یہان المضاعف ہی یعنی ان دو نیک بختونکی لئی جان واحد پر کہ مدارج فضل اجر بہی المضاعف ملحول و متیقن الغرض یاد کرنا
چاہیئی حال لوط پیغمبرؑ کا تو یہ ظاہر ہی کہ حضرت لوط کفار بیدین سی نکاح بطیب نفس اور رضامندی سی ہرگز نہین کرتی تہی لیکن
واسطی حفاظت مہمانونکی یہانتک جبر سہا صبر کیا اور ترغیب و الحاح سی پیش آئی کہ اہل دنیا ایسی بات سی کیسی شرم کرتی ہین اور بہ
معیوب جانتی ہین اور بہوائے نفس ہرگز مقتضے اسکی نہین ہوتی خصوص کفار سی پیغمبر ہو کی اگرچہ اون بیدینون نی نہ قبولا لیکن
ظاہر ہی کہ رسول کردگار نی اس جبر عار کو بہی قبول لیا تہا فاضل مُنشیا پوری آیہ مذکورکے تفسیر مین کلام طویل لکہتا ہی جس سے
ظاہر ہی کہ ہمارے پیغمبر خدا صلعم نی بہی اول اسلام مین عتبہ بن ابی لہب اور ابی العاص بن ربیع کی ساتہہ بیٹی بیٹیونکا نکاح کیا تہا علاوہ
اسکی کلمہ گوی ظاہری ظاہر مین حکم اہل اسلام کا رکہتا ہی یہ با شرم و حیا ناصح اور انکی پیر و پیرو روایات موجودہ سی اپنی کتب

کتب کی بہی شرم نہین کرتی اور عبرت و تنبیہ نہین جنسی مضطر کرنا اور مجبور کرنا بہی وصی رسول کو صاف ظاہر ہی اور بر سر حکومت
تمام ملک پر مسلط ہونا خلافت پناہ کا بہی اوسوقت اظہر من الشمس ہے بلکہ تصریح زیادہ اسکی استیعاب وغیرہ اہنین کی کتبوںسی قطع نظر
تکرار و تعلل اور اجمالِ اضطرارِ مصرحہ بالا کی صاف یون بہی ہویدا ہی کہ خلافت پناہ نی حضرت عباس عم رسول مقبول کو طلب کیا اور
کہا کہ اگر تم علیؑ کو اس بات پر نہین راضی کرتی تو اوسکی بدلی مین جو کچہہ مجہسی بنیگا اوسنی کرونگا اور منصب سقایۃ حاج و زمزم تمسے
بہی چہین لونگا استیعاب مین تفصیل طویل اسکی ہی جو چاہی دیکہہ سکتا ہی اور حقیقت حال النصراف وجوہ ناس اور استنکار لوگونکا
اور شدت اور جبر کی ان خلافت پناہ کی عہد خلافت مین بڑی شیخ صاحب کی کہ مضمون حدیث بخاری اور مسلم مرقومہ الصدر سے
واضح ہو چکی ظاہر ہی کہ ہوئے امولای مومنین تہی تو یہ تو خاص عہد حکومت جناب انتخاب تہا سو بعد اس تحویف و ترہیب
تو عدکی اور تیقن فتنہ و فساد کی درحالت قلت انصار باکراہ واجبار یہ امر واقع ہوا تو کیا عجب ہی تاریخ خمیس دیار بکری جو کتب
معتمدہ سی ناصح صاحب کے ہانکی ہی اوسمین صاف لکہا ہی کہ جب اکثر لوگ مشرف باسلام ہوئے تو ابو العاص کہ شوہر تہا زینب بنت
رسولخدا کا وہ مسلمان نہوا اور آنحضرت نی بسبب مغلوبیت و ضعف اسلام کی ارادہ فسخ نکاح کا نہ فرمایا یہ ہی خلاصہ کلام مورخ
مذکور کا غرض ناصح صاحب نی مضمون الضرورات تبیح المحذورات بہی کسی سی کتب اصول و فقہ مین نہین سُنا ہی بالجملہ یہان تو نائب
مظہر الاسلام اور مدعی ایمان بہی تہا اور تبعی وسیلہ اور معہذا امر واضح ہی کہ استبداد و انکار و استنکاف جناب مولای مومنین
کا بیشک باعث فتنہ و فساد و مفسدہ عظیم اور سبب نقصان نفوس و اموال خویش و اقارب و ہوا خواہان و دوستان و محبین باایمان
کیسا کچہہ متیقن تہا اور بموجب احکام ظاہر شریعت غرا حسب مصرحہ حالت مسطورہ کوئی قباحت ظاہری نہین اور انبیا و اوصیا
ایسی تکلیفات شرعیہ مین صرف علم باطنی سی کار بندی کی مامور نہین کہ کتب تفاسیر و حدیث شاہد مین چنانچہ ازبس واضح ہی کہ منافقین
امت امورات ظاہر شرع مین سب مسلمانونکا حکم رکہتی تہی تمام احکام اہل اسلام کی اونسی مرعی تہی حتی کہ بموجب تصریحات کتب کثیرہ
خود ناصح صاحب کی بارہ چودہ منافق لیلۃ العقبہ مین پیغمبر خدا کو دکہلائی گئی بلکہ آنحضرت کی ساتہہ حذیفہ بن الیمانؓ اور عمار یاسرؓ
کو بہی یہ حال معلوم ہوا اور حذیفہؓ کو نام بنام بتلا دئی کہ تفصیل اوس قصہ کی اس جگہ موجب تطویل ہی دفتر اول روضۃ الاحباب
او مدارج النبوۃ محقق دہلوی مین ہر شخص فارسی خوان بہی دیکہہ سکتا ہی اور صحیح مسلم اور مواہب الدنیہ وغیرہ کتب معتبرہ توصب مین وہ
کیفیت اور تماشا اس قسم کا نمایان ہی کہ صاحب مذاق سلیم اوسکو بہی دیکہی تو کیفیت حقیقت خاص خلیفہ عادل ناصح صاحب کی
اوسمین صاف لکہتا ہی کہ جناب عدالت مآب حذیفہؓ سی ہمیشہ تا زندگی پوچہتی رہی کہ مجہی تو پیغمبر خدا نی منافقین مین نہین شمار کیا
اور حذیفہ بسبب رازداری فرمودۂ رسول خدا کے نام کسیکا زبان پر نلائی تہی چنانچہ مواہب الدنیہ مین ہی کہ ایک روز پوچہا عمر ابن
الخطاب نی حذیفہؓ سی کہ ہل ذکرنی رسول اللہ مع المنافقین یعنی آیا ذکر کیا رسولخدا نی میرا ساتہہ منافقین کی اور ایک روایت مین یون ہے
کہ انشدک باللہ ہل عدنی رسول اللہ فی المنافقین یعنی قسم دیتا ہون مین تجہکو کہ آیا رسول خدا نی شمار کیا تہا منافقین مین مجہکو
غرض صحیح مسلم وغیرہا مین بطریق متعددہ یہہ روایت ہی اور جواب جو حذیفہ رضی دیا قابل تماشا ہی کہ جواب مین کبہی تو یہہ کہا
کہ انت اعلم بنفسک یعنی تو جانتی والا زیادہ تر اپنی نفس کا اور کبہی صرف اتنا ہی کہا کہ مین افشای راز پیغمبر خدا نہین کر سکتا ناصح
صاحب ذرا ان روایتونکو کہ حرز الطوالۃ مختصراً مختصراً اشارہ اونکا اس جگہ لکہا گیا ہی کتب محولہ مین دیکہکر اپنی گریبان مین

موہنہ ذوالین ایسے خلیفہ کی خلافت کا دم بھرنے چھوڑ دین اور اسی جواب حذیفہ سے غور کرکے دم بھر نظر کرین کہ کیا ہویدا ہے ہر عاقل
و منصف غور کرسکتا ہے کہ چونکہ حذیفہ راز دار رسول اللہ تھے اسی کی مامور تھے تو نام نہ بتلا سکے تعیین نکر سکے لیکن انکار انکی شمار
کرنیکا بھی نہین کیا ورنہ ظاہر ہے کہ انکی نہ شمار کرنیکی اظہار مین مخالفت ارشاد رسول مقبول نہین تھی تو ظاہر ہے کہ یہ حضرت
بھی معدود تھے نہین تو حضرت حذیفہ رض کہتے کہ تمہین نہین نہین شمار کیا علاوہ اسکی حدیث جو محقق دہلوی مدارج مین لکھتا ہے بعد
ملاحظہ اور خیال اس مضمون کی اوسکی دیکھنے سے اور بھی کیفیت اوٹھتی ہے عبارت اوسکی صاف فارسی ہے بعینہا بلا ترجمہ کافی ہے
عمر سوال می کرد از حدیث فتنہ و سوال می کرد از علامات نفاق می گویند یکبار پرسید وی از حذیفہ کہ آیا چیزی می بینی تو از
نفاق در من گفت نمی بینم لیکن شنیدہ ام کہ بر سفرۂ طعام تو الوان میباشد انتہی موضع الحاجۃ علاوہ اسکی واقعات قریب وفات
جناب سرورکائنات مین جو شیخ عبدالحق دہلوی مدارج مین لکھتا ہے حقیقت حال اونکی اوس جگہ بھی عقیل فہیم اور منصف سلیم دریافت
کرسکتا ہے بعینہا عبارت شیخ مذکور لکھی جاتی ہے فرمودہ ایہا الناس ہر کس کہ بر وے حقی بود باید کہ آنرا از گردن خود ادا کند
و نگوید از فضیحت میترسم بدانید و آگاہ باشید کہ فضیحت دنیا ایسر از فضیحت عاقبت است پس مردے برخاست و گفت سہ درم از مال غنیمت
خیانت کردہ بودم و بر گردن من است فرمود چرا خیانت کردہ بودی گفت یا رسول اللہ محتاج بودم فرمود ای فضل از وی بستان
آنگاہ گفت ای گروہ مردم ہر کس کہ در وے صفتے ہست و از ان بیم می برد باید کہ برخیزد تا برای وی دعا کنم مردے برخاست و گفت
یا رسول اللہ من کذاب و فحش گوی بسیار خوابم فرمود بارخدایا وی را صدق روزی کن و خواب از وی ببر تا وقتیکہ بیدار
خواہد مردے دیگر برخاست و گفت یا رسول اللہ من کذاب و منافق ام و ہیچ بدی نیست کہ از من در وجود نیامد عمر ابن الخطاب گفت
کہ ای مرد خود را فضیحت ساختی پیغمبر خدا ص گفت فضیحت دنیا اہون است از فضیحت آخرت و فرمود بارخدایا وی را صدق و راستی
و ایمان روزی گردان و دل او را از بدی دور دار و بہ نیکی مایل گردان انتہی موضع الحاجۃ ہرچند اسکی بعد شیخ ممدوح بہت
صناعت اور شفاعت خلیفہ عادل کو کام فرماتی ہین لیکن عقیل فہیم حقیقت فاروقی کو غور کرسکتا ہے کہ پیغمبر خدا ص تو اول خطبہ
مین فرماوین کہ فضیحت دنیا سے کوئی نہ ڈری اور جناب فاروق پھر بھی مظہر نفاق کو ملامت فرماوین الحق سچ فرما گئی ہین
الانا ء یترشح بما فیہ اور درست ہے کہ ما اضمر احد شیئا الا و قد ظہر فی فلتات لسانہ چنانچہ علی بن برہان الدین شافعی کتاب انسان العیون مین
بلا آمیغ ایسی صنعت کاری کی صاف لکھتا ہے اس مقام مین انہ قال فی خطبتہ ہذہ ایہا الناس من احس فی نفسہ شیئا فلیقم ادعو اللہ
فقام الیہ رجل فقال یا رسول اللہ انی منافق و انی لکذوب و انی لنئوم فقال لہ عمر بن الخطاب ویحک ایہا الرجل لقد سترک
اللہ لو سترت علی نفسک فقال رسول اللہ یا ابن خطاب فضوح الدنیا اہون من فضوح الاخرۃ اللہم ارزقہ صدقا و ایمانا و اذہب
عنہ النوم اذا شاء مقام غور کا ہے ایک نکتہ اور بھی خیال کیا چاہیے کہ درہم کی خیانت کار کو بھی عدالت پناہ نے کچھ نہ فرمایا فحش
کاری ظاہر کرنیوالی کو بھی کچھ نہ فرمایا کذب و نفاق کی مظہر اور خواستگار دعا پر بے تحاشا غصہ ہو کر بول اوٹھے فافہم و تدبر سبحان اللہ
سبحان اللہ بالجملہ بارہ باوجود اصحاب ہونیکے پیغمبر خدا ص کی منافق تھے لیکن کہانا پینا مخالطت مناکحت صحبت اکل و شرب خاص
پیغمبر خدا ص اور سب مومنین سے ساری مسلمانونکی طرح یعنی بسبب مظہر الاسلام ہونیکے اور بجالانی احکام ظاہری شرایع اسلام کی ظاہر مین
تحت احکام شریعت اسلام تھی حتی کہ ابن ابی سلول منافق کے نماز آنحضرت ص نے پڑہی کہ جناب خلیفہ عادل پیغمبر کا دامن اس حرکت

پر بہی کہینچنی لگی تہی اور آنحضرتؐ پر ایسی بات بہی اعتراض کرتی تہی ابو سفیان کہف المنافقین پدر بزرگوار انکی خلیفہ پنجم کا کہ اکثر
تقسیم غنایم مین خاص پیغمبر خدا کو معاذ اللہ ظاہر ہی نامنصف و غیر عادل تک مثل ذو الخویصرہ تمیمی کہہ اوٹہتا تہا چنانچہ ابن عبد البر
صاحب استیعاب جسکی حق مین لکہتا ہی وطایفۃ تروی انہ کان کہفا للمنافقین منذ اسلم یعنی دہ پشت پناہ منافقونکا تہا جبسے
اسلام لایا بلکہ یہی حال ناصح صاحب کے انہین خلیفہ عادل کا تہا کہ یہہ بہی ایسی کلمات تقسیم غنایم مین کہہ اوٹہتی تہی کہ حدیث سلیمان بن ربیعہ
قابل تماشا ہی صحیح مسلم مین موجود ہی انہین کی زبانی روایت کرتا ہی قال عمر بن الخطاب قسم رسول اللہ الحدیث لیکن سب پر
حکم اہل اسلام جاری تہا یہ معتقدی صاحب انکی بہی اگر ایسی باب بین باب مدینۃ العلم وصی رسولؐ پر معترض ہون تو کچہہ ہی بات نہین
اور علاوہ اسکی جب ظاہر ہو چکا ہی کہ انبیا نسبت بیٹیون کی کفارسی کرلی تہی اور مخالطت کرتی تہی تو ایک ایسی بات منظہر الاسلام سے سوہی
بحیثیت و حالت اضطرار کذائی مقام قدح و شناعت نہین چنانچہ دفتر اول روضۃ الاحباب مین لکہا ہی صحیح مسلم سی کہ مسلم از طریق عمار
یاسر روایت کردہ کہ گفت حذیفہ مرا خبر داد کہ آنحضرت فرمودہ درمیان اصحاب من دوازدہ منافق اند کہ روی بہشت نخواہند دید و بوے
آن نخواہند شمید تا زمانیکہ شتر در سوراخ سوزن در رود و ہشت از ایشان بزحمت دُبیلہ گرفتار خواہند شد یعنی شعلہ در دلہای ایشان
ظاہر شود و از سینہ ہای شان سر بر زند و ازین جہت اصحاب رسولؐ در شان حذیفہ می گفتند صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ
و حضرت گاہی کہ فضایل اصحاب بیان کردی فرمودی اللہم لشان المنافقین الحذیفۃ انتہی بوضع الحاجۃ ناصح صاحب ذرا شرم کرین
یہ تو حدیث مسلم سی دیکہا اب حدیث بخاری وغیرہ اپنی صحاح کی اور دیکہین بخاری سی ہی سیجاء من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول
اصیحابی اصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی
کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید فیقال انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ مفارقتہم انتہی الحاصل کہ بہتیری
اصحاب مومنین سی اہل جہنم ہونگی اور پیغمبر خدا روز قیامت کو بہتیرا بسبب شفقت عام اور لطف ذاتی کی اور رحم دلی کی عرض کرینگی کہ یہ میرے
اصحاب ہین لیکن حکم ہوگا کہ یہ مرتد ہوگئی بعد مفارقت یعنی بعد وفات پیغمبر خداؐ کی اور یہ حدیث مسلم اور بخاری بطریق متعددہ
بتواتر لکہتی ہین علاوہ اسکی حدیث موجودہ سنن ابو داؤد و صحیح موطا عن زید ابن خالد ان رجلا من اصحاب الرسولؐ توفی
یوم خیبر فذکروا الرسول اللہ فقال علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ
فوجدنا خرزا من خرز الیہود لا یساوی درہمین رواہ مالک وابو داؤد اور حدیث موجودہ مشکوۃ صحیح مسلم کی عن عباس قال حدثنی
عمر قال لما کان یوم خیبر اقبل نفر من صحابۃ النبیؐ فقالوا فلان شہید و فلان شہید حتی مروا علی رجل فقالوا فلان شہید فقال
رسول اللہ کلا انی رایتہ فی النار فی بردۃ غلہا او عباءۃ الحدیث ذرا ناصح صاحب کسی عالم سی پڑہوائین تب معلوم ہووے کہ ہان ایسے
ایسی اصحاب بہی خاص بیعت رضوان والی تہی جنکا حال ظاہر ہی **تنبیہ** اس جگہ بہی صداقت وضع و ظہور شناعت حدیث مصنوعہ
تو ہب الصحابۃ کلہم عدول اور اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم وغیرہ بہی یعنی علی السبیل الکلیہ عقیل و منصف پر ہویدا
ہوتی ہی ناصح صاحب اس حدیث و صحیح بخاری و صحیح مسلم کو کہ اصح کتب بعد کتاب اللہ انکی عقیدہ مین ہی اگر صحیح اور مسلم رکہین تو عدالت عمومی
و کلی ہر عمر و بکر صحابہ سی ہاتہہ اوٹہا وین یا عقیدۂ صحت کتاب سی رجعت کرین جسکو اصح کتب بعد کتاب اللہ سمجہتے ہین ناصح صاحب
ذرا مضمون حدیث سیجاء من امتی مرقومۃ الصدر الی آخرہ غور فکر سی ملاحظہ فرمائی صحیح موطا مین اس حدیث کو ملاحظہ فرماوین تو

دیکھیں کیا قدرت الہی کا تماشا ظاہر ہوتا ہی کہ صاحب لکھتا ہی عن ابی النضر قال النبی لشہداء احد فقال اللہم شہید علیہم فقال
ابو بکر السنا باخوانہم یا رسول اللہ اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی
فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال وانا لکائنون بعدک یعنی گذری آنحضرت شہدائے احد پر پس کہا کہ ای پروردگار گواہی دیتا ہوں
میں اوپر اونکی یعنی اونکی ایمان پر پس کہا ابو بکر نی کہ یا رسول اللہ کیا ہم نہیں ہیں بھائی اونکی اسلام لائے ہم جیسے کہ وہ اسلام لائے
اور جہاد کیا ہمنی جیسی کہ اونہوں نی جہاد کیا فرمایا پیغمبر خدا نی کہ ہاں لیکن نہیں جانتا میں کہ کیا احداث کروگی تم بعد میرے پس رو دیا
ابو بکر اور پھر رو یا پھر کہا کہ تحقیق ہم البتہ ایسی ہی ہو ویں گے بعد تیرے اور صاحب جامع الاصول بھی اسی لکھتا ہی اوسمیں بھی صحیح صاحب
تو خیر دیکھیں لیکن کوئی منصف اس ارشاد پیغمبر خدا کو جو خطاب میں ان صدیق صاحب کے بلکہ معہ اونکی اور سب ہم کیشونکی فرمایا
ہی غور کری اور اگر یہہ کہیں کہ تعظیما صرف بصیغہ جمع آنحضرت فرماتی ہیں لا ادری ما تحدثون بعدی تو حدیث سیجاء امتی میں ارشاد
پروردگار عالم ملاحظہ فرماویں جو درحق ایسی صحابہ کی خطاب میں اپنی پیغمبر کے فرمایا ہی کا کہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک تب حقیقت
جناب صدیق معہ ہمکیشان و رفیقان اور حال اسلام وجہاد ظاہر ہو علاوہ اسکی ذرا انجام ملاحظہ کریں جس سے حقیقت عمری بکری و عثمانی
وغیرہم تمام انکی ہم کیشونکی ظاہر ہوتی ہی کہ صاحب جامع الاصول حرف نون میں لکھتا ہی عن الاسود قال کنا فی حلقۃ عبد اللہ بن عمر فجاء
حذیفۃ حتی قام علینا فسلم ثم قال لقد انزل النفاق علی قوم خیر منکم فقلنا سبحان اللہ ان اللہ عز وجل یقول ان المنافقین فی الدرک
الاسفل من النار فتبسم عبد اللہ وجلس حذیفۃ فی ناحیۃ المسجد فلما قام عبد اللہ وتفرق اصحابہ رمانی بالحصاء فاتیتہ فقال عجبت من
ضحکہ وقد عرفت ما قلت الحدیث الحاصل کہ اسود سی ہی کہ ہم بہت لوگ حلقہ عبد اللہ بن عمر میں بیٹھی تہی کہ حذیفہ آئی اور کہڑی ہو کی
سلام علیک کی اور کہا کہ تحقیق نفاق نازل ہوا اوپر قوم کی کہ تہی بہتر تم سی پس ہمنی کہا کہ سبحان اللہ پروردگار عالم فرماتا ہی کہ تحقیق
منافقین بیچ انتہا دوزخ کی ہیں پس ہنسا عبد اللہ اور حذیفہ ایک کونہ میں مسجد کی بیٹھ گئی پس جبکہ کہڑا ہو گیا عبد اللہ بن عمر ساتہہ
اوسکی متفرق ہو گئی تو حذیفہ نی اشارہ کیا مجہی کنکر مار کی تب میں آیا حذیفہ پاس تو کہنی لگا کہ تعجب کیا تو نی عبد اللہ کی ہنسی سی اور
تحقیق پہچانا تو نی جو کچہ کہ کہا ہمنی ناصح صاحب ذرا غور کریں و ملیں کہ حذیفہ نی کیا کہا اور خلف رشید خلیفہ ثانی اونکی کیوں زہر خندہ
ہو کی اوٹہہ گئی اور پاس سے اسود کیا اشارہ کیا حذیفہ نے اور از بس ظاہر ہی کہ یہہ منافق اکل و شرب لینا دینا صحبت و مناکحت مخالطت
سب مومنین صحابہ اور خاص سولہ آسی کہتی تہی ایسی کوئی بات منع نہیں تہی بسبب اظہار ایمان و اسلام کے ناصح جو حال اشعث بن قیس شرح
شرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری سی بہی دریافت کریں کہ جو مرتد ہو گیا تہا اور امام اعظم اونکا صاحب کہتا ہی کہ ان الردۃ محبطۃ للعمل حسیو
میاں ابو بکر صاحب پاس مظہر الاسلام ہوا تو خلافت پناہ نی ہمشیرہ اپنی حوالہ کردی اور حال اظہار اسلام و ایمان یہ کہ جو کچہ جناب
مولا مومنین سی اس شقی نی ایام خلافت مسلمہ ناصح صاحب میں بہی کیا کتب تاریخ شاہد حال ہیں حتی کہ ہمراہ ہو کر بہر عداوت اونکی باجناب
مولی اظہر من الشمس ہے اور حدیث یا علی لا یبغضک الا منافق موجودہ صحاح کہ بکرات محول ہی مسلم ناصح صاحب جسکی بیٹی نی امام حسن علیہ السلام کو
زہر دیا ناصح صاحب ذرا مہربانی کرکی کتاب الایمان مشکوۃ میں اپنی ایمان سی بغور دیکھیں حدیث حذیفہ قال انما النفاق علی عہد رسول اللہ
الحدیث جسکی فایدہ میں اونکی پیر عزیز کی ذریت خاص سی لکہتی ہیں کہ یعنی حضرت کی زمانہ میں منافقوں کو مسلمانونکی حکم میں رکہتی تہے
اور پردہ پوشی کرتی تہی بسبب چند مصلحتونکی انتہی موضع الحاجۃ بالجملہ غرض استدلال سے اس جگہ مضمون اول سی یہ ہی کہ ایسی حبط اعمال

مبتغض نفس رسول اعنی منافق سی صداقت پناہ خلافت دستگاہ صدیق ناصح صاحب نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح کردیا اور حجت یہی مظہر الاسلام
ہوا اور دوسرے مضمون سی یہ مطلب ہی کہ زمانہ آنحضرت صلعم مین اقرار ذریت خاص عزیز یہ ملاحظہ کرلین کہ حضرات منافقین پر حکم اسلام اور
پردہ پوشی بسبب چند در چند مصلحتون کی تہا الحاصل کہ بہتیری اصحاب منافق ہتی فافہم وتدبر الحق الحق ابلج والباطل لجلج ان اللہ یحق
الحق ویبطل الباطل ولو کرہ الکافرون اور علاوہ ان تمام باتون کی حقیر ایک اور تقریر سی کہتا ہی جو کہ انکی اپنی روایات مصرح بہ تصریح
ہی کہ قایل اونکی خود انکی سرگردہ مین عقیل فہیم بی تعصب واعتساف ارباب انصاف کی انہین کے روایات مرقومہ کو جنہین کہ بمقتدا انکی صحیح الاسناد
فرماتی ہین دیکہین اور غور کرین تو صاف واضح ہی کہ یہہ دعوی عامیانہ انکا کہتی ہین کہ جب مناکحت واقع ہوئی تو صحبت زن و شوئی بہی واقع
واقع ہوئی اوس شخص مین اور معصومہ مین جس شخص کو کہ منافق تصور کرتی ہون سوا مومنین اور سب مومنین سبب کرتی ہین خود بموجب روایات
حضرت نہ ہونے کے ہبا منثورا ہی کیونکہ بمذاق انہین کے مرویات کی ہویدا ہی کہ وصلت و قربت اور صحبت دارد وغیرہ مراتب زن و شوئی جو غایت
مناکحت ہی وہ بیشک یہان مفقود و معدوم تہی بلکہ خلافت پناہ ناصح صاحب کو کہ شیخ فانی خود انہین کے روایات مین معتبر مین کچھ صحبت اور
مواصلت کے جو کہ غایت ہی مناکحت کی بجز رنج دہی اور ایذا رسانی نفس رسول مقبول کی کوئی غرض اور غایت نہین مقصود تہی اور ابتغا
وسیلہ کا بہی محض بہانہ واسطی بہکانی عوام کی بیچ مین لانا تہا کیونکہ دعوی ابتغای وسیلہ کا حسب مصرحہ بالا ظہور آثار ما بعد آثار اور دوسری
پیغمبر مین ہو سکتا ہی نہ آثار اذیت اور ناراضی مین اور حصول نسبت سمدہیانہ کہیی تو خلافت پناہ کی صاحبزادی کیا پیغمبر کی بی بی
نہین تہین مگر حقیقت مین سوائے اذیت دہی کی اور انہتاک حرمت ظاہری کی اصلا و مطلقا کچھ مقصود نہین تہا توضیح مقام یہ ہی کہ اگرچہ
ہماری ہانکی یہ روایات نہین لیکن بفرض و تقدیر چونکہ اونکی محققین خود دیکہتی ہین اور صحیح الاسناد انہین تعبیر کرتی ہین تو اول تو
منصف خبیر انکی صحیح الاسناد روایتونکا حال غور کری دوسرے غور کری کہ انہین کی روایات صحیح الاسناد مرقومہ کہ جو ہماری طعن کے
نہین ہین خود ببانگ بلند گواہی دیتی ہین کہ جناب معصومہ بہت صغیر سن تہین حتی کہ تصریح چار برس کی عمر کی بہی شرح ہی اور عمر شیخ فانی کی ساٹہ
برس کی حتی کہ کتب تاریخ تمام نواصب کی شاہد ہین کہ مرنا شیخ فانی موصوف کا اسی ساٹہہ برس کی عمر مین ہوا اور بعضی روایتون مین ستاون
برس کے عمر مین ہوا اور اقرار اونکی معروف فاروق عادل کا مکرر ظاہر ہی کہ مین قابل صحبت نہین کیونکہ خاص حدیث منقولہ صواعق
محرقہ ابن حجر متعصب مین انتفای باءۃ موجود ہی جملہ اردت الباءۃ یاد کرنا چاہیی کہ باءۃ بمعنی جماع ہی اور یہی مکرر ہویدا ہی کہ عادل حضرت
خود علت شیخوخیت اور اقرار عدم غایت صحبت وارا اور استفای حاجت طرف اسکی یعنی بیکار ہونا رجولیت سے متواتر ظاہر کرتی تہی کہ ناصح صاحب
کو جہٹلا لینا اونکا مجوز طعن ہوگا اور دہ اونکو موجب عقیدہ اونکی کافر کریگا تو ایک الشمس فی وسط النہار ظاہر و ہویدا ہی کہ ایسی صغیر سن معصومہ
کا نکاح ایسی شخص منظہر الاسلام اور منظہر مقصر کلام مرقومہ سی قربت و وصلت کا بہی مفید نہین صرف ظہور جبار شیخ فانی تہا اور اذیت
رسانی اور مضطر کرنا اور بظاہر بہتک یونہی نفس رسول صلعم کو اور منظہر اتمام حجت اور ثبوت غلبہ غالب کل غالب تہا نفس ہر کہ اگرچہ
در حقیقت قربت معصومہ ظاہرہ یعنی وقوع اتصال و مواصلت جو کہ ظاہر مین غایت مناکحت ہی موجب قرار شیخ فانی اور ہم سبب
صغیرہ ہونے معصومہ کی ممتنع الوجود یقینی تہا اور باعتبار ظاہر کی بہی اور باعتبار باطن کے امام باطنی کی بہی حضرت مولی پر ہویدا
تہا اور منظہر الاسلام بظاہر مقرر رسالت و شرایع رسول انام سی قطع نظر اسکی یہی مناکحت ممنوع شرعی نہین تہی لیکن باعتبار ظاہر خیال
منظر خواص و عوام البتہ کمال انہتاک حرمت ولی خدا ظاہر کہ ایک بزرگ بیٹی ایسی صغیرہ کا باوصف دامادی اور ابن عمی رسول اور منقبت

ہونی ساتھ نفس رسول کی اور خیبر گیر اور غالب کل غالب ہونیکی اور مخاطب بہ لافتا الا علی لا سیف الا ذوالفقار ہونیکی ایک
شیخ فانی سی نکاح کرنا اور باوجود درشتی اسقدر اعتلال و تکرار کی ایسی سید عرب و عجم امیر المومنین کہ اس لقب کی خود صدیق و فاروق
و صدیقہ تو اصدیک گواہ ہین لوگونکی نظر مین ایک شیخ نو مسلم ظاہری مغلوب و کہلائی دین اور مجبور کہلاوین حتی کہ بیٹی حوالہ کر دین
نفس کشی کسی بشر کا ہرگز باوصف ظہور علت اباحت شرعی کے بہی اس بات کو نہین گوارا کر سکتا سوائے انبیا و اوصیا کی کہ صبر و رضا
حضرات علیہم التحیۃ والبرکات بعطائے حضرت کبریا اونہین پر ختم ہی کہ باوصف عطائے قوت و معجزہ صبر و تحمل بہی ایسا ہی انکو عطا ہی کہ یہ استعداد اور
حوصلہ کسی اور بشر کو نہین حاصل کہ نفس پر اتنا غلبہ ہوسکی کہ انتہائے مرتبہ او غایت کمال ہی غالب کل غالب ہونیکا ناصح صاحب معارج النبوۃ
وغیرہ کتب تواریخ او نیز اسیر و حدیث مین حال حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا دیکہین تو کیفیت معلوم ہو کہ نمرود شقی نے آگ مین ڈالدیا
اور دم نمارا لیکن جنکو پروردگار آنکہین دیتا ہی ہدایت کرتا ہی اونہین سوجہہ بوجہہ ہوتی ہی اور جو کور باطن ہین وہ کیا جانین الحق
من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور حال رعضہ خاتون دختر نمرود شقی کو تو ناصح صاحب دیکہکر ایمان درست کرین کہ اس شقی
نی تو آگ مین ڈالا حضرت ابراہیم کو کہ اگر ناصح صاحب جیسی بزرگوار اس وقت بہی ہوتے تو حضرت ابراہیم کو عاجز او مغلوب جانکر برگشتہ او منکر نبوت
ہو جاتی جیسی نمرود تہا مگر ایک رعضہ خاتون تہی کہ اسی سانحہ پر ایمان لائی اور خود کیا کیا رنج و صعوبت کینچی آنکہین کہولکی دیکہین
ناصح جو معارج مین کس تفصیل سی یہ حال اور حال آیندہ بہی ہی علاوہ اسکی تفسیر عزیزی سی ایک او مختصر مضمون بمقام حاجت ہم لکہتی
ہین زیادہ تفصیل تفسیر مذکور مین وہ دیکہہ سکتی ہین کہ اونکی پیر عزیز کی ہی المختصر کہ سارا بی بی حضرت ابراہیم کے کہ بہت خوبصورت
تہین بسبب ظلم و جور اشقیا کی اپنی خاوند حضرت ابراہیم کی ساتہہ سر بصحرا نکلین جب مصر مین پہونچین تو وہانکا بادشاہ نہایت
جبار تہا اوسکی عادت تہی کہ جو عورت خوش رو ہوتی تہی اوسکی خاوند کو مار ڈالتا تہا اور بہائی بند ہوتا تو اوس سے چہین لیتا تہا غرض
انپر بہی ہی نوبت پہونچی کہ پیادے ظالم کی حضرت پاس آئی اور پوچہا کہ یہ عورت تمہارے کون ہی حضرت نے کہا کہ بہن ہی یعنی مراد حضرت کی
دلمین یہ تہی کہ دینی بہن ہی اور اولاد آدم منصف فہیم اس جگہ سی طریقہ تقیہ او شعار انبیا ایسی مقام مجبوری و اضطرار مین خیال کر سکتا
ہی کہ اوصیا کو اسوہ و اقتدا انبیا ہوتی ہی اور مومنین کو اسوہ اونسی تو ناصح صاحب کو اگر کچہہ بہی قوت منفعلہ ہو تو سوچین اور
شرم کرین کہ انکی پیر عزیز خود کیا لکہتی ہین غرض پیادگان شاہ مذکور نی ابراہیم کو تو چہوڑ دیا اور حضرت سارا خاتون کو زبردستی لیگئی حضرت
ابراہیم نے جب یہ حال دیکہا تو نماز و دعا مین مشغول ہوئے اور حضرت سارا جب اوس شقی کی پاس پہونچین وہ شقی عاشق ہو گیا اور چاہا کہ بی
ادبی کری بالجملہ حضرت سارا نی دعا کی کہ اوسکا حال یہ ہوا کہ دونو ہاتہہ خشک ہو گئی بدحال ہوا انجام کو حضرت سارا نے دعا کی اچہا
ہو گیا پہر بدذاتی کی پہر وہی حال ہوا غرض تیسرے دفعہ حضرت سارا کو رخصت کیا او ہاجرہ حوالہ کین علاوہ اسکی ناصح صاحب مدارج النبوۃ شیخ
عبد الحق دہلوی وغیرہ اپنی کتب صحاح آنکہین کہولکر تو دیکہین حالات قریب زمان وفات مین کیا لکہتا ہی شیخ کی عبارت تو صاف
فارسی ہی پڑہ بہی سکین گے با فاطمہ فرمود پسران خود را بیش آ فاطمہ حسن و حسین را علیہم التحیۃ والرضوان پیش آنحضرت آورد چون اورا
بدان دیدند گریہ آغاز کردند و چنان گریہ و زاری کردند کہ از گریہ ایشان ہر کہ در خانہ بود بگریست آنحضرت ایشان را ببوسید و ببوئید و در باب
تعظیم و احترام و محبت ایشان صحابہ و تمام امت را وصیت فرمود و در روایتی آمدہ کہ آنہا کہ بر در حجرہ بودند نیز گریستند چون آواز گریہ ایشان
بگوش آنحضرت رسید نیز گریست ام سلمہ گفت یا رسول اللہ گناہان گذشتہ و آیندہ تو مغفور گشتہ موجب این گریہ چیست فرمود گریہ من برای رحم و شفقت بر امت

ست کہ آیا بعد از من حالی ایشان بکجا خواہد رسید بعد ازان عایشہ پیش رفت و گفت یا رسول اللہ چشم بگشائی و در من نگاہی کن و وصیتی
ر ما حضرت چشم بگشاد و فرمود ای عایشہ بمن نزدیک شو و فرمود دیر و زکہ وصیت کردم ہمان وصیت است باید بموجب آن عمل کنی چنانچہ
واضح ہو کہ یہ جو حوالہ وصیت دیروزہ کی تعمیل کا پیغمبر خدا نی فرمایا وہ وصیت دو ورق پہلی عبارت مرقومہ سی کتاب مذکور مین
یہ ہی کہ جو شیخ مذکور لکہتا ہی صحاح سے نصیحت کرد با ازواج مطہرات و گفت بر شما باد کہ در گوشہ خانہ خود را نگاہ دارید و خود از نامحرم
مستور دارید و خواند این آیہ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ یعنی ٹہیرو بیچ گہرون اپنی کی اور مت آراستہ ہوا کرو
ہونا جاہلیت کا یعنی زمانہ جاہلیت اولی مین عورتین بناؤ کرکے باہر نکلتی تہین اور لڑائی پر بہی چڑہتی تہین چنانچہ اکثر تفاسیر مین
ہی کہ ایک بی بی حضرت موسیٰ کی حضرت یوشع سی کہ وصی تہی لڑی تہی اور لشکر کشی کی کہ بیشک یہ اشارہ ممانعت کا ادہر سی ہی علاوہ
اسکی جامع الاصول مین بخاری اور ترمذی اور نسائی تینون صحاح کی حدیث ہی ابی بکرہ سی بیچ حرف خا کی قال لما بلغ رسول اللہ
ان اہل فارس ملکوا علیہم بنت کسری قال لن یفلح قوم ولوا امرہم امرأۃ الحاصل کہ جب خبر پونہچی پیغمبر خدا کو کہ بیٹی کسری کی اہل
فارس پر حاکم ہوئی ہی تو فرمایا کہ اوس قوم کی لئی فلاح نہین جس قوم کی لئی حکمران اور امیر عورت ہو سبحان اللہ مگر یہ حدیث
مجتہد صاحب ذی حافظہ بہول گئین تہین اور آیت بہی یاد نہ رہی تہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یہ وصیت اور نصیحت رسول تو
بموجب فرمودہ خدا اور نفس رسول سی اونٹ پر چڑہ کی یہ لڑنیکو جاوین اور خود جانتی تہین کہ حرب علی کو حضرت نی اپنی لڑائی فرمائی
ہی کہ کتب حدیث و تاریخ خود انکی اس مضمون سے بہری پڑی ہین احتیاج ایک دو کی گواہی کی نہین العیاذ باللہ لطف یہ ہی کہ حدیث
متفق علیہ ہی بخاری و مسلم کی مشکوۃ مین خود انہین مجتہدہ سے کہ فرماتی ہین استاذنت النبی فی الجہاد فقال جہادکن الحج یعنی پروانگی
مانگی مینی جہاد کی پیغمبر خدا سی فرمایا جہاد تمہارا حج ہی سبحان اللہ کفار مکہ سی لڑنیکو تو باوصف استجازت منع فرمایا پیغمبر خدا نے
اور نفس رسول سی لڑنیکو طیار ہوں جہان ہزارہا اہل شجرہ ماری جاوین غرض مزاج مجاربہ پسند بہت تہا جناب ام المومنین کا کیونکہ
ابن ماجہ کی ہان بہی حدیث ہی کہ جہاد کو اور طرح سی بہی انہین نے پوچہا تہا وہان بہی جواب پایا تہا اور اسپر بہی یہ محاربہ اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم علاوہ اسکی سنن ابو داود سی جامع الاصول مین حدیث ہی عن ابی واقد اللیثی قال سمعت النبی
یقول لازواجہ فی حجۃ الوداع ہذہ ثم ظہور الحصر اخرجہ ابو داود صاحب تیسیر بعد اسکی لکہتا ہی الحصر جمع حصیر والمراد لا تخرجن
من بیوتکن بعد ہذہ الحجۃ الحاصل کہ کہا ابی واقد لیثی نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا کو بیچ دن حجۃ الوداع کی کہ فرماتی ہین اپنی بیبیون کو
کہ مت نکلو گہر وانسی سی بعد اس حج کے سبحان اللہ پیغمبر اور خداوند تو یہانتک ممانعت فرماوین اور یہان یہ نوبت اور حدیث ممانعت
خروج بی اجازت شوہر موجودہ صحاح علاوہ اسکی بالا تر اور پہر یہ عادلہ اور مجتہدہ اور انکا کہنا حضرات کو فایق از قول رسول اور
انکی پیروی سے مین اور اقتدا مین دعوی نجات و فلاح کا اور اکثر ان حاربہ کو بہی امیر المومنین تعبیر کرتی ہین الحق لقب حمیرا خبار ملا وحہ
کو اسی نظر کر بموجب علم باطنی کے آنحضرت نی عطا کیا تہا کہ آپکو معلوم تہا کہ یہ فوج کشی کرینگی اور ہزارون کے خون سی مونہہ لعل
کرینگی کیونکہ حمیرہ تصغیر ہی حمرا کی اور حمرا مونث ہی احمر کے احمر سرخ رنگ اور مرد سپاہی بے ہتیار کو بہی کہتے ہین سو یہی
ہوا کہ یہ بی ہتیار سپاہی بنکی نفس رسول کے محاربہ کو چڑہین اور فرزندونکی خونسی گویا مونہہ لعل کیا سبحان اللہ اچہی مطیعہ
خدا و رسول واجب الاطاعت امیر حضرات مدعیان سنت و جماعت جامہ "انسون مین بیچ حرف خا کی اور تیسیر الوصول

مین کتاب الخلافہ کی پانچوین فصل مین بیچ وجوب طاعت امیر کے صحیح بخاری سے ہی عن انس قال قال رسول اللہ اسمعوا واطیعوا ان استعمل علیکم
عبد حبشی الحدیث یعنی فرمایا پیغمبر خدا نے سنو اور اطاعت کرو جو حاکم حکم کرے تم پر گو کہ غلام حبشی ہو اور اسی فصل مین ہے عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد
عصانی اخرجہ الشیخان والنسائی یعنی فرمایا پیغمبر خدا نے جسنے میری اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے
خدا کی نافرمانی کی اور جسنے اطاعت کی امیر کی پس تحقیق میری اطاعت کی اور جسنے نافرمانی کی امیر کی اوسنے میری نافرمانی کی اور
اسی فصل مین ابی ہریرہ سے صحیح بخاری اور مسلم اور نسائی کی طویل طویل حدیثین ہین خلاصہ مضمون سبکا یہی ہے کہ جسنے خروج کیا امیر پر
اور خارج ہوا اطاعت امیر سے مرا وہ مرنا کفار کا اور ابی بکرہ سے صحیح ترمذی کی حدیث ہے قال رسول اللہ من اہان سلطان اللہ
فی الارض اہانہ اللہ یعنی جو شخص اہانت کرے امیر کی کہ خدا کیطرف سے ہے بیچ زمین کی تو اہانت کریگا خدا اوسکی اس حکم سے بہی
عقیل منصف خیال کر سکتا ہے کہ امیر سلطان دین یعنی خلیفہ رسول سلطان اللہ ہے یعنی خدا کی طرف سے نہ یہ کہ دس بیس بقالی
حجام مزارع مل کر کو خلیفہ بنا دین چنانچہ آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم مین اولی الامر سے اولی الامر الماموربن
عند اللہ ورسولہ خیال کرنا بموجب اس حدیث صحیح ترمذی کی بہی مخالفہ ہے خدا و رسول کی کیونکہ اگر اجماع کثیر پر تقرر خلیفہ ہو تو
یزید کو بہی مثل حضرات ثلثہ صاحب حضرات سنت جماعت مثل قاضی علی الاعلان کیون نہین فرماتے کما صرح فی تاریخ الخلفاء جلال الدین
السیوطی المختصر کہ وقت محاربہ مجتہدہ حضرات تو بالاتفاق بموجب عقیدہ اونکی بہی جناب امیر امیر اور خلیفہ تہی پہر خدا خروج اور
عصیان اور اہانت اور نافرمانی محاربہ اور مقاتلہ سے زیادہ اور کونسی بات اور کون امر ہے کہ مقتدایان اور مقتدا حضرات
سے رہ گئی یا رہ گیا یا اس مان محاربہ کی خلیفہ تہی والدہ ماجد جناب صدیقہ تہی یا عم بزرگوار اونکی یا اونکی وراثت فرضیہ کا طلب
واجب تہا سب کوئی جانتا ہے کہ بعد قتل عثمانی تو خلافت مولا مومنین بموجب اصول عقاید حضرات سنت جماعت بہی مسلمات سے ہے
تو اب ان جناب کو جو باعث خروج اور فارق جماعت ہوئین نسبت امیر اور خلیفہ کی اور اہانت کی سلطان اللہ فی الارض کی کیا
کہنا چاہیے یاد رہے کہ حضرات مخدومات گو ہاتھ پاؤن مارین حرکت مذبوحی کو کام فرماوین لیکن بجز جواب مرقوم مخدومہ
ہذا من قدر اللہ دوسرا کلمہ موہنہ سے نہین کہہ سکتی سوا کلمہ من یضلل اللہ فما لہ من ہاد کی غرض یہہ شیخ مذکور لکہتا ہے وحفصہ نیز
پیش نیت دباد ستوریکہ با عائشہ مکالمہ نمودہ با حفصہ نیز گفت وتمام ازواج مطہرہ را وصیت کرد وبعد ازان فرمود ادر
من علی را بیارید علی بیامد و بربالین آنحضرت بنشست و سر مبارکش بر زانوی خویش نہاد و آن سرور فرمود ای علی فلان یہودی
پیش من چندین مبلغ دارد کہ از وی برای تجہیز لشکر اسامہ بقرض گرفتہ بودم زینہار کہ حق او را از ذمہ من ادا کنی و فرمود
ای علی تو اول کسی خواہی بود کہ در لب حوض کوثر بمن برسی و بعد از من مکروہات بتو خواہد رسید باید کہ دلتنگ نشوی و صبر کنی و
چون بہ بینی کہ مردم دنیا را اختیار کنند باید کہ تو آخرت را اختیار کنی اور روضۃ الاحباب کے دفتر اول مین بہی یہی مضمون موجود ہے
کہ دونو محدث کتب صحاح لکہتے ہین خدارا کوئی پوچہے ان صاحب شرم و حیا سے کہ یہ جو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یا علی بعد میرے مکروہات تجہے
پہنچین گی تو دل تنگ ہونا اور صبر کرنا وہ کونسی مکروہات ہین سوائے غصب کذائی اور حبس خمس وغیرہ بدعات کی جنپر صبر کیا جناب
علی ابن ابیطالب نے اور وہ کون وقت آیا جناب امیر کو سوائے غصب خلافت کی کہ بموجب تصریح روضۃ الاحباب وغیرہ ہویدا ہے کہ فرماتے تہے

[illegible]

[illegible]

تہی سلطنت محمدؐ کو اوسکی گہر سی باہر نہ لیجاؤ کہ اوسوقت لوگون نی دنیا اختیار کی اور اپنی آخرت اختیار کی یعنی صبر و
رضائی الہی مین گوشہ نشین ہی اور تلوار نہ کہینچی لشکر کشی نکی اور کیا مصداق و مآل ہی اوس ارشاد اور گریہ بکائی پیغمبر خدا کا کہ
فرمایا گریہ میرا واسطی رحمت اور شفقت کی ہی امت پر کہ بعد میرے حال انکا کہانتک پونہچیگا کہ بمجرد وفات بی تغسیل و تکفین رسول
امین حب ریاست مین پڑگئی اور سلطان ہتدسی برگشتہ ہوگئی کہ لفظ سلطنت تطبیق کہتا ہی اوسی لفظ سلطان ہتدسی کہ حدیث
صحیح ترمذی مین ظاہر ہوا ہے یہہ مقام گنجایش اوس طول کلام کی نہین رکہتا جو کہ بمجرد وفات سرور کائنات پیش آیا جیسی دیکہنا
ہو کتب حدیث و تفسیر و تواریخ انہین حضرات کی دیکہی تو حقیقت ظلم و ستم اور زیادتی انکی مقتداؤنکی ہویدا ہو حرز اللطوات اس
جگہ دو تین بیتو نپر دیوان جناب امیرؑ کی اکتفا ہی کہ مقولہ حضرتؑ ہی صاحب فواتح میبذی ہندیکا سرگروہ لکہتا ہی شرح مین
عرفتم حقنا وجحدتموہ کما عرف السواد من البیاض کتاب اللہ شاہدنا علیکم وقاضینا الالہ فنعم قاضی حاصل اسکا یہ ہی کہ
جانتی ہو تم حق ہمارا اور جان بوجہہ کر انکار کیا اوسکا اور ایسا جانتی ہو جیسی سیاہی اور سفیدی مین خوب فرق اور تمیز ہے
اب ہمارا حق جانتی ہو کتاب خدا گواہ تم پر ہی ہمارے لئی اور حاکم ہمارا خدا تعالی ہی اچہا حاکم ایضا صاحب فواتح لکہتا
ہی کہ امام احمد غزالی ابن احمد واحدی از ابو ہریرہ روایت کند کہ مرتضیؑ این ابیات در حضور ابو بکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن
فرمود فویل ثم ویل ثم ویل لمن یلقی الالہ غدا لظلمی و ویل ثم ویل ثم ویل لجاحد طاعتی و مرید هضمی وویل للذی یشقی سفاہا
یرید عداوتی من غیر جرمی ہضم از حق کسی کم کردن مفسر باید پس وای پس وای پس وای مرانکس را کہ بیند خدا را فردا ستم کردن
با من و وای پس وای پس وای مر انکار کنندہ فرمان بردار مرا و خواہندہ کم کردن حق مرا و وای مر آنکس را کہ بدبخت شود از نیحرد
خواہد دشمنی من بغیر گناہ یعنی من ہیچ جرم او نکردم و دشمنی من کند اور عقیل فہیم مضمون ارشاد پیغمبر خدا سی کہ واسطی اداء دین
یہو دیکی جناب امیرؑ کو ارشاد ہی اگر ذہن سلیم اور انصاف طبع مستقیم ہو تو غور کری کہ آپ نی تصریح سیاقت کی فرمادی ہی کہ قرضہ
اوسکا بابت تجہیز جیش الاسامہ کی ہی اس جگہ سی بہی صاحب ایمان و ایقان نکتہ فہم فایدہ اوٹہا سکتا ہی اگر ناصح صاحب اور انکی
نو اصب اہل مناصب کو شرم ہو تو عرق مین ڈوب جاوین غور کرین کہ زر قرضہ جیش اسامہ واسطی اوس دینی کام کی حضرت لیتے
لیا تہا کہ ادا اوسکا زر بیت المال مین سے ہوتا نہ خاص خانگی اہل و عیال کی صرف مین آیا ہوا تہا تو قطع نظر اور احادیث و روایا
نص خلافت جناب مولائے مومنینؑ کی اس جگہ سی بہی ہویدا ہی کہ خلیفہ رسولؐ قابل تصرف زر بیت المال وصی برحق کو واسطی
ادائی قرض ہذا کی بتصریح مرقومہ اخیر وقت بہی واسطی اتمام حجت کی یعنی بتوضیح تمام قرضہ کہ تجہیز جیش اسامہ کی لئی ہی وصیت
فرمائی کیونکہ سوائے وصی خلیفہ رسولؐ متصرف بیت المال کوئی اور عمر و بکر نہین ہو سکتا لیکن جب لوگون نی دنیا اختیار
کی تو آپنی بعد اتمام حجت ہائی متواترہ لاچار گوشہ نشینی اختیار کی اور نصیحت و وصیت رسول مقبولؐ پر عمل کیا مصابرت اور
نفس کشی کو کام فرمایا کہ مومنین خاص اور اوصیائے انبیا کو اسوۃ و اقتدا ہی ساتہہ انبیا کی چنانچہ حدیث ہی سنن ابو داود مین
کہ کہی ابو ذر غفاریؓ ہی وصیت تہی پیغمبر خداؐ کی کہ ایسی اوقات مین فتنو نکی فرمایا علیک بالصبر و تلزم بیتک اور مقداد سی ہی سنن
مذکور مین ان السعید لمن جنب الفتن و لمن ابتلی فصبر فواہا اور اس قسم کی احادیث متواترہ ہین صحاح ستہ مین ناصح صاحب کے
باب الفتن مین جو تشخص دیکہی تو ماہیت ظاہر ہو بعضے نقا تو نمین سی سنی صاحبونکی سنی گئی کہ باتباع قیاس حنفی فرماتی

ہین قیاس ہنین چاہیتا کہ مولینا فلان فلان بہمدان پیرزادہ تک کی سب مرید تو اونکی مرنیکی بعد اثر ہدایت اور
فیضان صحبت سی صراط مستقیم مرشد پر قایم رہین او اپنی پیر جیو کی تبعیت نہ چہوڑین آدر مجرد وفات سرور کائنات دہ گروہ
کثیر کہ سالہا سال خدمت بابرکت مین رہی ہون سوای چند معدودین کی بلقلم مرتد ہوجاوین اور خلیفہ منصوص کا ساتہہ نہ دیوین
یعنی غرض ان وسوسہ اور سفسطہ سی یہ ہی کہ معاذ اللہ جناب مولای مومنین خلیفہ منصوص نہ تہی اور بڑی غایت اس سے یہ کہ عوام
بیچارہ دہوکی مین پڑین سو قطع نظر نصوص و آیات و احادیث خلافت خلیفہ برحق کہ خود حضرات کی تفاسیر مین اور کتب حدیث
مین مصرح ہین کہ کچہ بطریق مشتے نمونہ از خروارے اپنی محل پر یہان ہی بیان ہونگی اتنی التماس یہان ہی کہ حضرات معتد آیات کا قیاس
اول تو قیاس مع الفارق ہی وہان کا منصوص رحمانی یعنی اولی الامر من عند اللہ و الرسول آمر معروف ناہی عن المنکر یہان
شمول شیطانی یعنی آمر بغنا و رقص و سرود و معازف اور امرد پرستی وغیرہا منہیات ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا دوسرے
وہان خلیفہ منصوص شخص واحد جسکی صدہا حاسد و معاند طامع منصب جارحین امارت یہان صدہا خلیفہ کوئی پاک پٹن کی ولایت
کوئی دکہن کوئی مالوہ مین وقس علیٰ ہذا ایک کہین ایک کہین نام زد بالجملہ جسکو ذرا اودہر تا ہوا ذی عزم و طامع دیکہا یا جس
یا اوسکو خلیفہ بنا دیا غرض جتنی مناسب اور مصلحت وقت دیکہی خلیفہ کر دئی تو پہر منازع اور حریص کون رہا تیسرے قطع نظر
برگشتگی امت اگلی پیغمبرونکی کیا بعد وفات کیا حال حین حیات مین کہ کتب تاریخ و تفاسیر سے از بس پیدا ہی ذرا خاص قرآن ترجمہ
عثمانی اور احادیث مروانی دیکہین کہ یہان کسیطرح کلی بدگمانی شیوخ کتب اربعہ پر ہی نہین کرسکتی اور کوئی تاویل بہی نہین
بنا سکتی چنانچہ آیہ فہل عسیتم ان تولیتم الآیہ ہی یعنی قریب ہی کہ برگشتہ ہوجاو تم تا آخر کہ قریب زمان وفات ہی آنحضرت نی
سر منبر فرمایا مجمع عام مین اور آیہ افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم ہی کہ جناب صدیق حضرات نی بروقت وفات سرور
کائنات علیہ الف الاف الصلوۃ و التحیات خاص فاروقیت مآب کو غصہ سی سنایا اور پتہ اوسکا یہ ہی کہ یہ جناب فرمانی لگی تہی
کہ پیغمبر نہین مرتا بلکہ یہانتک کہتی تہی کہ جو شخص کہیگا کہ پیغمبر مرگیا تو مین اوسی جانبسی مار ڈالونگا جسکا کہ صاحب تحفہ تک اقرار
ہے جو اسی کرکی کلنک مٹانا چاہتی ہین اور مثال ان آیتونکی ہین کہ اونسی ارتداد و امکان ارتداد اسی طرح بالصراحۃ ظاہر
ہی قرآن مین ملاحظہ فرماوین اور احادیث مفسرۃ الصدر او مفصلۃ الذیل کہ قریب بیان ہوتی ہین اپنی صحاح ستہ کی دیکہین
او مضمون آیہ ان بعض الظن اثم یاد کرین اور وسوسہ کو لاحول پڑہ کر دل سی دور کرین اور سورہ قل اعوذ برب الناس ورد کرین
اور یہ خیال فرماوین کہ برگشتگی برگشتہ بختونکی یعنی مرتدونکی عین مظہر صدق ارشاد پروردگار ہی نہین تو صاف منکر ہونگی آیات
محکمہ کے اور جو کلام الٰہی سی شفا ہنو کہ وہ شفا اور رحمۃ ہی واسطی مومنین کے تو اپنی محقق محدث دہلوی کی کلام و بیان سے
دیکہین جو بموجب احادیث صحاح ستہ کی لکہا ہی کہ اوپر بیان ہوا جسمین صاف یہ تصریح ہی کہ بمخاطبہ مولای مومنین فرمایا جناب
خاتم المرسلین نی کہ میری بعد تمکو بہت رنج پہونچین گے تم دل تنگ ہنونا اور صبر کرنا اور جب دیکہو کہ لوگون نی دنیا اختیار کیے
تو چاہیے کہ تم آخرۃ اختیار کرو چنانچہ بعینہا عبارت شیخ یہہ ہی کہ بعد من مکروہات کثیر بتو خواہند رسید باید کہ دل تنگ نشوی و
و صبر کنی و چون بینی کہ مردم دنیا اختیار کردند باید کہ تو آخرت اختیار کنی اور جو اس سے ہی تسکین و تسلی ہنو تو خاص بخاری و مسلم
اپنی صحیح و مسلم کتاب بعد کتاب اللہ متفق علیہ حدیث کو کہ مشارق الانوار مین بہی اسوقت لکہی جاتی ہی آنکہین کہولکر غور

غور سی دل لگا کی دیکھین یا کسی سی پڑہوا اگر گوش ہے ہوش و دل سی سنین عن ابی سعید لتتبعن سنن من کان قبلکم
شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب اتبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ صاحب تحفۃ الاخیار
ترجمہ و تشریح مین اسکی لکھتی ہین کہ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ آنحضرت نی مخاطبہ اصحاب فرمایا کہ البتہ تم چلوگی اگلی لوگونکی
چالو نپر بالشت بالشت بھر اور ہاتھہ ہاتھہ بھر یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کی سوراخمین گہسی ہونگی تو تم بہی اونکی پیروی کروگی
ہمنی کہا یا رسول اللہ کیا یہود و نصاریٰ کی چال پر چلینگی حضرت نی فرمایا کہ اگر یہی نہین تو اور کون یعنی یہود اور نصاریٰ
ہی مراد ہین انہین کی چال پر چلوگی علاوہ اسکی صحیح ترمذی سی مشکوۃ مین ہی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ لیاتین
علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک یعنی روایت ہی
خاص خلیفہ زادہ حضرات سنت جماعت عبد اللہ بن عمر سی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ البتہ آویگا میری امت پر یعنی زمانہ جیسی کہ آیا
بنی اسرائیل پر مانند تطابق پاپوش کے پاپوش سی یہانتک کہ اگر اونمین سی تہا کوئی شخص کہ آیا تہا اپنی ماپر یعنی بدفعلی کی تہی
ماسی ظاہر بلا اخفا تو البتہ ہوگا میری امت مین وہ شخص کہ کریگا یہی علاوہ اسکی دیکھین حدیث ان تستخلفوا علیا وما اراکم
فاعلین تجدوہ ہادیا مہدیا یعنی اگر علی کو خلیفہ کروگی تو پاؤگی اوسی ہادی اور مہدی حال آنکہ نہین دیکہتا مین کہ تم اسکو
خلیفہ کرنیوالی ہو کہ یہہ حدیث طویل ہی اور بیہقی فضایل صحابہ مین اور احمد حنبل مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین لکھتی ہین کہ مخاطبہ
مین گروہ کثیر اور جماعۃ غفیر صحابہ مین فرمائی علاوہ اسکی حدیث موجودہ جامع الاصول کہ مخاطبہ گروہ کثیر صحابہ ہی ملاحظہ کرین
کہ فرمایا پیغمبر خدا نی ستحرصون علی الامارۃ وستکون لکم ندامۃ یعنی قریب ہی کہ تم حرص کروگی خلافت کی اور قریب ہوگی
تمہارے لئی ندامت متعصب صاحب دیکہین جامع الاصول مین کہ اونکی خاص احادیث صحاح ستہ سی یہ حدیث ہی علاوہ اسکی
سنن ابی داؤد سی مشکوۃ مین دیکہین عن حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ ایکون بعد ہذا الخیر شر کما کان قبلہ قال نعم
الحدیث یعنی حذیفہ رض کہتی ہین کہ مینی کہا یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر یعنی اسلام کی شر فرمایا ہان علاوہ اسکی ملاحظہ
کرین حدیث صحیح مسلم عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم
فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع
وتطیع الامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع یعنی فرمایا پیغمبر خدا نی کہ ہونگی بعد میری امام ایسی کہ نہین چلینگی
میری سیدہی راہ پر اور نہین عمل کرینگی میری سنت پر اور اوٹہینگی بیچ اونکی لوگ کہ دل اونکی دل شیطانونکی سی ہونگی
یعنی ظلمت مین اور فسادہ مین اور وسوسہ اور فریب دینی اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی
کی یعنی صورت ظاہری تو اونکی عمر و بکر وغیرہما جیسی یعنی ظاہر مین تو بنی نوع انسانمین سی اور باطن مین سیرت شیطان کی سی
حذیفہ کہتی ہین کہ مینی عرض کیا کہ یا حضرت مین اوسوقت کیا کرون فرمایا کہ سن اور فرمان برداری کر امیر کی یعنی اطاعت
امیر سی باہر نہو اگرچہ پیٹ پر سے مار پڑی اور مال تیرا چہینا جاوے مس تو ہر طرح تابعدار رہ تنبیہ آپ از راہ انصاف کی بے
تعصب و اعتساف اور قطع نظر پرورش سخن اور پیروی دین آبائی کے غور سی دیکہین کہ وہ کونسی عمر و بکر بصورت انسان تہی
جو بعد پیغمبر خدا امام بنی اور خلاف سنت نبوی مرتکب ہوئے کہ قلب اونکی قلب شیطان کی کہا چاہین جنہون نے باوصف

استماعِ حدیثِ انی تارک فیکم الثقلین اور حدیث علی بمنزلتی اور حدیث من کنت مولیٰہ فعلی مولیٰہ اور حدیث من کنت ولیہ
فعلی ولیہ بعدی امیر و ولی و مولائی مومنین کو گھٹایا اور ارشادِ خاتم المرسلین کو ہذیان بتلایا اور اونکی وقت
مین حذیفہ جیسی تابعان رسول ایزد سبحانی تھی یعنی مثلاً عمار یاسر سلمان فارسی اباذر غفاری وغیرہم جیسی صحابہ تابعین
ثقلین نے مارتک کہائی اور حقوق اونکی چھینی گئے اور درحقیقت اتباعِ امیر برحق کو نہ چھوڑا یادرہی کہ سکوتِ غالب کل
غالب یہانتک کہ گلا تک بند ہوا تھا اور غصب حقوق پر صبر کرنا بموجب ارشاد او رمضامین اس قسم کی احادیث کی تہا کہ
انتہای اتباع فرمانِ رسول مقبول تہا اور آخیر خلافت عثمانی مین یا چند روز بعد مرنی اوسکی خاص وفاتِ حذیفہ تمام
کتب رجال سی ظاہر اور باہر ہی یعنی کسی طرح کی تاویل اور گنجایش اغوای حضرات توابع خلفاء غاصبین وغیر مہتدین
و اسطی عوام کی باقی نہین کہ حدیث مذکور کی ائمہ غیر مہتدین کو یزید وغیرہ امراء بنی امیہ ظاہر کرسکین بلکہ وصیت حذیفہ
کی اپنی فرزندونکو و اسطی بیعت جناب مولای مومنین کے بر وقت ظہور خلافت ظاہری امیر برحق کی مثل محدثین معتقد صاحب سے روشن و
آشکار کالشمس فی وسط النہار ہی چنانچہ محدث دہلوی مدارج مین لکہتا ہی حال حذیفہ مین مات سنہ خمس وثلثین وقیل ست
وثلثین بعد از قتل عثمان بچند شب در اول خلافت علی بود در یافت جمل را و کشتہ شدند صفوان وسعید پسران حذیفہ در صفین
و مبایعت کردند علی را بوصیت پدر مر ایشان را بدان علاوہ اسکی ملاحظہ فرماوین صحیح مسلم سی مشکواۃ مین عن ابی بکرہ قال
رسول اللہ ستکون فتن الا ثم فتن الا ثم فتنۃ القاعد فیہا خیر من الساعی الیہا الحدیث الی قولہ ویکون من اصحاب النار
کہ حدیث طویل ہی الحاصل کہ فرمایا رسولخدا نی کہ نزدیک ہی جو پیدا ہوون فتنہای کثیرۃ آگاہ ہو کہ بہر بہت سی فتنہ خبردار
ہو کہ پہر پایا جاویگا فتنہ کہ بیٹہنی والا اوسمین بہتر ہوگا چلنی والی سی اور چلنی والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی طرف
اوسکی تا آخر حدیث یہانتک کہ فرمایا قاتل اور ظالم ہوگا اصحاب دوزخ سی علاوہ اسکی دیکہین حدیث انس بن مالک مودات علی سید
ہمدانی شافعی مین کہ انس بن مالک وغیرہ اصحاب سلمہ کا اونکی قول ہی کہ کہتی ہین لما سوینا التراب علی قبر محمد انکرنا قلوبنا یعنی
جبکہ خاک ڈالی ہمنی اوپر قبر محمد کی یعنی برابر کیا ہمنی قبر پر خاک کو تو دل ہمارے منکر ہو گئی علاوہ اسکی ملاحظہ کرین روضۃ الاحباب
جمال الدین محدث مین کہ خود صدیق اونکی فرماتی تہی بعد وفات پیغمبر خدا کی کہ قست قلوبنا بلکہ ہم بعینہا عبارت محدث مذکور مع قول
اونکی صدیق صاحب کے لکہدیتی ہین و ہو ہذہ در عہد خلیفہ اول دہ کس از یمن آمدند نزد وی وچون کلام اللہ شنیدند رقتی در
دلہای ایشان پیدا گشت و بگریستند ابوبکر گفت کنا ہکذا ثم قست قلوبنا بودیم ما پیش ازین در زمان رسول ہمچنین یعنی
رقیق القلب بودیم بعد ازین دلہا سخت شد آپ معتقد صاحب از راہ مہربانی کی ذرا تکلیف فرماوین اور آیہ ثم قست قلوبکم من بعد
ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ قرآن مین ملاحظہ فرما کر مضمون صدیقی کو کہ کچھ حالت مناجات بارگاہ قاضی الحاجات یا
کلام عجز و دعا نہین ہی تطبیق دیوین مضمون آیہ مذکورہ سی اور بغور و تامل انصاف بلا اعتساف دیکہین مشکواۃ مین حدیث اپنی نجات کے
کہ فرمایا پیغمبر خدا نی ان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی یعنی بعید ترین آدمیونکا خدا تعالیٰ سے قاسی القلب آدمی ہی اور غور کرین
کہ کلامِ صدیق صاحب اخبار اپنی ہم کیشونسی ہی اگر بالفرض عالمِ مناجات اور دعا مین خاص اپنی نفس کے ہوتا تو عجز و کسر نفسی علی الخصوص
حضورِ بارگاہ خدای ذوالجلال مین اس سے بڑہ کر کیسا ہی مذنب او رگنہگار اور قاسی اپنی تئین بیان کرتے تو سزاوار اور عذر مقبول

بہی ہوتا لیکن یہان وہ بات مفقود ہی کہ وہ طریقہ ادعیہ انبیاء اوصیا ہی ازروی کسر نفسی و تعلیم امت کی فافہموا و تدبروا
علاوہ اسکی ملاحظہ کرین قول اپنی خلیفہ عادل کا کہ حدیث ابی بردہ مین بگواہی و اقرار اونکی صاحبزادہ کی خاص صحیح بخاری
مین ہی والذی نفس عمر بیدہ لوددت ان ذلک بردلنا وان کل شئ عملناہ بعدہ جسکی فائدہ مین بیچ مظاہر حق کی خاص ذریتہ
عزیزیہ سی لکہتی ہین کہ حضرت عمر نی کہا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان عمر اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ وہ عمل
جو کہ ساتہہ آنحضرت کی کئی ہین ہمنی ثابت اور باقی رہین واسطی ہمارے اور یہہ جو کچہہ کہ کیا ہی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اونسی
برابر سرابر اور برابر سرابر یہ کہ نہ نفع اوسکا ہمکو پہونچی نہ نقصان و ضرر اسکا ہمپر پڑی نہ موجب ثواب کا ہو نہ سبب عذاب کا
یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا بہی نہو طاعت ناقص ما موجب عصیان نشود راضیم گر مدد علت عصیان
نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت کی کئی ہمنی اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہین باقی
رہین تو زہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کئی ہین وہ خاخرابی سی نہین اگر سر سر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ
اس سبب سی ہی کہ تابع پیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل مین کیا نہین دیکہا ہے
تونی کہ صحت بنای نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسیطرح فساد اسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی او
حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت کی اور بعد آنحضرت کی کہ ہمنی ہاتہہ اپنی مٹی سی جہاڑی تہی اور ہنوز دفن ہی مین
مشغول تہی کہ اپنی دلونکو برا پایا یعنی بسبب ظلمت اور تاریکی کی کہ پیدا ہوئی جسمنی سے آفتاب وجود آنحضرت کی پس بڑے
غنیمت ہی کہ یہ برابر سرابر رہین طاعات و سیآت مین اور یہہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ کی تہی اور جو کہ بعد اونکی مین پس
طاعات اونکی کہ زیادہ پہری ہوسے عجب اور غرور اور ریا وغیرہا مین ہین انکا کیا ٹہکانا ہی انتہی کلامہ علاوہ اسکی ملاحظہ فرماوین
مشکوۃ مین حدیث ہی صحیح مسلم سی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل
مومنا و یمسی کافرا و یمسی مومنا و یصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا جسکا ترجمہ معہ فائدہ خاص مظاہر حق سی یہہ
ہی لکہا کہ جلدی کرو ساتہہ اعمال نیک کی اون فتنون پر کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی کہ معلوم نہین کر سکینگے
گی سبب اسکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اسکے کہ ایسی فتنہ پیش آوین کام نیک کرو کہ اوسوقت مین
میسر نہونگی اور بیچ محنت اور بلا دینی کی گرفتار ہوگی اور حال لوگونکا اوسوقت مین ایسا ہوگا کہ صبح کریگا شخص مومن
یعنی موصوف ہوگا ساتہہ اصل ایمان کی یا کمال اسکی کی اور شام کریگا کافر یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا
یا مشابہ ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر اور کہا بعضون نی کہ معنی
یہ ہین کہ صبح کریگا اس حال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نی اور شام کریگا اس حال مین کہ حلال
جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہہ کہ مذبذب ہوگا امر دین مین اور اتباع ہوگا امراء دنیا کی انتہی کلامہ اب
مقبس صاحب ہر ایک حدیث مذکورہ کے مضمونکو کہ خود اون کی اصح اصح کتاب کی ہی بغور ملاحظہ کرین اور مضمون حدیث
یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی ہی صحیح مسلم مین دیکہین اور حال امت حضرت موسی قرآن اور
تفاسیر مین بیچ تفسیر آیہ واتخذ قوم موسی من بعدہ الآیہ کی ملاحظہ فرماوین کہ کسقدر لوگ قوم موسی سی صحبت یافتہ

وفات آنحضرت کی صح

ہدایت اندوختہ تہی جو زندگی موسی پیغمبر مین صرف غیبت پر باوجود موجود ہونی حضرت ہارون کی جو کہ جانشین
موسیٰ تہی ہزارہا برگشتہ ہوگئی کہ قرآن جسکی گواہی دیتا ہی کہ حضرت ہارونؑ نی حضرت موسیٰ سی اپنا ضعف ظاہر کیا
یعنی قال یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی کہا ہارون نی ای بہائی قوم نی مجہی ضعیف جانا
اور نزدیک ہوئی میری ہلاکت کی مقتبس صاحب کو لازم ہی کہ اپنی پیر عزیز کی تفسیر عزیزیہ کو ملاحظہ کرین اور حال بنی اسرائیل
کا ملاحظہ فرماوین کہ بمجرد تشریف لیجانی حضرت موسیٰ کی حقیقت کیا گذری ہی اوسمین بہی تمام حال اغوای سامری کا اور
گوسالہ پرستی قوم صحبت یافتہ موسی پیغمبرؑ بتفصیل تمام لکہا ہی حرزاً للطوالۃ نقل تمام حالات کی اس جگہ نہین لکہی گئی صرف
مختصراً واسطی نشان اور پتہ کی کافی ہی کہ قریب ہشتاد ہزار کس از بنی اسرائیل باغوای سامری عبادۃ گوسالہ شروع کردند
وبحکم مثل مشہور کہ انچہ آدم می کند بوزینہ ہم گرد اگرد آن گوسالہ معتکف شدند وسامری خیمہ کلانی بالای آن گوسالہ
ایستادہ کردہ وفروش ورخت مکلف درانجا انداخت وگرد آن خیمہ نوبت نوازی آغاز کرد وبحضور آن گوسالہ لایعقل
سرود ورباب وچنگ بنیاد نہاد ومرد وزن برای تماشا دویدند وبازار شیطان گرم شد ودرانجا حضرت را روز دہم
ذی حجہ وقت صبحی دوازدہ لوح زبرجد کہ بران توریت منقوش بود عطا شد وکلام مشتمل بر مواعظ وحکم با ایشان در میان آمد
وبعد ازان ارشاد شد کہ قوم تو بعد از تو عجب کفران نعمت ورزیدہ اند وانچہ فرعون از ایشان درخواست می کرد کہ مرا سجدہ بکنید
بدتر ازان باغوای سامری سجود لازم گرفتہ اند زیرا کہ تعظیم بادشاہ صاحب اقتدار کہ مالک نفع وضرر باشد فی الجملہ وجہ معقولیت
دارد گوسالہ لایعقل کہ در بلادت وحمق ضرب المثل است ہیچ وجہ شایان تعظیم نیست حضرت موسیٰ بشنیدن این خبر وحشت اثر بی
اختیار بہ لشکر روانہ شدند واول با حضرت ہارون خشونت آغاز نہادند کہ شما چرا این حرکت شنیعہ را تجویز کردید حضرت ہارون
فرمودند کہ من بارہا ایشان را ازین فعل شنیع منع کردہ بودم لیکن ایشان گفتند لن نبرح علیہ عاکفین حتی یرجع الینا موسی یعنی ہرگز
اعتکاف خود را برین گوسالہ قطع نخواہیم کرد تا آنکہ حضرت موسیٰ پیش ما بیاید وحسن وقبح این فعل را بما باز نماید بعد ازان حضرت
موسیٰ بسوی آن گوسالہ متوجہ شدند وآنرا در آتش سوختند وخاکستر اورا در دریا برانیدند گوسالہ پرستان خفیہ خفیہ بر نشستند
وآن آب را بطریق تبرک می آوردند ومیخوردند گویند کہ فرقہ بنی اسرائیل در مقدمہ این گوسالہ سہ گروہ شدہ بودند یک گروہ
آنکہ باغوای سامری فریفتہ شدہ عبادتش بجا آوردند وگروہ دیگر ہمراہ حضرت ہارون وظیفہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر بجا آوردند
وگروہ سیوم ساکت ومتوقف بودند نہ انکار میکردند ونہ این کار کردہ اول وگروہ سیوم ہر دو در پایہ عتاب آمدند وگروہ دوم
سالم ماندند انتہی موضع الحاجۃ اب مقتبس صاحب بعد وفات ہارون خود موسی پیغمبرؑ کی حالات کو غور کرین اور پہر حضرت موسیٰ
کی وفات کی بعد جو صحبت یافتہ ہدایت اندوختہ گروہا گروہ باوصف فہمایش اور وصیت موسیٰ اور باوجود عہود موثقہ اونکی
حضرت یوشعؑ وصی موسیٰ سی برگشتہ ہوگئی حتی کہ تہمت قتل موسیٰ کی لگانی لگی تمام تفاسیر وتواریخ مبسوطہ مین ملاحظہ فرماوین کہ
مفصل موجود ہی کچہ احتیاج تخصیص کسی کتاب کی نہین بالجملہ حضرت ہارون کی وفات پر بہی امت برگشتہ ہوگئی اور کہا کہ تو نی ہارون
کو مار ڈالا ہی آخر جب حضرت موسیٰ نی دعا کی ہارون پہر زندہ ہوئی اور فرمایا کہ موسیٰ بیگناہ ہین تب چہٹکارا حضرت موسیٰ
کا ہوا اور حضرت موسی نی قریب اپنی وفات کی مجلس ترتیب دی اور فرمایا کہ نزدیک ہی کہ مین دنیا سی رحلت کرون سو یوشع

یوشع کو مین اپنا وصی کرتا ہون وہ میرا خلیفہ ہی صفاتِ حسنہ اوسمین ہین تم سبکو محبت اوسکی اور اتباع اوسکا اللازم ہے
تم خلاف اسکا اور خلاف پسرانِ ہارون کا ہرگز نکرنا کہ خلاف انکا موجب غضب الٰہی ہوگا اور تمام بنی اسرائیل نی یہ باتین
قبول کین اور عہدِ موثق کیا جبکہ حضرت موسیٰؑ نی باہر جاکی کہ حضرت یوشع بہی اونکی ساتہہ تہی وفات پائی آور حضرت
یوشع نی قوم مین آکی ظاہر کیا تو باوصفِ عہد موثق اور صحبت وہدایت پانیکی مرتہای مدیدہ سب البیی برگشتہ ہوگئی کہ حضرت
یوشع پیر برخلاف نصیحت ووصیتِ اتباعِ موسیٰؑ کی خونکا دعوی کرنی لگی آور یوشع کو قید کرلیا اور آخر کو بہتری پشیمان
ہوئی مقامِ انصاف ہی فرماوین وہ صاحب قیاس کہ یہ قیاس اونکا چاہتا ہی کہ موسیٰؑ پیغمبر کی ہدایت اور فیضانِ صحبت
کا اتنا بہی اثر نہ تہا جیسی مولنا فخرالدین وغیرہ پیرزادونکا اسیطرح دیکہا چاہیی حضرت عیسیٰؑ کی امت کا حال اور قصہ پولس جہود
امتِ عیسیٰؑ کا کہ تین شخص وہان جیسی اغوای شیطانی سی باعث تخریب وضلال امت عیسیٰؑ ہوئے اسیطرح یہان حضرات ثلثہ ناصح
صاحب ہوئے فرماوین مقبص صاحب کہ ہدایتِ عیسیٰؑ کا اثر مثلِ پولس و مولانای مقبص صاحب بہی نہ تہا اسیطرح غور کرنا چاہیی حال
ہمارے پیغمبر خداؐ اور اونکی امت صحبت یافتونکا خود اپنی بخاریین مین ہی کہ عروہ بن زبیر روایت کرتا ہی اور مروان و زبیر دونو سی
اور مسور بن مخرمہ دشمنِ نام علی عمرانی کہ یہ دونو زیادہ تر معتمد اور واجب التعظیم حضرات سنت جماعت کی ہین یہہ بہی مصدق
اور راوی ہین اس حدیث کی کہ غزوہ حدیبیہ مین صاحب جامع الاصول بیچ حرف عین کے صحیح بخاری اور سنن ابو داوٗد سی لکہتا
ہی یہ حدیث طویل ہی حذراً للطوالت عبارت صرف مقامِ حاجت کی واسطی صفر اشکنی اور تشفی مقبص صاحب کے لکہی جاتی ہی اگر زیادہ
تشفی چاہین تو اسی شان اور بہتی سی اصل کتاب مین ملاحظہ فرمالین کہ کیفیت مضمون شبراً بشبر وذراعاً بذراع وحذو النعل
بالنعل بخوبی ہویدا ہوگی جن سی صاف ہویدا ہوتا ہی کہ زمانِ جناب سرورِ کائنات مین بہی مثلِ امت موسیٰؑ حضرات کذائی برگشتہ
ہوگئی تہی کہ سرِ سبد اور سرگروہ جنکی جناب فاروقیت انتساب حضراتِ علیا جناب تہی کہ نبوت تک کا انکار کرنی لگی اور
پیغمبر خداؐ کو جہٹلاتی تہی چنانچہ خود فرماتی ہین کہ مدتون اوسکی مکافات مین اعمال کئی مینی المختصر کہ بعد تفصیل طویل قصہ
ابوجندل ابن سہیل اور تکرار سہیل بن عمرو با جناب پیغمبر خداؐ اور تحریر صلحنامہ لکہا ہی فقال عمر ابن الخطاب فاتیت نبی

فقلت الست نبی اللہ قال بلی قلت السنا علی الحق وعدونا علی الباطل قال بلی قلت فلم نعطی الدنیۃ فی دیننا اذن قال انی

رسول اللہ ولست اعصیہ وہو ناصری قلت اولیس تحدثنا سناتی البیت ونطوف بہ قال بلی فاخبرتک انک تاتیہ العام

قلت لا قال فانک آتیہ ومطوف بہ قال فاتیت ابابکر فقلت الیس ہذا نبی اللہ حقا قال بلی ایہا موضع الحاجۃ الحاصل کہ

جب ابوجندل کا معرکہ ہوچکا تو خود خلیفہ عادل حضرات کہتی ہین کہ مین آیا پیغمبر خداؐ کی پاس اور کہا مینی کہ یا رسول اللہ
کیا تو نہین ہے نبی خدا کا سچا کہا پیغمبر خداؐ نی کہ ہون مینی کہا کیا ہم حق پر نہین ہین اور دشمن ہمارے باطل پر کہا کہ ہان ہم حق
پر ہین اور دشمن باطل پر مینی کہا کہ پہر تو کیون دنیت کو ہمارے دین مین راہ دیتا ہی تب کہا پیغمبر خداؐ نی کہ مین رسول ہون
اوسکا اور نہین ہونین کہ نافرمانی کرونمین اوسکی اور وہ مددگار ہی میرا مینی کہا کہ تو نہین کہتا تہا کہ ہم جلد آوینگی اور طواف
کرینگی خانہ کعبہ کو فرمایا کہ ہان مینی بیشک خبر دی تہی کہ تو آویگا اس برس مین مینی کہا کہ نہین فرمایا کہ تحقیق تو آنیوالا ہی
اور طواف کرنیوالا اوسکا پہر کہتی ہین خلافت پناہ کہ مین ابوبکر کے پاس آیا اور کہا مینی کہ ای ابوبکر آیا یہ نبی خدا کا نہین ہے

بر حق کہا اوسنی کہ ہان یعنی ہی بالجملہ مضمون مقولہ جناب ابا بکر بیان کرکے راوی کہتا ہی کہ قال عمر فعلت لذلک
اعمالا یاد رہی کہ یہ ایک بعد مدت کی بات ہی کہ یہ قول ان حضرت کا ہی کہ پہر عمل کیا مینی واسطی یعنی اسکی مکافات مین بہت
عمل کرتا رہا چنانچہ جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب دفتر اول مین اسی غزوہ حدیبیہ مین انکی حال مین لکہتا
ہی کہ عبارت فارسی صاف یعینہا لکہی جاتی ہی مرویست از عمر خطاب کہ دران روز امر عظیم در دل من پیدا شد و مراجعت
کردم باحضرت مراجعتی کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم اور پہر ایک مقام مین محدث مذکور لکہتا ہی کہ میگفت وی کہ از وسوسہ
شیطان و کید نفس کہ در آن روز بخاطر من گذشتہ بود استغفار میکنم و باعمال صوم و صلوٰۃ و اعتاق و تصدقات توسل
میجویم تا کہ کفارہ آن جرأت من گردد پہر تو خاص حال تہا ان حضرت کا اب اور حضرات کذائی و اہل ابتدای کذائی کا
حال حدیث مذکور مین دیکہنی سی ہویدا ہوتا ہی کہ کسقدر برگشتہ ہوگئی تہی اور ذرا کہنا آن حضرت کا نمانا یہانتک کہ حضرت
غصہ ہو کر تشریف دولت خانی مین لیگئی اور کلام تک ترک کیا یہانتک کہ انجام کو آیت نازل ہوئی کہ تفصیل اسکی
طویل ہی روضۃ الاحباب مدارج وغیرہ کتب تاریخ شاہد حال مین چنانچہ بعد عبارت قول عمری اور فہمایش صدیقی کے
اس حدیث مین بہی لکہا ہی فلما فرغ من قضیۃ الکتاب قال رسول اللہ لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا قال فو اللہ
ما قام منہم رجل حتی قال ذلک ثلث مرات فلما لم یقم منہم احد دخل علی ام سلمہ رض فذکر لہا مالقی من الناس انتہی موضع الحاجۃ
الحاصل کہ جب فارغ ہوئی آنحضرت قضیہ نوشت وخواند سی تو کہا آپنی واسطی اصحاب اپنی کی کہ کہڑی ہو اور قربانی کرو پہر
سر منڈواؤ قسم ہی خدا کی کہ کوئی اونمین سی نہ اوٹہا یہانتک کہ فرمایا آپنی اسبات کو تین دفعہ پس جبکہ کوئی نہ اوٹہا اونمین سے
تو آپ ام سلمہ رض کے مکان مین تشریف لیگئی اور اونسی ذکر کیا جو کچہہ کہ ان لوگون سی دیکہا یاد رہی کہ اس مضمون پر صرف حضرات کے
اس حدیث سی احتجاجا اکتفا ہی ورنہ رادیان حضرات نی خیانت بہی آمیز فرمائی ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ رادی ہمین کون کون
بزرگوار ہین کہ غش وخیانت جنکا جوہر ذاتی ہی ایک تو وہ کہ بموجب خود انکی اقرار کی بجائی اقبلوا اقتلوا لکہی والے یعنی مروان
بن حکم کہ مع پدر بزرگوار مطرود رسول مقبول دوسرے مسور بن مخرمہ جسکی دشمنی نفس رسول و اہلبیت طاہرین سے انکی کتب رجال
مین موجود اور کتب حقہ دیکہنی سے اوس جگہ کی بہی قلعی حضرات کی کہلتی ہی کہ مخلصین صحابہ مثل سلمان و ابوذر و مقداد و غیرہم
جب بہی انکی اس حرکت مین شریک نہی اور رہا اہلبیت رسول تابع رسول تہی اور قول و فعل رسول اونکو بجان و دل مقبول
تہا بلکہ بموجب تحریرات انکی خود پیشواؤنکی بہی ہویدا ہی کہ مقداد کہڑی ہوگئی اور حضور آنحضرت مین دست بستہ عرض کیا کہ یا
رسول اللہ تم اگر ہمین پانی مین غرق کردو تو ہمین غرق ہونا منظور اور جو پہاڑ پر چڑہادو تو وہ قبول غرض جہان بٹہلادو
وہان اسی طرح سی خوش ہین تا بعدار یکو حاضر ہین جو کہو حاضر ہین تب حضرت عدالت پناہی جلیسی سب پشیمان ہوئی چنانچہ
علی بن برہان الدین شافعی محدث کتاب انسان العیون مین عرائس سی نقل کرتا ہی عقیل صاحب مذاق کیفیت اوٹہائیگا
حذرا للطوالت صرف عبارت مقام حاجت لکہی جاتی ہی فقال مقداد بن اسود اما واللہ لانقول لک کما قال قوم موسی لموسی
فاذہب انت وربک الآیہ واللہ لو خضت بحرا لخضناہ معک ولو علوت جبلا لعلوناہ معک ولو ذہبت بنا برک الغماد لمضینا معک
فلما سمع اصحاب الرسول ذلک تابعوہ قال ابن مسعود فاشرق عند ذلک وجہ رسول اللہ انتہی علاوہ اسکی مشکوٰۃ مین

حدیث خاص ام المومنین صدیقہ ناصحہ صاحب سے صحیح مسلم کی یہ ہی فرماتی ہین قدم رسول اللہ لاربع مضین من ذی الحجۃ او خمس فدخل
علی وہو غضبان فقلت ومن اغضبک یا رسول اللہ ادخلہ النار قال او ماشعرت انی امرت الناس بامر فاذا ہم یترددون
ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ماسقت الہدی معی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا رواہ مسلم یعنی رسول خدا چوتھی تاریخ
کو گذری ہوئی ذیحجہ سے یا پانچوین پس آئے میرے پاس اس حالت مین کہ غصہ تھے پس کہا مینے کہ کس نے غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ
داخل کرے اللہ اوسکو آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو تحقیق مینے حکم کیا لوگونکو یعنی بعضونکو ساتھہ ایک امر کے یعنی توڑنے
حج کی ساتھہ عمرہ کی پہر وہ تردد کرتے ہین اور اگر تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنے سے اوس چیز کو کہ پیچھے جانی مینے نہ لاتا
مین ہدی اپنی ساتھہ یہانتک کہ خرید تا مین اوسکو یعنی مکہ مین پہر حلال کرتا جیسے کہ حلال کیا اونہون نے انتہی ترجمہ
تحفۃ العزیزیہ یاد رکہین مقیس صاحب کہ یہ بعض باتین جو مترجم صاحب لکھتے ہین سوا اون صاحب حجت و وسواس جیسونکی
اور تمام نہین خیال کئے جاسکتے اور کسی نادانکی قیاس مین بہی سوا ان جیسونکی نہین آسکتی فتذکروا وتدبروا بالجملہ ظہور
معجزہ اور مظہر مصداق فرمودہ مخبر صادق شبراً بشبر و ذراعاً بذراع اور حذو النعل بالنعل اظہر من الشمس تصور کرنا چاہئے
کہ زمانہ حیات پیغمبر خدا مین بہی لوگونسے مثل زمانہ موسیٰ وقوع مین آیا اور حین قریب وفات بہی جیسا کہ موسیٰ نے یوشع
اور فرزندان ہارون اپنے وصی اور خلیفہ کی لئے مجمع عام مین وصیت اور فہمایش کی تہی اور بعد اونکی باوصف اقرار عہد
لوگون نے شکست عہد کیا اور پہر رجوع کی ہے پیغمبر خدا نے مجمع عام مین مقام غدیر خم مین بہی عہد لیا کہ صحاح ستہ مین تمام قصہ
بہرا پڑا ہے اور قریب وفات بہی خاص مسجد مین بیچ مجمع عام کے بعد وعظ ونصیحت اور وعد و وعید کی کہ وہ خطبہ طویل صحیح
مسلم مین زید بن ارقم سے موجود ہے جسکی ابتدا یہ ہے اما بعد الا یا ایہا الناس الحدیث اور فرمایا انی تارک فیکم الثقلین
اولہما کتاب اللہ فیہ النور والہدی فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ واہلبیتی اذکرکم اللہ فی اہلبیتی المختصر
ظاہر ہے کہ تین دفعہ اہلبیت کی باب مین یاد دلایا اور تاکید فرمائی اور یہہ حدیث بہی بطریق مختلفہ متواتر ہے اور کئی دفعہ
فرمائی ہے کبہی ان لفظونسے فرمایا کبہی اسکے بعد فرمایا لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما عرض
خلاصہ سبکا یہ ہے کہ کتاب خدا و اہلبیت کی تابعدار کی نہایت تاکید اور فرمایا کہ یہ دونو کبہی جدا نہین ہوتی ہین یعنے
اہلبیت طاہرہ خلاف قرآن کبہی نہین کہتے اور قرآن مین خلاف قول وفعل انکی کبہی نہ پاوگے جو یہ جانتے ہین تم نہین جانتے
انپر تقدیم مت کرنا اور اونکی تابعدار کرنا تو خود پیغمبر خدا نے فرمادیا تہا کہ یاد رکہو کیسے میرے مخالفت تم کروگے سو ظاہر ہے
کیسی مخالفت کی بعد پیغمبر خدا کی اور بہتیرون نے پہر رجوع کے تو برگشتگی حضرات کذائی کو موجب مصرحہ میر عزیز اپنے کے حال بنی
اسرائیل مین مرقوم ہوا کمال ظہور اثر حدیث اور معجزہ انطباق خبر آیندہ شبراً بشبر قیاس کرنا چاہئے چہ جائیکہ خلاف
قیاس کہنا سو وہ مقیس صاحب تابع قیاس اول من قاس اپنی عقل و قیاس کو تطبیق فرمودہ رسول مقبول معقول کرین اور
برگشتگی مرتدین کو ظہور معجزہ اور صدق خبر مخبر صادق جانین اور آیہ ان بعض الظن اثم تلاوت فرماکے اپنی ظن و قیاس
مخالف حدیث کو ترک کرین تبعیت حنفی سے توبہ کرین اور حدیث سیجاء امتی الحدیث اور حدیث سیجاء اصحابی وغیرہ کو قدر
التصدر کہ بخاری وغیرہ صحاح مین بطریق متعددہ موجود ہین اور حدیث موطا مالک جسمین خاص جناب صدیق حضرات کے

مخاطبہ مین فرمایا لا ادری ما تحدثون بعدی قبلی ابوبکر ثم عمر ثم قال وانا لکائنون بعدک کہ بحوالہ سند با ترجمہ ہر ایک اوپر
لکھی گئی ہی مکرر ملاحظہ فرماوین اور حدیث ستحرصون علی الامارۃ فرمودۂ مخبر صادق یاد کرین اور وسوسۂ عدم بقای
اثر ہدایت رسولؐ کو بتلاوت آیات وافیہ الہدایات لست علیہم بمصیطر اور ان تطیعوہ تہتدوا وما علی الرسول الا
البلاغ اور وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ اور ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلنا
علیہم حفیظا اور انما علی رسولنا البلاغ المبین اور آیہ لیس علیک ہدیہم ولکن اللہ یہدی من یشاء اور آیہ فمن اہتدی فلنفسہ ومن
ضل فانما یضل علیہا وما انت علیہم بوکیل اور آیہ انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اور یہدی
اور فمن یضلل اللہ فلا ہادی لہ وغیرہا اور آیات کثیرہ واحادیث حبط اعمال بعدم اطاعت خدا و رسول متعال استعاذہ بخدا
و رسولؐ دفع کرین اور دیکھین مودات سید علی ہمدانی مین کہ حضرت یوشعؑ وصی موسٰی سے کیتنی تشبیہ و اسوت کی تصریح پیغمبر خداؐ
نی واسطی مولائے مومنینؑ کی فرمائی ہی حدیث عن سلمان فارسؓ کہ حدیث طویل کتاب مذکور مین ہی ملاحظہ فرماوین اور مضمون
من البصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ یاد کرین وہ صاحب قیاس ذرا تکلیف فرما کی مدارج النبوۃ مین بھی قریب زمان اخیر کی واقعات
کو دیکھین صاف عبارت اوسکی فارسی ہی بستر بر آمد صلعم بر منبر و گفت من پیش رو شما ام و شہید م بر شما و موعد شما حوض
است و من نظر میکنم بسوی حوض ہم درینجا کہ ایستادہ ام و بدرستی کہ دادہ شدم کلید خزینہای زمین را و این بشارت
است بفتح بلاد روی زمین و بدست آمدن خزاین ولہذا فرمود نمی ترسم بر شما کہ مشرک شوید بعد از من ولیکن میترسم
دنیا را کہ رغبت کنید دران و در فتنہ افتید و ہلاک شوید چنانکہ ہلاک شدند آن کسانیکہ پیش از شما بودند اور ہوا اسکی ایک
رات نصف شب کو آنحضرتؐ خوابگاہ سی اوٹھکر قبرستان بقیع مین تشریف لیگئے وہان دیکھین کیا کچھہ فرمایا چنانچہ شیخ مذکور
لکھتا ہی سلام بر شما باد ای اہل قبور گوارا باد شما را آن نعمت و حالت کہ صبح کردید و ہستید در آن و دور بید از آن فتنہ ہا کہ ہستند
مردم دران و نجات دادہ است خدا تعالیٰ شما را ازان تحقیق روی آوردہ است بمردم فتنہ ہا ہمچو قطعہای شب تاریک متصل آخر
از اول آن انتہی موضع الحاجۃ وہ مقیس صاحب سلمہ حضرات مرتدین کو مصداق مضمون ہدایت مشحون آیہ ومن الناس من
یقول امنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمومنین یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون فی قلوبہم
مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون تصور فرماوین اور کچھہ جو کا وسوسہ ہجرت اور جہاد کا دلمین آوی
تو حدیث موجودۂ مشکوۃ و جامع الاصول صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور سنن ابوداؤد اور صحیح نسائی کی ملاحظہ فرماوین صاف لکھا
ہی عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ یعنی فرمایا
پیغمبر خدا نی کہ مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی یعنی مسلمانونکو برا نہ کہی غیبت نکری اور ہاتھہ سی
اذیت نہ دیوی اور مہاجر وہ ہی جسنی چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نی اوس سے اور حدیث طویل ابوداؤد مین جملہ من ہجر
ما حرم اللہ علیہ یعنی ہجرت اگرچہ بمعنی نکلنے کے دار الکفر سی طرف دار الایمان کی ہے لیکن چھوڑنا حرام چیزونکا درحقیقت افضل ہجرت ہی
اور ملاحظہ فرماوین حدیث موجودۂ جامع الاصول عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل اللہ
وہو یبتغی عرضا من الدنیا فقال لا اجر لہ فاعاد علیہ ثلثا کل ذلک یقول لا اجر لہ اخرجہ ابوداؤد یعنی ایک شخص نے کہا کہ یا

یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکہتا ہی جہاد کا حال آنکہ وہ چاہتا ہی مال و اسباب مال و اسباب دنیا سی پس فرمایا حضرت نے نہین ثواب واسطی اسکی پس تین دفعہ تکرار سی کہا اوس شخص کو ہر دفعہ یہی کہ نہین اجر واسطی اُسکی اور دیکہین حدیث صحیح مسلم عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ الی قولہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الحاصل کہ جہاد فی سبیل اللہ وہ ہی کہ آدمی لڑی یا مارا جاوے خالصۃ للہ دران حالیکہ نیت خالص ہو اور صبر کری دشمنونکی مقابلہ مین اور طالب ثواب کا ہو اور متوجہ ہو مقابلہ کو سامنی ہو ہون دشمنونکی نہ یہ کہ پیٹہ دینی والا ہو یعنی بہگوڑا ہووے لڑائی سی جناب مقیس صاحب اپنی مجاہدین صاحبونکو غور فرماوین کہ کیا صابر او مقبل اور غیر مدبر تہی اور سوا اسکی حدیث مرویہ صحیح دارمی کہ عتبہ بن عبد السلمی سے مشکوۃ مین موجود ہی ملاحظہ فرماوین کہ مجاہدین مین کیسی کیسی حضرات ہوتی تہی کہ لڑتی بلکہ ماری بہی جاتی تہی اور بسبب نفاق باطنی کی اور خبث طینت کے کچہہ مفید نہین ہوتا تہا چنانچہ زبانِ مبارک سی خود پیغمبر خدا نی فرمایا ایسی مجاہد منافق کے لئی کہ جاہد بنفسہ و مالہ فاذا لقی العدو قاتل حتی یقتل فذاک فی النار ان السیف لا یمحو النفاق المختصر حاصل مضمون تمام حدیث کا یہ ہی کہ تلوار خطاؤنکو البتہ محو کرتی ہی لیکن نفاق کو محو نہین کرتی ہی یعنی جہاد مین قتل ہو جانی تک بہی تو منافق کو چہٹکارا نہین مارسی چہ جائیکہ فراریان جہاد اور معاندان اہلبیت رسول کردگار مقیس صاحب کتاب الجہاد مشکوۃ و جامع الاصول وغیرہا مین اپنی جنہون صحاح مین صدہا حدیثین اس قسم کی ملاحظہ فرمالین اور آیہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم بہی علاوہ اُنکی ملاحظہ فرماوین اور غور کرین کہ اطاعت خدا و رسول کا حکم مومنین کے خطاب مین ہی اور صاف ہدایت ہی کہ اطاعت سی باہر ہونیمین اعمال حبط ہوتی مین یعنی بالفرض اگر ایک وقت مین مومن اور مجاہد بہی کوئی ہو اور پہر اطاعت خدا و رسول سی باہر ہو تو سب اعمال سابقہ حبط ہین بلکہ دیکہین حدیث معاذ موطاء مالک اور صحیح نسائی اور ابو داؤد کی قال رسول اللہ الغزو غزوان الی قولہ وعصی الامام وافسد فی الارض فانہ لم یرجع بالکفاف الحاصل کہ کوئی شخص کیسا ہی جہاد مین لڑی لیکن اگر عصیان امام اور فساد کری بیچ زمین کے تو نہین بخشی جائیگی گناہ اوسکی علاوہ ان سبکی حدیث مرویہ سنن ابو داؤد اپنی صحاح ستہ سی مشکوۃ مین دیکہین عن سہیل بن معاذ عن ابیہ قال غزونا مع النبی فضیق الناس المنازل وقطعوا الطریق فبعث رسول اللہ منادیا ینادی فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جہاد لہ رواہ ابو داود اور ترجمہ بہی اوسکا ذریعہ عزیزیہ سی خاص دیکہیں کہ مظاہر حق مین ہی روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا کی پس تنگ کیا لوگون نی منزلونکو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لئی بسبب اسکی تنگ کی جگہ اور دوسرونپر اور قطع کیا اونہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کرنے اسکی گذرنی والونپر پس بہیجا نبی نی پکارنیوالیکو کہ آواز کری لوگون مین یہ کہ جو شخص تنگ کری منزل کو قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکی لئی یعنی بسبب ضرر اور اذیت پہونچانی کے لوگونکو نقل کیے یہ ابو داؤد نی اب مقیس صاحب اس سے دو فائدہ غور کرین ایک تو یہ کہ یہ مجاہد ہدایت یافتہ سامنی پیغمبر خدا کے یہ استعداد و مادہ اذیت رسانی مومنین کا رکہتی تہے تو بعد کا کیا پوچہنا دوسرے حبط ہو جانا تمام ثواب جہاد کا صرف عام لوگونکی بہی ضرر اور اذیت سی تو وای برحال اونکے جو معاذ اللہ خاص ذریت رسول اور آل طاہرہ کو اذیت

ف جہاد بے خلوص و بے نیت ... کسی کام کا نہیں

ف حدیث مشکوٰۃ ... منافقین اگر جہاد ... نفاق زائل نہیں ہوتا

ف عاصی امام ... کیسا ہی مجاہد ... حدیث موطا و صحیح نسائی و سنن ابو داود

ف اذیت رسانی مومنین مبطل ثواب جہاد ہے بموجب حدیث سنن ابو داود

دین او رخاص بضعۃ رسولؐ کو اتنا ناراض کرین کہ مرتے دم تک وہ ناراض جادین اور بات نکرین اور جنازہ تک
آنیکی روادار نہو دین کہ اذیت بضعۃ رسولؐ و زوج بتولؑ و نفس رسول اذیت رسولؐ ہی اور اذیت رسولؐ اذیت خدا
ہی آپ بقیس صاحب آیہ ان الذین یوذون اللہ و رسولہ الآیہ تفسیر بیضاوی مین ملاحظہ فرمادین کہ وہ محقق مفسر انکا اس
آیت کی تفسیر مین کیا لکھتا ہی کہ ہمنی بہی اوسکا اشارہ مقام ضرور پر کردیا ہی الحاصل کہ خود بموجب حدیثون صحاح حضرات
کے ہویدا ہی کہ مہاجرت اوسی مہاجر کی مقبول ہی کہ مہاجرت کری محرمات خدا ورسولؐ سی قلبا او رعملا اور جہاد بہی اوس
مجاہد کا کہ جہد کری از روی نفس کے ممنوعات خدا ورسولؐ سی اور جہاد فی سبیل اللہ ہو بلی شائبہ ریا و مفاد دنیائے کما
یشہد بہ القرآن والاحادیث من الصحاح الستہ تعجب ہے کہ یہہ صاحب قیاس برگشتگی مرتدین علی اعقابہم کو معجزۂ انطباق اخبار
مذکورہ کیونکر نہین قیاس کرتی اور کمال العجب العجاب یہ ہی کہ باوصف اسکی کہ خود حضرات کی ہان موجود ہی کہ حضرت ابوطالب
عم مرتاض اور محب رسول مقبولؐ تہی جنہون نی مرتی دم تک صرف حمایت اور جانفدائی اور رفاقت پیغمبر خدا مین صرف
زندگانی کی چنانچہ علی بن برہان الدین شافعی محدث حضرات انسان العیون مین بعد ذکر مختفی ہونی آنحضرتؐ کی شعب مین اور
بعد ذکر تحریر صحیفہ قریش کے بعہد موثقہ منع بیع وشرا و وصلت با رسول ہدیٰ جو حال حضرت ابوطالبؓ لکھتا ہی تہوڑے
عبارت مقام حاجت کی لکہی جاتی ہی لکہتا ہی وکان ابوطالبؓ فی کل لیلۃ یامر رسول اللہؐ ان یاتی فرشہ ویضطجع بہ فاذا نام
الناس اقامہ وامر احد بنیہ وغیرہم ای من اخوانہ او بنی عمہ ان یضطجع مکانہ خوفا علیہ ان یغتالہ احد ممن یرید بہ السوء اور
ہر چند حالات اعلان شہادتین جناب مولاے مومنین اسوقت سی کہ ہنوز شکم مادر مین تہی شہرۂ آفاق اور مندرج کتب اہل خلاف
ونفاق ہین کہ کلمہ گویان اور معجزہ نمایدا ہوے لیکن نظر برتمام بحث وہ خود بہی صاحبزادہ کو اوسکو تعلیم و وصیت دین محمدیؐ
کی تاکید فرماتی رہی اور تا دم مرگ صحبت بابرکت مصطفویؐ مین بسر اور رات دن ہدایت پاتی چنانچہ محدث دہلوی مدارج
مین لکہتا ہی کہ ابوطالب در وقت موت خود طلبید بنی عبدالمطلب را وگفت ہمیشہ بہ خیر و نیکوئی خواہید بود اگر سخن محمدؐ شنوید
واتباع امر وی کنید واعانت وامداد وی نمائید ونصرت دہید او را تا فلاح ورشد یابید ودر مواہب لدنیہ از ہشام بن
سائب آوردہ کہ گفت چون حاضر شد ابوطالبؑ وفات جمع کرد بسوی خود قریش واکابر ایشانرا پس وصیت کرد مر ایشانرا
وگفت ای معشر قریش شما برگزیدہای خدائید از میان خلق من وصیت میکنم شمارا بمحمدؐ بخیر زیرا کہ وی امین است در قریش وصدیق
است در عرب و وی جامع است ہر چیزیرا کہ وصیت میکنم بدان وتحقیق آمدہ است امری کہ قبول کردہ است آنرا دلہا وانکار
کردہ است زبانہا از جہت ترس ملامت الی قولہ ای معشر قریش باشید مر او را دوستان ومر گروہ او را حمایت کنندگان
بخدا سوگند کہ مسلوک نکند ہیچ راہ متابعت او را مگر رشد یابد وکار او با مان گردد ونگیرد ہیچ یکی سیرت او را مگر آنکہ نیک بخت
شود واگر ہستی مرا مدتی واجل مرا تاخیری ہر آئینہ باز دارم آفات را و دفع کنم از وی حوادث را این بگفت واز عالم رفت
وبالجملہ اعانت وامداد وحمایت ورعایت ومدح وثناء ابوطالبؓ مر آنحضرتؐ را واعلای شان ورفع مکان وی در اشعار وے
بسیار است وبا وجود آن میگویند کہ ایمان نیاورد اور بہی محدث مذکور لکہتا ہی کہ در روایت ابن اسحق آمدہ کہ وی اسلام آوردہ
نزدیک بوقت موت وگفتہ کہ چون قریب شد موت وی نظر کرد عباسؓ بسوی وی ودید کہ می جنبانید لبہای خود را پس گوش

انسان العیون

شعب ابی طالب ... حمایت و ...

مدارج ... مواہب لدنیہ

گوش نہاد عباس بسوے او و گفت بآنحضرت یا ابن اخی واللہ بتحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو او را بدان کلمہ پہر محدث
مذکور ایک جگہہ لکہتا ہی و این نیز گفت صلعم غفر اللہ لہ و رحمہ و نیز آوردہ کہ سید عالم ہمراہ جنازۂ ابو طالب میرفت و میگفت ای عم
من صلۂ رحم بجا آوردی و در حق من تقصیر نکردی خدا تعالے ترا جزای خیر دہاد اور ترجمہ تاریخ ابو الفدا مین ہی کہ اور حضرت
عباس رض سی ہی کہ بر وقت وفات کی ابو طالب ہونٹ ہلاتا تہا حضرت عباس رض فرماتی ہین کہ مینی کان لگا کر سنا اور اوسنی کہا کہ
قسم خدا کی ای بہتیجی وہ کلمہ جسکی کہنی کی واسطی تو مجہکو کہتا تہا مینی کہہ لیا اوسوقت رسول خدا صلی اللہ کی حمد کی اور فرمایا کہ حمد ہی اوس
خدا کو جسنی ای چچا تجہکو ہدایت نصیب کے اور با اینہمہ حلف حضرت عباس رض پہر کتاب مذکور مین لکہتا ہی کہ یہ روایت حضرت عباس رض
سی منقول ہی مگر مشہور یہ ہی کہ معاذ اللہ وہ کافر موئی اور پہر خود لکہا ہی کہ مگر چند اشعار ابو طالب سے یہ دریافت ہوتا ہی کہ اونہنی
رسول اللہ کی تصدیق کی ہی اون اشعار کا ترجمہ یہ ہی ہدایت کی تو نی مجہکو اور مینی جان لیا کہ تو سچا ہی امین ہی اور جانا
مینی کہ دین محمدی تمام دینونسی بہتر ہی قسم ہی خدا کی نہ پہنچین سب طرف تیری جب تک کہ گاڑی نہ جاوین مٹی مین اور ابو طالب
کی کچہہ اوپر اسی برس کے تہی عمر اور علی بن برہان الدین شافعی انسان العیون مین لکہتا ہی عن مقاتل رح ان اباطالب قال عند موتہ
یا معشر بنی ہاشم اطیعوا محمدا وصدقوا ترشدوا الخ پہر اسی مقام مین تہوڑی دور پر ہی لما تقارب من ابیطالب الموت نظر العباس
الیہ یحرک شفتہ فاصغی الیہ باذنہ فقال یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بہا انتہی موضع الحاجۃ اور بیہقی نی بہی
یہی روایت کی اور اسی کتاب مین یہہ بہی ہی ان علیا کرم اللہ وجہہ غسلہ بامر النبی الحدیث اور ہاشمی ثقۃ الحفاظ ابو الکرام
میان عبد السلام بن محمد بن حسن کہ کمال معتمد وسلم مین صاف لکہتی ہین ثقات روایات سی کہ اتفق ائمۃ اہل البیت ان اباطالب
مات مسلما وخلاف اہل البیت فی الاسلام خلاف غیر معتبر تو با اینہمہ تصریحات او صحبت و ہدایت اون مقیس صاحب کی قیاس
مین معاذ اللہ کیونکر آتا ہی کہ اعتقادات کفر مندرجہ کتب عقاید حضرات نسبت بجناب حضرت ابو طالب رض درست ہونگے در انحالیکہ
سید عالم اونکی جنازہ پر روتی بہی اور حضرت عباس رض قسم سی گواہی اسلام بہی دین اور خود مضمون اشعار ابو طالب رض از نصیحت بقریش
حقیت خاتم الرسالت پر صاف ظاہر ہووے اور اہل بیت طاہرہ احد الثقلین متفق ہون اونکی اسلام پر بہا ان نہین قیاس
فرماتی کہ مولوی فخر الدین صاحب کی صحبت یافتہ اور نصیحت اندوختہ خدام سی بہی معاذ اللہ بیغمبر کے حامی مددگار ملازمت و مواصلت
پیشہ تا دم مرگ وہ عم بزرگ کا باوصف موجود ہونی معجزہ کے بہی یہہ رتبہ جو کہ بپاس خلیفہ ثانی بافتراء کذب احادیث موضوعہ وہ
خیال کرتی ہین اور کتب اعتقادیہ مین ضروریات دین سے جانتی ہین الحق حب الشی یعمی ویصم و بکم کے معنی ایسی جگہ بخوبی ظاہر ہوتے
ہین وہان وہ قیاس مختل الاساس اور یہان یہہ وسواس الخناس نفس الامر مین بات صرف اتنی ہی کہ خلیفہ ثانی انکا معاذ اللہ
جیسے جناب مولائے مومنین کو نسبت ابداع و احداث کی اور ترک دین مصطفوی کی دیتا تہا اور ابو ہریرہ و عمرو عاص اور مغیرہ بن
شعبہ جیسیون سے حدیثین وضع کرواتا تہا اسیطرح لبسبب عداوت جناب مولیٰ کی اونکی جناب والد ماجد کے لئی بہی احادیث مخالف ایمان وضع
کروا مین کہ درحقیقت یہ بہی ایک اسوہ ہی اونکو ساتہہ پیغمبر خدا کے اور اوسکو اسوہ ہی اپنی بزرگون سی کہ بزرگ اونکی پیغمبر خدا
کو ساحر اور کذاب کہتی تہی چنانچہ قرآن عظیم اسپر ناطق ہی قال الکافرون ہذا ساحر کذاب ناصح صاحب اور اونکی اہل نحلہ کو
اسوہ و اقتدا ہی اپنی خلیفہ ثانی سے کہ یہ جناب مجتہد العصر کو کہ ذریت اہلبیت رسول مین اور اور شیوخ کتب اربعہ وغیرہم

عبارت تاریخ ابو الفدا

عبارت انسان العیون علی بن برہان الدین شافعی

عبارت ثقۃ الحفاظ ابو الکرام عبد السلام

سادات و شیعیان کو کہ آل رسول صلعم ہیں نسبت کذب و افترا کی دیوین الحق یہ اثر عداوت و نفاق ہی کہ از راہ مخاصمت نسبت کفر
و کذب مومنین آل یسین کو لگاتی ہیں اور مصداق اذا خاصم فجر ہوتی ہیں اور قطع نظر ان تمام امور کی ایک نمونہ صداقت
دعوی حضرات سنت جماعت کا باتباع اہلبیت طاہرہ کہ بالاتفاق احد الثقلین ہیں یہ ہی کہ باوصفیکہ دعوی تو اتباع اہلبیت کا
اور خود لکہتی ہیں مذہب اہل بیت اور اتفاق ائمہ اہل بیت ہی کہ ان ابا طالب مات مسلما و خلاف اہل البیت خلاف غیر معتبر اور
پہر شرم و حیا یہ کہ کتب اعتقادیہ میں تعلیم ہی معاذ اللہ اعتقاد عدم اسلام حضرت ابی طالب کی الحق اذا لم تستحی فاصنع ما
شئت الخ مختصر کہ وہ نقیض صاحب آیہ واما ثمود فہدیناہم فاستحبوا العمی جو کہ خود پروردگار عالم فرماتا ہی کہ اگلی قوم ثمود کو
پس ہدایت کی ہم نی پس دوست رکہا اونہون نی اندہا ہونیکو نابینائی کو یعنی گمراہی کو وہ نقیض صاحب اگر ہدایت کریگا حق
کی قوم ثمود کو انکار کرینگی تو ظاہر ہی کہ خدا کو جہٹلا او رنہین تو پیغمبر خدا صلعم کی ہدایت پر بقیاس ہدایت اپنی تو لینا کیسے تعجب
عبث ہی بلکہ جیسا کہ پیغمبر صلعم کے لئی تعجب کرتی تہی اب خدا کی لئی تعجب کرین اور اگر بالفرض کچہہ ارادۃ الطریق و ایصال الی المط
کا وہان حرف زبان پر لاوینگی تو یہان بہی وہی حرف گلوگیر ہوگا اور وہ ہی آتش رکاسہ موجود فافہم و تدبر بالجملہ انبیا و
اوصیا سابقین سے وصی خاتم الانبیا کو اسوہ واقتدا ہی چنانچہ چند آیات قرآنی کہ خاص وصی رسول سبحانی نی بتصریح صاحب احتجاج
عالم ایمانی احتجاجاً بالقرآن جواب میں بعضی مستفسرین بسبب عزلت کی کہ باایں ہمہ قوت خیبر گیری کیون نہ قوت ظاہر اظہار اسوۃ
انبیا میں خود ارشاد فرمائی ہیں مناسب مقام کلام مرقومہ معلوم ہوتی ہین مختصر تقریر سی لکہی جاتی ہین کہ اہل ایمان کا ایمان بفحوای
آیہ اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا زیادہ ترقی پکڑی اور منافق سوخت و کباب ہون فرماتی ہین کہ مجہی سات نبیون سے اقتدا
ہی کہ پہلا اونکا حضرت نوح پیغمبر ع ہے کہ پروردگار عالم خبر دیتا ہی حال نوح سی کہ کہا رب انی مغلوب فانتصر یعنی جب بہت
اذیت دیکہی او ستم دیکہی تو کہا کہ ای پروردگار میں مغلوب ہون پس مدد کر تو اگر یہ کہو کہ نوح پیغمبر مغلوب تہی تو قرآن کو جہٹلا
اور یہی حال تہا تو علی ابن ابیطالب معذور تہی اور دوسرے ابراہیم خلیل اللہ ہین کہ کہا و اعتزلکم وما تدعون من دون اللہ یعنی عزلت
گزین ہوتا ہون میں تمسی اور اوس چیز سی کہ پکارتی ہو تم سوا خدا کی پس اگر کہوگی کہ عزلت کی ابراہیم نی بغیر مکروہ بات کی تو کفر
کروگی اور جو کہوگی کہ ان مکروہات دیکہین لوگون سی تو وصی معذور تہی تیسرے لوط پیغمبر ع کہ خدا فرماتا ہی قال لقومہ لو ان
لی بکم قوۃ یعنی کہا لوط نی واسطی قوم اپنی کی کاش کہ ہوتی واسطی میرے تم پر قوۃ پس اگر کہو کہ لوط کو قوۃ ظاہری تہی تو کفر کیا تمنی
اور اگر نہین اور کنارہ کش ہو بلکہ بیٹیان عرض کین تو وصی معذور تہی چوتہی یوسف ع کہ آیہ ہی اونکی باب میں قال رب
السجن احب الی مما یدعوننی الیہ یعنی کہا یوسف ع نی کہ پروردگار میرے قید خانہ بہت پیارا ہی مجہی اوس چیز سی کہ بلاتی ہین مجہی طرف
اوس چیز کے پس اگر کہو کہ نہین بلایا گیا یوسف ع طرف اوس چیز کے کہ بیزار کرتی ہی اللہ کو تو تو کافر ہو اور نہین تو وصی معذور تہی
پانچوین موسی پیغمبر ع ہین کہ آیت ہی قرآن میں ففررت منکم لما خفتکم فوہب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین یعنی حضرت موسی ع
نی کہا کہ پس بہاگا میں تم سی جب ڈرا میں تم سی پس دیا میری لئی پروردگار نی حکم اور گردانا مجہی پیغمبر ولیسے چہٹی ہارون پیغمبر
ہین کہ قال یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی کہا ہارون نی موسی سی کہ ای بیٹی میری ماں کی تحقیق قوم نی
ضعیف کر دیا مجہکو اور قریب تہی کہ مار ڈالی مجہی پس اگر کہو کہ قوم نی ناتوان کیا اور نزدیک ہوئی قتل پر تو وصی معذور تہی

واضح ہو کہ تاریخ ابن قتیبہ سنی اور ابن اعثم کوفی وغیرہما اور اونہیں کی تواریخ معتبرہ میں یاد گی کہ جناب مولای مومنین کو
بعد وفات پیغمبر خدا صلعم بعینہا مثل ہارون یہ بات پیش آئی کہ انہیں مضمون سے قبر رسول پر عرض کیا اور کہا یا ابن عم ان القوم
الآخر الحق یہ اثر تہا فرمودہ رسول مقبول کا کہ فرمایا علی منی بمنزلہ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی کہ انکی صحاح ستہ
میں متواتر یہ حدیث ہے اور سا تو یں ہمارے پیغمبر خدا محمد مصطفی میں کہ اونہیں اسوۂ واقتدا انکی چاہیے کیونکہ جبکہ آنحضرت طرف غار کے
قوم سے چہپ کر بہاگی اور چند روز عزلت گزین رہے تو اگر یہ کہو گے کہ خوف بہاگے تو جہوٹ کہا تمنے اور جو کہو کہ کافرون
سے ڈر یا اور نہ گنجایش تہی حضرت کو سوا بہاگنے تو جانشین رسول معذور تر ہے عزل میں چنانچہ موید اور موافق اسیکے ہے مضمون حدیث
مشکوۃ بیچ باب حرم مکہ کی ناصح صاحب دیکہیں اور شرم کریں عن عبد اللہ بن عدی بن حمراء قال رایت رسول اللہ واقفا علی
الحزورۃ فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولو لا انی اخرجت منک ما خرجت رواہ الترمذی وابن ماجہ
یعنی عبد اللہ بن عدی سے ہی کہا دیکہا مینے رسول خدا کو کہڑے ہوئے اوپر حزورہ کے کہ نام ہے جگہ کا پس فرمایا قسم خدا کے البتہ تو بہتر
زمین خدا ہے اور بہت محبوب تر زمین خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جاتا میں تجہسے تو نہ نکلتا میں روایت کیا اسکو ترمذی
اور ابن ماجہ نے فرماوین ناصح صاحب کہ اس کلمہ لو لا انی اخرجت ما خرجت کہنے پر معاذ اللہ رسول مقبول کی مغلوبیت خلل انداز نبوت
تصور فرما سکتے ہیں با کمال مصابرت اور از بس مشہور ہے کہ پیغمبر خدا کئی دن غار میں پوشیدہ رہے اور منصوب بامور برسالت
تہے اس جگہ بہی اہل انصاف غیبت امام علیہ السلام باسوۂ سرور انام خیال کر سکتے ہیں اور دندان شکنی ناصح صاحب وغیرہ کی ظاہر ہے
کہ بعض جگہ کچہ کہا دیتے ہیں بعض جگہ کچہ یہ ناصح صاحب اور انکے پیر عزیز کہ تابع ہیں تابعین اور مغلوبین ہوا ے نفس کے ایسی باتوں
کو جنہیں اہل دنیا مغلوبین ہوا و ہوس سمجہتے ہیں البتہ مغلوب ہونا سمجہتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اسطرح عوام کے
بہکانیکو باتیں بناتے ہیں غریب اتنا نہیں جانتے کہ انبیا و اوصیا کو سہنا ظلم و زیادتی کا اور صبر و رضا پر مستقیم رہنا عین تمام
حجت اور عین ادا واجبات مراتب نبوت و وصایت ہے نہیں معلوم کہ پیغمبر و وزیر کیا کیا ظلم کفار نے اور امت بدکردار نے کئے اور کس کس
قسم کے ہتک عزتیں جنکو اہل دنیا اہل ہوا و ہوس معیوب جانتے ہیں پونہچائیں کیسے سخت کلامیاں کیں یہانتک کہ معاذ اللہ نقل کفر
کفر نباشد ساحر اور کذاب و مرجوم کہا اور انہون نے صبر اور حلم اور حسن خلق کو ہاتہ سے نہیں دیا ہر ایک پیغمبر نے بقدر استعداد
و حسن خلق صبر و حلم کو کام فرمایا علی الخصوص ہمارے پیغمبر خدا صلعم کہ خاتم الانبیا اور افضل نبی ہیں اس امر میں بہی بموجب البلاء علی
قدر الولاء و الانبیاء اشد بلاء ثم الامثل فالامثل سب سے فاضل تر ہیں کہ مخاطب بخطاب انک لعلی خلق عظیم بسبب انتہای صبر و تحمل اور حلم و
بردباری کے ہو کہ قرآن اس تمام بیان کا شاہد ہے یہ اپنی ہانکی خود تفاسیر اور کتب تواریخ میں بہی نہیں دیکہتے اور خدا اور
بندگان خدا سے شرم نہیں کہ خاص خاتم الانبیا کی گلوی مبارک میں چادر ڈالکر اشقیا نے کہینچا پشت مبارک پر عین نماز عبادت
خدا میں کیا کچہ رکہدیا حتی کہ آنحضرت نے وطن سے ہجرت لاچار اختیار کی غار میں جا کر چہپے کچہ عار نکی جامع الاصول میں
بیچ حرف فا کی صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ خاص ابن عمر سے عروہ حدیث کرتا ہے قال سالت عبد اللہ ابن عمر عن اشد ما صنع المشرکون
رسول اللہ قال رایت عقبۃ بن ابی معیط جاء الی النبی وہو یصلی فوضع رداءہ فی عنقہ فخنقہ خنقا شدیدا فجاء ابو بکر حتی دفعہ عنہ
الحدیث عروہ کہتا ہے کہ مینے ابن عمر سے سوال کیا شدید ترین اوس بات سے کہ کفار نے پیغمبر خدا سے کی تہی کہا ابن عمر نے

کر مینی جو دیکہا کہ عقبہ بن معیط آیا اور پیغمبر خدا نماز پڑہتی تہی پس عقبہ نی چادر اپنی پیغمبر خدا کی گردن مین ڈالی اور گلا گہونٹا سخت گہونٹنا پس آیا ابوبکر یہانتک کہ دفع کیا اوسکو علی بن برہان الدین محدث شافعی انسان العیون مین جو ذکر دار الارقم مین پوشیدہ ہونا پیغمبر خدا کا مع اپنی ہمراہیان معدودہ کی لکہتا ہی دیکہنا چاہیی کہ خاص پیغمبر ہو کر قریب ایک مہینی کی پوشیدہ رہی اور عبادت کرتی رہی اور کیسی ظاہری عار و ننگ کی بات اہل دنیا کی شمار مین تہی اور جب ہا نسی برآمد ہوی تو خطبہ پڑہنی پر میان صدیق حضرات پر کیا نوبت سامنی حضرت کی ہوئے اور کسقدر صبر کو کام فرمایا چنانچہ تہوڑی سی عبارت حرز اللطایف مقام حاجت کی لکہدی جاتی ہی باقی تمام قصہ کتاب مین ہر شخص دیکہہ سکتا ہی وہی ہذہ ان رسول اللہ لما دخل دار الارقم لیعبد اللہ ومن معہ من اصحابہ سرا ای خفیا تقدم وکانوا ثمانیة وثلثین رجلا الح ابوبکر علی النبی فی الظہور ای الخروج الی المسجد فقال یا ابابکر انا قلیل فلم یزل بہ حتی خرج رسول اللہ ومن معہ من اصحابہ وقام ابوبکر فی الناس خطیبا ورسول اللہ جالس ودعا الی اللہ ورسولہ فہو اول خطیب دعا الی اللہ وثار المشرکون علی ابی بکر وعلی المسلمین یضربونہم فضربوہم ضربا شدیدا ووطی ابوبکر بالارجل وضرب ضربا شدیدا وصار عتبہ بن ربیعہ یضرب ابابکر بنعلین مخصوفتین ای مطبقتین ویحرفہما الی وجہہ حتی صار لا یعرف انفہ من وجہہ فجاءت بنو تمیم یتعادون فاجلت المشرکون من ابی بکر فحملوہ فی ثوب الی ان ادخلوا منزلہ انتہی بموضع الحاجة نواصب کو شرم و حیا اصلا نہین حالات اس قسم کی خاص انبیا کی کہ صدہا اس قسم کی ہین جو کہ فضایل مین انکی شمار کئی جاتی ہین اور کتب بہا فضایل مین خود انکی ہان درج ہین کہ صریح بحیثیت ظاہر انبیا کی کیسی مغلوبی دکہلائی دیتی ہی مگر جو حالات اوصیا کتب حقہ مین اس قسم کی لکہی جاتی ہین اور باوجود دیکہ اپنی ہان ہین اونپر یہ باشرم و حیا طعن کرتی ہین اور موضوع بتلاتے ہین دیکہتی نہین کہ گلا گہونٹوانا اور بند ہوانا کہنچی جانا اور صبر کرنا عین فضیلت ہی انکی لئی اگر کچہہ بہی شرم و حیا ہی ناصبی صاحب کو تو دیکہین بخاری مین اور خاص حدیث اپنی مجتہدہ صاحبہ سے کتنی بڑی حدیث ہی مشارق الانوار مین لکہی ہی عن عایشہ لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبة الحدیث کہ ذکر تمام حدیث کا موجب طوالت ہی اسلئی حاصل ترجمہ اسکا مختصرا لکہا جاتا ہی عایشہ نی ایکروز پوچہا آنحضرت سی کہ آپ پر جنگ احد کی دن سی بہی کوئی دن سخت تر گذرا فرمایا کہ تحقیق مینی تیری قوم سی نہایت سخت تکلیف پائی جبکہ پہاڑ کی گہاٹی مین انصار نی مجہسی بیعت کی اور فرشتہ پہاڑونکا بموجب حکم پروردگار میرے پاس آیا اور کہا کہ بموجب حکم خدا کے مین مامور ہون جو تم کہو سو کرون اگر کہو تو دونون پہاڑ انکو جنکی درمیان مین مکہ ہی تمام ہوذیو پر گرادون آنحضرت نی فرمایا کہ نہین مین یہ نہین چاہتا بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا تعالی ان کافرونکی صلب سے وہ اولاد نکالی جو صرف خدای وحدہ لاشریک کی عبادت کرین اور صاحب تحفة الاخیار مترجم مشارق الانوار جو فایدہ مین اسکی لکہتی ہین بعینہا یہ ہی ف جبکہ ابوطالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو ظاہرین حضرت کا کوئی غمخوار اور حامی نرہا کفار قریش نی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندہی تو حضرت طایف مین تشریف لیگئی جو کہ مکہ سی دو منزل ہی وہان کی رئیسون سے یعنی عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نی کچہہ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکون اور شہدونکو ہشکار دیا اور اونہون نے بہت بی ادبی کی گالیان دین اور پتہرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پہر حضرت غمگین وہان سے پہر جب قرن الثعالب مین پہنچی وہان ٹہیری اور یون دعا کی کہ الہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور ناچاری اور لوگونکی نزدیک

نزدیک اپنی بیقدری کا تیری آگی گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑونکا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرتؐ نی اون کافرون
کی ہلاکت نہ چاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تہا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کی اپنا کرم جہوڑا آزرسول خیرخواہ دشمنان کا
عقدہ حضرت سی حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کری سو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا مطلب بخوبی بوجہی اللہم
صل علی سید نا محمد سید الصابرین و امام الکاظمین بیان تمام ہوا کلام منقول ناصح صاحب اپنی ان بے بہرہ معانی تقریر و تحریر کو تو گوش
دل سی سنین کہ یہ صاحب کیش اونکی اس قسم مقتدا ہین جو صلواۃ تک بمعیت رسولؐ بہی تارک آل رسول ثقلین مین ان کا قول
مقبول کرنا انہین فرض عین ہے اور ظاہر ہی کہ انکی اس تحریر و تقریر کا خود اس باب مین وہی حال ہی جو کہ ہماری التماس کا مآل
ہی اور ثبوت اسکا خود انہین کی صحاح ستہ سی ظاہر ہی ناصح صاحب ظلم و ستم سہنے پر اور مصابرت پر جناب نفس رسولؐ کے یہ نہین
خیال کرتی کہ کیا ہی قیاس صبر تہا نفس رسولؐ مین کہ باوجود ایسی ایسی رنج ظاہری و باطنی اور زور ولایت عمل مین نہ لائے عقدہ
علی بمنزلتی من ربی بمقولہ رحمۃ للعالمین کا اس جگہ ظاہر ہوتا ہی جو شخص یہ صبر و کرم نفس رسولؐ کا دریافت کری تو معنی علی منی
وانا منہ کی سمجہی ذرا ناصح صاحب جامع الاصول مین بہی یہ حرف غین کے غزوۂ حدیبیہ مین ملاحظہ فرما دین کہ عروہ بن مسعود نے کیا
حرکت بر ملالت خاص پیغمبر خداؐ سی کی اور اوس جلالت پر کہ چودہ پندرہ ہزار آدمی ہمراہ تہا کسقدر آنحضرتؐ نی صبر فرمایا
ذرا کلمات حدیث مذکور کہ خاص صحیح بخاری اور سنن ابو داود کی ہین ملاحظہ فرما دین لکہا ہی وجعل یکلم النبی فکلما کلمہ اخذ لحیۃ رسول اللہ
بلکہ یہانتک نوبت ہوئی کہ عہدنامہ مین سہیل نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ لکہنے دیا حضرتؐ کی اسم مبارک سی لقب رسول موقوف
کروادیا یعنی کٹوادیا نوشتۂ صلحنامہ مین سے اور ابو جندل بن سہیل کہ مسلمان ہو گیا تہا اوسی لیجانا چاہا اور نہایت اذیت رسانی
کی مگر آنحضرتؐ نی صبر کو کام فرمایا کیونکہ صبر کے مامور تہی چنانچہ اوسوقت مین جناب خلیفۂ عادل ناصح صاحب بہی بسبب نیک طینتی
اور سینہ صافی کی مثل ناصح عزیز اس مصابرت کو عدم حقیت نبوت سمجہی اور سخن کہنہ انکار نبوت کرنی لگی تہی کہ تفصیل اسکی اوپر
ذکر ہو چکی ہی الحق اس جگہ سی بہی کس کس طرح کا مظہر اسوت و اقتدا جناب نفس رسولؐ کا با جناب رسول مقبولؐ و انطباق معجزہ
فرمودۂ رسول خداؐ ہویدا ہی کہ اسی حدیث مین ہی کہ فرمایا تہا جناب مولائے مومنینؑ کو کہ یا علی تجہکو بہی ایسی باتین پیش
آوینگی کہ تیری نام سی بہی لقب تیرا یعنی امیر المومنینؑ موقوف کرینگی سو ہوا اور سوا اسکی بہتیری امور مکررہ یہ خیال کرنی چاہیین
یعنی جیسے انواع و اقسام کی مکروہات آنحضرت کو پیش آتی تہی ایسی نفس رسولؐ کو بہی پیش آئی مظہر اسوۃ ہی رسولؐ سی اور ہمارے
ناصح صاحب کی لئی اثر اسوۃ با خلیفۂ عادل اونکی ہویدا ہی کہ وہ مصابرت رسولؐ پر منکر نبوت ہو جادین یہ مصابرت نفس رسولؐ
کو مغلوبیت تصور فرما دین اور منکر ہون بالجملہ امامت کالشمس فی وسط النہار ہویدا ہی کہ طرح طرح کی تکلیفین ظاہر بشمار پیغمبر خداؐ
نی گوارا کین اور صبر کیا جو شخص چاہی صحاح ستہ روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی
اور تمام کتب تفاسیر و تاریخ انکی دیکہہ لی المختصر انبیا کی لئی صبر اسوۃ با خلاق خدا ہی اور یہہ فضایل و مدایح ہین کہ با وصف
اقتدار و قدرت و اختیار معجزات عطای پروردگار انہون نی صبر او حلم کو اختیار کیا اور اتمام حجت مین کوتاہی نہ کی اسلئی
یہ لقب بحجۃ اللہ و آیات اللہ ہین ذرا آنکہین کہولکر اس حدیث متفق علیہ کو کہ اپنی بخاری اور مسلم مین تو دیکہین عن ابی موسی
الاشعری قال قال رسول اللہ ما احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ یدعون لہ الولد ثم یعافیہم و یرزقہم یعنی فرمایا رسول خدا نی

ہنین کونی زیادہ تر ہا پر ایذا پر کہ رشتہ ہو سکو ثابت کرلی ہین وسطی اوسکی بیٹا پہر عافیت سی رہتا ہی اونکو اور رزق
دیتا ہی اور آیہ واخراج اہلہ منہ اکبر عند اللہ والفتنۃ اشد من القتل کو دیکہین کہ اس ارشاد پر کیا صبر و تحمل اور مہلت ہی اور
تفسیر آیہ ان الذین یؤذون اللہ ہین اپنی بیضاوی وغیرہ مین دیکہین کہ اذیت رسول و نفس رسول اذیت خدا ہی ناصح صاحب
اور اونکی پیر عزیز جیسے سعادتمند معاذ اللہ اس مصابرت پر وہان بہی از راہ فرعون طبعی اور نمرود نیا ہی کی مغلوبیت فرماوین
تو کچہہ عجب نہین نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس یہہ عقلمند قرآن بہی نہین دیکہتی جا ہتی کہ ابتو حال حضرت لوط پیغمبر کا کہ
اوپر ذکر ہوا آنکہین کہولکر دیکہین اور حال شہادت جناب سید الشہدا اور حال اسیری ذریت رسول مقبول اور بازنجیر ہونی جگر گوشہ
فرزندان رسول کو کہ فرزند زادہ یعنی پوتی تہی غالب کل غالب کی اور سامنی اونکی پہوپہیان بہنین قید ہوئین اور دربار یزید
دمشق مین شامی کسقدر کلمہ کی گستاخی سی پیش آئی اور پہر آپنی بجز صبر کے دم نہ مارا یہ بات شرم وحیا ناصب عداوت اہلبیت تاریخ ابن
اعثم کوفی اور تاریخ واقدی اور روضۃ الشہدا وغیرہا کتب مقاتل اپنی ہی ہین دیکہتی کہ کس تفصیل سی بہری پڑی ہین یہی تنزل و نہ
کہ تا بکہ عزت ان بزرگوارونکی مغلوبیت حقیقی ہی معاذ اللہ یا کتاب مین لکہنا ایسی حالات کا بی ادبی اور کذب و دروغ ہی یا احادیث
اس باب مین موضوع ہین اور اگر ایسا ہی حال زبان پر لانا یا کتابونمین لکہنا ممنوع اور بازاری پن ہی تو اپنی مقتداؤن محدثین
و مورخین کو وہ ہی کلمہ کہین جو علما مذہب حقہ کو کہتی ہین مگر قرآن جو کہ خاص مرتبہ عثمانی ہی وہان کیا فرماوینگی یاد رہی کہ روز گار
عالم اور پیغمبر دین رسولکی کی کوئی سبیل نہ پاسکینگے وہان بجز کلمہ یا دیتا قد کنا فی غفلۃ من ہذا بل کنا ظالمین یا سوا کلمہ
یا دیتا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا کی مخادیم کی زبان سی حرف بہی نکل سکیگا اور پہر یہ بہی کچہہ کام نہ آئیگا اور علاوہ ان تمام باتون کے
ناصح جیو کتاب المودۃ قاضی شہاب الدین حنفی مین ہیچ بیان حدیث من البطاہملہ کی ملاحظہ فرماوین صاف لکہا ہی کہ درخزانہ جلالے
می گوید کہ ام کلثوم ہم درحالت صغر درخانہ عمر بمرد تو اب اتباع خلیفہ عادل و شیخ فانی کس موہنہ سی دعوی صحبت و قربت کا کرسکتے
ہین بالجملہ قطع نظر احادیث ماثورہ اہلبیت طاہرہ کی کہ اونہین ناصح صاحب جیسے اتباع منکرین امامت کو کب ایمان و ایقان ہے
جنکی پیر مرشد صاحب بخاری بموجب مصرحہ بالا ذریت پیغمبر خدا سی حدیث پیغمبر خدا نہ قبولتی تہی خود بموجب توضیح مصرحہ صدر کے
کہ مطابق روایات و حدیث و اقوال ماثورہ تمام اونکی اپنی محققین و مقتداؤن کے ہی خواہ نخواہ اونکو صریح قایل ہونا عدم وقوع
صحبت و مقاربت اور عدم مقدرت قربت کا کہ غایت ہی مناکحت کی لازم اور واجب ہی نہین توان روایات و حدیث کو اپنی
ہانکی خود اقرار کرین کہ مفتریات و موضوعہ ہین غرض بقول شخصی اپنا الو کہین نہین گیا یا تو پیران جناب شیخ فانی اپنی مالی
خلیفہ ثانی کو جہٹالین یا اپنی کتب حدیث پایہ اعتبار سی خود ہی ساقط فرماوین اور کبہی غلطی سی بہی اطلاق لفظ صحیح اونپر نفرماوین
یا بتلفظ لفظ صحبت و قربت لب ہلادین یا مقصود مرام ارشاد کلام امام ہمام علیہ السلام پر ایمان لاوین اور ضعف و قوت روایا
کے بیان پر کتاب اور صاحب تالیف کو مفتریات اور مفتری اور افترا کہنی سی توبہ کرین اور یہ جو ظاہر السبب وقوع لفظ فرج کی عبارت
روایت مین بسبت سنیہ اپنی مرشد اور پیر عزیز کے کہ وہ ثنا ایش ایسی ہو کی بازیونکی ایسی لفظ کا اکابر ناصح کے زبان پر آنا مستور الاسم
والمسمی ظاہر کرکے بکمال تعجب ظاہر کرتی ہین اور یہ ناصح صاحب بہی کلام بازاریونکا ظاہر فرماتی ہین سخت مزخرف قابل کان دہرنے
کسی اہل عقل صاحب علم کی نہین بلکہ ہر کسی نادان تہوڑی سی پڑہی لکہی قرآن خوان تک کو ہویدا ہوسکتا ہی کہ یہ مرد عقیل عورات

عورات ناقصات العقل نے عقل سے بہی کوئی سبقت معہ اپنے مرشد عزیز و پیر طریقت کی لیگئی ہے نہیں دیکہتے قرآن میں تبرو کار
عالم کتنی جگہ اسی ستور الاسم والمسمی کو ظاہر فرماتا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے احصنت فرجہا ایک جگہ فرماتا ہے ہم لفروجہم حافظون
ایک جگہ فرماتا ہے والحافظین فروجہم والحافظات ایک جگہ فرماتا ہے ویحفظن فروجہن ویحفظوا فروجہم وقس علے ہذا اس قسم کے
کلمات بہتیری جگہ مستعمل ہیں اور صحاح ستہ میں خود ناصح صاحب کے خود انکی خلیفہ زادی اور مجتہدہ اور پیرزادی سے حدیثیں ہیں کہ
وہ اسی ستور الاسم والمسمی کو بلکہ اس سے بڑہ کر کتنی دفعہ فرماتی ہیں اور مجالس و محافل میں اسنام کو جاری کرتی تہیں چنانچہ بخاری
اور مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے مشکواۃ میں عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ان اللہ کتب علے ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک
لامحالۃ فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ متفق علیہ یعنی ابو ہریرہ سے ہے
کہا فرمایا رسول خدا نے تحقیق اللہ نے لکہا اوپر بیٹے آدم کی حصہ اوسکا زنا سے کہ پہونچیگا اوسکو مقرر یعنی پس زنا آنکہہ کا دیکہنا
اوسکا ہے یعنی نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا ہے یعنی عورتوں نامحرم سے کلام شہوت انگیز کرنی اور نفس آرزو کرتا ہے اور خواہش
کرتا ہے اور شرمگاہ سچا کرتی ہے اوسکو یا جہوٹا کرتی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری و مسلم میں ہے عن ابی قتادہ
قال رسول اللہ اذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ اور بخاری اور ابو داؤد اور مالک عایشہ سے روایت لکہتے ہیں قالت کان النبی
اذا اراد ان یغتسل من الجنابۃ بدأ یغسل یدیہ قبل ان یدخلہما الاناء ثم یغسل فرجہ الحدیث حاصل یہ کہ کہا عایشہ نے کہ پیغمبر خدا
جسوقت ارادہ کرتی تہی غسل جنابۃ کا تو پہلی ہاتہہ دہوتی تہی قبل اسکی کہ داخل کرتی اونکو باسن میں پہر دہوتی تہی فرج اپنی کو
اور یاد رہے کہ یہ حدیث اونہیں صاحبہ سے بطریق متعددہ کتب کثیرہ میں اونکی موجود ہے اور اسکی علاوہ مالک اور ترمذی اور
ابو داؤد اور نسائی بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتی ہیں انہا قالت ان النبی قال من مس ذکرہ فلا یصلی حتی یتوضا یعنی
تحقیق اوسنے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو شخص مس کرے ذکر اپنی کو پس نہیں نماز پڑہے گا یہانتک کہ وضو کرے اور یہی ترمذی اوسی
سے روایت کرتا ہے من مس فرجہ فلیتوضا جو شخص کہ مس کرے فرج اپنی کو پس چاہیے کہ وضو کرے مشکواۃ میں ہے عن انس بن
مالک قال رسول اللہ المرأۃ اذا صلت خمسا وصامت شہرا واحصنت فرجہا الحدیث یعنی فرمایا کہ عورت جبکہ نماز پڑہے پانچوں
وقت اور روزے رکہے ماہ رمضان کی اور نگاہ رکہے فرج اپنی بلکہ خاص جناب صدیقہ کی اور انکی امام شافعی کی والدہ کے
زبانی تو ایسی ایسی الفاظ مروی ہیں کہ ناصح صاحب ایسی لفظوں پر مردونکی زبانی گرفت کرتے تو وہان تو دیکہیں کیا کہینگے مشکوۃ
میں دیکہیں آنکہیں کہولکر عن اسود وہمام عن عائشہ قالت کنت افرک المنی من ثوب رسول اللہ رواہ مسلم یعنی کہا عائشہ نے تہی
میں رگڑتی منی کو پیغمبر خدا کی کپڑے سے اور علی بن برہان الدین کتاب انسان العیون میں لکہتا ہے جو کہ بڑا محقق محدث ہے شافعیہ
کان ام امامنا الشافعی رأت وہی حامل بہ ان النجم المسمی بالمشتری خرج من فرجہا انتہی موضع الحاجۃ الحاصل کہ انکی امام
شافعی کی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ انہوں نے خواب میں دیکہا کہ ستارہ مشتری نکلا اونکی فرج سے پہر وہ مصر میں واقع ہوا اور
وہانسے ہر شہر میں چنانچہ اصحاب تعبیر خواب نے یہ تعبیر دی کہ پیدا ہوگا فرزند جو عالم ہو اور علم اوسکا اول مصر میں منتشر ہو پہر سب
شہروں میں غرض قطع نظر ان سب باتونکی خود خلیفہ عادل کا کلام اپنی اونکی زبانی روایت مصرحہ صدر میں دیکہا جاتا ہے
کہ لفظ بادۂ کو کس مقام میں کس بیباکی سے فرماتی ہیں جسکے معنے ہیں جماع اور ظاہر ہے کہ صرف ایک لفظ ستور الاسم

سے نام لینی سی بمضاعف ہی مع شئی زائد علاوہ ان تمام امور کے سب سی بڑھکر اونکی دوسری خلیفہ زادی یعنی اسما بنت ابی بکر
المشہور بذی النطاقین بہن جناب صدیقۂ مجتہدہ کی زبان مبارک پر اسی نام مستور الاسم کا کہ بیت تواریخ معتبرہ سے ہم لکھتے ہین
کہ اگر شرم ہو تو یہ سرخرو چہرہ کیسے اہل حق کیطرف رخ نکرین اور لب نہ ہلا دین اوسکی دیکھنے سے کیفیت ظاہر ہوتی ہے
کہ کیسی ہوگی تمام مین جہان نکاح ہزارہا آدمی تہی کس فصاحت پر فضیحت سے خلیفہ زادی ناصح صاحب با شرم و حیا نعش پر اپنی صاحبزادے
یعنی عبد اللہ بن زبیر کے بطریق نیاحت فرماتی ہتین جنکا سن مبارک نوہ برس سے تجاوز کر گیا تہا اور خبر مصیبت فرزند سنکر
حائض ہوگئین تہین کہ یہ نوحہ بہی کبہی ناصح صاحب نی سوا انکی کسیکی زبانی نہ شنا ہوگا جس سے ظاہر ہی کہ ایسی وقت مصیبت مین
ساتہہ حمد اور نام خدا تعالے کے اوس اسم مستور الاسم کو کس فصاحت و ظرافت سی ضم فرمایا بجای کلمہ استرجاع کی کہ وہ کلمات یہ ہین
حمد اللہ یا عبد اللہ تقدیسکی علیک کل شی من حسبی حتی فرجی اور بعضی نسخو نمین ہی رحمی بکت علیک یعنی حمد کرتی ہونمین حمد کرنا
واسطی ذات پاک پروردگار کی کہ متجمع ہی جمیع صفات کمال کو ای عبد اللہ تحقیق روتی ہی اوپر تیرے ہر چیز میری جسم سے یہانتک
کہ میری فرج یا بچہ دانی بہی اگر یہ دیکہا کیا تجہہ پر زیادہ ترحم اسکا بموجب اصطلاح قصبات و دیہات کی عام فہم اس ترجمہ
سے ناصح صاحب اپنی زبان مین فرمالیوینگی کہ اونکی فرمانی سی انکی ہم کیش ہم وطن ہم گوت خوب سمجہینگے اور تصدیق اس
مقولہ کی تاریخ بخاری وغیر کتب تواریخ مین ہر عالم و ماہر دیکہہ سکتا ہی ناصح صاحب جیسے با علم اتنی تکلیف کہان کہینچ سکتی ہین
وہ تاریخ حبیب السیر وغیرہ مین کہ صاف فارسی عبارت کی ہین اور اونکی پیر عزیز بہی اپنی تحفہ مین اونکی سند لیتی ہین دیکہین کہ صاحب
حبیب السیر بہی اس جگہ لکہتا ہی چون خبر قتل عبد اللہ بمادرش رسید با وجود آنکہ سنش از نود تجاوز کردہ بود حائض گشت و گفت
حمد اللہ یا عبد اللہ الی آخرہا ذکر تنبیہ اس جگہ سے کئی فایدے ہویدا ہین ایک تو اسی مستور الاسم کا ذکر کہ عقیدہ ناصح صاحب مین ملوم
و ممنوع ہی اس حیا کی سی ایسی مقام عام مین ہزارہا ذکور مین زبان پر لانا ایسی خلیفہ زادی ہوکر اور اس عمر پر دوسرے فرتکمٹ ہونا
ایسی مرثیہ خوانی اور نیاحت کا ایسی عظمہ کا تیسرے یہ کہ جواز اسکا حضرات نواصب کو ضرور جاننا چاہیتی بلکہ مسنون جانا چاہیے کہ
فعل ہی صحابیہ خلیفہ زادیکا ظاہرا ناصح صاحب اور خود انکی پیر عزیز روایات شیعہ امامیہ کے بہانہ سی درحقیقت اعتراضات کلام خدا
و رسول اور کتب احادیث پر اپنی صحاح کی اور اپنی خلیفہ زادی وغیرہا پر مقصود رکہتی ہین نہین معلوم پہر خود حضرت کس دین
و ملت کی متمذہب ہین یا بقول مشہور الکذوب لا حافظہ لہ قرآن اور اپنی کتب احادیث کی مضامین بہی بہول گئی یا جاہل یا
متجاہل ہین یہ اعرابی صاحب کسی جنگل مین ملجا دین تو ان کان شرم و حیا کی کان مین کہدیا جاوے کہ کیون مہربان کیا شرم
و حیا ہی وہ بازاری پن کہنا کہان گیا یاد رہی کہ آسمان کا تہوکا موہنہ مین آتا ہی اتباع باب مدینۃ العلم سی اسطرح لب
بسخن ہلانا اتباع قایل کل الناس افقہ من عمر کو صرف اپنی مٹی عزیز گردانی ہی المختصر بات یہ ہی کہ مقصود و مرام کلام امام سے
جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ ہی کہ نکاح اس جناب مستورہ معصومہ کا بغیر طیب خاطر اولیا بطریق اکراہ و اضطرار اور نارضامندی و جبر
واقع ہوا اول نکاح ہی خاندان اہلبیت طاہرہ مین باقی حال مفصل از روی احادیث مشرحہ ائمہ اہلبیت کتاب شافی اور تنزیہ الانبیاء
سید مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ اور مواعظ حسنیہ جناب غفران مآب وغیرہا کتب حقہ مین جو اہل ایمان تصریح دیکہنا چاہین تو وہان رجوع
کر سکتی ہین صاف واضح ہوگا کہ وصلت و قربت زن و شوہی ہرگز نہین وقوع مین آئی روایات زبیر بن بکار محض بیکار اور

اور مضطرب باضطرار ہین بیہان جوان ناصح صاحبکی صفر اشکنی کی لئی مرتب ضرور البیان ہتی اونکی کتب سی اچہی جا مختصر لکہی
گئی اگر کچہہ بہی ان صاحب شرم کو حیا ہو تو اپنی ہانکی روایات اور احادیث محولہ کو دیکہین اور چلنی بہر پانیمین ڈوب مرین اور
اپنی معتقد اونکی فضیحت شعاری کو دیکہہ کر بہر نام ایسی نصیحت کا ریکا زبان پر نہ لادین اور لفظ تعجب سی لب نہ ہلادین ناصح صاحب
کو اسپر تعجب نہین آتا کہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد پیغمبر خدا بقول اونکی مجتہدون کی اپنی ناموس کو کندہی پر چڑہا کی حبشی مشٹنڈو نکا
تماشا دکہلادین اور لہو ولعب کو کام فرماوین اور نامحرمون سی کچہہ پردہ نہ فرماوین باوصفیکہ صحاح مین خود حدیث موجود ہے
کہ نابینا کی روبرو بیٹہنی کی لئی تمکو خود انہین نیک بخت کو منع فرمایا اور کہا کہ وہ نہین دیکہتا تو تم نامحرم کو دیکہتی ہو ناصح صاحب کو
اسپر تعجب نہین آتا کہ معاذ اللہ کبر سنی میں تشبیہ کر عورتونکی خاطر غنا سنتے ہتی جسکو کہ ساتہہ لہو الحدیث اور قول زور کی پروردگار
عالم تعبیر فرماوی اور صدیق صاحب اور فاروق صاحب تک ایسی بات باز اور باکہا زکہ مانع ہو وین لاحول ولا قوۃ الا باللہ حیا نکم
مصداق قول حقیر حدیث متفق علیہ بخاری اور مسلم کی ہی مشکواۃ مین بیچ باب عشرۃ النسا کی خود انہین مادر مہربان سی لکہا ہی کہ
قالت واللہ لقد رایت النبی یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ یسترنی بردائہ لانظر الی لعبہم من اذنہ وعاتقہ
ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللہو متفق علیہ کہا عائشہ نی قسم ہی اللہ کی
کہ تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا کو کہ دروازہ پر کہڑی ہوتی ہتی میری حجرہ کی اور حبشی کہیلتی تہی ساتہہ برچہیونکی مسجد مین اور رسول اللہ
پردہ کرتی تہی میرا ساتہہ چادر اپنی کی تا کہ دیکہون مین طرف کہیل اونکی کے درمیان کانون اور مونڈہون حضرت کی سی پہر کہڑے رہتے
حضرت میری لئی یہانتک ہوئی ہین وہ کہ پہرمین آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹہیرے رہی کہ جب تلک آپ مینی بس نکیا پس اندازہ کرو زمانہ سی
مقدار کہڑی رہنی لڑکی کی کہ صغیر سن کہیل پر حرص کرنوالی ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورسال کسقدر حریص ہوتے ہین کہیل کے دیکہنی
پر اسقدر مین کہڑی رہی اور حضرت بہی میرے خاطر کہڑے ہی حاصل یہ کہ حضرت دیر تک تماشا دکہلایا کئی نقل کے یہ بخاری اور مسلم
کی یہ ترجمہ بہی بعینہا صاحب مظاہر حق کا ہی جو ذریت خاص میرے عزیز ناصح صاحب سے ہین اور تماشا مضمون مرقومہ بالا سے زیادہ اور ہی
کہ فایدہ مین آپ لکہتے ہین کہ مسجد سی مراد یہ ہی کہ ایک چبوترہ تہا متصل مسجد کے یا نفس مسجد مین اسلئی کہ کہیلنا اونکا برچہیون سے
سامان جہاد سی تہا پس ہوا وہ عبادت مانند تیراندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہ ہی کہ یہ بات پہلی نزول آیت
حجاب کے ہتی کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سے حضرت کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت وعنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی
انتہی سبحان اللہ سچ کہہ گئی ہین کہ دروغ گو را حافظہ نمی باشد ایک تو وہ مفتری جنہون نے یہ حدیث بنائی ایک یہ معتقد انکے جو سادہ کار
فرماوین ایک بات بہول گئی پہلی کو معاذ اللہ یہ باندہنو نہ باندہ دیا کہ آنحضرت کو تعلیم محاربہ کی بہی جناب ملاذ حدہ کو منظور تہی
جیسی کہ بموجب مصرحہ مطاعن تحفہ والد ماجد ان ام المومنین کی واسطی سیکہنے ریاست اور حکومت کی عمر وعاص وغیرہ کی ساتہہ
اٹہیومین محکوم بنا کر بہیجی جاتی ہتی بنظر شفقت تعلیم کے تاکہ ناصح صاحب وغیرہ اونکی احزاب کو حجت حلت حرب جمل بارشاد ہو
حاصل ہو جاتی تو جہی کوئی ان عقل مندسی کہ اگر قبل نزول آیہ حجاب معاذ اللہ یہ واقعہ ہوا تہا تو کلمہ یسترنی بردائہ کیا خوب نہ
ہوگا یہ تو سنا ہی کہ دروغ گو را حافظہ نمی باشد لیکن یہ محقق سامنی حدیث رکہہ کی ترجمہ اور فایدہ لکہتی ہین اور حدیث اوپر
اوسکی لکہی اور یہ نہ جانا کہ کلمہ یسترنی بردائہ سی فایدہ کی بیفائدگی بلکہ فضیحت بخشیگا یعنی پردانا اور نادان پر ہو ید اہی کہ اگر

کہ اگر آیت حجاب نہیں آئی ہوئی تھی تو پھر حجاب کرنا وہ بھی کیا معنی رکھتا تھا اور اس جگہ یہ باندھنا تو اور احادیث میں کیا
کرینگے جو اسی مضمون کی بعنوان مختلف خود صحیحین میں اور اس سے بڑھ کی فضایح افترا ظاہر کرتی ہیں غرض کمال بے شرمی و حیائی حضرات
نواصب کیا جا ہی کہ اس طرح کی بیجا بیہودگی کو کام فرماتی ہیں اور جو حرکت کہ کوئی بازاری بھی اپنی ناموس کے لئے عمل میں لاوے پیغمبر
اور ام المومنین کی جناب میں لگاتی ہیں صرف اپنی زعم میں انکی محبت جتانیکو معاذ اللہ انکی عقیدہ میں پیغمبر بسبب محبت بی بی کے
معاذ اللہ ایسے امر ممنوع ملوم وغیر مروۃ کو بھی کام کر سکتا ہے سبحان اللہ ایسی رتبہ شناس پیغمبر خدا جسکی حق میں پروردگار عالم فرماوے
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور ما ینطق عن الہوی ناصح صاحب اگر اس حدیث کو صحیح جانتے ہیں تو اپنی اوس مقتدا عمر کی بی بی
کو بھی طبع تماشا دکھلا دیں کہ انکی عقیدہ میں ادائے سنت رسول ہوگی لیکن یاد رہے کہ کم نو برس سے عمر بموجب تصریحات انہیں
کی ہانکی نہیں تھی سو یہ بات جب ہی کہ صرف سال زفاف میں اگر تماشا خیال کیا جاوے اور جو سوا اسکی پھر بموجب تصریحات احادیث
آخری جبھی مانع آنا جناب خلیفہ عادل کا بھی مصرح ہے وہاں زیادہ شرم ہوگی کہ قریب لکھی جاتی ہے اور بیچ فصل ثانی باب مذکور
کی ہے عن عائشۃ انہا کانت مع رسول اللہ فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ہذہ بتلک
السبقۃ رواہ ابو داؤد یعنی روایت ہے عائشہ سے کہ وہ تھیں ساتھ رسول خدا کی سفر میں کہا عائشہ نے پس دوڑیں میں ساتھ حضرت
کے اپنی پاؤں پر پس بڑھ گئی میں حضرت سے پس جب فربہ ہوئی میں حضرت کی ساتھ پس بڑھ گئی حضرت مجھسی فرمایا یہ بڑھ جانا
بدلی اوس بڑھ جانیکی ہے کہ تو مجھسی بڑھ گئی تھی نقل کیے یہ ابو داؤد نے اس حدیث کی ترجمہ کی بعد بھی محقق ممدوح ایک چیپی
لگاتی ہیں یعنی لکھتے ہیں فائدہ میں کہ اپنی پاؤں سے مراد ہے کہ سوار اول تو یہ تاویل ہی [illegible] رکیک ہے اور پہلا کو نکتہ
میں خود واقع ہی زبانی ان دوڑنی والی ام المومنین کے کہ فلما حملت اللحم یعنی جب فربہ ہوگئی میں تو پیچھی رہ گئی کوئی پوچھی
ان عقلمند سے کہ یہ سوائے آپ نے کہاں سے بریا کی اور اگر بالفرض سوار بھی قایم کی تو کونسی تخفیف ظہور فضیحت افترائی حدیث
مذکور میں حاصل ہوئے سبحان اللہ یہی شرم و حیا کہ خود پیغمبر اور ناموس پیغمبر کو ایسی حرکات بازاریہ کی نسبت لگائی جاوے
اور پھر بازآتی ہی نہیں اور علی الزعم اسکی اہل حق کو بازاری ہی کی نسبت لگادیں اور مرجع کلمہ قاتلہم اللہ انی یؤفکون
نہو دیں اور اسی فصل میں ہے عن عائشۃ قالت قدم رسول اللہ من غزوۃ تبوک او حنین فی سہوتہا ستر فہبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر
عن بنات لعائشۃ لعب فقال ما ہذا یا عائشۃ قالت بناتی ورای بینہن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ہذا الذی اری وسطہن
قالت فرس قال وما ہذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لہا اجنحۃ قالت فضحک
حتی رایت نواجذہ رواہ ابو داؤد اور صاحب مظاہر الحق ذریت خاص عزیز یہ ترجمہ اور فائدہ جو لکھتے ہیں بعینہ نقل کیا جاتا ہے یعنی
روایت ہے عائشہ سے کہا عائشہ نے آئے رسول خدا غزوہ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہ کے گھر کے شہ نشین میں پردہ پڑا ہوا تھا
پس چلی ہوا اور کھولدیا پردہ کا کنارہ نزدیک بیچ کہ تھیں عائشہ کی کھیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ اے عائشہ کہا عائشہ نے کہ یہ
گڑیاں میری ہیں اور دیکھا حضرت نے درمیان گڑیوں کی ایک گھوڑا کہ اوسکی ہیں دو پر کپڑے یا کاغذ کے پھر فرمایا آنحضرت نے
کیا ہے یہ وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں درمیان گڑیوں کی کہا عائشہ نے کہ یہ گھوڑا ہے فرمایا آنحضرت نے از راہ تعجب کے کہ گھوڑا ہے اوسکی دو
پر ہیں کہا عائشہ نے کہ کیا نہیں سنا آپ نے کہ واسطے سلیمان کی گھوڑی تھی کہ اونکی پر تھے کہا عائشہ نے پس آپ ہنسے یہانتک کہ دیکھیں

مینی گچلیاں حضرت کی نقل کی ہی ابو داؤد نی فی تبوک نام ایک جگہ کا ہی متعلقات شام سی اور غزوہ تبوک ۹ھ ہجری
مین ہوا اور یا حنین یہ شک راوی ہی او حنین نام ہی ایک جگہہ کا کہ چند منزل ہی مکہ سی غزوہ حنین ۸ھ ہجری مین ہوا جن
ایام مین مکہ فتح ہوا اور حکم کھیلنے کا گڑیونسی باب الاولی مین گذر چکا ہی ح تنبیہ واضح ہو کہ باب الاولی مین بھی ایہین ام المومنین
سی حدیث ہی وہ بھی لکھی جاتی ہی کہ یہ ہی عن عائشہ ان النبی تزوجہا وہی بنت سبع سنین و زفت الیہ وہی بنت تسع سنین
ولعبہا معہا و مات عنہا وہی بنت ثمانی عشرۃ رواہ مسلم روایت ہی عائشہ سی کہ نبی نی نکاح کیا اوس سے اس حال مین کہ وہ
سات برس کی تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کی گہر مین اس حال مین کہ وہ نو برس کی تہین اور کہلونی کہیلنے کی ساتہہ اونکی تہی اور
وفات ہوئے حضرت کی اور جدی ہوئے عائشہ سی اس حال مین کہ عائشہ تہی اٹھارہ برس کی نقل کیے یہ مسلم نی اور فائدہ مین بعد جواز
جواز نکاح کر دینی باپ دادا کی اختلاف اپنی اماموں وغیرہ علما کی لکہتا ہی کہ مراد کہلونوں سی گڑیان ہین اور حدیث مین آیا
ہی کہ حضرت نی دیکہا اور انکار نکیا اونپر یعنی برا نہ جانا اونکو اس سے یہ معلوم ہوا کہ جایز ہی بنانا گڑیون کا اور مباح ہی گڑیون
کو کہیلنا گڑیون سی اور لکھا ہی علما نی کہ سبب اسکا یہ ہی کہ لڑکیان گڑیونکی کہیلنے سی سیکھتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا
پرونا اور درستی کرنی گہر کی اور احتمال یہ ہی کہ یہ قصہ ابتدای ہجرت مین پہلی حرام ہونی تصویر کی ہی تنبیہ الحق لا یصلح العطار
ما افسدہ الدہر ناصح عزیز یہ ذرا شرم و حیا کو کام فرماوین ناصح صاحب کو ان باتو نپر تعجب نہین آتا اور ان فایدہ لکھنی
والونکو بھی تمیز نہین اور لڑکی کہتی شرم نہ آئی کہ اس فضیحت ظہور صنم پرستی کی مٹی کی لئی لڑکیونمین شامل کیا بہتان لیا اور
ابتدای ہجرت پیغمبر لکہتی ہوئے بھی حیا اور لحاظ نہین اور یہ خیال نہین رہا کہ ۸ھ ہجری کا حال کیا و بال لاویگا جسمین
گڑیونسی کہیلنے اور گہوڑیکی مورت تک موجود ہی یہ دونو حدیثین قریب تر آگی ہیچی واسطی تشفی ناصح صاحب کی حقیر نے لکھدی
ہین دیکہین منصف لوگ کہ یہ حال ہی اس گروہ کا سچ ہی دروغ گورا حافظہ نمی باشد فایدہ مین خود بہی تو یہ
عزیزی غزوہ حنین ۸ھ ہجری اور غزوہ تبوک ۹ھ ہجری مین رقم فرماوین اور خود نو برس کی عمر مین زفاف لکھا
ہر شخص ماہر تاریخ و حدیث جانتا ہی کہ سال اول ہجرت مین بیچ ماہ شوال کہ زفاف مدینہ منورہ مین واقع ہوا یعنی
کہ نو برس کی تو ۱ھ ہجری مین تہین اور حال کہل جانی گہوڑی ذی جناحین کا اگر سال غزوہ حنین سچ ہی تو نو برسات بڑہانی چاہئین
اور جو غزوہ تبوک سچ ہی تو آٹھہ بڑہانی چاہین غرض بہر حال اوس سن شریف ام المومنین سولہ یا سترہ برس کا ہی ظاہر
کیونکہ اصل حدیث مین ظاہر ہی کہ یا راوی یا خود جناب سیدہ کو بہی وقت ارشاد تعیین نام غزوہ حافظہ سی غائب تہا کہ خود غزوہ تبوک
یا حنین فرماتی ہین اور جسپر خاص خلف رشید عزیز یہ لڑکے بتلادین اور لڑکین ظاہر کرتے اصلا نشرادین کہ کوئی لڑکا ہی ایسی بات
نہ کہوی الحق حب الشی یعمی و یصم و یبکم اور لطف اور یہ ہی کہ جناب افادت مآب باظہار توجیہ احتمالی اظہار فرماتی ہین کہ احتمال ہی کہ
یہ قصہ ابتدای ہجرت مین پہلی حرام ہونی تصویر کے ہو سبحان اللہ اپنی کتب تواریخ کی بہی خبر نہین فتح مکہ رمضان ۸ھ ہجری حسب
تصریح برہان الدین شافعی اور ابو الفدا وغیرہ تمام مورخین اور غزوہ حنین اگرچہ ۸ھ ہجری مین ہی لیکن ماہ شوال آگی بہر حال بعد فتح
مکہ کے ہی اور غزوہ تبوک تو ۹ھ ہجری یعنی فتح مکہ مین پیغمبر کی تصویرین تو پیغمبر خدا محو کرین اور گہر مین گہوڑی اور گڑیونکی مورتین جو کی
سی رکھین قاتلہم اللہ انی یوفکون خدا جو ہوا کری تو کون بچا سکی اب ہر شخص ذی فہم بالتصریح بی تردد دیکہہ سکتا ہی

کہ ہمنی جو شروع ہی مین لکہا ہی کہ دروغ گورا حافظہ نمی باشد کچہہ تفنن عبارت اور طلاقت لسانی اور صرف لسانی سی نہین
کہدیا ہی بلکہ امر حقیقی ہی ہر شخص دیکہہ لی سنہ ۹ ہجری کہا اور ابتدای ہجرت کہا مگر وہ حدیث حافظہ مین نہ رہی کہ یہ توجیہ سال
زفاف والی حدیث مین آپنی کہدی یہ نہ جانا کہ اتباع صاحب العصر والزمان کم وبیش ہر زمانہ مین خبر گیر انکو حضرات کی موجود ہین
علاوہ اسکی عقیل فہیم غور کری کہ قطع نظر ممانعت ارتکاب امور ممنوعہ کی یعنی گو کہ درستی گہر کے اور سیکہنے سینے پرونیکی اور
تربیت اولاد کی اور تعلیم بہی کیون نہو ارتکاب محرمات کی ہرگز شارع اجازت نہین دیتا جو کہ یہ افادت مآب دہر لگا ہا تک گئی
ہین اور اپنی علما کی فضیحت کرتی ہین کہ جواز گڑیان کہیلنے کا یہ وجوہات مصرحہ صدر لکہا ہی لیکن ہر شخص غور کر سکتا ہی کہ گہوڑی
ذی جناحین کے لئی کہان بہاگ کر جاوینگی اسلئی اوسکی عذر احتمال کو چہوڑ گئی مگر ہان البتہ وہان عذر سیکہنے دوخت ودوز
چار جامہ وغیرہ گہوڑونکا وسطی کار آمد جہاد کی سپاہ کی لئی علی الخصوص تعلیم والدماجد صدیقہ وسطی مختار نفس رسول کی اگر بیان فرماتی
تو بہت زیبا تہا کہ اُنہون نے اسی لئی جہیز مین یہ سب کچہہ دیا لیکن باب التصاویر کو مشکوٰۃ مین سے پہلے نکال ڈالنا ضرور ہوتا کہ
ترجمہ وہان بہی افادت مآب کو کرنا پڑا اور اوسمین ظاہر ہی کہ کتنی حدیثین منع تصاویر کی ہین اور تصریح مین اس امر کی کہ فرشتہ
اوس گہر مین نہین آتا جہان تصویرین ہون اور پیغمبر خدا نی خود انہین صاحبہ فرس ذی جناحین کو اور ام المومنین سودہ وغیرہا
کو کتنا منع کیا ہی اور پردہ پر تصویرین ہوئی پردونکو پہاڑ ڈالا اور جب تک کوئی چیز ایسی دروازہ تک یا کوئی چیز گہر مین
ہوئی اندر تشریف نہ لیگئی کہ احادیث کثیرہ اس باب مین مذکور ہین موجود مین حذرا للطولۃ اسی اشارہ پر اکتفا ہی ناصح
صاحب کو شرم نہین آتی کہ خود اپنی اوراق عیبہ اطفال دہاقین مین درباب تعزیہ داری جو علمون اور ترہتو نیز اور بعضی اور
حرکات عامیون پر معترض ہوئے ہین تو ظاہر کیا ہی کہ پیغمبر خدا نی کعبہ سی بتونکو توڑا اور پہینکا اور تشبیہ تربنا ور نقل گنبد کو معاذ اللہ
بتو نسی اور کفار سی دیتی ہین لحاظ اور حیا لازم ہی غیر ذی روح کی تصویر جو کہ خود اپنی ہان مجاز ہی اوسپر تو طعن اور اپنی ہانکی
ان احادیث جواز صنم سازی اور صنم داری پر خیال نہین کہ کیا فضیحت ظاہر ہی سبحان اللہ پردہ اور تکیہ تصویر دار تو پیغمبر خدا
پہاڑ ڈالین اور جب تک گہر مین ہون تو تشریف گہر مین نہ لیجاوین اور تماثیل فرش وغیرہ پر یہ حضرات خوشی اور عدم ممانعت
حضرت کا بہتان باندہین حضرت ابراہیم تک کی تو تصویر کعبہ سی بعدوم ومسمار اور سلیمانی گہوڑونکی تمثال گہر مین رکہی جاوے
قاتلہم اللہ انی یؤفکون جو علم پر تعزیہ خانونکی مثال تمثال کی دیکر ناصح صاحب عبارتہای آیندہ مین مقول حضرت ابراہیم یا مستنادٍ
آیہ اذ قال لابیہ وقومہ ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون قالوا وجدنا اباءنا لہا عابدین رقم فرماتی ہین فرماوین کہ یہ
آیت کہان جا کی قرار پڑتی ہی ایا یہ تماثیل سے محمد بن یعقوب کلینی نی جہیز مین جناب صدیقہ کی ساتہہ کر دین تہین اور بنا دین
تہین ناصح صاحب کی لئی کوئی دعا بجز تلاوت آیہ فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ایسی حرکتو نپر زبان پر نہین آتی علاوہ اسکی
جامع الاصول مین بیچ حرف غین کی کتاب غنا ولہو مین ہی خود انہین ام المومنین سی قالت دخل علی النبی وعندی جاریتان
تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحول وجہہ ودخل ابو بکر فانتہرنی وقال مزمارۃ الشیطان فی بیت رسول اللہ
فاقبل علیہ رسول اللہ فقال دعہما فلما غفل غمزتہما فخرجتا قالت وکان یوم عید وکان السودان یلعبون بالدرق والحراب
فی المسجد فاما سالت النبی واما قال اتشتہین تنظرین فقلت نعم فاقامنی وراءہ خدی علی خدہ یقول دونکم یا بنی ارفدۃ

ارفدہ حتی اذا مللت قال حسبک قلت نعم قال فاذہبی اخرجہ الشیخان والنسائی الحاصل کہ یہ بی بی خود فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا آئی
میری پاس دو لڑکیان گا رہین تہین گانا بعاث کا پس لیٹ گئی پیغمبر خدا اوپر بچہونیکی اور پہیر لیا اپنا مونہہ اور آیا ابوبکر
پس جہڑکا مجہکو اور کہا مزمار شیطان کی بیچ گہر رسول خدا کی یعنی شیطانی باجہ رسولخدا کی گہر مین نہین چاہئی تب پیغمبر
نی مونہہ کیا اوسطرف اور کہا کہ چہوڑدی ان دونوکو المختصر کہ وہ آنکہہ بچاکر چلین گئین اور پہر فرماتی ہین بہی ام المومنین
روز عید کا تہا اور حبشی کہیلتی تہی ساتہہ پہری گدکون کی مسجد مین مینی پوچہا پیغمبر خدا سی یا خود کہا پیغمبر خدا نی کہ تو
چاہتی ہی تماشا دیکہنا مینی کہا ہان پس کہڑا کیا مجہکو پیچہی اپنی کہ رخسارہ میرا اوپر رخسارہ پیغمبر کی تہا اور فرماتی تہی کہ نزدیک
آئی بنی ارفدہ یعنی کہا اون حبشیونکو کہ وہ قوم بنی ارفدہ سی تہی کہ ناچنی والی ہین غرض ام المومنین فرماتی ہین
اتنی دیر تلک مینی تماشا دیکہا کہ تہک گئی اور کہا پیغمبر خدا نی کہ بس تب مینی کہا کہ ہان بس تب فرمایا کہ جا اب چلی جا اور
اسی کتاب مین بیچ حرف لام کی کتاب لہو ولعب مین عن ابی ہریرہ قال بینما الحبشۃ یلعبون بحرابہم عند رسول اللہ اذ دخل
عمر بن الخطاب فاہوی بیدہ الی الحصباء فحصبہم بہا فقال رسول اللہ دعہم یا عمر اخرجہ الشیخان والنسائی المختصر کہ ابوہریرہ سی
روایت ہی کہ حبشی ناچ کودرہی تہی پیغمبر خدا کی پاس کہ عمر بن الخطاب تشریف لائی اور اونہین پتہر مارنی لگی تب ہی پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ چہوڑدی انکو ای عمر وقس علی ہذا اسی قسم کی بہتیری حدیثین ہین کہ لکہنا اون سبکا باعث طوالت ہی لیکن یاد رہی
کہ بیشتر اس قسم کی حدیثین انہین ام المومنین سے پائی جاوینگی یا میان ابوہریرہ سے جسکے لئی انکی خلیفہ زادہ عبد اللہ ابن عمر سی خود
صحیح مسلم مین صاف ہی کہ خود یہ خلیفہ زادی فرماتی ہین کہ یہ شخص وضاع ہی بالجملہ یہ دو چار حدیثین تو بطریق مشتی نمونہ از خروار
واسطی صفر اسکلے ان ناصح صاحب کی اور انکی انصار و احباکی لکہدی گئین کوئی منصف انکی بخاری وغیرہ صحاح ستہ کو دیکہی کہ
ایسی حدیثین کس تفصیل سی کسقدر موجود ہین سبحان اللہ جن باتونپر میان ابوبکر وعمر کو تو غیرت آوی اور نہ گوارا کرین اور یہ
معاذ اللہ نسبت ارتکاب اوسکی پیغمبر سے دیجاوی اعوذ باللہ من وسواس الشیطان الرجیم انہین شرم نہین آتی زبان دہان اور زبان
قلم پر لاتی ہوئی کہ پیغمبر خدا تو بہ توبہ نقل کفر کفر نباشد نوجوان بی بی کی رخسارہ پر رخسارہ دہر کی سر عام ناچ کود مرد وزن
دکہلاوین قاتلہم اللہ انی یوفکون **قول ناصح** صاحب ناصبی عداوت شیعیان غالب کل غالب ہی ایک اس عاصی نے حسب اتفاق کتاب
مطبوعہ روضۃ الاحکام تصنیف مجتہد العصر تمہاری کے دیکہی اور اوسکی فائدہ دوسرا کہ اول کتاب کی بیان کئی ہین نظر کیا تو
فائدہ چوتہی کی مطالعہ سی یہ بات حاصل ہوئی کہ لکہا ہوا شاہ عبد العزیز کا سچ ہی اور اس بزرگوار نی بہت تحقیق بیان کیا
اور متقدمین اور پیشوا تمہارے مقرر وضاعین سے تہی اور افترا اپنی اماموں پر باندہتی تہی چنانچہ مجتہد العصر تمہاری نی بہی نقل کری
خبر کم نہونی ماہ رمضان کی تیس دن سی بیان فرمایا ہی کہ یہ خبر وضعی ہی لیکن پہر یہ حکمت کی ہی کہ اور کا حوالہ کرکے بیان
کیا ہی اور بعد اسکی بیان کیا کہ اس روایت کو تینون شیوخ نے یعنی صاحب کلینی اور صاحب من لا یحضرہ الفقیہ اور صاحب
تہذیب الاحکام اور استبصار نی اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہی جبکہ گمان روایت مین وضعی ہونیکا ہوا پہر یقین ہونا خبار
ان چارون کتابون کا کہان باقی رہا **التماس حقیر** بگوش ہوش سنا چاہیئی واضح ہو کہ افترا و بہتان وحدیث سازی
منصب موروثی نواصب کا ہی اور یہ ورثہ اونکو اونکی مقتداؤن سی پہونچا ہی جنکو وہ عشرہ مبشرہ تعبیر کرتے ہین ہمارے مقتدا

حدیث صحیحین

ان ہی الفاظ سے

لعب مین

قول ناصب

۱۹۰ بر

اہل البیت الذین قال اللہ فیہم انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا انکو تہمت افترا لگانی محض جنابت
اپنی ظاہر کرنی ہی ناصح صاحب اپنی مقتداؤنکی کذب و افترا میٹنی کو بلکہ دبی ہوئی افترا ظاہر کرنیکو صادقین اہل حق کو ایسی
کلمات سے یاد کرتی ہین ذرا شرم و حیا کو کام فرماوین اونکی خود کتب حدیث بہ بانگ بلند گواہی دیتی ہین کہ کذب و افترا گواہی
زور و کذب و دروغ کی بانی ملت محمدیؐ مین اونکی مقتدا ہین جنکو کہ مبشر بہ بہشت اور پیشوا اونہون نی بنا رکہا ہی سچ ہے
جنکی پیشوا ایسی ہین تو پہر کیون ہون ذرا شرم چاہیی کتاب انسان العیون علی بن برہان الدین شافعی وغیرہ کتب حدیث
و تفسیر و تواریخ اپنی دیکہہ کر تو شرمانا لازم تہا کہ حال جنگ جمل مین کیا قلعی راست بازی اور گواہ سازی کذب کی کہلتی ہے
ہم ایک تہوڑی سی عبارت مقام حاجت کی بطریق نمونہ اس جگہ لکہدیتی ہین باقی اسپر ہر صاحب عقل قیاس کر سکتا ہی اور دیکہہ
سکتا ہی کہ خود انکا خلیفہ زادہ اوسوقت کیا فضیحت انکی امیر اور امیرہ کی کرتا ہی اور کیا زور انکا ہویدا ہی شروع حال جنگ
جمل مین سی ان طلحۃ و زبیر دعوا عبد اللہ بن عمر الی الخروج فقال لہم اما تخافون اللہ ایہا القوم و تدعون ہذہ الاباطیل عنکم
فکیف اضرب فی وجہ علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ بالسیف و قد عرفت فضلہ و سابقتہ و مکانتہ من رسول اللہ و انکما بایعتماہ
و سالتماہ القیام بہذا الامر ثم نکثتما بعد ان جعل اللہ علیکما شہیدا و انہ ما بدل و لا غیر و القاتل لعثمان اخو زوجتکم رستکم یعنی
عائشۃ و اخا محمد بن ابی بکر فانہ اخذ بلحیتہ فضربہا حتی تقلت اضراسہ ضربہ بالمشقص فلما کانت عائشۃ فی اثناء الطریق سمعت
کلابا تنبح فسالت عن ذلک المحل فقیل لہا ہذا الحوءب فارادت الرجوع لما قد ذکرت ما قال لہا رسول اللہ ای فانہا صرخت
و اناخت بعیرہا و قالت انا و اللہ صاحبۃ الحوءب ردونی ردونی فعند ذلک ان طلحۃ و الزبیر احضر اخمسین رجلا شہدوا
ان ہذا لیس بالحوءب و ان المخبر لہا کذاب قال الشعبی و ہی اول شہادۃ زور فی الاسلام انتہی موضع الحاجۃ ناصح صاحب نیکا بیش
مقولہ و ارشاد جناب مجتہد العصر دام ظلہ جو ظاہر کرتی محض صناعت ہی اور سنخ و فسخ کو تحریر جناب ممدوح مین یہ سنت سنیہ اپنی پیر
عزیز کے کام فرمایا ہی کتاب روضۃ الاحکام نہایت صاف فارسی عبارتمین ہی نقل اوسکی اگر سچی ناصح تہی تو کیون نہ بعینہا ارشاد
فرمادی وہ کتاب مطبوعہ یعنی چہپی ہوئی موجود ہی جو شخص چاہی تطبیق دی سکتا ہی الحق من لا ایمان لہ لا حیاء لہ اس گروہ کو
شرم نہین کہ ہم کیا کہتی ہین کیا لکہتے ہین کوئی اگر دیکہی گا یا اگر تطبیق کبہی دیگا تو کیا کہی گا سبحان اللہ اور اسپر نسبت تہمت و
افترا کی اہل حق پر کرین حقیقت مین یہ منصب ہور ہی ہی اس گروہ کا انکو عوام کی بہکانے کام ہی اور خدا رسولؐ اور شرم و حیا سے
کچہہ مطلب و مرام نہین انکی خلیفہ نجم کہ بموجب حدیث الصحابۃ کلہم عدول انکی عقیدہ مین عادل خلیفہ کہنا چاہیی جناب مولا مومنین
کو معاذ اللہ نسبت افترا و احداث دیتی تہی اور اس سے بڑہ کی بزرگ انکی پیغمبر خداؐ کو معاذ اللہ ساحر و کذاب کہتی تہی تو یہ مقتدی اونکی
مجتہدین و مومنین و تابعین رسولؐ و نفس رسولؐ کو بہی ایسی نسبت دین تو عین اقتدا ہی اپنی مقتداؤنکی کیونکہ ابو جعفر اسکافی خیر خواہ
و جان نثار اصحاب ثلثہ مقبول القول انکا لکہتا ہی کہ ایک روز مسجد کوفہ مین معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد صاف ابوہریرہ نی
کہا کہ علی ابن ابیطالب نے احداث و ابداع کیا ہی معاویہ نے جسوقت یہ بات سُنی بہت انعام دیا اور انجام کو مدینہ کا حاکم کردیا
ابن ابی الحدید معتزلی کہ شمار مین انہین کی ہی شرح نہج البلاغت مین لکہتا ہی کہ بہتیری لوگ تہی کہ معاویہ سے انعام اور جایزہ
پاتی تہی اسی بات پر چنانچہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین بخاری و مسلم سی بہی ہی کہ ابن عمر خلیفہ زادہ سنیان کہنے مین ابوہریرہ

عبارت انسان العیون

ابو ہریرہ وہ ہی کہ بہت حدیثین بندش کرتا ہی جسکا اشتہار و فسق علے ہذا صدہا بلکہ ہزارہا لوگ تہی کہ معاویہ اونکو انعام دیتا تہا
اسی بات کی لئی کہ جناب امیرؑ کو ایسی نسبت لگاوین برا کہین بلکہ کتب تاریخ انہین کی ہانکی جو شخص چاہی دیکہہ سکتا ہی کہ انکی
بہتیری خلفای بنی امیہ کا یہی شعار رہا ہی کہ جناب مولای مومنینؑ کی معاذ اللہ مذمت مین اور فضایل میںؑ مین ساعی تہی اور خلفای
ثلثہ کی لئی احادیث فضایل وضع کرواتی تہی چنانچہ اکثر جگہ احادیث موضوعہ کا اشارہ انہین کے کتب سے اس رسالہ مین بہی ہوا اور
ہوتا جاتا ہی تاریخ یافعی مین بیچ حال ابو محمد بن سلیمان بن مہران الاسدی کی جو کوئی دیکہی تو حقیقت وضع مناقب عثمانی
منکشف ہو مختصر اس جا اتنا اشارہ کافی ہی کہ ہشام بن عبد الملک بن مروان نے کہ خلفاء اثنا عشر سنت جماعت سے تہا اوسکو
خط لکہا کہ مناقب عثمانی مساوی علی ابن ابیطالبؑ لکہی اوسنی نامہ بر کو کہلا دیا اور اوس کفر و فسق کو نہ قبول کیا لیکن جب نامہ برنی
طلب جواب مین بہت تنگ کیا تب لاچار ہو کی جواب مین لکہا کہ اما بعد لو کانت لعثمان مناقب اہل الارض ما نفعتک ولو کانت
لعلی مساوی لاہل الارض ما ضرتک لیکن یاد ہی کہ ایسی لوگ ماری جاتی تہی تکلیف دئی جاتی تہی اور صدہا بلکہ ہزارہا بطمع جاہ و زر
وضع کرتی تہی چنانچہ تفصیل اوسکی اس مقام مین مورث تطویل ہی کہ اونکی خود کتب حدیث و تاریخ بہی سب گواہی دیتی غرض
انکی مقتدا اونکو ہمیشہ یہی مقصود رہا ہی کہ کسطرح لوگونکی دلونمین طریقہ اہلبیتؑ کی برائی جای گیر ہو اور اوسپر جاگیر او منصب دیتی
تہی چنانچہ منبرونپر معاذ اللہ جناب امیرؑ کو یہی خلیفہ پنجم انکا زیادہ تر اس نظر پر برا کہوا تا تہا کہ لوگونکی تئین حضرت سی
نفرت ہو اور معاویہ سی تا بزمانہ حکومت عمر ابن عبد العزیز یہ شقاوت سب بنی امیہ کی حاکمون مین رہی سنہ ۹۹ ہجری مین عمر ابن
عبد العزیز نی یہ طریقہ شنیعہ موقوف کیا استیعاب تاریخ ابو الفدا و مستقصی وغیرہا انہین کے کتب معتبرہ شاہد ہین اس جگہ
ایک مختصر حال انکی ایسی پیر و مرشد کا انہین کے کتاب معتمد سی لکہا جاتا ہی لطایف الطوایف انکی ہانکی بہت معتمد کتاب ہی اوسمین
اور اکثر کتب تواریخ مین بہہ قصہ صاف ہی کہ عقیلؓ جو کہ بہائی تہی جناب امیرؑ کی وہ معاویہ کے پاس گئی ہوئی تہی سو بعد چند روز کے
اونہین معاویہ نی تکلیف دی اس امر کی کہ منبر پر وہ بہی اوسیطرح لعن کرین جو اوسکی اور اوسکی پیرو ونکی عادت تہی تا کہ حقیقت
اسکی لوگونپر ظاہر ہووے اور معاذ اللہ بطلان جناب امیرؑ کا لوگونکی ذہن نشین ہو کیونکہ اونکی خاص بہائی جب ایسا کلمہ کہین
گے تو لوگ کیونکر نہ یقین کرینگی علی الخصوص عوام کالانعام جاہل بیچارے ظاہر ہی کہ بالیقین یقین کرین ہی کرین سو عقیلؓ
راضی نہوئی انجام کار جب بہت بجد ہوا اور تنگ کیا تو وہ منبر پر گئی اور اس طور ترکیب سے مبتدا و خبر اور ارجاع ضمیر ادا کیا کہ حاصل
مضمون اوسکا یہ ہی کہ ایہا الناس معاویہ مجہی حکم کرتا ہی ساتہہ لعن علی ابن ابیطالبؑ کی لعنت اوسپر ہو جب اوسوقت عمرو عاص نی اوسکی کان
مین جہک کر کہا کہ تو نی سنا او سمجہا کہ عقیلؓ نی کیا عقلمندی کی یہ کہ اوسپر لعنت ہووے یعنی اونہون نی اسطرح تقریر مین ضمیر سے
کہ وہ معاویہ ہی پر ہووے تب معاویہ نی جواب دیا کہ بیشک مین سمجہا لیکن تو اصل مطلب نہین سمجہا ہمکو کام عوام سی ہی یہ کیونکہ
جار مجرور و صفت موصوف مبتدا خبر ضمایر وغیرہ کو نہین سمجہتی اپنا مطلب حاصل ہو گیا وہ یہی سمجہی کہ اسنی اونہین ہی کہا ہی
صحیح مسلم مین حدیث طویل ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ سعد وقاص نی سب و لعن سنکر کہا عمرو عاص سی کہ ای عمرو عاص تو نہین جانتا
کہ روز خیبر علیؑ کی لئی پیغمبر خدا نی کیا فرمایا اور علیؑ کی حق مین فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ عمرو عاص نے جواب دیا کہ ہان ہم نی
ہین لیکن کام ہمارا اسیمین بنتا ہی علی بن برہان الدین شافعی محدث انسان العیون مین لکہتا ہی حال جناب امام حسنؑ مین کہ معاویہ

کی طرف سی مروان حاکم تہا مدینہ کا درست کرتا تہا اس جناب کو اور جناب امیرؑ کو چنانچہ عبارۃ صرف مقام حاجت کی حرز اللطافۃ
لکہدی جاتی ہی وکان مروان وہو والی علی المدینۃ یسبہ ولیسب علیا کرم اللہ وجہہ کل جمعۃ علی المنبر انتہی موضع الحاجۃ اور
ابو علی بن محمد بن سیف المداینی کتاب احداث مین لکہتا ہی کہ معاویہ نی بعد سال جماعت کی اپنی عاملونکو حکم دیا تہا کہ ہر جا
منبر و نپر ایسا ہی جہک ماریں آور جو کوئی فضیلت جناب امیرؑ کی روایت کری تو خون اوسکا حلال ہی فوراً مار ڈالو اور ابو جعفر
وغیرہ اوسکی اتباع کی تحریر سی واضح ہی کہ خود یہ ابن آکلۃ الاکباد منبر پر خطبہ مین ہر جمعہ کو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہتا تہا
کہ یا خدا تو جانتا ہی کہ ابو تراب نی دین مین الحاد کیا ہی ترجمہ تاریخ ابو الفدا کی ایک عبارت حالات وفات احنف مین کہ بہت
صاف قابل فہم ناصح صاحب ہی بطریق نمونہ اس جگہ لکہی جاتی ہی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ احنف مذکور درمیان خلافت معاویہ کے
اشراف لوگونمین بطور ملاقات دربار معاویہ مین حاضر ہوا — اسی اثنا مین ایک شخص اہل شام کا بہی اوس محل مین آیا اور سینی خطبہ پڑہ کر
اخیر خطبہ مین لعنت کی علی ابن ابیطالب پر سب لوگون نی اپنی سر نیچی جہکالئی کوئی نہ بولا مگر احنف نی معاویہ کیطرف مخاطب
ہو کر یہ کہا کہ یا امیر المومنین یہ شخص تمام انبیا کو لعنت کریگا اگر آپ کی مرضی پائی تو بیشک سب نبیونپر لعنت کری خدا سی ڈرو
اور تقوی اختیار کرو حضرت علیؑ کا پیچہا اب تو چہوڑ دو کیونکہ اونہون نی اس جہان سی رحلت کی اب وہ اپنی قبر مین ہو گئے
وہان تو چین لینی دو اب تمکو اونکی لعنت کرنیسی کیا حاصل ہی اور قسم ہی خدا کی وہ شخص مبارک النفس اور مصیبت زدہ تہا
معاویہ نی کہا کہ ای احنف کیون آنکہونپر ٹہیکری رکہتا ہی مین قسم دیتا ہون تجہکو کہ تو بہی منبر پر چڑہ کی اگر ہمارے خوشی چاہتا ہے
تو علی ابن ابیطالب پر تجہ سی لعن کرایا بجبر — احنف نی کہا کہ آپ مجہکو معاف رکہی اسمین آپ کی خیر ہی اوسوقت معاویہ بہت
گرگرایا منت اور سماجت سی پیش آیا — تب احنف نی کہا کہ ای معاویہ مین انصاف کی کلمہ کہتا ہون معاویہ نی کہا کہ فرمائیے
— احنف نی کہا کہ حمد خدا کو لائق ہی اور درود ہو جو اوپر رسول اوسکی ای لوگو معاویہ نی مجہی یہ کہا ہی کہ لعنت کرو علیؑ
پر سنو علی ابن ابیطالب اور معاویہ دونو جہگڑی اور آپسمین لڑی اور ہر ایک شخص نی اون دونونمین سی یہہ دعوا کیا کہ خلافت
حق میرا ہی جب مین دعا کرون تم سب آمین کہنا — اب مین کہتا ہون — ای خدا لعنت کر تو اور تیری فرشتے اور لعنت کرین تیری
نبی اور تمام تیری پیدایش اوس شخص پر کہ جو ان دونونمین سے باغی ہوا اور لعنت کر گروہ باغی کو — اور ای خدا بہت لعنت
کر اوس پر آمین کہو ای سامعین یہہ کہکر معاویہ سی کہا کہ مین تو یہ کلمہ کہا کرتا ہون اگرچہ مارا ہی کیون نہ جاؤن اب مجہسی اور
کچہہ نہ کہلا ناسو ناصح صاحب اور سب عزیز اونکی جنکو کہ آپ سچا جانتی ہین اونکا حال انکی تحفہ سی کوئی دیکہی تو معلوم ہوتا
ہی چنانچہ ابتداءً اشارہ ہو چکا ہی کہ کسقدر کذب و غدر اور افترا و بہتان اور کید بازیکو اونہون نی کام فرمایا ہی اور
صرف وہ اس فریب دہی کو ہین کہ تطبیق کون دیتا ہی اسی دیکہکر مرید خاص خوش ہون ضلالت مین رہین اور عوام شیعہ
دہوکی مین آدین اور مذہب حقہ سی لوگونکو نفرت ہو چنانچہ مسئلہ لف حریر کہ کہین اہل حق کے ہان اوسکا پتہ اور نشان بہی
نہین اور شاہ صاحب اوسکی نسبت فرماتی ہین اور بہتیری باتین باوصف اسکی کہ اپنی کتابونمین موجود ہین لیکن فضیحت
اونکی معتقد اونکی اوسکی ظاہر ہوتی ہی یہ ایسی باشرم کہ یکقلم بالکل اوسکی انکار کرگئی حالانکہ جو شخص چاہی اسوقت دیکہہ سکتا ہی کہ
اس جگہہ اگر تفصیل تمام ایسی باتونکی لکہی جاوی تو بہت طول ہوتا ہی مگر ایک مختصر نمونہ اونکی ایسی رست بازی کا اس جگہ بہی لکہدیا جاتا ہے

فائدہ تحقیق جملہ لعن اللہ من تخلف عن جیش الاسامہ

جو شخص چاہی امتحان کر لی آپ نی ہو فی جملہ لعن اللہ من تخلف عن جیش الاسامہ سی باب مطاعن مین ہیچ حدیث جیش اسامہ کی انکار بحث
لیا ہی کتاب ملل نحل مین ہوئیسی اور ملل نحل بلکہ اور کتب کثیرہ معتبرہ اونکی خود موجود ہین جو شخص چاہی دیکھ سکتا ہی کہ یہ جملہ منکرہ
انکا صاف موجود ہی بعد معائنہ انکی تحفہ او مقابلہ ملل نحل کے ہر منصف کو لازم ہی کہ جہوٹا ہوا دسی کذاب مفتری کی لقب سی یاد
کرنا چاہیے اور جملہ لعنت اللہ علی الکاذبین مضمون مقال منکرہ شاہصاحب کی پاس لکھدیوی اگر ناصح صاحب منصف ہین تو ہمارے اس
نصیحت سے غافل نہو وین بغیر امتحان اس التماس کے صرف شاہصاحب کی ارشادات پر تابعان و متمسکان اہلبیتؑ کی حق مین بیجا کلمات
اختراع و افترا نہ آوٹہا کرین نہین تو دین مین اور دنیا مین دونو جگہہ پشیمانی کی سوا کچہہ حصول نہین یاد رہی کہ شاہصاحب
کو بہی سوائے اغوا عوام کے اس تحفہ سی کچہہ مقصود و مرام نہین مگر یہ خاص اداے سنت ہی اونکی خلیفہ پنجم کی کہ گو خواص سمجہین اور اپنی جگہہ کچہہ نہین
لیکن چونکہ عوام کثرت سی ہوتی ہین اور اپنی مرید تو سچی جہوٹی ہانک سبکو قبول لیتی ہین اپنا کام بن آوی انہین عوام کی
اغوا سی کام ہی اور حقیقت مین کمال اُسوہ ہی ان جیسی اہل نفاق کو معاویہ و عمرو عاص سے کہ وقت خصومت عوام کی بہکانیکی لئے
تہمتین خصم کو لگاوین اور اپنی دیانت مین بُرا کہنی مین اور کذب اور احداث و ابداع خصم سی منسوب کرنیمین اپنی کار برآری جانین
اور مصداق مضمون الفاجر اذا سخط تلب ہووین یہی حال ہی ان ناصح صاحب کا کہ کلام ہدایت نظام جناب مجتہد العصر کو
واسطی فریب ہی عوام کے مسخ و فسخ کرکے لکہدیا ہی اور ایک جملہ ایک جگہہ کا لیا اور ایک ایک جگہہ کا اور اوسمین بہی معنوی تحریف
کی اور مضمون ضروری متعلقہ چہوڑ دیا اور کہدیا کہ وہ یون کہتی ہین اوس کتاب کو ہر شخص دیکھ سکتا ہی ابتدا سی انتہا تک اگر تمام
عبارتین اس جگہہ لکہی جائین تو بہت طوالت منظور ہی اسلئے مختصر بطریق نمونہ اوسی فائدہ جو کہتی محولہ ناصح صاحب کی عبارت بقدر
ضرورت انشاء اللہ محل مناسب مین قریب لکہی جاتی ہی اولا واضح ہو کہ فائدہ مذکور مین ذکر و مقصود ہی ابطال دعوی عمل علی العلم
و الیقین اور تحقیق و عدم تحقق قطع یقین اور بیان ضرورت رجحان و غیر رجحان اور تاکید تحقیق حال رواۃ اور اقسام احادیث کا کہ صحیح
اور حسن اور موثق اور ضعیف مین چنانچہ ناصح صاحب اپنی ہان نہین دیکہتی کہ اقسام حدیث مین نظر بر حالات رُوات
وغیرہ خود علما انکی کتنی قسمین لکہتی ہین صحیح اور حسن اور ضعیف اور انمین بہی پہر بعضی مقید سا تہہ لذاتہ اور لغیرہ کے اور شاذ
اور منکر اور مدلس اور معلل وغیرہا کہ تفصیل اوسکی کتب مبسوطہ مین اونکی خود موجود ہی کہ حذرا للطوالت اتنا اشارہ کافی
ہی ناصح صاحب مقدمہ شرح سفر السعادہ ذرا ملاحظہ فرما دین تو معلوم ہووے ہر چند یہ غریب دہقانی اپنکو جہسی محض نابلد
معلوم ہوتی ہین یہ غریب کیا سمجہین گے لیکن ہر شخص ذی استعداد اگر نہو طبیعی توجہ بہی کری تو بخوبی جان سکتا ہی واضح ہو کہ
جناب مجتہد العصر دام ظلہ جو استدلال اسپر فرماتی ہین خود حدیث سلیم بن قیس ہلالی ہی جو منقول شیخ محمد بن یعقوب کلینی رح کی کافی
سی اور احادیث و روایات خود شیوخ کتب اربعہ کہ جو محتوی اس امر کے ہین اسی مطلب پر بطریق سند لای ہین معاذ اللہ
نسبت بی اعتباری شیوخ کتب اربعہ اور کتب اللہ بورہ با جناب ممدوح یعنی چہ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر
گمراہان ظہور فضیحت منافقین عہد رسول مقبولؐ اور جابرہ اور مصاحبین اور ملازمین جابرہ و منافقین و دشمنان آل
رسولؐ سی کہ اوسمین شرح اور مُصرح ہی ناصح صاحب نی پیچ و تاب کہایا اور اس صنعت کاریکو چل کر کام فرمایا اور یہ بہی اثر
ہی معجزہ انطباق ارشاد پیغمبر خدا صلعم کا کہ اوسی مقام مین حدیث فکل رجل منا رجل یکذب علیہ جناب مجتہد العصر دام برکاتہ

فائدہ توضیح اشتباہ ... نظام مجتہد العصر شیعہ و سنی

فائدہ اقسام احادیث

فائدہ توضیح مقام

نی بہی رقم فرمائی ہی اور لکہا ہی کہ جیسے کہ جناب پیغمبر خدا کے عہد مین جناب ابن خطاب تہی ایسا ہی امام ہمام کی عہد مین
ابو الخطاب تہا سو چونکہ حضرت مجتہد العصر دام ظلہ ذریت جناب سیدہ و سر عترت ائمہ ہدیٰ سی ہین تو اس عہد مین
ہمارے ناصح صاحب بعینہٖ یکسان مرقوم ہین اور یہ حرکت کذب آمیز اونکی مظہر اثر ہی حدیث ماثورہ مسطورہ کا واضح ہو
کہ وہان کلام ہی قطع و یقین اور قوت و ضعف اور رجحان وغیر رجحان مین نسبت ایک دوسری کی کہ غیبت امام مین بلا
رجوع اور تحقیق حال رجال رُوات اور رعایت مرجحات اور قراین کی حسب وسع طاقت ذی لیاقت عالم اکمل کے ہرگز
چارہ نہین ہی آور ہر وقت مین جرح و تعدیل محتاج الیہ دردکار ہے چنانچہ اسی فائدہ مین فرماتی ہین ازینجاست کہ شیخ الطائفہ
شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کہ مصنف دو کتابیست از کتب اربعہ حدیث در تہذیب الاحکام جابجا در روایات مختلفہ احتمال
وہم راوی را ذکر فرمودہ و بر متتبع خبیر آن مواضع پوشیدہ نخواہد بود من شاء فلیرجع الیہ علاوہ بر سہو و وہم احتمال خطا در
فہم ہم در ہر راوی متطرق است و تجویز نقل بالمعنی در احادیث وارد است و چون رواۃ معصوم نبودہ اند وقوع خطا
از انہا ممتنع نیست پس چگونہ مقطوع الصدور توانند بود آری در زمان غیبت بغیر از رجوع روایات ائمہ ہداۃ علیہم السلام
والصلوۃ بعد تحقیق حال رواۃ در رعایت مرجحات و قراین بحسب وسع طاقت چارۂ دیگر نیست پس تحقیق و تنقید بر ہر کس
کہ لیاقت آن دارد لازم ست و لہذا علمای اعلام تحقیق حال رواۃ اہتمام تمام بکار بردہ اند و قس علی ہذا اسی قسم کی مضامین
کہ خود ناصح صاحب کے کتابون علمائے و مقتدا آپ کی اس سے بڑہ کر لکہتی ہین موجود ہین کہ تصریح اونکی قریب ذکر ہوتی ہی جنکو ناصح
صاحب بنمایش افترائی کذائی بر ہم و کار لاتی ہین سو یا متجاہلانہ یا بمقصود افترا و اغوای جاہلان یا بسنت وارث مصرحہ
بالا یا بسبب جہالت اور عدم بلوغ مقصود و مرام علمای کرام کے ہی جو ناصح صاحب بسنت عزیزیہ بنمایش کذائی پیش آتی ہین جواب
مین ایسی رست باز نصیحت کار کی بجز کلمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین دوسری بات موہنہ سی کیا نکالی جای سبحان اللہ وہ کتابین جہان
احتمال وہم راوی تک بہی روایات مختلفہ مین مبین ہین اور خود حدیثین اس مضمون کی موجود کہ حدیث کو جب قبول کرو جب یہ
صفتین موجود ہون اور خود شیوخ کتب اربعہ تصریح اسکی کرین معاذ اللہ پہر ان شیوخ کو وضاع و کذاب کہنا اور اپنی شیوخ
کذاب و غدار جیسا ظاہر ہو کہ از طرف سنت ہی اپنی شیخونکی اور سرخروئی دنیا و آخرت کی حاصل کرنی ہی اور داخل ہونا ہی نیچی
مضمون آیہ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا و اثما مبینا کی یہ عقل کی دشمن شیوخ کتب
اربعہ کو ایسی نسبت دیتی ہوئے اتنی تمیز بہی نہین کرتے اور خیال نہین کرتے حدیث کی وہم وضاعی و کذب سی جامع اور ہو
کو بہی کوئی بہلا مانس کاذب اور وضاع کہہ سکتا ہی جو کہ خود اتنی محتاط کہ خود تصریح اور تاکید اس بات کی بہی فرما دین بلکہ
کمال احتیاط و اہتمام اور ثقات ہونا واضح ہوتا ہی نہ کہ بی اعتباری لا حول و لا قوۃ الا باللہ آنکہین کہول کر دیکہین اور
تصریح منقولہ شیخ الطائفہ وغیرہم سے کہ ابہی لکہی گئی ہی ناصح صاحب نصیحت پکڑین اب سنین ناصح صاحب کہ راوی کی سقم و صحت
اور جرح و تعدیل سے اگر بی اعتبار اوس کتاب حدیث کی جسمین ایسی راویون سی روایت ہو لازم آتی ہی تو حضرت کے
صحاح ستہ بموجب تصریح خود آپ کی علمای ذوی الاکرام کی بی اعتبار گنی چاہئین کہ خود تہذیب الکمال وغیرہ کتب رجال شاہد حال
ہین ذرا آنکہین کہول کر شرح سفر السعادۃ شیخ محقق دہلوی کو تو دیکہین کہ فارسی عبارت اور چہاپہ کی ہو بہت صاف ایقرء ہے

ہی اور اسپر بہی نہ سمجہین تو کسی پڑہی لکہی سی سمجہین آور ذرا اپنی دلمین متنبہ ہون ہم ناصح صاحب کو متنبہ کردیتی ہین کہ
دسوین صفحہ سی اٹہارہ وین صفحہ تک ملاحظہ فرما دین تو واضح ہووے کہ کیا قدرت الہی کا تماشا ظاہر ہوتا ہی کام تابعین بایہ یہ علم
کا دہوکی بازی اور غلط اندازی اور جہالت شعار اور بازاری پن نہین کہ نواصب کیطرح اصل مضمون وعبارت مین تغلب
کرجاوین اور غلط کاریونسی دہوکا دیوین اور افترا ظاہر کرین یہہ اسوت و تبعیت کسی غادر او رخائن سی نہین کہتی تابع اوس
مولی کی ہین جسکی حق مین باقرار ابن حجر وغیرہ مخالفین بہی واضح ہی کہ مخبر صادق نی فرمایا ہی کہ انا منذر وانت الہاد ہم
بعینہا نقل عبارت اونکی محقق کے تمام تمام مطلب ضروری کی اس جگہ لکہدیتی ہین اور اگرچہ وہ ہمارے متنبہ کو تو کب سنتی ہین کیونکہ
ظاہر ہی کہ تابعین حضرات ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم غشاوۃ مین سی ہین لیکن اپنی شیخ و محقق کی تنبیہ سی تو متنبہ ہووین
نہین تو اپنی عقیدہ بموجب بہی فارق جماعت ہونگی کیونکہ وہ بتصریح تمام اونکی ائمہ اور سرداران جماعت سی لکہتا ہی اول
وہ دیکہین صفحہ دسوین مین وصل وجوہ طعن در راوی وغیرہ مراتب اقسام حدیث کہ نقل اوسکی کہ صفحات کثیرہ مین باعث
طوالت لاطائل ہی تہوڑیسی ضرور عبارت نقل ہوتی ہی اوسکی پتہ سی سارے فصل عقیل فہیم وہان بہی دیکہہ سکتا ہی اور ناصح صاحب
کہ مدعی ہین ملاحظہ روضۃ الاحکام کی یہان اتنی ہی عبارت مین اگر غیرت ہو تو عرق شرم مین ڈوب سکتی ہین کہ اس قسم کی ارشاد
مین اونکی مقدمہ سفر السعادۃ مین وصل تین ہی اما وجوہ طعن متعلق بعدالت پنج قسم است اول از جہت کذب راوی دویم اتہام
وی بکذب سیوم فسق چہارم جہالت پنجم بدعت و متعلق بضبط نیز پنج قسم است اول از جہت فرط غفلت دویم کثرت غلط سیوم
مخالفت ثقات چہارم وہم پنجم سوء حفظ واما کذب راوی مراد بوی آنست کہ ثابت شدہ باشد کذب وی در حدیث نبوی و روایت
از وی چیزی را کہ نگفتہ و حدیثی را کہ مطعون است مادی وی بکذب موضوع خوانند و ہرگاہ ثابت شد از وی تعمد کذب در حدیث
نبوی دیگر ہرگز از وی حدیث مقبول نبود اگرچہ وقوع آن در تمام عمر یکبار بود و اگرچہ توبہ کند بخلاف شاہد زور چون
توبہ کند و شیخ محمد جوینی تعمد کذب را بر آنحضرت داخل کفر دانستہ و مراد بحدیث موضوع در اصطلاح اہل حدیث این است نہ آنکہ البتہ
ثابت شود وضع و کذب در خصوص این حدیث و باید دانست کہ حکم بوضع و افترا بحکم ظن غالب است نہ بقطع و یقین فان الکذوب
قد یصدق و تتمہ این بحث در خاتمہ کتاب بیاید ان شاء اللہ تعالی ناصح جیو خبر لین اپنی صحاح کی میان ابو ہریرہ کی وضاع ہونیکے
اونکی خلیفہ عادل کے صاحبزادہ قائل ہین اور صدیقہ اور علی ہذا القیاس معاویہ اور عمرو عاص اور سمرہ بن جندب وغیرہم
کے کہ بعض کے کذابی کی خود اونکی ابو حنیفہ بعض کے شافعی قائل ہین اور بخاری و مسلم وغیرہما صحاح اونسی بہی بہری پڑی
ہین غرض کلام طویل اس باب مین یہانتک ہی کہ بارہوین صفحہ مین انجام کو لکہتا ہی کہ بالجملہ علمای حدیث مختلف اند در اخذ
حدیث از اہل بدع و ارباب مذاہب زائغہ در جامع الاصول می گوید اخذ کردہ اند جماعۃ از ائمہ حدیث از فرقہ خوارج و انتہا
کہ منسوب اند بقدر چنانچہ ذکر سوہم و بسطی صفر اشکنی حضرات نواصب کی عبارت جامع الاصول بہی بعینہا اس مقام کی جامع الاصول
سی لکہدیتی ہین کہ وہ بہی حاضر ہی الطبقۃ وہی اعظم انواع الجرح و اخبث طبقات المجروحین الکذب علی رسول اللہ قد
اخرجہا جماعۃ کثیرۃ اختلف اغراضہم و مقاصدہم الخ پہر تیسرے سطر سی صفحہ اٹہارہوین مین لفظ تنبیہ سی ملاحظہ فرماوین
اور متنبہ ہون تنبیہ ماناکہ نظر باین تحقیقات و ابحاث گفتہ است محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ کہ این

ترتیب کہ محدثین در صحت احادیث و تقدیم صحیح بخاری و مسلم قرار دادہ اند تحکم است و جائز نیست در و تقلید زیرا کہ
اصحیت نیست مگر از جہت اشتمال رواۃ بر شروطی کہ اعتبار کردہ اند آنرا بخاری و مسلم و چون فرض کردہ شود وجود آن شروط در
رواۃ حدیث غیر کتابین حکم باصحیت آنچہ درین کتابین است عین تحکم و مکابرہ بود و شک نیست کہ بحکم بخاری و مسلم باستجماع آوی
معین آن شروط را جزم و قطع نمیتوان کرد بمطابقت این حکم مر واقع را و جائز است کہ واقع خلاف آن باشد و وجود دلیل
قاطع بر صحت حکم ایشان و جزم مدار این محل منع است تنبیہ ہمارا بہت بہت آداب نیاز ناصح صاحب کے خدمت بابرکت مین قبول
ہو اب کوئی دلیل قاطع والی کتاب احادیث کی کسی ملکی جوار کی کہیتی مین سے تلاش کر کے نکالین بخاری و مسلم تو بموجب انکی
مذاق عقیدہ و اعتراض کے بار دگئین بعدہ لکہتا ہی و بہ تحقیق اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود از بسیاری در رواۃ کہ سالم نیستند
از غوائل جرح و ہمچنین از کتاب بخاری جماعہ اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان پس مدار کار در حق رواۃ بر اجتہاد علما و صوابدید
ایشان باشد انتہی موضع الحاجۃ اور سیوین صفحہ مین وصل کے شروع مین دیکہین محقق مذکور لکہتا ہی کتب ستہ کہ مشہور اند در اسلام
گفتہ اند کہ در انجا اقسام حدیث از صحاح و حسن و ضعیف ہمہ موجود است و نقاد و حذاق فن آنرا تمیز کردہ اند و تسمیہ آنہا بصحاح ستہ
بطریق تغلب است انتہی موضع الحاجۃ حقیر نے حزرا للطوالۃ صرف اسیقدر عبارت پر اکتفا کیا ہی ناصح صاحب اس تنبیہ سے متنبہ
ہو کر انکی اول کی تنبیہات او راصل و نقل ملاحظہ فرماوین تو زیادہ متنبہ ہونگی اور ذرا غور سے اس ارشاد شیخ کو اور لطافت
کلام کو دیکہین کہ کس صفائی سے حق بر زبان جاری ہو گیا کہ کہتا ہی تسمیہ صحاح بطریق تغلب است اور مضمون ابن ہمام کو خوب ملاحظہ
کرین کہ وہ صاف لکہتا ہی کہ حکم ساتہہ اصحیت انکی صحیحین کے عین تحکم ہی اور مکابرہ ہی اور صاف کہتا ہی کہ بیشک ان دونون کی حکم پر
جزم و قطع نہین چاہیئے بلکہ جائز ہی کہ واقع مین خلاف اسکی ہو اور دلیل قاطع انکی صحت پر ممنوع ہی اور دونونکی راویون مین
غوائل جرح اور کلام کہتا ہی یاد رہی کہ غوائل جمع ہی غائلہ کی قاموس منتہی الارب وغیرہ مین دیکہ لین جسکی معنی صاف کینہ پوشیدہ اور
شر و بدی اور ہلاکت کے ہین اور صاف لکہتا ہی کہ اسیطرح گروہ رواۃ بخاری مین کلام ہی تو صاف اقرار سے ناصح صاحب کی ائمہ فقہ
و حدیث کی واضح ہو گیا کہ خاص احادیث صحیحین کہ انکی عقیدہ مین اصح کتب بعد کتاب اللہ ہین انکی ایسی راویونکی موضوعہ ہین
کہ کینہ پوشیدہ اور شر و بدی رکہتی تہی اور ہلاکت مین تہی قول ناصح صاحب جو بعد بڑی لن ترانی اور غلاظت لسانیکی ہی
کہ اپنی کتب اربعہ پر عمل چہوڑ دو اور ہمارے صحیحین پر عمل کرو کہ وہ ہماری عقیدہ مین بعد کتاب اللہ سب سے اول مرتبہ رکہتی ہین سو
اب ذرا شرم کرین دیکہہ لیا حال انکا اپنی محققین کے اقرار سے راوی وہ ہالک روایتین وہ جنکی حقیقت اوپر بطریق نمونہ ظاہر
ہوئی انکی خود اقرار ائمہ صاحبو نکا یہ کچہہ اور پہر آپ بتبعیت ائمہ یدعون الی النار اہل حق کو دعوت کرین طرف ہلاکت کی لا حول
ولا قوۃ الا باللہ ناصح جی صفحہ ۶۲۵ مین اور بہی ذرا آنکہین کہولکر دیکہین کہ کیا قدرت حق کا تماشا ظاہر ہی اور خود شیخ مذکور
انکا کیا لکہتا ہی جو کہ آل و انجام ہی مضمون جناب مجتہد العصر دام ظلہ کا بدانکہ معنی حدیث موضوع و اقسام و مراتب آن سابقا
در مقدمہ معلوم شد و نیز معلوم شد کہ حکم بوضع و افترا نیست مگر بظن غالب و تخمین و جزم و یقین درین باب صورت نہ بندد و چگونہ صورت
بندد فان الکذوب قد یصدق یعنی گاہی بود کہ دروغ گو راست ہم گوید پس احتمال دارد کہ در خصوص این حدیث صادق آمدہ باشد
ہر چند دروغ گو باشد ہمچنانکہ راست گو نیز بامکان عقل محتمل است کہ دروغ گوید بنای این باب و مدار این کار بر ظن غالب است

عبارت تنبیہ متعلق

منہ تنبیہ

عبارت شیخ عبد الحق

ت و می گویند که مراہل حدیث را و مہرہ این شان را ملکۂ خاص و تمیزی مخصوص و آشنای تمام بکلام نبوت علی مصدرہ الصلوٰۃ
نتیجہ پیدا میشود کہ بدان صحیح را از سقیم می شناسند و جدا می کنند ہرچند سبب آنرا تعیین و تنقیح نتوانند نمود و اینکار کسی است از
ان الشان کہ اطلاع و قوی بہارد و ممارست تمام و ذہن ثاقب و قریحۂ قوی جید و درک و فہم قوی سلیم و معرفت و حذاقت قوی بقراین دالّہ بران راسخ
و متمکن باشد اینکار ہر کس نیست انتہی موضع الحاجۃ اور صفحہ ۲۲۶ مین لکہا ہی بعض خبرہاست کہ در حکم اقرار بوضع است چنانکہ
علم بتاریخ ولادت راوی یا وفات شیخ و امثال آن از آنچہ اجتماع راوی و مروی عنہ و سماع از و با وجود آن امکان نداشتہ باشد
و در ینصورت اگر علم بقرینہ مذکورہ یقینی بود حکم بوضع نیز قطعی گردد و گاہی قرینہ واضحہ در حال راوی پیدا گردد کہ دلالت کند بر
وضع ہمچو قصہ غیاث با مہدی خلیفہ در حدیث لاسبق اور بعد کلام طویل کی اسی مقام مین لکہتا ہی کہ قراین دیگر مثل مخالفت نص
قرآن و سنت متواترہ و اجماع قطعی و صریح عقل کہ در انجا تاویل و توجیہ و تطبیق را راہ نبود قوی تر از انست انتہی موضع الحاجۃ
بعضی تناقض جو نسبت بکلام مصرحہ مقدمہ اس کلام شیخ مذکور مین پائی جاتی ہین اور قابل جرح ہین باعث طول تحریر مین
حذرا للطوالۃ ادنسی اس جگہ تعرض نہین کیا جاتا غرض اصلی صرف اس مقام پر اتنی ہی کہ جو امور کہ جناب قبلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر
دام برکاتہ فی اس مقام مین کتاب محولۂ ناصح صاحب یعنی روضۃ الاحکام مین مع حال ثیابات وغیرہ مرتب ارشاد فرمائی ہین
تصدیق کلام جناب مجتشم الیہ اور مقصود و مرام جناب ممدوح خود کلام شیخ محقق ناصح صاحب مین بعینہ موجود ہین جو شخص دونو کتابو
کو سامنی رکہکی مطابقت دیویگی تو کیفیت افترا و کذب بیانی ناصح صاحب ہویدا ہوگی علاوہ اسکی ہم ایک اور تقریر کہتے ہین
یہ ناصح صاحب اعرابی تو کیا سمجہینگے مگر اور اہل عقل صاحبان ذہن سلیم کیفیت اٹہا سکتے ہین ظاہر و واضح ہی کہ داخل
ہونے کسی روایت غیر قطعی و متیقن الصدور راوی مجروح یا مخالف کی کتاب مین بی اعتمادی تمام کتاب کی اور حکم وضع و
افترا مولف پر کوئی عقیل نہین کہہ سکتا علی الخصوص اس حالت پر کہ مولفین اُسکی تصریح اور تعلیم بہ دفعات فرما دین اور طریقہ تمیز
و تنظیف و تحقیق بہی ہدایت کر دین اور علمای نقاد و نقاد کتب تنقیہ کام فرما کی صحت اور سقم اور صدق و کذب کو مثل دودہ اور
پانی کی علاحدہ کر دین ناصح سیو پہہ تو کہین کہ اگر کوئی کاتب اونکی حضرت عثمان کی برادر رضاعی یعنی عبد اللہ بن ابی سرح
جیسا یا حکم بن العاص یا مروان بن حکم جیسا یا اونکی خلیفہ عادل فاروقیت مآب یا اونکی امیر صدیقہ جیسے جنابات
کے فرمانیسے تہ آنین کہ کوئی کاتب مثلاً ابو یونس مولای ام المومنین عائشہ یا عمرو بن نافع وغیرہا کی مانند قرآنین یون
لکہدیوی حافظوا علی الصلوۃ و الصلوۃ الوسطی و صلواۃ العصر اور سند اسکی صحاح ستہ مین بہی دیوے اور اہل صحاح
روایت کرین کہ ہم دو ام المومنین سے اسیطرح صحیح سنی ہی یا کوئی شخص کہی یا لکہدی قرآن مین الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا
فارجموہما اور کہوی کہ جناب خلیفہ عادل فاروق یونہین فرماتی تہی اور سند اسکی موطا مالک اور کتاب مسوی تالیف والد
ماجد پیر عزیز ناصح صاحب کے کوئی بتلا دیوے یا کوئی مروان و حکم جیسا بجای آل عمران آل مروان قرآن مین لکہدیوی و
قس علی ہذا اسیطرح کام کری یا سہواً کوئی کاتب قرآن مین کوئی جملہ چہوڑ جاوے یا کوئی کلمہ زیادہ بمقتضای بشریت بلحوائے
مضمون الکاتب کالحمار یا کوئی طویل القامت عقلمند بجای عصی آدم عصی ذہبی اور بجای خرموسی خرعیسی لکہہ جاوی
اور وقت صحت و تحقیق علمائی صحیح و حفاظ صحت و غلطی ظاہر ہو جاوی اور صحت پر عمل کیا جاوے تو پہر ناصح صاحب جیسے عقلا

معاذ اللہ تمام قرآن کی حق مین اوجامع قرآن کے لئی کیا ارشاد فرماوینگی آیا وہان حکم عدم صحت کل کتاب اللہ مثل کافی وغیرہ
کتب اربعہ جاری کرینگی اور یہی جامع صاحبکو وہ کلمات فرماوینگی جو محمد بن یعقوب کلینی وغیرہ شیوخ کی حق مین فرماتی ہین اور
راویان مسئلہ کی حق مین وہی کلمات لکہینگی جو رواتِ کتب اربعہ کی حق مین فرماتی ہین فالجواب یہ جو ناصح صاحب
بعد مضمون تراشی اور نمائش ارشاد قولِ جناب مجتہد العصر دام برکاتہ اور مسخ و فسخ ترجمہ عبارتِ جناب ممدوح کے فرمائی ہین کہ عمل اپنے
کتابوں پر چہوڑ دو الی آخرہ اگر کچہ بہی انصاف کو کام فرماوین تو اون کلمات کو کہ اسطرح خطاب کئی ہین اپنی حق مین وا
جا بین گروہ بعینہا اولٹی جاتی ہین مع ازدیادی ضروریکی یعنی جب تمہارے محقق علما متکلمین پس فقہا و مجتہدین علامی فہامی فرید
وحید العصر زبدۃ الافاضل نخبۃ الاماثل مثل ابن ہمام و محقق دہلوی وغیرہما جیسے اپنی زبان مبارک سی ارشاد فرماوین کہ
اصحیت تمہاری ایسی مشہور صحیح کتابوں کی ممنوع ہی اور تسمیہ اونکا بصحاح تغلیبی ہی جنہین تم اصح کتب بعد کتاب اللہ لکہتی ہو وہ راویان
باطلین پر غوایل کی ہین اور مطابق واقع کی قطعی نہین تو تم پر وجب اور لازم ہوا کہ عمل کرنا اونپر چہوڑ دو اور مخترعات و مفتریات
جو اونہون نی لکہدی ہین ادنسی باز آؤ اور طریقہ سدیدہ کا اختیار کرو اور ہمکو دعا دو کہ تم غافلونکو غفلت سی جگا دیا اور
سوتونکو بیدار کردیا اور عذاب قیامت سے بچادیا اور تمہارے بزرگونکی اقوال پر تنبہ کردیا اب لازم ہی کہ تمام صحاح ستہ اور سنن
اور مسانید کو دریا مین ڈبو دو یا مثل احراق قرآن بسنتِ عثمانی کام فرماؤ ناصح صاحب کو نسبت اختراع و ابداع کی شیوخ
کتب اربعہ اور علمای اتباع اہلبیت طاہرہ کو دیتے ہوئے شرم نہین آتی جو کہ متمسک ہین اہلبیت کی اور منسوب کرتی ہین اپنی تئین
ساتھہ اعتصام اہلبیت کی اور روایت و حدیث جو لیتی ہین تو اہلبیت طاہرہ کی اگر بالفرض وہم راوی یا شک و شبہ
کسیطرحکا بہی ہوتا ہی تو اسکا اشارہ اور اوسکی توضیح کرتی ہین یا کوئی منافق تم جیسا یا باطل و ہالک راوظاہر ہوجاتا
ہی تو بعد تحقیق و تدقیق اور رجوع و رد طرف آیات اور احادیث متواترہ کی طرح کر ڈالتی ہین کتب رجال مین اعتبار و
بی اعتباری اسکی تصریح کرتی ہین اور ہرگز مخالف اہلبیت کی روایت پر عمل نہین کرتے اور ناصح صاحب جو بعد زبان درازی اور فرطِ
و غلاظتِ موروثی فاروقی کی فرماتی ہین کہ کافی لشیعتنا کا ہونا واسطی کافی کی غلط جاننا چاہئی سو بفحوای المنافق اذا
خاصم فجر محض کلام مستدرک اور لغو ظاہر ہوگیا بلکہ بنظر ارشادات مصرحہ صدر اور احادیث منطبقہ کتاب مذکورہ کہ بعد اثبات
اون احادیث کی صحت و سقم ہر ایک حدیث کا واضح ہوتا ہی اور اصول و فروع سب موجود تو بیشک بکمال کفایت واسطی
شیعیان اہل بیت طاہرہ کی ثابت و متحقق ہے چہ جائی عدم کفایت مگر جیسے کہ قرآن شفا اور رحمۃ و ہدایت ہی واسطی مومنین
کے اور رحمت ہی واسطی کافرین کے یہی حال ہی کافی کا کہ کافی ہی واسطی مومنین باصفا توابع ائمہ ہدا کی اور غیر کافی واسطے
تابعان ائمہ نار کی ناصح جیو نہین دیکہتے کہ اصل ماخذ اونکا ائمہ اطہار سی ہی جو احد الثقلین ہین احیاناً اگر حرکات رواۃ
سے کچہہ غائلہ نقل وغیرہ مین ہو یا روایت مخالف قران ہو مثلاً مضمون حدیث لانرث ولانورث کہ صاف مخالف آیہ و ورث
سلیمان داؤد الآیہ ہی تو وہ بفحوای ارشاد آیہ فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ ورسولہ اور بمصداق حدیث ائمہ
معصومین اذا جاءکم حدیث فاعرضوا الی کتاب اللہ فما وافق الی کتاب اللہ فخذوہ و ما خالف کتاب اللہ فدعوہ بیشک وہ بعد
تحقیق علمائے کمل یعنی مجتہدین اتباع اہلبیت طاہرہ اور رد و تطبیق با کلام ہدایت انجام ملک علام حسب فرمودہ اہلبیت مقبول

رسولِ انام جہان لیتی ہین اور راوی کو نامقبول اور کاذب جانتی ہین یا اگر راوی معتمد ہی اور روایت اوسکی مخالفِ تواتر
اور اعمالِ ائمہ اطہار ظاہر ہوا اور عند التحقیق مقام تقیہ کے متحقق ہو تو تقیہ پر حمل کرتی ہین تو موافق و مطابقِ ثقلین شیعیان
اہلبیت طاہرہ اتباعِ شجرۂ طیبہ کا عمل ہوا یا اتباعِ شجرۂ ملعونہ کا تم کہو کہ دوسری سے بگڑی ہوئی کہ جہان ابتدا سے انتہا تک مقتدی
اور مقتدا تمہارے سب مخالفِ رسول و اہلبیت رسولؐ بڑی پیشوا تمہارے وہ حضرت جو رد کرین فرمانِ رسولؐ کو اور اختراع کرین اپنی
طرف سے اور بڑے معتمد تمہارے صاحب بخاری کہ بی شمولِ خوارج و نواصب کی اہلبیتؑ سے حدیث نہ قبولین معاذ اللہ سا ہین اور عین
اور مداحِ قاتلینِ نفسِ سید المرسلین کو صادق اللہجہ لکھین کہ تصریح ان تمام باتونکی کرمانی اور فتح الباری شرح بخاری مین بروی علم دیکھہ
سکتا ہی بڑی مجتہدہ امیر المومنین آپ کی وہ ام المومنین جو بسببِ شدتِ بغض و عداوت کی نامِ نیک تک نفسِ رسولؐ کا زبان پر نہ لاتی
تھین عجب طبری کہ اشد تعصب ہی جنکی حق مین لکھتا ہی لا تقدر علی ان تذکرہ بخیر اور شارح بخاری لکھتا ہی لا تطیب نفسًا
ان تذکرہ بخیر حالانکہ جامع الاصول مین جمع بین الصحیحین مین صاف حدیث ہی کہ پیغمبر خداؐ نی فرمایا جناب نفسِ رسولؐ کو کہ لا یحبک الا
مومن و لا یبغضک الا منافق سبحان اللہ یہی مدعی ایمان جنکی یہ معظمہ امیر و مجتہد اور انکی روایات سے صحاح بہرے ہوے مین ذرا
تکلیف کرکے تاریخ الخلفاے جلال الدین سیوطی کو تو ملاحظہ فرماؤ فصلِ اولیات عمر کو دیکھو اور شرم و خدا سے نہین ڈرتی خدا کو
حاضر ناظر نہین جانتی تو لوگونکی آنکھہ کی تو شرم چاہیے ہم تھوڑی سی باتین فصل مذکور مین سے تمہین یاد دلاتی مین اصل
کتاب سے تطبیق دی لو دیکھو وہ صاف لکھتا ہی فصل اولیات عمر مین اول من سمی امیر المومنین و اول من سن قیام شہر
رمضان و اول من حرم المتعۃ و اول من نہی عن بیع امہات الولد و اول من جمع الناس فی صلوۃ الجنازۃ علی اربع
تکبیرات و قس علی ہذا بہتیری اختراعات اور مخالفتین ہین ان جناب کی با رسول و نفسِ رسولؐ کہ درحقیقت وہ منجر ہوتی ہین بمخالفت
خدا سبحان اللہ انہین کا معتقد حافظ ابو بکر ابن مردویہ بریدہ سے روایت کری مناقب مین کہ قال امرنا رسول اللہ ان نسلم علی
علی بامیر المومنین یعنی بریدہ نی کہا کہ حکم کیا پیغمبر خداؐ نی ہمکو کہ سلام کرین ہم اوپر علیؑ کی ساتھہ امیر المومنین کی اور سالم سی
روایت کرین قال کنت مع علی فی الارض لہ یحجر بہا حتی جاء ابو بکر و عمر فقالا السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ فقیل
کنتم تقولون فی حیات رسول اللہ ذلک فقال عمر و ہو امرنا یعنی سالم نی کہا کہ تہا مین ساتھہ علیؑ کی بیچ ایک زمین کی کہ وہ
کہیتی کرتی تہی اوسمین حتی کہ آئی ابو بکر و عمر پس کہا دونون نی سلام تجہپر ای امیر المومنین اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی
پس کہا گیا ابو بکر و عمر کو کہ تم زندگی مین پیغمبر خداؐ کی یونہین کہتی تہی تب عمر نی کہا کہ اوسنی حکم دیا تہا ہمکو اور دیلمی مسندِ فردوس
مین روایت کری کہ قال لو یعلم الناس متی سمی علی بامیر المومنین ما انکروا فضلہ و سمی بذلک و آدم بین الروح و الجسد و حین
قال اللہ الست بربکم و قالوا بلی فقال تعالی انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم یعنی فرمایا پیغمبر خداؐ نی کہ اگر جانین لوگ کہ کب نام رکہا گیا
علیؑ ساتھہ امیر المومنین کے تو انکار نکرین بزرگی اوسکی کو اور نام رکہا گیا وہ ساتھہ اسکی اوس حال مین کہ آدم درمیان
روح اور جسد کی تہا کہا پروردگار نی ایا نہین ہون مین رب تمہارا اور کہا اونہون نی کہ ہان پس کہا خدا نی مین ہون رب تمہارا
اور محمدؐ نبی تمہارا اور علیؑ امیر تمہارا اور خطیب اپنی تاریخ مین لکھی کہ فرمایا رسول خداؐ نی ہذا علی ابن ابیطالب امیر المومنین و
امام المتقین اور خلیفہ عادل ناصح صاحب بر و قسط و صدق و حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ بخ بخ لک یا علی ابن ابیطالب اصبحت مولائی
و مولی کل مومن و مومنۃ خود بہی فرما دین کہ تفسیر کبیر فخر رازی وغیرہ تفاسیر اور کتب صحاح مین انکی موجود ہی کہ خود حیات پیغمبر خدا

مین یہ فرمادین اور ظاہر ہوگیا کہ کہیت مین جنگل مین تخلیہ مین بعد وفات بہی بلفظ امیرالمومنین مولای مومنین کو خطاب
کرین اور اپنی خلافت مین اپنی لئی بہہ لفظ اختراع کہ اختراع بہی ہی اور افترا بہی کہ غصب لقب نفس رسول بہی ظاہر اور بر
مخالفت خدا و رسول بہی ہویدا دیکہین کہ شہر رمضان کا قیام یعنی تراویح بہی عدالت پناہ کا اختراع ہی جسی اونہین کی زبانی
نجاری نعمۃ البدعۃ تصریح کرتا ہی یعنی خود عدالت پناہ فرماتی تہی کہ کیا اچہی بدعت ہی دیکہہ لین آنکہین کہولکر کہ کلمہ اول من
حرم المتعہ کیا حقیقت خلیفۂ ثانی ناصح صاحب ظاہر کرتا ہی کہ یہان قول حسبنا کتاب اللہ بہی مثل رجوع از نبوۃ صاف رجوع ظاہر ہے
سبحان اللہ قرآن مین تو پروردگار حلال کری متعہ کو اور پیغمبر حکم جاری کرین پیغمبر کے عہد مین بڑی انکی اپنی خلیفہ صدیق صاحب
کی عہد مین بہی بلکہ خود انکی اپنی عہد مین بہی جاری رہی یہ ایسی ناسخ قرآن پیدا ہوئی کہ فرمادین کہ مین حرام کرتا ہون اور کیا مستحکم
اعتقاد ہی احزاب ناصح صاحب پیروان عمری کا کہ خدا و رسول سی مونہہ موڑین لیکن انکی بدعت کو نہ چہوڑین جو شخص آیۂ وما
استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ قرآن مین دیکہہ لی اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر کبیر وغیرہ ملاحظہ کری اور جامع الاصول
مین حدیث ابن مسعود بخاری و مسلم کی دیکہی کہ صاف ہی عن ابن مسعود قال کنا نغزو مع رسول اللہ ولیس معنا نساء فقلنا الا نختصی
فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع فکان احدنا ینکح المراۃ بالثوب الی اجل اخرجہ الشیخان وعن جابر قال کنا نستمتع بالقبضۃ
من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ وابی بکر حتی نہی عنہ عمر اخرجہ مسلم کہ زیادہ قیل وقال آپہین ایسے ہم اوقات ہی
کیونکہ خود اونکی حدیث صحیحین سے یہانتک واضح ہی کہ قطع نظر رسول مقبول کے عہد ابوبکر بلکہ مدتون خاص عہد عمر مین بہی جاری
رہا یہانتک کہ منع کیا عمر نے یعنی اب یہانا نسخ کا عہد آنحضرت مین مطلقا نہ تھا فافہموا وتدبروا ناصح صاحب باحرمت متعہ سنی دست
بردار ہون یا صحیحین کو مفترات دو موضوعات کہین یا اپنی قایل انا احرمہما کو نادل کہیں حلال بجانین بیع امہات ولد تمام کتب
فقہ حنفیہ وغیرہ مین ہی کہ جناب امیر فتوی بیع ام ولد کا دیتی تہی فصل مرقومہ مین دیکہلو کہ منع کیا عدالت پناہ نی اور کیا شرم و حیا
ہی ناصح صاحب کی پیروی پیرونکی کہ پہر اپنی تئین متمسک باہلبیت ظاہر کرین اور عمل کرین اختراع و منع عمری پر صلوۃ جنازہ
کی چار تکبیرین دیکہین ناصح صاحب کہ اختراع عمری مین ذرا شرم کرین کہ اہل حق کو آسی حقیقت پر طرف بدعت کی بلاتی ہین اور
قول آئندہ مین پانچ تکبیر کے ترک کی نصیحت فرماتی ہین کہ ہاتہہ نہ اوٹہاؤ یعنی رفع یدین نہ کرو اور کہتی ہین کہ پانچ تکبیر جنازہ
مین شیوخ کتب اربعہ کی وضاعی سی ہی الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین الحق کافر ہمہ را بکیش خود می پندارد اپنی شیخ کی نسبت ہمارے
شیوخ سے نسبت فرمائی عین علامت فقدان حیا و ایمانی ہی بلکہ سوای اس مقولہ بجملہ جلال الدین کی تاریخ ابو الفدا مین دیکہین
تو اونکی آنکہین کہلین کہ وہان صاف نسبت چار تکبیر جنازہ کی یون لکہتا ہی کہ پہلی اس سے زیادہ تہین چار ایجاد عمری ہی یعنی چار
انہون نی سکہلائین لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور شرح سفر السعادۃ مین محدث دہلوی حالات نماز میت مین فتح الباری سی
جو لکہتا ہی صفحہ ۲۹ مین آنکہین کہولکر ملاحظہ کرین کہ خاص صحیح مسلم سی روایتین لکہی ہین جسکو اصح کتب بعد کتاب اللہ اپنی
اہنین در قوتین محدوم لکہتی ہین روایت کرد صحیح مسلم از زید بن ارقم کہ وی پنج تکبیر میگفت و رفع میکرد این را بحضرت و از ابن
مسعود روایت شدہ کہ وی نماز بگذارد بر جنازۂ مردی از بنی اسد و پنج تکبیر گفت اور بعد بیان اختلافات کثیرہ کی صفحہ ۴۴
مین لکہتا ہی کہ در مبسوط حنفیہ مذکور است کہ ابو یوسف پنج تکبیر میگفت و از احمد نیز روایتی ہست و بکر بن عبداللہ مزنی بران رفتہ

بدعت تراویح بجائے سنت

منع متعہ

بیع امہات ولد

تکبیرات جنازہ

رفع یدین

رفتہ کہ کم از سہ نباید گفت و نہ زیادہ بر ہفت انتہی کلام فتح الباری و شمنی می گوید کہ امام محمد در آثار از ابو حنیفہ از حماد از
ابراہیم نخعی می آرد کہ صحابہ تکبیر میگفتند بر جنازہ چہار و پنج و شش و در روایتی پنج و شش و بیشتر از ان در زمان رحلت پیغمبر خدا
ہمچنین در ولایت ابو بکر و چون ولایت بعمر فاروق رسید ہمچنین می کرد پس گفت عمر الخ انتہی موضع الحاجہ مشکوۃ مین بیچ
باب المشی بالجنازۃ و الصلوۃ کی یہ حدیث صحیح مسلم عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی قال کان زید ابن ارقم یکبر علی جنایزنا اربعا
وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فقال کان رسول اللہ یکبرہا یعنی کہا یہ عبد الرحمن نے کہ زید بن ارقم تکبیر کہتا تہا جنازون پر ہمارے چار
دفعہ اور تحقیق تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچہا ہمنی اوس سے یعنے چار کہا کرتی تہی پانچ کیون کہین تو جواب دیا زید بن
ارقم نے کہ پیغمبر خدا پانچ تکبیرین کہتی تہی تنبیہ عقیل فہیم پا سکتا ہی نکتہ اور لطافت جو جواب زید بن ارقم مین ظاہر ہی اور کیفیت
قرار واقعی حاصل ہو سکتی ہی اگر ذہن سلیم اور عقل مستقیم اور نظر ہو کتب تاریخ پر کہ حالات زمان حکومت جائرین و غاصبین
اوسمین مین کیونکہ صاف واضح ہی تصریحات جلال الدین سیوطی اور ابو الفدا اور محقق دہلوی وغیرہم محدثین و مورخین سے کہ استبداد و
استقرار چہار تکبیرات پر احداث و اختراع عمری ہی تو زید بن ارقم وغیرہ بیچارے کیا مقدور رکہتی تہی کہ خلاف خلافت پناہ کی کار بند
ہو سکتی سو چہار کہتی زید بن ارقم کی خلافت عمری کی زمان احداث مین تہین جب وہ علت دفع ہوئی یعنی خود وہ محدث و مستبد
نہ رہی تب زید بن ارقم نی پہر بموجب قول و فعل رسول مقبول کی پانچ تکبیرین کہین چنانچہ جواب سوال مین ظاہر کر دیا چنانچہ
تصریح اس قسم کے امور کی جناب سید برکت علی صاحب کے رسالہ مین کہ مفید العوام نام ہی بہت تفصیل سی ہی من شاء فلیرجع الیہا و من
لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور نصیحت پناہ فرماتی ہین کہ رفع یدین چہوڑ دو یعنی ہاتہہ اوٹہانا تکبیر پر اور نصیحت شعاری یہ کہ
اسی بہی مفتریات کتب اربعہ غلامان خمسہ طاہرہ ظاہر فرماتی ہین اور شرم و حیا کو طاق نسیان پر رکہدیا ہی زیادہ تفصیل اسکے
صاحب خرافات کی خطاب ہین کیا لکہی جاوی اس مختصر دو کلمہ پر اکتفا ہی کہ یہ پہلی بالنسل اگر علم و عقل سی بی بہرہ مین کتب
مبسوطہ عربیہ پر نظر اور غور نہین تو ایسی بی ڈہنگی بہتان بندیون سے کیا مفاد ہی شرح سفر السعادۃ کو کہ صاف و سہل فارسی عبارت
ہی دیکہین اور شرم کرین خدا اور رسول اور لوگون سی دیکہیو شرح مذکور مین حدیث ہی عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت
کی رفع یدین مین اور مذہب شافعی یہی ہی چنانچہ متن مین مجد الدین فیروز آبادی لکہتا ہی کہ حضرت دستہا در تکبیر بر داشتی اور شارح
مذکور کہتا ہی کہ مذہب شافعی و احمد ہمینست و مروی است از فعل عمر و ابن عمر و ابن عباس و زید تا آخر کہین آپ رد پ قنوت کو بہی مفتریات
کتب اربعہ شیعہ ظاہر کرتی ہین اور نصیحت کرتی ہین ترک کی حالانکہ مشکوۃ کی باب الصلوۃ کی دوسرے فصل مین پہلی حدیث ہی عن ابن عباس
قال قنت رسول اللہ شہرا متتابعا فی الظہر و العصر و المغرب و العشاء و صلوۃ الصبح الحدیث اور پہلی فصل مین متفق علیہ بخاری
و مسلم ہی عن عاصم الاحول قال سالت انس بن مالک عن القنوت فی الصلوۃ کان قبل الرکوع او بعدہ قال قبلہ انما قنت رسول
اللہ بعد الرکوع شہرا الحدیث جس سے عقیل منصف پر ناصح صاحب کی صحیحین سے صاف ظاہر ہی کہ ہمیشہ تو قبل از رکوع آنحضرت قنوت پڑہتی
تہی اور ایک مہینے پہر بعد رکوع کی پڑہا تو اب کیسی ہی صناعی اور دضاعی کو کام کرین لیکن بفحوای مضمون الحق یعلو ولا یعلی حق
بر زبان خود بخود جاری ہو جاتا ہی اور اصل حقیقت انہین کے ہاتہ سے کہل جاتی ہی مگر زیادہ سوختگی در باب قنوت نصیحت آب کو
یہ ہی کہ جناب مولا مومنین ع اپنی خلیفہ بہ تحکیم اور اونکی اعوان پر چند مدت قنوت مین نفرین فرمایا کئے ہین جیسے کہ رسول مقبول

فرماتی تہی قنوتِ قراء پر سو اونکی حسن ظن مین یہ متصور ہے کہ شیعیان مولای مومنین ہمیشہ ہر وقت قنوت مین یہی بات کرتی
ہین یا قنوت کی نام سی وہ نفرین انکی دلمین کہٹکتے ہی کہ آپنے اسکی بالکل ممانعت فرمائی اور مفتریات تبلایا ذرا دیکہین مشکوۃ
کو اور شرم کرین اہل حق کی سامنی لب ہلادین کہ خود فضیحت ہونا ہی کہین آپ فرماتی ہین کہ تین غسل مردہ کی چہوڑدو کہ
تمہارے چاردن کتابونمین ہی حالانکہ صاحب فتح الباری شارح صحیح بخاری شرح حدیث غسل میت مین صاف لکہتا ہی واستحب
ثلثہ یعنے تین غسل میت کی مستحب ہین اور ام عطیہ سی حدیث متفق علیہ بخاری ومسلم ہی جو کہ شروع فصل مین اول باب غسل میت
مین بیچ مشکواۃ کی حدیث طویل ہی قالت دخل علینا رسول اللہ ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن
ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا الحدیث الحاصل روایت ہی ام عطیہ سی کہ آئی ہمارے پاس پیغمبر خدا اور ہم اونکی
بیٹی کو نہلاتی تہین یعنی حضرت زینبؓ کو پس کہا کہ نہلاؤ اسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر ضرورت دیکہو تم
غرض نہلاؤ تم ساتہہ پانیکی اور بیری بیریکی اور اخیر مین غسل کا فور کا کرنا چاہئی اور مظاہر حق مین کہ ترجمہ با فواید خاص
ذریۂ عزیز سی ہی فائدہ مین صاف لکہتا ہی کہ لفظ او کا اسمین ترتیب کے لئی ہی نہ تخییر کے لئی اسلئی اگر پاک ہوجاوے پہلی
غسل مین تو مستحب ہی تین بار نہلانا انتہی موضع الحاجۃ ہرچند مستحب کہا تین غسل کا مستدرک محض ہے بلکہ وجوب خود حدیث
سے انکی ہان ہویدا ہی کیونکہ اغسلنہا ثلثا ہی اور تردید زاید علیحدہ پہر استحباب تین غسل کا کہنا یعنی چہ لیکن بطریق تنزل تین
غسل تو مستحب خود ان پیران ثلثہ کی عمل و اقرار ہی بہی موجود مین آب خالص اور سدر اور کافور کے پہر اغسال ثلثہ پر کیون
سوختہ ہوے مگر اپنی ہاتہون اپنی فضیحت ظاہر کردی اگر مانند اپنی خلیفہ عادل کی ارشاد رسول مقبول پر عمل نہین اور چون
وچرا اور ہذیان سرائی پر استبداد و اصرار ہی تو قول و فعل اپنی ہانی ہوئی عادل اصحاب کا تو دیکہین اور اپنی محدثین کے تحریر
بتصریح دیکہین اوس سے کیا کیفیت ظاہر ہی اور کچہہ بہی شرم اختیار کرین تو عرق شرم مین ڈوب جاوین اور نہاوین جس سے صاف
بالتصریح کالشمس فی وسط النہار روشن و آشکار ہی کہ خاص پیغمبر خدا کو بہی تین غسل دئی گئی جسکی گواہی بہی خاص اونکی صدیقہ
دیتی ہین چنانچہ علی بن برہان الدین محدث شافعی انسان العیون مین احادیث صحاح سے لکہتا ہی عن عائشہ وغسل ثلاث غسلات
واحدۃ بالماء القراح وواحدۃ بالماء والسدر وواحدۃ بالماء والکافور اور محدث مذکور بعد حدیث مسطور لکہتا ہی ای
والغسلۃ التی کانت بالماء القراح کانت بعد الغسلۃ التی بالسدر فہی المزیلۃ وفی کلام ابن الجوزی فغسل رسول اللہ فی المرۃ الاولی بالماء
القراح وفی الثانیۃ بالماء والسدر وفی الثالثۃ بالماء والکافور الخ اور اسی کتاب مین تہوڑی عبارت کی بعد حال تکفین نبوی
مین دیکہین کہ بعد تفصیل وجوب اثواب ثلثہ وکم وزیادہ لکہا ہی کہ پیغمبر خدا کو سات پارچہ کا کفن دیا گیا جس سے کہ ناصح صاحب
تبرا اور تحاشی ظاہر کرتی ہین چنانچہ یہہی عبارت محدث مذکور وفی روایۃ کفن فی سبعۃ اثواب وبعد تکفینہ وذلک یوم الثلثا
وضع علی سریرہ الخ نہین معلوم ناصح صاحب کس نیند سوتی ہین مگر اتباع باب مدینۃ العلم کو گم جانا ان گم نام ناصح صاحب نے
بہہ اپنی دیہات وقصبات مین شاید ملا جیو سو لوجیو مولوی کو صاحب دہاقین سفہا مین جو کہلانی لگی تو سچ مچ ملا اپنی تئین
جاننی لگی اور عالم ہی سمجہنے لگی کہ علمای ذوی الاکرام اور محدثین اہلبیت رسول انام علیہم الصلوۃ والسلام کے خدمت مین
فقط ظلمت وغلاظت سی پیش آنی لگی حال آنکہ ظاہر ہی کہ کتنی انمین سادات اولاد رسول مقبول ہین اگر بالفرض گمراہ بہی

جانتی تو قیام سنت کا دعوی رکھتی ہو ہدایت وارشاد فرماتی ہو سب وشتم یعنی جو جب سے کہ تحاشا اور انکار پر صغار و کبار مین
ہی اور خاصہ مذہب عالی متعالی کا مشہور کر رکہا ہی اگر برا بہی جانتی ہو اور رسول کو مانتی ہو تو اپنی ہان خود دیکہی کتاب
موت شیخ دولت آباد مین حدیث موجود ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی الصالحون للہ والطالحون لی پہر او سپر بہی کچہہ خیال نہین
تو سنت سنیہ ہی اپنی عادل خلیفہ صاحب کی بخاری مین جنکی حق مین خطاب افظ اغلظ ہی اور موجود ہی کہ بارشاد کلمہ ندیان اپنے
ظاہر مانی ہوئی پیغمبر صلعم کے جناب مین پیش آئی تو یہہ مقتدی اونکی آل و احبای پیغمبر کے حق مین جو چاہین سو فرمائین اجر ہم علی اللہ
غرض یہ ناصح صاحب عجیب نسخہ اور تحفہ معجون معلوم ہوتی ہین جنکی قول و اقوال و حقیقت حال کا کچہہ ٹہکانا نہین معلوم نہین کہ برد
مین سنیونکی کون صاحب قال پیدا ہوئی ہین جنکی مقال و احوال بموجب تصریحات ائمی محدثین و محققین رجال کے بموجب احادیث
اپنی صحاح کی ماصدق علیہ دجال کی ہین کہ بہتیری باتین جو خود کتب صحاح ستہ مین اہنین کی مصرح و موجود ہین جناب ممدوح
اونکی بہی منکر معلوم ہوتے ہین الحق صدق رسول اللہ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون الحدیث اگر سنی ہین تو اونکی
کتب پر عمل چاہیی آپ کو یہ پردہ عصبیت کا ہی کہ کوئی بات جو شیعہ اہلبیت ظاہر کرتی ہون یا کہتی ہون گو کہ اپنی کتابونمین وہ
بات موجود ہو لیکن اونکو بلی محابا منع کرنا اور وضع و افترا و کذب و اختراع کہدینا ضرور معلوم نہین کہ بجز سبق الفاظ وضع
و اختراع اور کذب و افترا اور کلمہ کلام بہی انہین یاد ہی یا نہین یا مشق مین اور زبان زد آپ کی یہی کلمات ہین یا یہی
مرغوب طبع ہین کہ کوئی بات فرماوین ترجیع بند اوسکا یہی ہی اور نہین جانتی کہ یہ علامت نفاق کی ہی اگر دیکہا نہ صاحب
کو اپنی بخاری و مسلم کی حدیث جو خود انکی خلیفہ زادی عبد اللہ ابن عمر سی ہی یا نہین اپنی خلیفہ صاحب کو دیکہین کہ لوگونسی کو
پہرلی تہی کہ اس شخص مین کونسی علامت نفاق کی ہی چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا یاد کرین کہ حذیفہ رضی وجود اون پر سفرہ
طعام جناب ممدوح کو نشان دیتہ بہی بتلادیا اور جس جس طرحکی تقریر کے سب اوپر لکہی گئی اونکی نسبت تو اوسی یاد کرنا چاہیے
اور خود لبنت سنیہ اونکی کسی سے اپنا حال حقیقت بہی دریافت کرین اور جو شاید ندریافت کرین تو ہم ہی پوچہی جناب کو ہدایت
کردیتی ہین کہ اس حدیث کو اپنی ہانکی مشارق مین دیکہین متفق علیہ بخاری و مسلم کے ہی اور خود عبد اللہ بن عمر سی ہی کہ علامات
نفاق و تقسیم منافقین اوس سے ظاہر ہوتی ہی فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی اربع من کن فیہ کان منافقاً خالصاً و من کانت فیہ خصلۃ
منہن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب و اذا عاہد غدر و اذا خاصم فجر یعنی چار چیزین
ہین کہ جسمین وہ چارون ہون تو نرا منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہو اونمین سی تو اوسمین ایک خصلت ہی نفاق مین سے
یہانتک کہ اوسکو چہوڑ دیوے ایک یہ کہ جب امانت دار کیا جاوے تو خیانت کری ایک یہ کہ جب حدیث کری یعنی کچہہ بات کہی روایت کری تو
جہوٹ بولی ایک یہ کہ جب قول و اقرار کری وعدہ کری عہد کری تو اسکی خلاف کری ایک یہ کہ جب کچہہ گفتگو منازعت کی خصومت
کی کری تو فسق اور بہتان کام مین لاوے ناصح صاحب اب غور کرین کہ یہہ علامات حضرات اور حضرات کی حضرات مین ہین یا نہین سو
اونکی تو اللہ سی جو بنی سو حشر کو آپ ہی اونکی علم کے نیچی دیکہہ لین گے اور ہم بہی کو اے قسیم النار و الجنۃ کے سایہ مین تماشا دیکہین
گے مگر آپ بہی غور کرین کہ امانت نفیس بیش بہای رسول کبریا مین جسکو کہ پیغمبر ثقلین فرما گئے تہی بمجرد وفات سرور کائنات صلعم
کیا امانت دار یکو کام فرمایا اور کیا عہد رسول مقبول سی تحت شجرہ کیا اور جنگ حنین وغیرہ مین کسطرح شکست کو کام فرمایا

اور اصحاب البقر اور اصحاب الشجرہ پکاری گئی کہ سرگروہ اونکی حضرات ثلثہ مقتدای ناصح صاحب کتب تواریخ مین موجود ہین
اور روز غدیر خم بیعت خلیفہ منصوص کی اور مبارکباد تک دی بلکہ مودات سید علی ہمدانی شافعی مین حدیث ہی خود جناب عمر
بن الخطاب سی کہ خود فرماتی ہین کہ اوس روز ایک گبرو جوان خوبصورت مجمع مین میرے پاس کہڑا تہا بہت پاکیزہ خوشبو اور کہا
کہ جو شخص اس بیعت کو توڑیگا وہ منافق ہی چنانچہ جب یہ نقل علامت آب نی جناب پیغمبر خدا سی خود بیان کی تو حضرتؐ نی فرمایا
کہ وہ کہنی والا جبرئیل تہا ای عمر اوسنے چاہا کہ تاکید کری تم پر اس بات کی جو کہ مینی کہی ہے درباب علیؑ کے یہ حدیث طویل ہے
حرزاً للطوالۃ حاصل مضمون حقیر نے لکہدیا ہی ناصح صاحب بغور اسکو تطبیق دین حدیث موجودہ کتاب مودات سید علی ہمدانی
سی کہ مولوی رشید الدین خانصاحب تک اس کتاب کی توثیق فرماتی ہین حدیث کا سرا بہی سہولت تلاش کے لئی لکہدیا جاتا ہی
یہ ہی عن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول اللہ علیا الحدیث پہر ناصح صاحب حال سقیفہ بنی ساعدہ مین دیکہین کہ اول اس
عہد بیعت کو باوصف تاکید جبرئیل و رسول مقبولؐ کسنے توڑا اور بہتیرون نی مثل طلحہ و زبیر جو عشرہ مبشرہ ناصح صاحب مین شمار
کئی جاتی ہین بحضور اور بیعت جماعت مہاجر و انصار عہد مقبولۃ الخلافت ناصح صاحب یعنی عہد بیعت خلیفہ ظاہری و باطنی مین
عہد بیعت منعقد کب اور پہر شکست و غدر کو کام فرمایا چنانچہ خود عبد اللہ بن عمر خلیفہ زادہ ناصح صاحب دونو کو ملامت کرتی تہی
کہ علی بن برہان الدین شافعی محدث فضیحت کاری انکی اپنی کتاب انسان العیون مین ظاہر کرتا ہی کہ یہ مقولہ عبد اللہ بن عمر ہی بخطاب
طلحہ و زبیر انکثتما بایعتما ونکثتما اور بہتیری حدیثین مثل حدیث مسح خفین اور غسل رجلین وغیرہا پیغمبر پر بنالین کہ کتب احادیث
اور کتب رجال سی توضیح و تنقیح ان امور کے عقیل و منصف محقق پر ظاہر ہوتی ہی اور مخاصمت مین کیا کیا فظاظت و غلاظت کو کام
فرمایا کہ یہ تمام حالات کتب عقاید و تاریخ و حدیث حضرات سی خود مقتدایان حضرات کی تصریح سی نمایان ہین کہ علامہ تفتازانی
خود محقق جناب کی شرح مقاصد مین سوای عذر و اعتلال حسن ظنی علما دوسرا کلمہ نہین کہہ سکتی چنانچہ جو شخص مفصل دیکہنا چاہی وہان
دیکہی حقیر حرزاً للطوالۃ تہوڑی سی عبارت اونکی ضرور بطریق نمونہ اس جگہہ بہی لکہدیتا ہی ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات
علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والذکر علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم
والفسق وکان الباعث علیہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس
کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء لحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا لہا محامل وتاویلات
بہا یلیق بہم وذہبوا الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق انتہی موضع الحاجۃ ماحصل تحریر علامہ یہ ہی کہ صحابہ سی
جو محاربات اور منازعات وقوع مین آئی کتب تاریخ مین ہین اور ثقات سی مذکور ہین صریح اور ظاہر دال ہین کہ بعضے صحابہ
[illegible] طریق حق سی گذر گئی اور حد ظلم و فسق کو پہونچی اور باعث اس فسق و ظلم اور برگشتگی کا کینہ اور عناد اور حسد تہا اور
شدت خصومت اور طلب ملک و ریاست اور میل طرف لذات اور شہوات نفسانیکی کیونکہ ہر صحابی معصوم نہین تہا اور ہر شخص
جسنے پیغمبرؐ سی ملاقات کی موسوم بخیر نہین ہی یعنی بہتیری فاسق فاجر منافق بہی تہی مگر علمانی بسبب اپنی حسن ظن کے ساتہہ
اصحاب رسولؐ کے محامل تاویلات ذکر کئی ہین موافق اونکی لیاقت کی اور محفوظ کیا ہی تفسیق و تضلیل سی ہمیں اب ناصح صاحب اپنی
ہانکی خود تواریخ و حدیث دیکہین کہ سرگروہ اون مشاجرات کی کون کون صاحب تہی یہانتک کہ لکڑیان لیکر خانہ بنت رسولؐ

رسول بہلا انکو کون صاحب کہ قطع نظر احادیث جمع بین الصحیحین اور جمع الجوامع وغیرہا کہ محتوی لکڑیان لیجانی خلیفۂ ثانی دل
ناصح کے ہین واسطی جلانی دولت سرای بضعۂ رسولؐ کی کہ حرم رسول مقبولؐ تہا خاص اقرار اور عذر بدتر از گناہ پیر عزیز ناصح
صاحب کا تحفہ مین بہی موجود ہی کہ باب مطاعن مین لکہتی ہین کہ وگفتن اینکہ کہ من خواہم سوخت و جہش امیست کہ این تہدید و تخویف
الی قولہ خانہ را بر شما خواہم سوخت ناصح صاحب ذرا دیکہین تحفہ مین اور گریبان مین مونہہ ڈالین المختصر دیکہین ناصح صاحب کہ وہ کون
صاحب تہی نفس رسولؐ پر کیا کیا شدتین کین حدیث بخاری اوپر دیکہہ چکی ہین یاد کرین کہ چہہ مہینی بعد وفات رسولؐ کی بعد وفات
بضعۂ رسولؐ لبسبب انصراف وجوہ ناس کی نفس رسولؐ خواہان مصالحہ ہوئی آور بموجب تصریح بخاری کی روادار آنی اون علیہ السلام
کی ہنوئی لبسبب اون شدتون اور مکروہات کی جو اوس سے پونہچی ہین اور باقی تمام اس قسم کے حالات کہ طول وطویل ہین جنسے
کتابین بہری پڑی ہین ہر صاحب ہوش دیکہہ سکتا ہی یہ مختصر گنجایش اونکی نہین رکہتا ہی یہہ تو حال ہی مقتدایان ناصح صاحب
کا جنہین کلہم عدول تصور فرماتی ہین اب ناصح صاحب اپنا حال خود اپنی دل مین غور کرلین کہ کیا کیا سچی باتین بولتی ہین اور کیا
عہد کیا شروع تحریر مین راست بازیکا اور خود فرمایا ہی کہ ازراہ عجز کے کہتا ہون نہ ازراہ تکبر اور خودنمائی کی جسکی بدلی مین
سادات اور ہواداران اولاد فاطمہ بضعۂ رسول مقبولؐ پر بہتان ہذیان اور بدکلامیان اور خودنمائیان کلام عاشی ظاہر
اور باہر ہین اور کبر وغرور اور کذب وزور خصومت کی بہری ہوئی ہو ہونگی مرتکب ہوئی ہین لازم ہی کہ بوسطہ رسولؐ و آل رسول
پروردگار عالم سی دعا کرین کہ یہ علامتین نفاق کی حق تعالیٰ اونسی رفع کری ہرچند حسب مصرحہ صدر مقتدا اونکی اوس شخص
کو ملامت فرماتی تہی اور فضیحت کرتی تہی جسنے پیغمبر خداؐ سی اسکی دفع کی دعا چاہی تہی تو ناصح صاحب ہمارا نصیحت ونکی فضیحت کے
آگی کاہی کو سنینگے لیکن نظر باتباع اور اسوۂ صحابہ انت منہ رد الکل قوم ہاد کہ تصریح اسکے اونکی صاحب صواعق کے تحریر سے
ہویدا ہوچکی ہی بتقاضی اسکی کہ مومنین کو مولا مومنینؑ کے ساتہہ اسوہ واقتدا ہی ہمنی اپنی طرف سی خالصۃ للہ جتا دیا آگی
وہ جانین اور اونکا کام قال جل جلالہ وعم نوالہ من ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ سبحان اللہ آپ فرماتی ہین کہ لازم ہوا پہر کہ ادعا بارہ
اماموں کی سی ایک کی پیچہی ایک کی معصوم ہونیکی اونکی اور ہونی علی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ بلافصل اور غایب ہونی امام مہدیؑ کی جسے
جو ہنین کتابونمین تمہارے ہین بازآؤ التماس تالبع باب مدینۃ العلم نہین معلوم یہ تابع فاروقی کیا کلمات ہذیانی نشۂ نبیذ
فاروقی مین بکار اوٹہی ہین بعض نعجبش نا واقف حال نبیذ نوشی فاروقی سی جسوقت کلمہ نبیذ فاروقی کسی اہل حق کی زبان سی
سنتی ہین نوبت تربہراور نیلی پیلی با چشم خون آلودہ ہی اشتیا رشت منت کو آمادہ ہوجاتی ہین بات اصل مین یہہ ہی کہ خود
تو کتاب دیکہتی نہین کبہی کہائی شنی سنائی بات پر عمل ہی اور اکثر سنی مسلمان اسلئی حقیر نشر حدیث موجودہ صحاح ستہ مین کا
جو کہ صاف تصریح کرتا ہی نبیذ نوشی پیراون جناب کی تا بوقت مرگ انکی اس جگہہ لکہدیتا ہی جامع الاصول مین حدیث بخاری ہے
عن عمرو بن میمون بیچ حرف رخ کے ملاحظہ کرین کہ بعد زخمی ہونی عدالت پناہ کی لکہا ہی وقائل یقول اخاف علیہ وقائل یقول
لاباس بہ فاتی بنبیذ فشربہ فخرج من جوفہ ثم اتی بلبن فشربہ فخرج من جوفہ فعرفوا انہ میت انتہی لازم ہی کہ ناصح جیو ہوش مین
آوین اور اپنی کتابون کو آنکہین کہولکر دیکہین نہین تو اونسبکو جلاکر اپنی خواہش بموجب ایک مجموعۂ صحاح جدید اختراع
فرماوین جب ایسا کلمہ مونہہ سی نکالنا زیبا ہو یعنے نسبت نبیذ اونکی طرف طرف کتب حقہ کی تب چاہیی تہی جب اپنی صحاح

مین یہہ باتین نہوتین اگر صحاح ستہ اور اور کتب صحاح وسنن وغیرہ کتب عربیہ پر عبور نہین ہو نہین بہ تبعیت جاہلین وقائلین
لولا علی لہلک عمر کی ملا یا ملازادہ بن بیٹہی ہین تو معارج النبوۃ شواہد النبوۃ وغیرہ تو صاف فارسی عبارت کی کتابین ہین اور
اونسی نہ سمجہین تو وہ مخزن حکیم نصر اللہ خان حنفی قادری کی تو اردو زبان مین ہی ذرا آنکہین کہولکر دیکہین اور
ناصح صاحب کی جو نصیحت یافتہ اور ہم کیش ہین اونہین لازم ہی کہ اونہین دیکہکر کلمات ضلالت آیات ناصح صاحب کو ہذیان تصور
کرین اگرچہ تمام کتب نصیحت مآب واسطی فضیحت اونکی ادعا کی خود بہری پڑی ہین کہ نقل واعادہ اونکا تمامہ متعذر ہی مگر واسطے
بیدار اونکی خواب غفلت سی کچہہ تہوڑیسی حدیثین انہین مین کے یہان بہی لکہی جاتی ہین کہ واسطی صفر اشکنی توابع ان سقائی
صاحب کی کافی ووافی ہین جنمین کچہہ دقت اور تاویل کو بہی راہ نہین ہو سکتی حدیث معتبر صحیح ترمذی مین ہی عمران بن حصین سے
کہ فرمایا رسول خدا نے ما تریدون فی علی انہ منی وانا منہ وہو ولی کل مومن بعدی یعنی کیا چاہتی ہو در باب علیؑ کے تحقیق علیؑ
مجہسے ہے اور مین علیؑ سی اور وہ ولی ہر مومن کا ہی بعد میرے اور قصہ صدور اس کلام معجز نظام کا مختصر یہ ہی کہ جناب امیرؑ کو پیغمبر خدا نے
امیر کرکے لڑائی پر بہیجا تہا سو ایک لونڈی پر حضرت امیرؑ نے تصرف کیا اور چار آدمیون نے پیغمبر خدا سی شکایت کی آپ غضب ہوئے
اور تین دفعہ فرمایا ما تریدون فی علی انہ منی الحدیث جسی صاف اولی بالتصرف ہونا یعنی خلیفہ ہونا جناب امیرؑ کا بعد جناب پیغمبر خدا
بلافصل ظاہر ہی اور یہ حدیث خاص صحیح ترمذی کی ہی کہ مقید بقید لفظ بعدی ہی سو حقیر نے یہی حدیث اسلئے لکہی کہ میان عبد العزیز
پیر و مرشد ان ناصح صاحب کے حدیث من کنت مولاہ وغیرہ مین خواہان لفظ بعد کے اپنی تحفہ مین ہوئے ہین اور فرما گئی ہین کہ اگر لفظ
بعد ہوتا تو مفید خلافت بلافصل ہوتا سو عنایت الہی یہ ہی کہ خاص صحاح ستہ کے صحیح مین یہ حدیث بہی موجود ہی اور محل
صدور کلام موصوف بجز اولی بالتصرف ہونیکی معنی دوستی کی ہرگز اس جگہ نہین قرار دینی دیتا کیونکہ شکایت تصرف کی ہوئے
تہی کہ اسکا انکار خود صاحب تحفہ تک نہین کرسکتی اور جو بعد اسکی ہذیان سرائی کو کام فرماوین تو صحیح ترمذی وغیرہ صحاح
صحاح اپنی کو جہٹلانا ہی اور کہلکر مکر جانا ہوگا نسخہای کہنہ صحیح ترمذی موجود ہین علی الخصوص نسخہ مطبوعہ مطبع نواب
کہ نسخہای معتبر و معتمد سی بہت صحت سی چہاپا اوسکا ظاہر کرتی ہین اور ابہی دہلی مین چہپا ہی جو شخص چاہی دیکہہ لی بلکہ محمد خاوند
شاہ روضۃ الصفا مین بدین عبارت بتصریح لکہتا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا نے یا بریدۃ اتقطع فی رجل لا ولی الناس بکم بعدی
یعنی ای بریدہ کیا قطع کرتا ہی تو خویشی کو بیچ ایسی مرد کی کہ ہر آئینہ وہ سزا وار تر لوگونکا ہی بعد میرے یعنے اولی بالتصرف
صاف موجود اور ظاہر ہی بے کہسے اور تفسیر زاہدی مین آیہ نجوی کے تفسیر مین ذرا آنکہونکو کہولکر دیکہین کہ جسوقت مولا مومنین
نے سوال کیا ہی پیغمبر خدا سی کہ ما الحق یعنی کیا ہی حق تو جواب دیا آپ نی کہ الحق اذا انتہی الولایۃ الیک یعنی حق وہ ہی کہ
جسوقت منتہی ہو خلافت طرف تیری کہ بیان اونکی پیر عزیز تک کو کوئی تاویل نہین کیونکہ دوستی کے معنے کلمہ انتہی ہرگز
نہین جمنی دیتا اسی جگہ سی ہی کہ صاحب روضۃ الاحباب وغیرہ سرگروہ عزیزیہ روز جلوس جناب مولا مومنین کا بعد قتل
خلیفہ ثالث جو حال لکہتا ہی تو صاف لکہتا ہی دیکہین کہ پہلا خطبہ جو جناب مولا مومنینؑ نے ارشاد کیا شروع اوسکی یہ ہے
الحمد للہ علی احسانہ قد رجع الحق علی مکانہ یعنے شکر خدا اوپر احسان اوسکی تحقیق رجوع کیے حق نے اوپر مکان اپنی کی اسی جگہ سی
کہ خواجہ معین الدین چشتی پیر پیران عزیزیہ واحزاب عزیزیہ صاف کہتے ہین اپنی دیوان مین آنست شہ مخنث کہ در روز الست

داد ند جہانیان بہ پیمائش دست بر تخت نبی تا کہ علی پا نگذاشت میدان یقین کہ حق بکرسی نہ نشست اسی جگہ سے یہ مولانا
دم سرگروہ ملایان ناصح صاحب درباب مولا مومنین دیکھ لیں مثنوی میں بی تحاشا کیا کہہ اوٹھا ہی تو تاریکی علی را دیدہ
زان سبب غیری بر دبگزیدہ مناقب ابوبکر ابن مردویہ مین ناصح صاحب دیکھین کہ ہمنام اور ہمکمال تابعان خلیفہ اول ناصح
صاحب سی ہی ابی سعید خدری سی لکھتا ہی کہ بعد ماجرای بیعت غدیر خم اور ذکر حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ حسان بن
ثابت نی عرض کے رسولخدا سی کہ اس باب مین مین کچھ ابیات کہون اور اجازت پائی تو ایک قصیدہ کہا یہ شعر اسمین
کا لکھا جاتا ہی فقال لہ قم یا علی فانی رضیتک من بعدی اماما وہادیا یعنی پس کہا رسول خدا نی کہ کہڑا ہو ای علی تحقیق
مین راضی ہون تیری لئی کہ بعد میرے تو ہادی او امام ہی اور یہی ابوسعید خدری سی احمد بن نزار حسینے حسکانی سرگروہ ناصح صاحب
کا لکھتا ہی کہ جب آیہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی تو فرمایا پیغمبر خدا نی الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا
برسالتی وولایۃ علی بعدی یعنی شکر کرتا ہون مین خدا کا اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت اور رضا اوسکی ساتھ نبوت
میری کی اور ولایت علی کے بعد میرے چنانچہ اسی جگہ سے ہے کہ سعد شیرازی بی تحاشا آخر کہہ اوٹھا سعدیا آخر زمن تا چند می بری گو
نیست بعد از مصطفے مولا ما الا علی ناصح جیو بغور دیکھین کہ یہی شیخ ایک جگہ منقبت مین مولا مومنین کے کہتے کہتے بی ساختہ
بول اوٹھا ہی ہزار بار بترازینش گفتم ای ناصح کہ جانشین رسول خدا علی ولی است اور شیخ فرید الدین عطار بزبان انصار
حال روز بیعت سقیفہ مین صاف لکھتا ہی کہ بنی ہاشم او بعض انصار کا یہی مقولہ رہا ز مشرق تا بمغرب گر امام است علی و آل او
ما را تمام است ذرا کتاب مظہر العجائب شیخ مذکور کو بھی ناصح صاحب دیکھین کہ بموجب احادیث صحاح ناصح صاحب صاف فارسی
زبان مین کیا کیا بی کہٹکے لکھتا ہی کتب کلامیہ مبسوطہ مین صدہا احادیث اور آیات نص خلافت مولای مومنین خاص
ناصح صاحب کے صحاح ستہ او تفاسیر سے بہری پڑی ہین ذرا آنکھین کہولکر دیکھین حرز اللطافۃ صرف دو حدیثون پر یہان
اکتفا ہوا سفینۃ النجات فارسی عبارت مین مختصر سی کتاب ہی قریب ایکسو کتاب حدیث و تفسیر ناصح صاحب کی کتب سی اسمین
احادیث ثبوت خلافت بلافصل مولا مومنین بصراحت مین ناصح جیو اوسی دیکھین اور شرماوین اور اپنی خلیفہ عادل کے
مبارکباد دینی او امیر المومنین کہنے کو یاد کرین اور گریہ و بکا اور برات اختیار کرین کہ وہ اونکی چہپانی کا بھی ہیچ نہ لگے
ہین ناصح جیو پہر ایسا کلمہ موہنہ سی نہ نکالین یا اپنی کتابونکو پایۂ صحت و اعتبار سی ساقط کرین اور درباب توضیح ائمہ اثنا عشر
صحیح بخاری مین جابر بن سمرہ سی ہی کہ قال رسول اللہ یکون بعدی اثنا عشر امیرا الی آخرہ حاصل کہ فرمایا رسولخدا نی کہ بعد
میرے بارہ پیشوا ہونگی صحیح مسلم مین ہی کہ فرمایا لایزال الدین قائما حتی یقوم الساعۃ وعلیہم اثنا عشر خلیفۃ یعنے ہمیشہ دین قایم
اور برپا رہیگا قیام قیامت تک یہانتک کہ اوسپر بارہ خلیفہ ہونگی صحیح ترمذی او جامع الاصول مین یون لفظ ہین
لایزال ہذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ مودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہی کہ فرمایا رسولخدا نی بعدی
اثنا عشر خلیفۃ من بنی ہاشم یعنے میرے بعد بارہ خلیفہ مین اور سب بنی ہاشم ہین اور ایک جگہ مودات مذکور مین سلیم بن قیس سے
ہی عن سلمان قال دخلت علی النبی فاذا الحسین علی فخذیہ وہو یقبل عینیہ ویقبل فاہ ویقول انت سید ابن سید وانت
امام ابن امام وانت حجۃ ابن حجۃ ابو حجج تسعۃ تاسعہم قائمہم الحاصل سلمان فارسی کہتے ہین کہ مین حاضر ہوا بیچ خدمت

صحیح بخاری
صحیح مسلم
صحیح ترمذی
مودات ہمدانی

پیغمبر خدا کی اوسوقت کہ حضرت امام حسینؑ دونون زانو و نپر بیٹھے تھی اور آنحضرتؐ دونون آنکھین اونکی چومتی تھی اور دہن مبارک کو اونکی بوسہ دیتی تھی اور فرماتی تھی کہ تو امام بیٹا امام کا ہی اور حجت بیٹا حجت خدا کا اور باپ نو حجت خدا کا ہی کہ نوان اونکا قایم اونکا ہی یعنی صاحب العصر و الزمان کہ اونہین قایم آل محمد کہتی ہین اور یہی حدیث بعینہا مناقب خطب خوارزم مین بھی ہی اور سنی شیعہ سبکی ہان قایم حضرت امام مہدی آخر الزمان کو کہتی ہین چنانچہ صواعق محرقہ ابن حجر مین تصریح اس بات کی ہی مشکواۃ مین ہی صحیح ترمذی سی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ لعلی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری و غیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی ہذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری و غیرک اور محقق دہلوی کتاب ترجمہ مین جو تصریح کرتا ہی لکھی جاتی ہی گفت ابو سعید خدری گفت آنحضرت مر علی را یا علی ای علی روا نیست مر ہیچ یکی را کہ جنب بگذرد درین مسجد جز من و جز تو اتفاقا در خانہ آنحضرت و در علی مرتضی و مر ایشان در مسجد واقع شدہ بود و جایز است مر کسی را کہ در راہی کہ از ان راہ می گذرد وی بیچ نہ مسجد واقع شود و اگرچہ جنب باشد از مسجد بگذرد و لہذا قید کرد و فرمود در این مسجد یعنی درین مسجد کہ مر واقع شدہ ضرورست مرد را ان بخلاف سائر مساجد گفت علی بن منذر پس گفتم ضرار ابن صرد را چیست معنی این حدیث گفت ضرار بن صرد حلال نیست مر ہیچ یکی را کہ راہ ساخت او را در حالت جنابت جز من و جز تو علاوہ اسکی اسی مضمون کی حدیث بعینہا مناقب ابن مغازلی شافعی مین معہ نام حسنینؑ کی ہی سچ جسکو کچھہ بھی بصیرت ایمانی اور طہارت قلبی ہو تو جانینگی کہ مطہر و معصوم ایسی تھی کہ جہان اور ونکو بی طہارت جانا منع ہی یہ مجاز ہین اور ہمیشہ حکم طہارت ہی اور ابن عباس سے مودت مین یہہ حدیث ہی قال رسول اللہ انا و علی و الحسن و الحسین و تسعۃ من ولد الحسین معصومون یعنی فرمایا پیغمبر خدا نی کہ مین اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو اولاد حسینؑ سی مطہر و معصوم مین فصل الخطاب خواجہ محمد پارسا معتقدی متعصب ناصبی صاحب کہ تادر شدید التعصب صلحب ہین لکھتی ہین فی نوادر الاصول عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال قال رسول اللہ النجوم امان لاہل السماء و اہل بیتی امان لامتی قال الشیخ ابو عبد اللہ فان اہل بیتہ من خلفہ من بعدہ علی منہاجہ و ہم الصدیقون بہم یدفع المکارہ عن اہل الارض و البلایا من الناس و بہم یمطرون و یرزقون لا یموت الرجل منہم حتی یاتی اللہ قد انشا من یخلفہ فہم خلفاء من الانبیاء قوم اصطفاہم اللہ سبحانہ و تعالی لنفسہ و استخلصہ لعلمہ لنفسہ یبدل اللہ اخلاقہم مطیبا و طہرہا و صفاہا کلمات رجل اہل اللہ مکانہ مثلہ انتہی الحاصل کہ ایاس بن سلمہ اپنی باپ سی روایت کرتا ہی کہ کہا اوسنی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ ستاری امان مین واسطی اہل آسمان کی اور اہلبیت میری امان ہین واسطی امت میری کی اور کہتا ہی کہ کہا شیخ ابو عبد اللہ نی تحقیق اہلبیت پیغمبرؐ کی وہ ہین کہ بعد اوسکی کے ہین اور وہ صدیق ہین کہ بسبب اونکی دفع ہوتی ہین مکارہ اہل زمین اور بلائین لوگونسی اور بسبب اونکی لوگ مینہ برسائے جاتی ہین اور رزق دئی جاتی ہین نہین مرتا کوئی شخص اونمین سے یہانتک پیدا کری خدا تعالی اوس شخص کو کہ خلیفہ ہو اوسکا پس وہ خلفا ہین انبیا کی اور وہ قوم ہین کہ برگزیدہ کیا اونکو خدا تعالی نی اور خالص کیا ہی اونکو ساتھہ علم اپنی کے تبدیل کئی خدا تعالی نے اخلاق اونکی پس پاک کیا ہی اور طاہر کیا ہی اونکو اور صاف کیا اونکو جسوقت کہ مرجاتا ہی کوئی شخص یعنی اہلبیت ممدوح مین سے تو بدل دیتا ہی خدا تعالی مکان اوسکی کو ساتھہ مثل اوسکی کے یعنی جب ایک امام اس جہان سے اوٹھہ جاتا ہی تو دوسرا امام اوسکی جگہ قایم ہوتا ہی اور مودات ذکو مین ہی عن علی کہ قال رسول من احب ان یرکب سفینۃ النجات و یستمسک بالعروۃ الوثقی و یعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیا بعدی و لیعاد اعداءہ و لیاتم بالائمۃ الہداۃ من ولدہ

نوادر الاصول

فانہم خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علی خلقہ بعدی وسادۃ امتی وقادۃ الاتقیاء الی الجنۃ حزبہم حزبی وحزبی حزب اللہ وحزب
اعدائہم حزب الشیطان یعنی جو شخص دوست رکہتا ہی اس بات کو کہ سوار ہو کشتی نجات پر اور تمسک پکڑی ساتہہ رسی مستحکم کے اور
چنگل ماری ساتہہ رسی یا عہد اور امان ہوسکے خدا تعالے کے تو چاہیی کہ دوستی اور ہوسکتی اور پیروی یعنی ما بعد آوری علیؑ کے
بعد میرے اور دشمنی رکہی دشمنِ علیؑ کو پس پیچہی ہوسکتی کری ساتہہ اماموں کی جو ہدایت کرنی والے ہین اولادِ علیؑ سی پس تحقیق وہ خلیفہ
میری ہین اور وصی میرے ہین اور حجت خدا ہین اوسکی خلق پر بعد میرے اور سردار ہین امت میری کی اور لیجانی والے ہین متقیوں کے
طرف جنت کی گروہ اونکی گروہ میری ہی اور گروہ میرے گروہ خدا کے ہے اور گروہ اونکی دشمنوں کی گروہِ شیطان ہی اور جو اخطب خوارزم
کی حدیث مرویہ سی بسبب اضلال اور دہوکہ بازی اپنی پیر عزیز کے ناصح صاحب کچہہ سرتابی کرینگی یا اوسپر کچہہ چون وچرا کو کام
فرماوینگی تو ابن حجر صاحب صواعق محرقہ کو کہ وہ پیر ومرشد عزیزیہ وبزرگان عزیزیہ سی مسلم ہی بلکہ خود میان ولی اللہ پدر بزرگوار
عزیزیہ وغیرہما اپنی بڑی بڑی سرگروہوں کو بی اعتماد کہنا اختیار کرینگی کیونکہ میان ولی اللہ خود توثیق ومدح سی اخطب کو یاد کرتے
ہین اور صواعق وغیرہ احادیث اخطب سی بہر پڑی ہین اور قطع نظر اسکی موید حدیث مرویہ اخطب صدہا اور محققین سے اونکی
مرویات موجود ہین اور شیخ محی الدین عربے صاحب فتوحات کہ اولیائے کبار اور اعاظم فضلائے روزگار سی ناصح صاحب کے ہانکا ہی
تین سو چہیاسٹہویں باب مین لکہتا ہی واعلموا انہ لابد من خروج المہدی لکن لایخرج حتی یملاء اللہ الارض ظلما وجورا فیملاءہا
قسطا وعدلا ولو لم یکن من الدنیا الا یوم واحد طول اللہ تعالے ذلک الیوم حتی یلی ہذہ الخلیفۃ ہو من عترۃ رسول اللہ من ولد
فاطمہ رض وجدہ الحسین ابن علی ابن ابیطالبؑ ووالدہ الحسن العسکریؑ ابن امام علی النقیؑ ابن الامام محمد التقی بالتاء ابن الامام علی ابن موسی الرضاؑ
بن الامام موسی الکاظمؑ بن الامام جعفر الصادقؑ بن الامام محمد باقرؑ بن الامام زین العابدینؑ بن الامام حسینؑ بن الامام علی
ابن ابیطالبؑ الی آخر ما قال یعنی جانو تم کہ ضرور ہی خروج مہدیؑ سی لیکن نہین خروج کریگا وہ یہانتک کہ بہر دیوی خدا تعالے
زمین کو ظلم وجور سی پس بہریگا اوسکو داد وعدل سی اور اگرچہ نہ رہے دنیا سی مگر ایک دن تو دراز کریگا خدا تعالے اس دن کو
یہانتک کہ صاحب تصرف ہو یہ خلیفہ اور وہ فرزندان واخص اقارب رسول خدا سے ہوگا اولاد فاطمہؑ سی جد اوسکا حسین ابن علیؑ
ابن ابیطالب ہی اور باپ اوسکا حسن عسکریؑ بیٹا امام علی نقیؑ بیٹا امام محمد تقیؑ بالتاء بیٹا امام علی موسی رضاؑ بیٹا امام موسی کاظمؑ
بیٹا امام جعفر صادقؑ بیٹا امام محمد باقرؑ بیٹا امام زین العابدینؑ بیٹا امام حسینؑ بیٹا امام علی ابن ابیطالبؑ کا اور شیخ عبد الوہاب
شعراوی کتاب مواقیت الجواہر مین اسطرح کلام طویل لکہتا ہی یہانتک کہ تولد حضرت صاحب العصر والزمان کا نصف شعبان سنہ ۲۵۵
ہجری کو بتصریح لکہکر اسی اعتقاد کو نسبت دیتا ہی اشخاص مفصلہ ذیل کو کہ سرگروہ ہین حضرتِ ناصح صاحب کی یعنی شیخ حسن عراقی
شیخ سید علی خواص شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی شیخ نور الدین مالکی شیخ محی الدین سی اور عبد اللہ بن محمد بن یوسف
شافعی کتاب البیان مین اور ابو المظفر جوزی کتاب خصائص مین اور احمد حنبل مسند مین اور ابن اثیر جامع الاصول مین اور
خوارزمی اربعین مین اور حافظ ابو نعیم اور ثعلبی امام مفسرین الکاسب قائل ہین موجود ہونیکی حضرت امام مہدیؑ کی وقس علی ہذا صدہا
حدیثین خود ان ناصح صاحب کی کتابون مین متواتر موید مضامین احادیث موجودہ کتب حقہ موجود ہین ناصح صاحب کو لازم ہے
کہ اون سب کتابونکو بہی مفتریات اور مخترعات محمد بن یعقوب کلینی اور ابن بابویہ اور شیخ ابو جعفر علیہم الرحمہ تصور کرکے سبکا رد کریں

بعبارت فتوحات بعینہا

از مواقیت الجواہر

اختیار کرین اور مثل اپنی خلیفۂ پنجم کے کہ بموجب مصرحہ تاریخ الخلفا اور قاضی عیاض ائمہ اثنا عشر مین اونکی ہی کاربند ہو وین
یعنی بموجب مصرحۂ مصابیح وکتاب ہادیہ مرتی وقت وہ بہی بت گلی مین ڈالکر اس دار العیش سے سدہاری تہہ نظر بمزید
مودت ومحبت صنمی قریش اور سنت اپنی خلیفۂ رشید کی بقول ہر کہ آمد برآن مزید کرد ایک شوالہ بنا کر مورت خلیفہ کی نصب کرین
اور مورتین گڑیونکی اور گہوڑی ذی جناحین کی کہ بموجب مصرح صدر بکمال ظہور ادای سنت خلیفہ بہی اور اثر خلقیت مادر مہربان
بہی متصور ہوگا اوسکی پاس پردہ مین رکہین اور دو چار جاریہ ہا مغنیہ بیچ مین لیکے لہو الحدیث کو کام فرما دین یا خود مع اپنی اخوان
واحزاب کی گرد اوسکی دف یا ڈہولکی لیکر جلوہ سامری کا نمایان کرین جیسے کہ حال ہی حضرات کی محدثین اہل ظواہر و بواطن کا
ناصح صاحب اور اونکی پیرو غصہ نفرماوین اس التماس پر کیونکہ حال اونکی خلیفۂ پنجم اور مادر مہربانکا تو اونکی کتب سے مفصل گذر چکا
دیکہہ لیوین اب حال لہو الحدیث کا سماعت فرمالیوین اور شرح عقاید عضدیہ اپنی علامہ صاحب کی دیکہہ لین کہ محدثین کے حق مین اپنی
ہانکی صاف لکہتا ہی واکثر المجسمۃ ہم الظاہریون المتبعون بظواہر الکتاب والسنۃ واکثرہم المحدثون اور کمال الدین محمد بن موسی الدمیری
الشافعی کتاب حیات الحیوان مین بہ نقل قرطبی ابو بکر طرطوسی کی زبانی جواب مین ایک سایل کے سوال پر جو لکہتا ہی ملاحظہ فرمالین
انہ سئل عن قوم یجتمعون فی مکان ویقرؤن شیئا من القرآن ثم ینشد شیئا من الشعر فیرقصون ویضربون بالدف والشبابۃ
فقال مذہب الصوفیۃ جہالۃ وضلالۃ وما الاسلام الا کتاب اللہ وسنۃ رسولہ اما الرقص والتواجد فاول من احدثہ السامری
لما اتخذ لہم عجلا جسدا لہ خوار قاموا یرقصون حولہ ویتواجدون انتہی موضع الحاجۃ یہ حال ہی حضرت کی حضرات محدثین واہل باطن کا
سو حضرت بہی اونہین کی سنت سنیہ پر اگر کام فرما دین تو عین مبارک اور زیبا ہی عنایت الٰہی یہ ہی اہل حق پر کہ بفحوای الحق
ابلج والباطل لجلج جو حدیث وروایت اہل حق کی ہان ہی ناصح صاحب کے کتب مین کہین نہ کہین اونکی تائید پایتہ بانثان ہر
ذی علم اتباع باب مدینۃ العلم نکال کر پیش کر سکتا ہی گو کہ تحریف وتسویل کو علمای نواصب نی بہت کام فرمایا ہی اور حقکو
چہپایا ہی اور جو اختراع وافترا علماء نواصب نے اور اونکی مقتداؤن نی کیا ہی اوسکا پتہ اور نشان افترا ہی خواہ صراحۃً خواہ
التزاماً انہین کی کتابون سے ہویدا ہو جاتا ہی الحق یعلو ولا یعلی صدق اللہ العلی الکبیر یریدون لیطفؤا نور اللہ واللہ
متم نورہ ولو کرہ الکافرون خدا شرماوی نواصب کو انہین شرم نہین آتی کہ جس چیز کا وجود اپنی کتابون مین موجود پاتے
ہین پہر اوس چیز کو مفتریات کیونکر کہتے ہین اصلا شرم نہین کہین نصرانیت پناہ اہل حقکو نسبت نصیریت کی دیتی ہین
ایسی کہنا چاہیی کہ میان صاحب ذرا آنکہین کہولکر کتب عقاید واصول اہل مذہب حقہ کی دیکہو جہان متواتر نصیری کو کافر لکہا ہی بلکہ
فرقۂ باطلہ مفوضہ وغیرہ کو مشرک اور مذموم اور ملعون مگر ہان جناب کو نصرانیت پناہ اور یہودیت دستگاہ اگر کہا جاوے تو بجا
اور زیبا ہی کہ مہتے دقت جناب فاروق عادل مقتدا آپ کی برخلاف سنت نبوی اور سنت اپنی بنائی ہوئے خلیفہ کے بہی خاص
بموجب قانون نصاریٰ کہ آئین نمبر ۱۳۳ وغیرہ قانون ہای انگریزی مین اب بہی تطبیق اونکی عمل کے موجود ہی یعنی تقرر خلیفہ
کو بنجایت پر سونپ گئی جسکا نام شوری واسطی دہوکا دینی اہل اسلام کی رکہا ہی چنانچہ تصریح اسکی تمام کتب تواریخ مین موجود
ہی کہ علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد وقاص اور عبد الرحمن ابن عوف کو مقرر کر گئی اور سرپنچ عبد الرحمن ابن عوف کو
کر گئی اور سوار سپاہی اونپر مقرر کر گئی کہ یہہ جہیون شخص ملکر اپنی رای متفق ایک شخص کے خلافت پر اپنی ہی مین سے کرین تو گویا

گویا تقرر خلیفۂ رسولؐ معاذ اللہ انکی رای مین مثل تقرر ایک لمبردار کی ٹہیرا کہ حکام نصاریٰ بہی جیسے آپسی سپاہی تجویز اکثر تا فیصلہ تعین کردیتی ہین یہ نصیحت علمای نصاری سی آپ کو پونہچی ہوگی مقام انصاف ہی کہ کسی دو یا زیادہ شخصون مین کوئی معرکہ نزاع یا مقابلہ نہین واقع تہا یا کوئی قضیہ جور و خاوند کا نہین تہا کہ متخاصمین نے رجوع کی تہی یا اپنے کسینے جبر کیا تہا یا کسی گروہ کثیر خوارج آئین نے مجبور کیا تہا یا دو گروہ کثیر اہل اسلام مین فساد خونریزی ہو رہی تہی جان و مال کے لاگو ہوگئی تہی کہ انہین حکم مقرر کرنے ضرور تہی ان پیروان نوصب کو ذرا شرم و حیا نہین کبہی تو کہتی ہین کہ پیغمبرؐ خلیفہ مقرر کرگئی تہی کبہی کہتی ہین تقرر خلیفہ امت پر ہی کبہی اجماع گروہ کثیر پر کہتی ہین پہر یہہ حال کہ چہہ آدمیون کی مشوری پر اور قرآن مین جو صاف بموجب آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اور آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یوتون الزکوٰۃ و ہم راکعون اور احادیث من کنت مولیہ فعلی مولاہ اور من کنت ولیہ فعلی ولیہ بعدی اور علی امیر المومنین و قائد البررۃ وغیرہا احادیث مصرحہ صد اولی الامر منصوص ہی او سطرف سی روگردانی ہی کوئی پوچہی ان عقل کے دشمنون سے کہ بہائی میان یہ طریقہ تقرر خلیفہ کا جو کہ ان عدالت پناہ خلافت دستگاہ نی ایجاد و اختراع کیا کونسی آیت کونسے حدیث بموجب ہی بجز قانون مرقومہ نصاریٰ کے اور مخالفت رسول مجتبیٰ او اپنی پہلی خلیفہ کے اور یہ اختراع و ابداع دین نبوی مین ہی یا نہین اور شبراً بشبر یہود و نصاریٰ یعنی امت سابقہ کی ہی یا نہین اور دیکہین کہ مظہر صدق حدیث لتتبعن سنن من کان قبلکم شبراً بشبر حدیث مصرحہ صد حذو النعل بالنعل و بالمطابقہ صادق ہی یا نہین زیادہ تفصیل اس امر کے باب امامت مین ہیچ کتب مبسوطہ کے جو شخص دیکہی تو قلعی ان با حیاؤن کی کہلتی ہے من شاء فلیرجع الیہا اور تفصیل حال میلان عادل ممدوح طرف یہودیت احادیث کثیرہ مشکوٰۃ سی ہویدا ہی جو شخص چاہی دیکہہ سکتا ہی کہ اکثر یہودیون کے کتابونکی ورق پیغمبرؐ کے حیات مین حضرت لی لی آتی تہی اور جہڑکیان کہاتی تہی اور پہر بہی باز نہ آتی تہی اور بعد وفات یارانہ کعب الاحبار کتب تاریخ سی ازبس ہویدا ہی کہ کسقدر تہا جو کہ علمای کاملین سے اونکی تہا مشکوٰۃ مین ہی عن جابر ان عمر ابن الخطاب اتی رسول اللہ بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التوریۃ فسکت فجعل یقرء و وجہ رسول اللہ یتغیر فقال ابوبکر ثکلتک الثواکل ما تری بوجہ رسول اللہ فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ رضینا باللہ ربا و بمحمد نبیا فقال رسول اللہ و الذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ و ترکتمونی و لو کان حیا ادرک نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی الحاصل کہ جابرؓ سی ہی کہ عمر بن خطاب آیا آنحضرتؐ پاس ایک نسخہ توریت لئی ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ یہہ نسخہ ہی توریت مین سے آنحضرتؐ چپ ہو رہی کچہہ نہ فرمایا اور عمرؓ پڑہنی لگا او سکو درانحالیکہ روئی پیغمبر خداؐ متغیر ہوتا تہا تب ابوبکر نے کہا روئی والیان رو دین تجہی نہین دیکہتا تو روی مبارک کو رسول خداؐ کے بسبب غصہ کے متغیر ہے پس کہا عمر نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ خدا کے غضب خدا و رسولؐ سے راضی ہین ہم ساتہہ خدا کے کہ پروردگار ہی اور ساتہہ رسولؐ کے کہ نبی ہی پس کہا رسول خداؐ نی قسم ہی اوسکی کہ جان محمدؐ کی اوسکی قبضہ مین ہی کہ اگر ظاہر ہو وی تمہارے لئی موسیٰ تو تم متابعت کرو اوسکی اور چہوڑدو مجہکو او رگمراہ ہی مین پڑو اور اگر موسیٰ زندہ ہوتا اور پاتا میری نبوت کو تو البتہ متابعت کرتا میری عقیل فہیم اس خطاب جناب رسالت مآبؐ سی غور کری کہ خطاب عتاب صرف میان ابن خطاب ہی کو تنہا نہین فرمایا بلکہ بصیغہ جمع فرمایا ہی فاتبعتموہ و ترکتمونی یعنی حقیقت اسمین شیخ اول اور اونکی اور ہم کیشونکی بہی ظاہر تہی پیغمبر خداؐ پر چنانچہ وقت آخر

ف۔ عمل خلیفہ عادل بر قانون نصاریٰ

ف۔ تقرر خلافت بر شوریٰ

ف۔ تنبیہ

زمان وفات جو آیہ فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم
بمخاطبہ اصحاب متخلفین جیش اسامہ فرمایا کہ خاص حضرات ثلثہ نوصب اونمین تہی اور اہنین جیسی اور مہاجر و انصار بہی تہی جو
پیغمبر خدا نی ارشاد کیا وہ سب اسی قسم کے تہی کہ انجام کو باہلبیت طہارت کسطرح پیش آئی لیکن سردار اور سرگروہ اونمین جناب
عدالت مآب تہی کہ بعد وفات جناب پیغمبر خدا خاص جناب خلیفہ اول ناصح صاحب نی بہی اونکی خطاب مین آیہ افان مات او قتل
انقلبتم علی اعقابکم اوسوقت بہی بتاکید تلاوت کیا جسوقت کہ وفات پیغمبر خدا کا انکار کرتی تہی چنانچہ تفصیل اسکی حسب مصرحہ
صدر مدارج النبوہ اور دفتر اول روضۃ الاحباب و تاریخ ابو الفدا اور صحاح مین موجود ہی اور فتح الباری شرح بخاری مین
اخیر نوین جلد مین ہی جابر سے قال نسخ عمر کتابا من التوریت بالعربیۃ فجاء بہ الی النبی فجعل یقرءہ و وجہ رسول اللہ یتغیر
فقال رجل من الانصار ویحک یا ابن الخطاب الاتری وجہ رسول اللہ فقال رسول اللہ لا تسئلوا اہل الکتاب عن شیٔ فانہم
لن یہدوکم وقد ضلوا وانکم اما تکذبوا بالحق او تصدقوا بالباطل واللہ لو کان موسی بین اظہرکم ما حل لہ الا ان یتبعنی جابر
کہتی ہین کہ لکہی عمر نے ایک کتاب توریت سی لغت عربی مین اور لایا اوسکو بیچ حضور آنحضرت کی پس شروع کیا پڑہنا اوسکا
اور روی مبارک آنحضرت کا متغیر ہوتا تہا یعنی غضب سے پس کہا ایک مرد نی انصار سی کہ افسوس تجہپر ای بیٹی خطاب کے
آیا نہین دیکہتا ہی تو روی مبارک رسول اللہ کا پس کہا پیغمبر خدا نی کہ نہ سوال کرو تم اہل کتاب کو کسی چیز سے پس تحقیق وہ
تمکو ہدایت نہین کرینگی اور حالانکہ وہ خود گمراہ ہین اور تحقیق تم یا جہٹلاوگی حقکو یا تصدیق کروگی باطل کے قسم ہی خدا کے
کہ اگر موسی تم مین ظاہر ہوتا تو حلال نہوتا اوسپر مگر یہ کہ تابعداری کری میرے اور بعد نقل کرنے چند روایتونکی ایک اور
یہ روایت اہنین خلیفہ صاحب کے زبانی شارح مذکور لکہتا ہی کہ قال انطلقت فانتسخت کتابا من اہل الکتاب ثم جئت فقال
رسول اللہ ما ہذہ قلت کتاب انتسخنہ لنزداد بہ علما علی علمنا فغضب حتی احمرت وجنتاہ یعنی کہا عمر نے کہ گیا مین پس لکہی مینی ایک
کتاب اہل کتاب سی پہر آیا مین پس کہا رسولخدا نے کیا ہی یہ مینی کہا ایک کتاب ہی کہ لکہا ہی مینی اوسکو تاکہ زیادہ ہو علم
اوپر ہمارے علم کے پس غضب ہوے آنحضرت یہانتک کہ سرخ ہوگئی دونون رخسارہ اونکی یہہ ہی حال جناب خلیفہ و مقتدای ناصح صاحب
کا کرشتے نمونہ از خروارے اہنین کے صحاح اخبار سی لکہا گیا ہی اور طبقات تابعین مین بیچ حال کعب الاحبار کے جو ابن مانع
حمیری ذکر مین اوسکی لکہتا ہی یہ ہی کہ کنیت اوسکی ابو الاسحاق ہی اور بڑا علماے یہود مین اعلم علماے کتب سماے و شمار کیا جاتا تہا
شیخین اور اکابر صحابہ بہت قدر و منزلت اوسکی کرتے تہی علی الخصوص حضرت عمر کہ بعض امور جو تعلق اونکی ذات سی رکہتی تہی اوس سے
پوچہتی تہی اور اسیطرح عثمان چنانچہ جو وہ کہتا تہا وہ ہی قبولتی تہی یہہ ہی بعینہ ترجمہ عبارت طبقات مذکور کا اور محقق دہلوی
شرح سفر السعادۃ مین لکہتا ہی در جمع الجوامع از عمر بن الخطاب آوردہ کہ چون در آمد بہ بیت المقدس گفت لبیک اللہم لبیک
و نیز آوردہ کہ چون بہ بیت المقدس رسید گفت مر کعب احبار را چہ میگوئی کہ کجا گذارم نماز را گفت اگر از من میپرسی و از من میگیری
بگذار خلف صخرہ تا بیت المقدس ہم پیش تو باشد و در روایت دیگر آمدہ کہ تا جمع کنی قبلتین را قبلہ موسیٰ و قبلہ محمد فرمود عمر میترسم
کہ مشابہت بہ یہودیہ شود ولیکن میگذارم آنجا کہ پیغمبر خدا گذارد اس سے یہہ ظاہر ہے کہ رای یہودی ہی کی لیتی تہی اگرچہ ظہور
یہودیہ لوگونسے ڈرتے تہی کیونکہ پہر ایک جگہ وہین محقق مذکور ابن عساکر سے لکہتا ہی وہان بخوبی قلعی کہلتے ہے لکہتا ہی

(ایضاً)

عبارت شرح سفر السعادۃ

ہی و عمر قصد زیارت اہل عراق نمود کعب احبار گفت پناہ میجویم ترا یا امیرالمومنین کہ بعراق درآئی گفت چرا گفت آنجا عصاۃ
جن اند ہاروت و ماروت کہ تعلیم میکنند مردم را سحر و در وی نہ عشر شر است و داء معضل است عمر گفت ہمہ سخن را فہمیدم غیر
داء معضل کہ آنرا نفہمیدم کہ مراد بدان چیست گفت کثرت اموال کہ آن درد یست کہ او را ہیچ شفائی نبود پس رفت عمر بعراق
و نیز آوردہ کہ گفت وی مر کعب را کہ چرا بمدینہ نیائی و آنجا نباشی کہ ہجرتگاہ رسول است و جای قبر اوست گفت یا امیرالمومنین می یابم
در کتاب خدا یعنی توریت کہ شام گنج خداست در زمین و در وی گنجی است از بندگان سبحان اللہ زہی خلیفہ عدالت پناہ اور یہ کلام
کعب کا جواب مین سکونت مدینہ منورہ کے جہانکہ پیغمبر آخر الزمان افضل پیغمبران مدفون جسکی زمین کو خاک شفا یعنی خود پیغمبر خدا فرمادین
فیہ شفاء کما یشہد بہ احادیث الصحاح الستہ و شرح السفر السعادۃ اور پہر آپ بہی اوسیکی لیا کرین اور یہی اس جگہ سے
حال علمیت و فہم جناب ممدوح کسقدر ہویدا ہی کہ یہ امام و خلیفہ مین ناصح صاحب کی غرض کعب الاحبار فی بہی بڑی مال کہائی
ہین ان عدالت مآب اور ناصح صاحب کی پانچوین خلیفہ کی علاوہ اسکی ذکر اصحاب الاخدود مین ہیچ کتاب روضۃ الصفا
کی منقول است کہ در زمان عمر بن الخطاب بعضی از اہل اسلام بادیہ از بوادی یمن بر جوی مصلوبی را یافتند کہ یکدست خود
بر زنخدان نہادہ بود ہرگاہ کہ دست اورا از ان محل دور میکردند باز بموضع خویش میگذاشت و ایشان ازین قصہ
متعجب شد و صورت واقعہ را معروض رای عمر گردانیدند آنحضرت کیفیت این ماجرای مبہم را از کعب الاحبار استفسار نمودہ کعب الاحبار
قصہ ذو نواس و صلب سیر و اصحاب اخدود و آنچہ مذکور شد بیان فرمود عمر پیغام داد تا مصلوب از چوب فرود گرفتند و تکفین
و ترفین او قیام نمودند انتہی سبحان اللہ یہہ خلیفہ نایب رسول امام و مقتدائے ناصح صاحب کہ کعب الاحبار جنکا مقتدا اور ہادی
اور وہ مولا مومنین مقتدای جن و انس جو سر منبر فرماتے سلونی قبل ان تفقدونی اور جن و انس و وحوش و طیور بہی اگر سوال
کرین تو تشفی فرما دیوی کما یشہد بہ کتب الفضایل والدلایل للعامۃ والخاصۃ سو وہ تو مقتدے اور رعایا مین گنی جاوین
اور یہہ تابع و ہمہ تن کعب الاحبار مقتدا و امام جو کعب الاحبار سے تعلیم پاوین اور لوگونکو بطمع زر دام مین لاوین و نعم
ما قیل امام اوست کہ داند رموز منطق و طیر نہ آنکہ رہ زن مردم شود بدانہ و دام بالجملہ میلان مقتدای عادل ناصح صاحب
بطرف یہودیت و کتب ورات یہود ہر عقیل و منصف اس جگہ سے خیال کر سکتا ہی اور ڈہونڈہا جگہ اس سے بڑہ کر دیکہی تو ہویدا ہے
و قس علی ہذا حال عبد اللہ بن عمرو بن العاص وزیر زادہ خلیفہ پنجم ناصح صاحب کہ خود ملا علی قاری شرح الشرح نخبۃ الفکر
مین سخاوی سے لکہتا ہی فانہ کان حصل لہ فی واقعۃ الیرموک کتب کثیرۃ من اہل الکتاب وکان یخبر بما فیہا من الامور الغیبیۃ
حتی کان بعض اصحابہ قال حدثنا من النبی ولا تحدثنا من الصحیفۃ ذکرہ السخاوی کہ یہ لوگ مقتدا اور معتبر ناصح صاحب کی ہین
اور اونکی روایات و افعال پر عمل ہی سو بنظر مراتب مرقومہ الصدر مخدوم و مکرم ناصح صاحب جیسونکو نصرانیت پناہ یہودیت
دستگاہ کہا جاوے تو بامحل و باموقع بیان واقع اور کلمۃ الحق ہی اہل حق جو کہ نصیری وغیرہ فرقہای باطلہ کو کافر جانتی ہین
اور تصانیف و تالیف مین اونکی کفر نصیریہ موجود اور کتب عقاید مین مرقوم ظاہر ہی کہ پہر اونکو نصیری کہنا محض داد دہی
کفر و نفاق ہی اور اپنی دہقانیت ظاہر کرنی ہی اور ارتکاب منہی عنہا ہی مضمون ہدایت مشحون آیہ لا تنابزوا بالالقاب عمل ہوتا
ہی مگر اثر نفاق کہان جاوے اعرابیت پناہ حسب مضمون مصرعہ مکررہ جملہ اذا خاصم فجر ناچار ہین فافہموا و تدبروا

ناصح صاحب بعد اسکی فرماتی ہین کہ ترک کرنا نمازسی اعوذکا اور بد سمجھنا کسی اہل شجرہ کا اور وجب ہونا جہاد کا غیبت امام
مین لو اور تعدد لوجانن انبیا کا اور پڑہنا اعوذ باللہ کا نمازمین اور دعا دی تمہاری کہ مخالف قرآن مجید کے اور اکثر مسلمانون
کے ہین اور یہ اونکو تم عمل مین لائی ہو چاہیی کہ اونکو ترک کرو الی آخرہ اقول معلوم نہین کہ ناصح صاحب نی نشۂ نبید فارسی مین
اوراق سیاہ کئی ہین اور ایسی کلمات بی سرو پا متضاد و متہافت ارشاد فرمادی ہین یا بسبب علم تیسر نبید کی جہانج مین
اوسکی لکہدئی ہین کہ ایک صفحہ مین بلکہ ایک دو سطر وںمین یہہ تناقض و تضاد حضرت کی قول مین ہی کہ مجانین اور اطفال
چوب شین کی سوا دوسرا شخص ایسا کلمہ کہی تو مکتب خوان لڑکون تک تعجب کرین اور بیساختہ ہنس پڑین بروانا اور نادان اول
تو ایں ارشادِ فضیحت بنیادِ نصیحت آپ کو غور کرنی کہ آپہی تو ترکِ اعوذ کی اور آپہی پڑہنی اعوذ کی نماز مین تعلیم و نصیحت فرماتے
ہین چنانچہ عبارتِ منقولہ مقولۂ ناصح صاحب بعینہا اوپر لکہی ہی پر واضح ہی کہ ترک اعوذ اور پڑہنا اعوذ کا دونو مفعول بمقدم
ہین ایک فعل کے کہ اخیر مین ہی اونکی مقولہ کی یعنی ترک کرو یعنی پڑہنا اعوذ کا معطوف ہی اور ترک کرنا معطوف علیہ ہی تو گویا ارشاد
حضرت ایک تو یہ ہی کہ ترک کرنا اعوذ کا ترک کرو اور ایک یہ ہی کہ پڑہنا اعوذ کا ترک کرو ولیس ہذا الا کلام المجانین بہر دیکہا چاہیے
کہ اس ہذیان سرائی سی بجز ظہورِ فضیحت ذاتِ فضیحت آیات کی کوئی مفاد نہین اور آپہی دعوی نصیحت و تعلیم کا سبحان اللہ کس
ہمین مکتب ست این مُلا کارِ طفلان خراب خواہد شد بہر کیف عقیل منصف غور کری کہ آخر دونو قولون مین ایک صحیح و مقصود
ہوگا دوسرا غلط کہ ہم بسبب حسن ظن کے سہوِ کاتب ایک قول مین خیال کر سکتے ہین لیکن تماشا یہ ہی کہ نفس الامر مین غور سے
دیکہو تو کیا نصیحت ترک کیا نصیحتِ ترکِ ترک ہر دو قول کالبول اور لغو و ہذیان بحت ہین تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ اگر ترک اعوذ کی نصیحت کو قول صحیح ناصح صاحب جانا جاوی تو بجز شیطنت بنا ہی اوسکی قائل کے کوئی فائدہ مترتب نہین
اور دلیل قوی ہی اونکی محبتِ شیاطین کے معاذ اللہ اعوذ سی آپ کو نفرت ہی معلوم ہوتی ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
اور یہی اگر وہ ترکِ اعوذ کی نصیحت فرماتی ہین تو اول اپنی محدثین کو ملامت کرین کہ وہ احادیث پڑہنی اعوذ کی نماز مین لکہتی
ہین اور یہی استعاذت نبوی سی دیوین اور سنن ابن ماجہ مین سی حدیث جبیر بن مطعم اول نکالڈالین تب ایسی بات کہنی زیبا
ہو ذرا آنکہین کہولکے سفر السعادۃ اور شرح اوسکی ملاحظہ فرمادین کہ خاص قول رسولؐ مین بعد ذکر حال تکبیرۃ الاحرام اور
دعا سبحانک اللہم لک الحمد الخ ماتن لکہتا ہی و بعد ازین اذکار میگفت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور شارح لکہتا ہی کہ استعاذہ
پیش از قرات چہ در نماز و چہ در غیر نماز مسنون ست نزد عامۂ سلف و از ثوری و عطا وجوب نیز آمدہ است بجہۃ ظاہر کہ فرمودہ
واذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ انتہی موضع الحاجۃ ناصح صاحب تو بیرو مین قایل حسبنا کتاب اللہ کی بہلا پیغمبرؐ کے ارشاد
کو نہ مانتی ہون تو قرآنِ مرتبہ عثمانی مین تو آیہ مرقومہ دیکہلی ہوتی اور نکالی ہوتے جب ترک اعوذ کی نصیحت کو کام فرمایا ہوتا
اور اگر یہ قول ناصح صاحب بسبب سہو الکاتب ہی یعنی صحیحاً پڑہنی اعوذ کی نصیحت مقصود ہی تو بہی خالی از اثر نشۂ نبید
نہین اور محض نادانی اور بی بہرہ گی ہی اعمال و افعالِ اہل حق سے ناصح صاحب بقولِ مشہور اپنی عقل کے ناخن لوادین کیونکہ
اس سے یہہ ظاہر ہی کہ گویا انکی دانست مین اہلِ حق اعوذ نماز مین نہین پڑہتے و ہل ہذا الا بہتان عظیم شرح لمعۂ دمشقی وغیرہ
کو تو وہ اعراب بیت پناہ کیا سمجہین گے کوئی ماہر اور عالم چاہی تو دیکہہ سکتا ہی کہ صاحب لمعہ لکہتے ہین بیچ بحث قراءۃ کے

ے ثم الترتیل والوقوف وتعمد الاعراب وسوال الرحمۃ والتعوذ من النقمۃ مستحب اور قطع نظر اسکی وضۃ الاحکام کی دیکھنی
کا تو خود آپ دعوی کرتی ہین اوسیکی باب الصلوۃ کو نہین دیکہا کہ اوسمین کیا لکہا ہی جو اتنی اپنی نصیحت ظاہر کردا ئی اگر اوسکو
بہی نہین سمجہی تو نسخہ جامع عباسی شیخ بہائی علیہ الرحمہ تو اوس سے بہی بہت صاف فارسی عبارتین ہے آپ کی قصبہ مین بہی موجود
ہوگا اوسمین دیکہین لکہا ہی باب الصلوۃ مین ذہ امر کہ در خواندن فاتحہ وسورہ سنت است اول آنکہ قبل از شروع در فاتحہ
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم گوید اور اگر اتنا بہی دیکہہ پڑہ نہین سکتی تو پڑین چولہی مین یہہ تو ظاہر ہوسکتا ہی کہ خاص و
عام شیعیان اہلبیت طاہرین کو نماز پڑہتی مین کان لگا کر سُن لین تب متحقق ہو کہ اعوذ پڑہتی ہین یا نہین اگرچہ جہر سے اصولیین
نہین پڑہتی لیکن بعضی اخباریون سی جہر سے بہی سُن لین گے اور اصولیین کو باخفا بیشک گوش ہوش رکہتی ہونگی تو سن لین
گی لیکن نہین یہہ مینی غلطی کی ناصح صاحب اس قصور کو معاف کرین اور معذور رکہین کیونکہ مینی تکلیف مالایطاق جناب
کو دی یہہ شوق آپ سی کاہیکو بن آویگی کیونکہ یہ ظاہر ہی کہ برقت قرات اعوذ آپ کب ٹہیر سکتی ہین اور آپکا قرین کب ٹہیرنے
دیتا ہی اور کب ٹہیر سکتا ہی فافہم وتدبر ازبس ہویدا ہی کہ پڑہنا اعوذ کا اس جگہ مخالف قرآن ظاہر کرنا محض کار شیطانی
اور صاف افترا ہی خدای ذوالعلا پر غور کرین ناصح صاحب کہ وہ جو صفحہ آیندہ مین ہمکو لکہتے ہین کہ تمہارے علمانی قرآن کے
ترجمہ اور حاشیہ افترا لکہی ہین اور جہوٹ جہپوا ہین اور یہی مضمون آیہ ومن اظلم ممن افترى على اللہ کذبا کی داخل ہوئے
باوصفیکہ دعاوی کاذبہ اعرابیت بیٹہا ہی محض زبانی ہین اپنی موہنہ سے اپنی تئین آپ عزت آثار کہتا ہی اور خصم کو جہوٹ موٹ
تہمت کا لگاتا ہی درحقیقت اس دعوی مین بہی کاذب اور مفتری خود ہین کیونکہ اگر سچی ہین تو قلم ہاتہ مین کاغذ دوات
پاس گہر مین موجود لکہنی کو کسنے منع کیا ہی سچی تہی تو کچہہ لکہتی یا نشان دہی کر دیتی تو ظاہر ہی کہ چونکہ خود مفتری ہین نشان
کیا دی سکین لیکن ہمنی اونکا قول اونکی عبارت اور پہر قرآن کی آیت اور احادیث واقوال اونکی مقتدا اونکی بحوالہ آیت
نشان دیدئی اور افترا اونکا خاص خداے تعالے پر بندگان خدا کے سامنی کالشمس فی وسط النہار ظاہر کر دیا اب فرماوین
کہ آیہ ومن اظلم ممن افترى على اللہ کذبا کا مصداق کون مفتری کاذب اور کون ملاذ دملجای شیاطین نفاق آئین ہی
کہ پڑہنی کو اعوذ کی مخالف قرآن بتلاوی اور یہی مضمون آیہ اتقولون على اللہ مالا تعلمون قل ان الذین یفترون على اللہ
الکذب لا یفلحون کی کون داخل ہوا وہ اور اونکی احزاب سوچ کر کہین کہ اب ایسی مدعی کو مدعی کاذب کی لقب سی یاد
کیا جاوے تو صدق ہی یا کذب ناصح جیو اپنی ماںکی خبر لین کہ بسم اللہ جو کہ احادیث کثیرہ موجودہ صحاح سی نماز مین ضرور
اور وجوبی ہی سو اوسکا ترک ہی اور جو کبہی کبہی بہی جاوے تو علی الرغم اہلبیت رسول کے باخفا پڑہتی ہین اور شرم وحیا
اور دعوی اتباع اہلبیت کا یہہ حال کہ خود فخر رازی تفسیر کبیر مین لکہتا ہی کہ علی ابن ابیطالب بسم اللہ بجہر پڑہتی تہی
مگر معاویہ نے اسی ترک کیا جیسے انگوٹہی پہنتی داہنی ہاتہہ کی انگلی مین سبحان اللہ کیا شرم وحیا ہی کہ دعوی تو اتباع
رسول واہلبیت رسول کا اور تختم بیمین اور جہر بسم اللہ فعل اونکا سو باتباع معاویہ ترک ہوا اور پہر سنی مسلمان
باایمان لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور یہ جو اہل شجرہ کی بدنہ سمجہنے کے علی العموم ناصح صاحب نصیحت کرتی ہین یہہ بہی
اونکی کمال دانائی ہی یہہ فرماوین ناصح صاحب کہ علی العموم تمام اہل شجرہ کو کون شخص علما وجہلا اہل حق سی علی سبیل الکلیہ

بدجانتا ہی بلکہ بہتیری اہل شجرہ ہین کہ بموجب عقایداہل حق وہ ابرار جان نثار سید ابرار و آل اطہار ہین کہ اونکی ایک ایک بال
اور پسینی کے قطرہ پر شیعیانِ اہل بیتؑ اپنی جان نثار کرتی ہین لیکن وہ وہ ہین کہ بمصداق مضمون آیہ والذین آمنوا وعملوا
الصالحات اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون بموجب حکم خدا و رسولؐ بیعتِ شجرہ پر مستقیم رہی اور بارشادِ مضمون اطیعوا اللہ
واطیعوا الرسولؐ واولی الامر الآیہ بہدایۃ مضمون آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ الآیہ مطیع رہی ہین خدا و رسولؐ و اولوالامر
منصوص کے اور بہدایتِ مفادِ آیہ مودۃ فی القربیٰ دوستی مین آلِ طاہرہؑ کی مرتی دم تک ثابت قدم رہی ہین یا احیاناً
اگر کبہی بمقتضائے بشریت خواہ ارادۃً خواہ خوفاً خواہ طمعاً عمداً یا سہواً گمراہ بہی ہوگئی اور لڑکہڑا بہی گئی لیکن انجام
کو بہدایت ازلی بایقانِ ارحمیت خدائے غفور و رحیم بامیدِ مضمونِ رجا مشحونِ آیہ وافی ہدایہ الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا
فاولئک اتوب علیہم وانا التواب الرحیم اور آیہ ومن یعمل سوءً او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً اور آیہ والذین عملوا
السیئات ثم تابوا من بعدہا وآمنوا ان ربک من بعدہا لغفور رحیم وغیرہا آیات کثیرہ پہر رجوع کی اور قلادہ اطاعۃ اولی الامر منصوص گردن
مین ڈال لیا اور بہتیری وہ لوگ ہین کہ بمصداقِ مضامین آیات بلیٰ من کسب سیئۃ واحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار ہم فیہا
خالدون اور آیہ ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل اور ومن یعص اللہ و رسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ ناراً
خالداً فیہا ولہ عذاب مہین اور بمصداق آیہ ان الذین کفروا وماتوا وہم کفار اولئک علیہم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین خالدین فیہا لا یخفف عنہم العذاب ولا ہم ینظرون بمصداقِ حدیث مرفوعۃ لتصدر سیجاء امتی الحدیث اور سیجاء
اصحابی الحدیث مرتد ہوگئی اور منکر ہوگئی آیاتِ خدا کے اور باعث اور مرتکب ہوئے فتنہ و فساد اور قتل عباد اہل بیتؑ
امجاد آمرین بالقسط والعدل کی سو البتہ اہل حق اونکو بموجب ارشادِ ہدایت بنیاد مضمون ویقتلون الذین یامرون بالقسط
من الناس فبشرہم بعذاب الیم اولئک الذین حبطت اعمالہم فی الدنیا والآخرۃ وما لہم من ناصرین بیشک وشبہ محبوط الاعمال جانتی
ہین اور بمقتضائے بدایت مضمونِ لا یخافون لومۃ لائم مرتدین علی اعقابہم کو بدا اور برا جانتی ہین بالجملہ رضا و عدم رضا تابعان
ثقلین تابع رضا و عدم رضائے خدا و رسول ثقلینؐ ہے سو بموجب مضمون آیہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق
ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ بہی کہ اونہین کے حق مین ہے جس شخص نے کہ نکث عہد کیا ہی اسمین شک نہین کہ اہل حق
ناکث سی راضی اور خوشنود نہین حب و بغض انکو محض بارشادِ الحب للہ والبغض للہ ہی جس جس نے خدا و رسولؐ سی عہد توڑا
پیغمبر خداؐ کو عین معرکہ کارزار مین تیر و تلوار مین چہوڑا اور بہاگ آیا اور پہر مکرر بیعتِ حضورِ پیغمبر خداؐ کو بعد وفات اونکی بہی
توڑ ڈالا اور اوسی نکث عہد پر موت ہوئی بی شک اوسکو مذموم و ملوم اور بدتر ین بدتران اصحاب نار جانتی ہین اور ظاہر
ہی کہ یہ عین اتباعِ خدا و رسولؐ ہی ناصح صاحب اول تمیز اور وقوفِ فہم کلام و عقاید اہل حق پیدا کرین جب اونکی سامنی لب
بسخن ہلاوین ذرا مضمون فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ یعنی جو شخص توڑ ڈالی بیعت شجرہ کو پس نہین توڑتا ہی وہ مگر اوپر نفس
اپنی کے یعنی اپنی لئی برا کرتا ہی اور آیہ من یتول یعذبہ عذاباً الیما یعنی جو شخص پہر جاوے عذاب کریگا اللہ اوسکو عذاب الیم اور مضمونِ
آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اطاعت کرو خدا اور رسولؐ کے اور نہ نابود کرو اعمال اپنی اور آیہ من یرتد
منکم عن دینہ الآیہ اور ہل عسیتم ان تولیتم الآیہ اور بلیٰ من اوفی بعہدہ الآیہ اور ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمناً

ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لہم فی الآخرۃ الآیہ وغیرہا ایسے مضمونوں کی آیاتیں اور مثل انکی کہ سب قرآن میں موجود ہیں علی الحصر
بیش وبیش مضمون بیعت شجرہ کی خاص سورہ انا فتحنا میں جو واقع ہیں ناصح صاحب ذرا غور سی دیکھیں یا کسی پڑہی لکہی سی
پڑہوا دیں معنی دریافت کریں اور کتب تفاسیر حدیث و تاریخ سی دریافت کروادیں تب معلوم ہو کہ کس کس عمر و بکر نے کتنے دفعہ
نکث عہد کو کام فرمایا اور کیا کیا نافرمانیاں کیں حتی کہ رسول کردگار کو معاذ اللہ ہذیان مبتلا بتایا تب معلوم ہوگا کہ بموجب
آیات قرآنی جو بری ہیں اونہیں کو اہل حق بد جانتی ہیں اور جو اچھی ہیں اونہیں اچہا جانتی ہیں زیادہ تفصیل اس باب میں جسکی
دیکہنی منظور ہو کتب عقاید و کلامیہ اہل حق دیکہی حقیر آیہ شجرہ کی تفسیر انشاء اللہ تعالی مفصل واسطی صفر اشکنی ناصح صاحب
جیسی داناؤں کی بعد اس عجالہ کی جدا گانہ لکہدیگا کہ انکی پیر عزیز نے اپنی تحفہ میں اس آیت پر بہی بہت دہوکہ بازیکو کام فرمایا
ہی جسنی ناصح صاحب جیسی عقلا زیادہ گمراہی میں پڑتی ہیں یہان حذرا للطوالۃ صرف ایک مضمون مختصر پر مجملا بطریق تطفل
اکتفا ہی کیونکہ ناصح صاحب نے بہی اس جگہ اجمال ہی کو کام فرمایا ہی سو یہان بطریق اجمال اتنا کافی ہی کہ ناصح صاحب اوس
اصل آیہ کو دیکہیں جسکی تمام اہل شجرہ کو علی الدوام باوصف ارتکاب کفر و معاصی و آثام و مخالفت ایمان و اسلام اصحاب الجنۃ
اور اہل رضوان بنایا چاہتی ہیں صاف یوں ہی رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنی راضی ہوا خدا تعالی
مومنین سے جس وقت بیعت کرتے ہیں تجہسے نیچی شجرہ کے اور ساتہہ اسکی دیکہ لیں قرآن میں کہ مضمون آیہ فمن نکث بہی بعد ان الذین
یبایعونک کی اونکی عقب گذاری نہیں گرتا کہ ناصح صاحب جیسے عقلمند یہ خیال نکر سکیں کہ پہر یہ لوگ چاہیں شرابیں پییں زنا
کریں نافرمانیان خدا اور رسول کے کریں توبہ نکریں پہر بہی معاذ اللہ خدا انسی راضی ہو ناصح صاحب خیال نہیں کرتے کہ قطع نظر
مضمون فمن نکث الآیہ کے رضائی الہی پہلی سے بہی تو صاف مقید بکلمہ اذ یعنی وقت ارتکاب بیعت کی ہی اور جسکہ مخاطبین مومنین
کہلا رہی تہی سو یاد رہی کہ بعضے دفعہ خطاب مومنین کا باعتبار ادعاء و اظہار ایمان مخاطبین کے ہوتا ہی یعنی چونکہ وہ اپنی
تئیں مومن کہتی اور کہواتی ہیں تو اسلئی بخطاب یا ایہا الذین آمنوا اسکے شامل پکاری جاسکتے ہیں چنانچہ بعض جگہ قرآن
میں موجود ہی یا ایہا الذین آمنوا آمنوا الآیہ یعنی ای وہ لوگو جو ایمان لائی ہو ایمان لاو یعنی ظاہر ہی کہ ایمان لائی ہو ؤنکو
ایمان لانیکا حکم مستدرک ہی مگر یہ کہ خطاب باعتبار اونکی دعوی کی ہو اور چونکہ درحقیقت دل سی نہیں ایمان لائے تو حکم
ہی ایمان لانیکا علاوہ اسکی قاعدۂ اصول ما من عام الا وقد خص سے ہویدا ماہرین علم و عقل ہی اور ساتہہ ہی اسکی پروردگار
عالم تنبیہ کئی دیتا ہی کہ فرماتا ہی فعلم ما فی قلوبہم یعنی جان لیا خدا تعالی نے جو کچہہ خلوص و اخلاص یعنی ایمان صاف دل و درد
و باد رد جو کچہہ کہ اونکی دلوں میں تہا یعنی کونسا شخص اس بیعت پر قایم رہی گا کون توڑیگا کہ تصریح مضمون من نکث مومنین
اسکی پیچہی لگی ہوئی ہی اور آیات مصرحہ من یرتد منکم وغیرہا بہی قرآن میں موجود ناصح عزیز یہ کہ مصداق آیہ افتومنون
ببعض الکتاب وتکفرون ببعض بنا چاہتی ہیں ناصح صاحب یاد کریں حدیث صلح حدیبیہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم باوصف
تجدید و توکید بیعت کذائی سب سے پہلے خاص کون جناب عمدۃ الانکار تک نوبۃ میں کہ پہنچی تہی متذکر ہوا و تدبر ہوا اور یہی
بیعت شجرہ کا حال جامع الاصول وغیرہا اور کتب تاریخ سے ازبس ہویدا ہے کہ کون کون اونکی خلفای راشدین میں سے
بعد اسکی بہی لڑائی میں سے منہزم ہوئے سو ناصح صاحب دیکہہ لیں کہ اول شکنندہ بیعت تحت شجرہ کون کون سے شیخ و شاب پای

جائینگی اور قطع نظر ان باتونکی ناصح صاحب ذرا حالِ مدعم خادمِ خاص بلا ذم وصحابہ رسول مقبولؐ اور کرکرہ وغیرہما تو
درباب خیانت مشکواۃ مین اپنی بخاری ومسلم وغیرہا صحاح سی دیکھین کہ اونکی خیانت مین مالِ غنیمت خیبر کے خاص پیغمبرؐ کے
زبانی سب اہل شجرہ کی سامنی ناری ظاہر ہوگئی تہی ابن عباس سے بہہ حدیث عمری اور زید بن خالد سی اوراحادیث غنایم خیبر
کے حال مین متواتر ہین کہ آنحضرتؐ نی خود اپنی زبانِ مبارک سی بوحی پروردگار فرمایا صاحبکم غل اورایتہ فی النار کہ سبکے
رنگ بدل گئی تہی اور ظاہر ہی کہ خیبر مین اہل شجرہ ماموری تہی اور وہ بہی اہل شجرہ مین تہا اور مغیرہ بن شعبہ کہ بعد بیعتِ
شجرہ خاص روزِ حدیبیہ رو مال پیغمبرِ خداؐ کو بتلاتا تہا سو حالِ زناکاری اور شہادۃ آئین اہل شجرہ کا اوسپر اور حالِ سب ولعن
اس اہل شجرہ کا نسبت بجناب مولا مومنین نفسِ سید المرسلینؐ کتبِ صحاحِ ناصح صاحب سی طشت از بام افتادہ ہی اور ان سب
باتو نپر رضای پروردگار عادل برقرار اور قیدِ کلمۂ اذ اور مضمونِ من نکث وغیرہ بیکار سبحان اللہ لاعنِ خلیفہ اول و دویم ناصح
صاحبکے نزدیک معاذ اللہ بسبب ارتکابِ لعن اونکی تو کافر ہون اور لاعن اور محاربِ خلیفہ ونفس رسولؐ مومن رہین
اور جنتی ناصح صاحب بنمایش الفاظِ اصحابِ رسولؐ جو عوام لوگونکو دہوکا دیتی ہین اونکی جواب مین وہ لوگ آیۃ الایتہ
اصحاب النار واصحاب الجنتہ اونکو قرآن مین نکالکر سامنی دہر دیوین اور اصحاب المیمنہ اور اصحاب المشئمہ کا یتہ اونکی لئی
کافی ہی اور صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ بہائی جیسو جو اصحاب نار ہین بموجب آیۃ قرآنی کی اہل حق اونہین کو ناری جانتی
ہین اور جو اصحاب جنت ہین اونہین جنتی جانتی ہین عوام کو علی العموم صرف اتنا جواب مکتفی ہے اور اگر کلام تعیین وتخصیص
مین کرین تو اتنا بس ہی کہ جسنے پیغمبرؐ کے بیٹی داماد کو بی حق کیا اوس اوس کا نام تم بہی جانتی ہو ایک گانوتک کا لمبردار
مرتا ہی تو اوسکا بیٹا نہو تو پوتا اور یہہ بہی نہو تو داماد یہ ہوتا وغیرہم اوسکی گوت والے لایقِ لمبرداری ہوتی ہین
یا اونکی ہوتی ہوئی کوئی عمر و بکر بلاپ دار یا بہ عمار سالا شتیر اوسکی جگہ ہوتا ہی ناصح صاحب کیا ارتدادِ بعض اہل شجرہ کے
بہہ منکر ہوسکتی ہین اونکی پیر عزیز تو خاص تحفہ مین اپنی غرض پر تمثیل بلعم و برصیصا وغیرہما پیش کرتے ہین اور مضمون نصیح
ہو مناو یمسی کافرا و یمسی مومنا و یصبح کافرا بر روکار لاتی ہین اور حدیث مصطفیؐ موجودۂ صحیح بخاری انما الاعمال بالخواتیم
سو یہ اسکی لاتی ہین پہر ناصح جیسو پہلے سے کہان جان بچا سکتی ہین ہم تمام حدیثِ مضمون انما الاعمال بالخواتیم والی اونکے
تشفی کے لئی ہدایۃً خالصۃً للہ لکہدیتی ہین جو خدا تعالی اونہین ہدایت نصیب کری تو زہی قسمت صحیح بخاری اور مسلم سی مشکوۃ
مین بہی ہی باب الایمان بالقدر مین دیکہین عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ ان العبد لیعمل عمل اہل النار وانہ من
اہل الجنتہ ویعمل عمل اہل الجنتہ فانہ من اہل النار وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ یعنی فرمایا رسول خداؐ نی تحقیق بندہ البتہ
کرتا ہی کام دوزخیونکی اور بتحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سی اور کرتا ہی کام بہشتیونکی اور تحقیق وہ ہوتا ہی دوزخیون مین سے
اور نہین اعتماد عمل کا مگر ساتہہ خاتمہ کی روایت کی یہ بخاری ومسلم نی اگر ناصح صاحب کے مقدرمین ایمان ہی تو صرف تہوڑا
غور و تامل کافی ہے اور گو کہ مدت العمر عمل محبت دشمنان اہلبیتؑ مین اونکی اوقات صرف ہوئی لیکن خاتمہ مودت اہلبیتؑ
مین ہوسکتا ہی اور دشمنان اہلبیت طاہرہ سے برأت ہوسکتی ہی علاوہ ان تمام باتونکی یہہ خبر بہی ہی ناصح صاحب کو کہ اونکی
مجتہدہ صدیقہ ام یہ جمل کسی کسی اہل شجرہ کو کس کس کلمات سے یاد فرماتی تہین اور کسطرح دعا نیک دیتی تہین یا بد دعا دیتی تہین

ذرا انہین کہولکر کتاب ابن اثیر مین دیکہین یا کسی سے دیکہواوین کہ نام اونکا نعثل رکہا تہا اور لعنت کرتی تہین وہ
صاف لکہتا ہی ومنہا حدیث عائشہ رضوان اللہ علیہا اقتلوا نعثلا اقتلوا نعثلا یعنی عثمان الحاصل کہ ابن اثیر کہتا ہی حالات
عثمانی مین کہ بعض اونمین سے حدیث عائشہ ہی کہ کہتی تہی قتل کرو نعثل کو قتل کرو نعثل کو اور مراد نعثل سے عثمان ہے اور صحیح
مسلم و بخاری مین بہی ہی اس مضمونکو دیکہین اور تاریخ ہروی اور رغیاث مین ہے کہ عائشہ ام سلمہ رض پاس گئین اور کہا کہ عثمان ظلم و
ستم سی مقتول ہوا اور مین قصاص چاہتی ہون ام سلمہ رض اس بات سی بہت آشفتہ ہوئین اور کہا کہ ای عائشہ تو فضایل و مناقب
علی کو کیا نہین جانتی کل کا ذکر ہی کہ تو عثمان کو کفر کے نسبت دیتی تہی اور لوگونکو اوسکی قتل پر ترغیب دیتی تہی آج اوسکی خون کی
طلب مین ایسی شخص سے ارادۂ قتال کرتی ہی خبردار اس ارادۂ قبیح سی باز رہو اور قصد اس فعل شنیع کا ترک کر علاوہ اسکی
نامہ جناب مولای مومنین ع جو کہ انہین مادر شفیقہ کو لکہا تہا بموجب مندرجہ انسان العیون علی بن برہان الدین شافعی محدث کی لکہا
جاتا ہی ہر شخص انصاف سی دیکہی وہ لکہتا ہی وکتب علی لعائشہ اما بعد فانک قد خرجت من بیتک تزعمین انک تریدین الاصلاح بین المسلمین
وطلبت بزعمک دم عثمان وانت بالامس تولبین علیہ فتقولین فی ملاء اصحاب رسول اللہ اقتلوا ہذا فقد کفر قتل اللہ والیوم تطلبین
بثارہ فاتق اللہ وارجعی الی بیتک واسبلی الیک سترک قبل ان یفضحک اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنی لکہا علی نی
واسطی عائشہ کے اما بعد حمد و صلوۃ کی پس تحقیق تو خارج ہوئی گہر اپنی سی تو زعم کرتی ہی کہ ارادہ رکہتی ہی اصلاح مسلمانونکا اور اپنی
زعم مین خون طلب کرتی ہی عثمان کا حال آنکہ کل کا ذکر ہے دوڑتی تہی اوسپر اور متصل ہمیشہ کہتی تہی بیچ گروہ اصحاب رسول اللہ
کے کہ قتل کرو اسکو تحقیق کفر کیا اسنی قتل کری اسکو خدا تعالی اور آجکی دن طلب کرتی ہی خون اوسکا پس ڈر تو ای عائشہ خدا سی
اور پہر جا اپنی گہر کو اور ڈہانپ تو اپنی ستر کو قبل اسکی کہ فضیحت کری تجہکو خدا تعالی اور نہین طاقت اور قوت مگر خدای بزرگ صاحب
عظمت کو اس خط کے مضمون سے کئی فواید عقیل فہیم و فطین حاصل کرسکتا ہی ایک تو بد دعا دینی عثمان کو ان ام المومنین کے دوسری
اصحاب رسول کو تحریص قتل پر عثمان کی تیسری نسبت دینی کفر کے عثمان کو چوتہی ان ام المومنین کو فضیحت کرنا جناب مولای مومنین ع کا
فافہموا وتدبروا اور اصل وجہ نعثل کہنی ام المومنین انکی مجتہدہ کے ان شیخ ریش دراز کو یہ ہی کہ ڈاڑہی انکی لنبی تہی اور مشابہ
تہی ایک یہودی کی سو اوس یہودیکا نام نعثل تہا اور انکی بی بیان کئی مرچکی تہین از بسکہ جناب ام المومنین ذکیۃ الطبع نہایت
مقررہ اور صاحبہ استعداد و استنباط پسند بہت تہین حتی کہ مجتہدۂ حضرات سنت جماعت کہلاتی تہین چنانچہ سورہ حجرات کی تفسیر مین
بہی مضمون ولا نساء من نساء الآیہ صحیح واضح ہی کہ ام المومنین ام سلمہ اور صفیہ وغیرہا کو بہی از روی سخریہ بہ تنابز القاب یاد فرماتی
تہین اور مرتکب فسق ہوتی تہین کہ آیہ عتاب متضمن مضمون بئس الاسم الفسوق بعد الایمان نازل ہوئی سو انہین جناب ممدوحہ
نی بسبب مناسبات کذائی یا العلم عند اللہ بسبب اور قراین اور آثار حرکات کی بہر کیف غرض یہ نام نامی انپر پہبتا پایا لایق جانا سو
یہہ لقب بجناب عثمان عطاء مادر مہربان ہی اب خواہ پیار سی سمجہا جاوی خواہ غصہ سی لیکن قاموس وغیرہ کتب لغت سی پکارنا
اس لقب سی عتاب معلوم ہوتا ہی چنانچہ قاموس مین ہی النعثل کجعفر الذکر من الضباع والشیخ الاحمق ویہودی کان بالمدینۃ
ورجل لحیانی کان یشبہ بہ عثمان اذا نیل منہ اور منتہی الارب مین ہے نعثل کجعفر کفتار نر و پیر گول یعنی احمق و نام یہودی
است کہ در مدینہ بود و مردی دراز ریش کہ تشبیہ عثمان اذا نیل منہ یعنی تشبیہ دیا جاتا تہا عثمان ساتہہ نعثل یہودی کی جسوقت

تنبیہ محتوی فواید

کوئی شخص دردمند ہوتا تہا عثمان سے یعنی برا کہا جاتا تہا عثمان ساتہہ اوسکی اور وزن مین نعثل مثل جعفر کی ہی یعنی جیسا
جعفر ویسا نعثل حرکات وسکنات مین صرف نہ معنوی مین کہ اوسکی معنی اور ہین کما صرح فی اللغۃ اور علاوہ اسکی وجوہ اشتہار
لقبیت نعثل بجناب عثمانی اور زیادہ بہی کتب مبسوطہ مین ہی کہ اکثر اہل مدینہ بلکہ قریب کل کے سب اس لقب سے پکارتی تہی کہ
تفصیل اسکے حالات صحابیات وتظلم ابی ذر غفاریؓ اور عمار یاسرؓ اور سلمان فارسیؓ اور ابن مسعود وغیرہم دیکہنے سے معلوم ہوتی
ہی کہ جب ان اکثر صحابہ رسولؐ اور اہل بیعت شجرہ سے کہ اکثر اونمین کے مصداق فمن نکث بہی ہی تہی بدسلوکیان اور بدکلامیان
ان خلیفہ صاحب کی از حد درگذرین تب انجام کو اکثر اہل مدینہ انہین لقب نعثل ہی سے یاد کرتی تہی اب ناصح صاحب فرماوین
کہ یہ تیسرے خلیفہ اونکی بزعم اہلسنت مجتہدۂ صدیقہ بلکہ تمامی اہل مدینہ اہل شجرہ کی نزدیک بہی اہل شجرہ سے تہی یا نہین کہ انکو جماعت
صحابہ مع ام المومنین صاحبہ جمل بدجانتی تہی یا کہدین ناصح صاحب کہ یہ اہل بیعت شجرہ مین نہین کہ وقت بیعت حاضر نہ تہی
لیکن یاد رہی کہ وہ حدیث بخاری جو بابت صلح حدیبیہ کے مذکور ہوئی ہی اوسمین ادعا اس بات کا بہی ہی کہ پیغمبرؐ نے اپنا خود
ایک ہاتہہ دوسرے ہاتہہ پر انکی بدلی بیعت کو رکہا اور اونکی طرف سے بیعت کرلی تہی تاکہ اہل بیعت شجرہ مین یہہ بہی داخل ہو جاوین
سو وہ خود موضوع ومفتریات کہنی پڑیگی ایک بیعت شجرہ والے میان زبیر بن العوام ہین جنکو وہ عشرۂ مبشرہ مین بڑی قطعی
بہشتی جانتی ہین جنہین خود پیغمبر خداؐ نے بخطاب ظالم علیؑ مخاطب کیا چنانچہ علی بن برہان الدین شافعی محدث اپنی کتاب انسان العیون
مین لکہتا ہی حدیث جنگ جمل مین کہ وقال لہ علی کرم اللہ وجہہ یا زبیر اتذکر لما قال رسول اللہ انک تقاتلنی وانت ظالم لی
فقال واللہ لو ذکرت ذلک ما قاتلتک ولکن سرت مسیری ہذا ولکن رجوعی عین العار فقال لہ علی کرم اللہ وجہہ ترجع بالعار
ولا ترجع بالنار یعنی کہا علیؑ نے کہ ای زبیر تجہی یاد ہی کہ فرمایا تہا تجہی پیغمبر خداؐ نے تحقیق تو لڑیگا مجہہ سے درآن حالیکہ تو ظالم
ہوگا پس کہا زبیر نے اگر مجہی یاد ہوتا تو مقاتلہ نکرتا تجہہ سے لیکن چلا آیا مین اب تو مگر اب رجوع عین عار ہی پس کہا علیؑ نے رجوع
کرتا ہی تو ساتہہ عار کے اور نہین رجوع کرتا ساتہہ نار کے یعنی آگ سے نہین بہاگتا اور عار سے بہاگتا ہی المختصر کہ جناب مولی
نے ہمارے ہمارا اون بہشتی صاحب کو یاد دلایا تہا ہم تمکو یاد دلاتی ہین اب یاد رہی کہ اگر دعوی اونکی بہشتی ہونیکا ناصح صاحب کو
ہی اور اونکی عار سے رجوع کرنیکا ہی دعوی ہی تو لازم ہی کہ وہ بہی ہمارے یاد دلانے سے رجوع کرین اور عار کا خیال نکرین ناکہ
کو نقبولین نہین تو اطفال مکتب خوان کے نزدیک تک بہی وہ دعوی باطل ظاہر ہوگا فافہم وتدبر وقس علی ہذا حال عدالت اشتمال
جناب ابن خطاب ذرا مخاطب ہو کی گوش دل سے سنین جمال الدین محدث روضۃ الاحباب مین بیچ دفتر اول کی لکہتا ہی جسکے
بموجب احادیث صحاح ستہ ہویدا ہی کہ یہ جناب خود بہتیری اہل بدر وشجرہ کو بکلمات سب ولعن ونفاق وشقاق پیش آتے
تہی چنانچہ حاطب بن بلتعہ کو کہ اہل بدر سے تہا باوصفیکہ پیغمبر خداؐ اوسے رستگو فرماتی تہی اور یہ جناب بد اور منافق کہا کئی اور
بددعا دیا کئی چنانچہ حال فتح مکہ مین تفصیل طویل اس قصہ کی ہی مختصر ایہان دو تین کلمہ بطریق نمونہ بس ہین گفت آنحضرت
داناو آگاہ باشید کہ حاطب یار شماست گفت عمر خطاب یا حاطب قاتلک اللہ یعنی خدا مارے تجہکو آنحضرت فرمود آہستہ باش
ای عمر انتہی موضع الحاجۃ وقس علی ہذا الحق سعد بن عبادہؓ روز سقیفہ کیا کچہہ ان خلیفہ ناصح صاحب نی نہین فرمایا کہ کلمات
قتل اللہ سعد بن عبادہ اور معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد لعن اللہ وغیرہ کلمات شدید وغلیظ صاحب روضۃ الاحباب اور

اور اسکا ثبوت میں موجود ہین جامع الاصول مین حدیث بخاری ولا ئی دیکہین ذکر بیعت سقیفہ مین حدیث طویل ہے کہ جسمین قتل اللہ وغیرہ ناحق سعد بن عبادہ خاص بانی عمری لکہا ہی یاآپ دیکہہ لین یا دیکہلا دین یا ہمارے پاس آکی دیکہہ لین اور فرماوین کہ اون دو نو مین کونسی صاحب اہل شجرہ مین نہی اور کسکی تئین بدجانین اورکسکو نیک مگر خلیفہ عادل مضمون ان اللہ اطلع علی اہل بدر قال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم خاص واسطی اپنی ہی نفس نفیس کے موضوع جانتی تہی یا اورسکو اہل بدر بہی نہین جانتی تہی فافہم وتدبر افسوس ہی کہ ناصح صاحب اوسوقت مین نہوئی کہ ام المومنین اور اپنی عادل خلیفہ صاحب کو بہی نصیحت فرماتی کیونکہ وہ زیادہ اس بدجاننی بلکہ بدکہنی کے تائید اور حجت چہوڑ گئی لیکن وہ ناصح صاحب کی کب سنتی تہی اونکیب کرتی تہی جوکہ خاص پیغمبر خدا سے ڈرتی اور اونکی نہ سنتے تہی اور نہ مانتی تہی قصہ عبد اللہ عمر از روی احادیث صحاح از بس مشہور ہے کہ عدالت پناہ اوس بیچارہ پر بہی لعن سر عام کرتے تہی اور پیغمبر خدا صلعم فرماتی تہی ابو ہریرہ کو عوض مین اعلان کلمہ توحید وہ کہو نسی مار نہ جو تڑون کی بل بیٹہ گیا باوصفیکہ تعمیل حکم رسول خدا مین تہا لیکن اونہین نہ خدا کا ڈر تہا نہ رسول خدا کا ناصح صاحب نی اتباع باب مدینۃ العلم کو تکلیف دیکر اچہی اپنی فضیحت کہلوائی بہت خوش ہونگی اونکی پیر وپیر واب فرماوین ناصح صاحب کہ وہ مقتدیٰ جو علمای مفسرین اہل حق اور چہاپہ کنندگان قرآن مبین کی حق مین اقوال آئندہ مین فرماتی ہین انکی بلکہ اونکی مقتدا عادل کے حق مین صادق ہی یا نہین جو کلمہ لا الہ الا اللہ کہنی والے اور معلن حکم رسول خدا صلعم کو زد وضرب کرین یعنی چہ مصرعہ می ترسم از کسی کہ نمی ترسد از خدا نہین معلوم ناصح صاحب کس نیند سوتی ہین یا لتہ نیند مین سرشار ہین خود اہل شجرہ تو احداث وابداع کے مقر جو کہ باعث ہی حبط اعمال اور ردہ کا اور دخول نار اور انتہار حوض کوثر کا اور یہ جتنک اہل شجرہ پکاری جاتی ہین حدیث بخاری دیکہین جامع الاصول مین کیا صاف مرقوم ہی عن مسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ اخرجہ البخاری یعنی مسیب بن رافع نی براء بن عازب سی کہا کہ خوشی ہو واسطی تیری صحبت پائی تو نی رسول کی اور بیعت کی آنحضرت سی نیچی شجرہ کے پس کہا براء نی کہ ای میٹہی بہائیکی تو نہین جانتا کہ کیا کیا کچہہ کیا ہمنی بعد اوسکی تو ظاہر ہے کہ براء بن عازب کچہہ تنفسی سی صرف اپنی ذات واحد کی لئی نہین کہتی بلکہ تمام مابعد والون محدثین کے لئی کہتی ہین اور اسی حدیث کی اوپر بخاری ومسلم دونونسی لکہا ہی حدیث حذیفہ کی نیچی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی لیردن علی حوضی اقوام فیختلفون فاقول اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فیختلجون ای منتزعون ویجذبون جس سے صاف ہویدا ہی کہ بہتیری حضرات صحبت یافتہ حوض پر ٹہیرنے بہی نپاوینگی بالجملہ جبکہ خود مقتدایان ناصح صاحب بہتیری اہل شجرہ کو برا کہتی اور بدجانتی ہی تو ناصح صاحب کو ایسی بات پر اہل حق کی لئی نصیحت کرنی ہرگز نہین چاہیئی تہی بلکہ غور کرین کہ اودہر اور ادہر اتنا فرق بہی ہی کہ اونکی مقتدا نیک اور بد ہر ایک کو اہل شجرہ واہل بدر سے جو کوئی جسوقت اونکا اپنا مخالف رای ومشورہ ومصلحت ہوتا تو بتقاضی خصومت وہوای نفسانی فسق وفجور کو کام کرتے برا لیتے کہ صاف کرین بہادر معلامات نفاق سی ہی اور اہل حق مخالف احکام خدا اور رسول اور محارب مخالف اولی الامر منصوص کو بالجملہ محض غرض تباہ ادام تواسی ثقلین نیک کو نیک اور بد کو بدجانتی ہین جسکو کہتی ہین الحب للہ والبغض للہ ہی سو بطین لغی وث رہ اور کی سنت مانگی ناصح صاحب ذرا شرم کرین مولای متقین ہم نفس رسول صلعم اہل بیت رسول ہم اصحاب بدر

ہم اہل تشیع سے اوسپر تو سالہا سال خلیفہ پنجم ناصح جیو با فرزندان و شیعیان مثل محمد بن ابی بکر وغیرہ سر منبر سب و لعن کری اور چند
اہل تشیع محاربہ صفین میں شہید کری سوا اوسکی غلامی اور اتباع میں تو ناصح صاحب کمر بستہ اور طوق اطاعت گردنمیں رکہتی ہیں و
اہل حق و متمسکان اہل بیت طاہرہ کو جنگلی لیئی ابن حجر تک صواعق میں تفسیر اولئک ہم خیر البریۃ میں لکہتا ہی کہ جب پوچہا علی ابن
ابیطالب نی کہ یا رسول اللہ خیر البریۃ کون ہیں فرمایا انت و شیعتک یعنی تو اور شیعہ تیری سوا اونکو ناصح جیو ضال اور مضل فرماتے
ہیں اور اوس ساقی لا عین نفس رسول مقبول کو ہادی افسوس صد افسوس ہدا ہم اللہ و فقہم اللہ یہ جو ناصح صاحب کہتے ہیں کہ نہ
واجب ہونا جہاد کا غیبت امام میں ترک کر دیہ بہی محض جہالت اونکی ہی مسائل کتب فقہ سی یعنی اس سے صاف یہ ظاہر ہے کہ اونکی دانست
میں گویا اہل حق غیبت امام میں اصلا و مطلقا جہاد واجب نہیں جانتی و ہل ہذا الا بہت بحث شرح لمعہ کو تو ناصح جیو کیا جانیں
مگر کوئی ماہر دیکہیگا تو جانیگا کہ یہ صاف عبارت موجود ہی و یجب علی الکفایۃ بحسب الحاجۃ و اقلہ مرۃ فی کل عام بشرط الامام العادل
او نائبہ او ہجوم عدو یخشی منہ علی بیضۃ الاسلام ناصح جیو جامع عباسی میں تو دیکہیں فارسی عبارت ہی صاف لکہا ہی و در حالت
غیبت امام نیز واجب است جہاد ہرگاہ دشمنان بر سر دیار مسلمانان آیند و از ایشان بر اسلام آسیب رسد انتہی موضع الحاجۃ
نہیں معلوم یہہ نصیحت آب اپنی دلمیں کیا سمجہی ہیں کہ ایسی دہر تنگی ہانکی جنکا سر نہ پانو یہہ جو لکہتی ہیں کہ تعداد جاننی انبیا کا
ترک کرو اول تو دانائی سلک تقریر و بیان سی حضرت کی ہر دانا اور نادان خیال کرسکتا ہی کہ نمونہ آبداری دُر نایاب ایک
ایک حرف سی نمایان ہی دوسرے یہی سکرۂ نبیذ فاروقی جہلک ہی ہی نہیں معلوم یہہ کیا فضیحت تمامی ہی ظاہرا آپ کی کان
میں آواز تعداد انبیا کی بفحوای مضمون و فی اذانہم وقرا آجتک نہیں پونہچی یا بمصداق مضمون و جحدوا بہا و استیقنتہا انفسہم یا
بتقاضی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم منکر ہیں جان بوجہکے کہ اسی بہی شوخ چشم کتب ابرہہ سی نسبت فرمائی بہلا کتب مبسوطہ حدیث
صحیح ابن حبان وغیرہ اور تفاسیر و تاریخ عربیہ اگر نہیں ملاحظہ فرما سکتے تو فارسی صاف عبارت تو تہوڑا پڑہا آدمی بہی سمجہ
سکتا ہی صاحب تفسیر مواہب علیہ اور روضۃ الشہدا ملای کاشفی معتبر خود ناصح صاحب کا نہایت صاف لکہتا ہی اوسکی تو
بہی نظر انور سی نہیں گذری کہ صد و بست و چہار ہزار عدد انبیا لکہتا ہی جب ایسا کلمہ ناصح صاحب زبان قلم پر اس بیباکی
سے لائے لیکن نہیں عجب سے غلطی ہوئی اوسمیں بہی البتہ فضیحت اونکی بعض بعض حضرات کی نمایان ہی خصوص مقام تصریح
تعداد مرقوم میں زیادہ تر ظاہر ہی ایسی مضامین کو مخدوم کا ہیکو ملاحظہ فرماتی ہونگی وہ تو بموجب نصایح و وصایا اپنے
امام احمد غزالی جیسے نصیحت کار و نکی ایسی جلسہ میں بہی نہ ٹہیرتی ہونگی بلکہ ذکر ہوتا ہوگا تو رم کر جاتی ہونگی کیونکہ ظاہر ہے
کہ بموجب مصرحہ صدر امام مذکور سماعت ایسی مضامین کی مفضی اور مہیج الی بغض الصحابۃ ہی اور سچ واقع میں یہ بات تو
ہی کہ قلعی قرار واقعی مقتدایان حضرات کی کہلتی ہے سو ہم بعینہا عبارت بمقام ضرورت کے لکہدیتی ہیں ذرا آنکہیں کہولکر
ملاحظہ فرماویں حال مقتل مولائے مومنین میں ہی اما چون ابن ملجم را بمسجد در آوردند و چشم امیر المومنین بر وی افتاد گفت
یا اخا مراد مگر من بد امیر بودم شمار الفت معاذ اللہ یا امیر المومنین گفت پس ترا چہ چیز بر این داشت کہ فرزندان مرا
یتیم ساختی و رخنہ در ارکان خاندان من انداختی نہ من با تو نیکوئی کردہ بودم گفت بلی یا امیر المومنین اما در قضا
شد انچہ واقع شد و کان امر اللہ قدرا مقدورا امیر فرمود و بیا نگذران بمیرد تا من زندہ ام از مطعومات و مشروبات

جواب نصیحت … تعداد انبیا

هر چه من میخورم و پیراهن نیز همان دهید و خورش از و باز مگیرید پس اگر نزیم هر چه رسد من برو قرار گیرد بجای ارم و اگر

درگذرم اور ایک ضربت بیش مزنید که او مرا ایک ضربت زیاده نزده است پس امیر را بر گلیمی خوابانیدند یک سر گلیم

حسنؑ برگرفت و دیگر حسینؑ چون از مسجد بیرون آوردند صبح دمیده بود و جهان روشن شده امیر فرمود که مرا

روی بجانب مشرق بدارید چنان کردند فرمود که ای صبح بدان خدای که بفرمان او بر آمدی و بحکم او نفس زدی که

روز قیامت از تو گواهی درخواهم خواست باید که چون صافی تو براستی گواهی دهی که از ان روز که با رسول خدا نماز گذارده

ام تا امروز هرگز مرا خفته نیافتی و من ترا نا مده یافته ام انگه سجده کرد و گفت کفی بالله شهیدا بار خدایا گواه من تو ئی

که فردای قیامت که صد و بست و چهار هزار پیغمبران حاضر باشند و ملائکه صدیقان و شهیدان بعرش عظیم ناظر بوند گواهی دهی

که از ان ساعت که بدست حبیب و صفی تو ایمان آورده ام خلاف سخن پیغمبر تو نه اندیشیده ام و در خاطر نگذرانیده ام بزرگان

کو فه که حاضر بوده اند خروش بر آوردند و فغان و ناله از کافه مومنان در زمره مسلمانان بر آمد المختصر ظاہر اتنی بات سے

کہ یہ قول جناب امیرؑ کی زبانی ہی اسلئی نظر بر اتباع خلفای راشدین اپنی اور ام المومنین مجتہدہ کے اور حبیب بخاری جیسی رکین

و منکرین روایت ائمہ اہل بیتؑ از راہ خلفیت و رشادت بلحاظ فرمودہ و مروبہ جناب امیر البتہ ناصح صاحب کو تقیہ تمام اور

دلنشین ہوا کہ اسی لاشی محض اور نسیا منسیا سمجھی بلکہ علی الرغم اسکی نصیحت فرمانی لگی لیکن کتب ناصح صاحب علی سبیل الاختلاف

یہ تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور اسی ہزار تک کی ہی مانتی بولتی ہیں کو تفصیل ہر ایک کی مورث تطویل ہی وہان کیا کرینگی البغرض

تعجب یہ ہی کہ ناصح صاحب نی اتنی تکلیفین کیون کہنچین اور اتنی فضیحتین کیون اوٹھائین اور اتنی تکلیف دہی ہی کی ناصح

صاحب صاف یہ کیون نہین کہدیتی کہ معاذ اللہ جو جو کلام و ارشاد خدا و رسول و نفس رسولؐ و ائمہ اہل بیت طاہرہ ہین سب

یکقلم وہ ترک کئی جاوین اور صاف ناصح صاحب اپنا نام اتباع عمری یا صدیقی یا اتباع ابن ملجم و غیرہم مخالفین اہل بیت

طاہرین پیر رکہ لین یا اپنی امارت صرف جناب ام المومنین حاربہ مولا مومنینؑ پر باعلان قرار دین کیونکہ ہر عقیل و فہیم پر ہویدا

ہی کہ قول مرقومہ مقولہ ابن ملجم قاتل نفس رسولؐ در وجہ قتل مین کتنا مطابق ہی قول سی ان جناب حاربہ نفس رسولؐ کے جو کہ بعینہ

بتصریح تاریخ ابن عساکر صدر مین لکہا گیا صاف دیکہ لین ناصح صاحب اور ادنکی احزاب و اہل نحلہ کہ یہہ غدر قتل مین کہتا ہی بلی

یا امیر المومنین اما واقع شد و کان امر اللہ قدرا مقدورا اور وہ غدر قتال مین فرماتی ہین و کان ذلک من قدر قدر کہ لکی

و مفاد مقصود دونو نکا ایک ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ بہلا قطع نظر از مرقومہ صدر تالیفات محمد خاوند شاہ بہت صاف

فارسی عبارتین ہی کسی کس معتبر کتاب حدیث صحاح ناصح صاحب سی مفصل او سمین مصرح ہی ذرا آنکہین کہول کی دیکہین

او شمار کرین بعینہا یہہ ہی گفتار در عدد انبیا علیہم التحیۃ والسلام در کمیت پیغمبران اختلاف کردہ اند و اکثر ارباب تاریخ

گفتہ اند کہ از وقت آدم تا زمان خاتم صد و بست و چہار ہزار پیغمبران مبعوث شدہ اند و ابن حبان در صحیح بدین قول

اشارۃ کردہ و جمعی را عقیدہ آنست کہ عدد ایشان از ہشت ہزار تجاوز نکردہ و ابو العلاء موصلی در جامع خود موافق این

قول روایت کردہ کہ حضرت رسالت پناہ چنین فرمود کہ باری تعالی مرا کہ محمدم بر اثر ہشت ہزار پیغمبر مبعوث گردانید از این

ہشت ہزار بہدایت و ارشاد بنی اسرائیل مامور بودند و چہار ہزار دیگر باقوام مختلفہ و فرق متباینہ و عبد اللہ بن احمد

بن حنبل در تعریف الانبیا بروایت یحیی بن سعید آوردہ است کہ حضرت محمد مصطفی صلعم فرمود کہ من خاتم ہزار پیغمبرم یا بیشتر و
فرقہ اولی گویند کہ از جملہ صد و بست و چہار ہزار صد و سیزدہ نفر مرسل اند و باقے غیر مرسل انتہی موضع الحاجۃ ناصح صاحب
فرماتی ہین کہ حرام سمجہنا ہر جانور ذی ناب و مخلب کا سباع سی ترک کرو نہین معلوم کس بیہوشی مین یہ بزرگ ہذیان سرائے
کو کام فرما رہا ہی اپنی ہان مشکواۃ مین بیچ باب ما یحل اکلہ و ما یحرم کے یہ حدیث صحیح مسلم بہی نہین سنی کہ صاف ہی عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلعم کل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام یعنی ابو ہریرہ سے ہی کہ فرمایا رسول خدا نی ہر جانور صاحب کچلی کا درندون
مین سے حرام ہی اور بہی صحیح مسلم مین ہی عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلعم عن کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر یعنی
ابن عباس نے کہا کہ منع کیا پیغمبر خدا نی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندون سی اور ہر چنگل گیر کے پرندون سے بہلا اگر مشکواۃ
صحیح مسلم بخاری وغیرہ صحاح دیہہ و قصبہ مخدوم مین نہو تو کتاب بالا بد تو خاص قصبہ مسکن عالی کے قاضی صاحب کی تصنیفات سے بہت مشہور
کتاب اور مطبوعہ بہی ہی اوسمین بہی نہین ملاحظہ فرما سکتے اوسکی فارسی عبارت صاف ہی مسئلہ محرمات مین کہ خوردن سباع بہائم
و طیور الخ مگر ائمہ موضوعہ و مصنوعہ ناصح صاحب جو پاس خاطر سلاطین جور تمام حلال حرام چرند پرند سانپ بچہو گہونس
چوہا گوہ سیہ بینڈک کہنکہجورہ الو چیل کوہ وغیرہا کا حکم حلت جاری کر گئی ہین البتہ اہل حق کہ انہون نے الو کا گوشت تو کیا
ہی نہین کہ اونکی رطب و یابس پر عمل کرین بیشک اونکی طرح ہر کچہہ نہین کہا جاتی ناصح صاحب کو وہ سب ہنیئاً و مریئاً
ہو نوش جان فرما دین یا بیہان خالد بن ولید جیسا کوئی بندہ شکم مقتدا نہین رکہتی کہ اوسکی اتباع و اقتدا مین گوہ
تک نوش کر جادین چنانچہ مزہ اس بات کا ناصح صاحب حدیث ابن عباس متفق علیہ بخاری و مسلم سی مشکواۃ مین اگر ملاحظہ
فرماتی تو کیفیت باقی ہر باوصف اظہار کراہیت و نفرت پیغمبر خدا وہ جوانمرد کیا کیا مزہ لی لی کر نوش کرتا تہا تو نفس الامر
مین قیام حضرات سنت جماعت بسنت عمری و بکری و خالدی و ائمہ اربعہ کہا جاتی نہ بسنت نبوی دیکہین ناصح صاحب حدیث
مذکور عن ابن عباس ان خالد ابن ولید دخل مع رسول اللہ الحدیث کہ حدیث طویل ہی اوسمین صاف موجود ہی کہ جب ضب
یعنی گوہ بہنی ہوئی سامنی آئی تو کہینچ لیا پیغمبر خدا نی ہاتہہ اپنا اور فرمایا فاجدنی اعافہ یعنی پاتا ہون اپنی تئین کہ
کراہت کرتا ہون قال خالد فاجتررتہ واکلتہ یعنی کہا خالد نی پس کہینچ لیا مینے اور کہا گیا مین بالجملہ بالفرض اگر حرام
کا حکم نہین فرمایا تو کراہت تو بالتصریح کیسی ارشاد کی اور پہر اسپر کہا جانا کیسے دلیل ہی مکروہ جاننی ہر مکروہ پیغمبر کے اور
محبوب جاننی ہر محبوب پیغمبر کے کیونکہ محبوب پیغمبر مشہور ہے کس موہہ سی سنی صاحب کہتی ہین اور کتابون مین لکہتے ہین کہ اس ترکاری
کو اگر کوئی محبوب نہ رکہی یا مکروہ جانی ناپسند کری تو کافر ہوتا ہی سبحان اللہ اس مسخرۃ الکراہت کو پیغمبر خدا کی جو شخص
کہا جاوے وہ سیف اللہ اور محبوب سنت جماعت کا ہو گیا ہی کہ دشمنی اہل بیت اور دوستی اصحاب ثلثہ مین البتہ شمشیر برہنہ تہا کہ معاذ اللہ
یہ حضرات سیف اللہ اسی مشہور کرین فاعتبروا یا اولی الابصار تفصیل ان باتون کی کہ ائمہ مغرضہ انکی نظر بر پسند طبع اور رغبت
نفس حکام وقت احکام جاری کرتے تہی کتب مبسوطہ تاریخ دیکہنی سی ظاہر ہوتی ہی بلکہ مغیرہ بن شعبہ اور ابو ہریرہ وغیرہما جیسے
مجاہرین نے جو جو جہد و سعی وضع احادیث مین اور تابعین و تبع تابعین ہر مثل غیاث اور ابو الخطاب وغیرہما نی نظر بر
خوشنودی حکام و ہوائے نفس کام کیا ہی کتب رجال اور کتاب واہیات ابن جوزی وغیرہ دیکہنے سے ہویدا ہی ہر

من شاء المزید الاطلاع فلیرجع الیہا یہان تو صرف مختصراً اتنا جاننا ہی بس ہی کہ ناصح صاحب ذی ناب سباع اور ذی مخلب
طیر کہانیکی نصیحت کرتی تہی عنایت الہی سی خود انکی احادیث صحاح ستہ سی بہی اونکی حرمت صاف ہویدا ہی تو دیکہیے کہ باوجود
ان احادیث حرمت کی بہر حکم حلت جاری کرنا محض حرام خوری ہی یا نہین معلوم ہوتا ہی کہ ناصح صاحب اور اونکی احزاب بسبب
بسبب استعمال ہر قسم کی ایسی ہی حرام حلال گوشت وحوش وطیور کی وحشتناک باتین کرتی ہین اور مختل الحواس ہوگئی ہین
کہ ایسی کلمات بی سرو پا متضاد و متہافت کہہ اوٹہی ہین ایک شخص ایسی ہی صاحب دہاقین سے کہ ظاہرا نہین کی ہی ارض دوم
کی رہنی والی ہونگی تہوڑی دن ہوئی کہ غلغلۂ حلت بوم یعنی الو کی حلال ہونیکا برپا کر رہی تہی اور کوئی دن خوب خاک اڑائی
لیکن تعجب ہے کہ ناصح عزیز یہ کی کان تک اوسکی خبر نہین پونہچی کہ کیسی اونکی مٹی خزیر ہوئی حتی کہ رسالہ سعادہ کونین اوسین
کسی اہل محلہ مین سی ایک صاحب نی لکہا ہی اور خود حضور بادشاہ دہلی نی کہ اونکی اولو الامر حنفی المذہب ہین جیسی فضیحت انکی
الو خوار کی ظاہر کی ہی شہرۂ آفاق ہورہی ہی اور وہ کتاب چہپ کر دیار و امصار مین شایع کی گئی ہی اوسی ناصح صاحب
ملاحظہ فرماوین اور سابق مین جو ایک ویسی ہی صاحب نی کچہہ کانو کانو کوہ کی حلت مین کی تہی اونکی فضیحت بہی کیا ناصح صاحب نی
نہین سُنی کہ آجتک زبان زد خاص و عام ہی بلکہ وہ مصرع جو اونکی مخمس مراثی کا ترجیع بند ہی کوچہ و بازار مین ہر صغار و کبار دیار
و امصار کی زبان پر بہاگن کی مہینی مین بیشتر گذار رکہتا ہی بلکہ زمان حیات پیر عزیز ناصح صاحب مین بہی ایک پنجابی ہو لوی
صاحب حنفی کی جو کہ قریب قلعہ کی مسجد مین رہتی تہی اور تا بقای حیات اوسی مسجد مین رہی کہ یہ کنایہ بالصراحۃ نام لیتی ہی الغرض ہے
حرف حلت کوہ کا زبان سی نکالا تہا لیکن پیر عزیز پر تمیز ناصح صاحب نی نظر بر اطراف و جوانب حالات عوام اہل اونکا منہہ
پکڑا اور بند کیا اور زنجیر مصراع ترجیع بند بیش کے تاکہ دام مین فضیحت نہ ہو کہ خاک نہ اڑی کہ یہ بات اکثر اصحاب عزیزیہ جو
جانتی ہین قید حیات مین ہین سو ہم ناصح صاحب کو بجای پیر عزیز اونکی نصیحت کرتی ہین اگر کچہہ بہی وہ نہین النسانیۃ اور تمیز
ہو تو وہ اس کلمہ نصیحت کو بجان و دل عزیز رکہین اور شکر بجا لاوین اول تو اونہین لازم ہی کہ پیروی اصحاب بادہ و اہل ملال
جائرین و جابرین کو ترک کرین زندگانی دو روزہ کو صرف زبان کی دم بہر کی مزہ کی لئی خلاف حکم خدا و رسول اونکا ن لیوین
اس سے تو خاک کہاوین تو بہتر ہی کہ آخر انجام کو پیغمبر خدا کی روبرو ہونا ہی یعنی اوسوقت شرمسار ہونگی اور خدا و رسول
طعنہ زن ہونگی وہان یالیتنی کنت ترابا تک کہنا پہر کام نہ آویگا دوسرا ایسا نقصان عظیم زبان پیر لالی ہی پرہیز کرین کہ ہم خلاف احکام
خدا و رسول و ہم اہانت دین رسول مقبول کر اس طرح سی لی محابا تمام نجس اور ناپاک جانورونکو ایک قول عمومی سی حلال
کرنی لگی ہرچند یہ قصور صرف ناصح صاحب کی تجویز کا نہین یہ قصور انکی پیشوا اون اربعہ کا ہی لیکن قصور انکا یہ تو ہی کہ یہ ایسی
تابعان ہو کے تبعیت اور ہواخواہی مین کیون اپنی تئین خراب کرتی ہین جس حالت مین کہ وہ خاص صحیح مسلم و بخاری کی حدیث
مین حرمت کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر پاتی ہین پہر جو شخص حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی خلاف انکی لب
ہلاتا ہی تو کیون نہین اوسی کاذب و معاند تابع ہوا نفس جانتی آیہ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول کیون نہین
یاد کرتی کہ جسکا قول خلاف خدا و رسول دیکہین اوسی جہوٹا جانین اور جو احادیث صحیحین جہوٹ اور موضوع ہین انکو
مفتریات و موضوع اور اونکی شیوخ کو مفتری و وضاع بموجب اپنی قول کے جانین اور وہ جو فرماتی ہین ہمکو کہ آخر ہماری

صحیحین پر عمل کرو کہ ہماری نزدیک رتبہ اونکا بہی قرآن مجید کی بہت بڑا ہی کیونکہ ہم سوال بقبول کی ہی الخ اوسی جو ع
اور پہر نام اونکی اصحیت کا نہین کیونکہ اوپر بہی بخوبی ناصح صاحب کی سقفہ اونکی تحریر سی تعلیم ہونا اونکا بحیا حقہ واضح
ہوگیا اور یہان بہی عمل نہ کرنے خود اونکی اور مجتہدین انکی سی یعنی اونکی لاشی محض اور بیکار جانتی ہی موضوع و مفترات ہونا
اونکا ظاہر ہوگیا اور جو زیادہ اور تصدیق کلام حقیر مستہام منظور ہو تو خاتمہ سفر السعادۃ ملاحظہ فرماوین پہر دیکہین کیا
قدرت الہی کا تماشا ظاہر ہوتا ہی کہ کیا کیا حدیثین جو فضیلۃ خلفا مین ناصح صاحب کی بنائی گئی ہین جنپر تابعان وجان نثار انکی
فخر کرتی ہین کسقدر وہان موضوع ظاہر ہوتی ہین چنانچہ اول تو اپنی خلیفہ اول کا حال دیکہین خاتمہ مذکور مین لکہا ہی در باب
فضایل ابی بکر صدیق الخ مشہور تر است از موضوعات حدیث ان اللہ یتجلی یوم القیمۃ للناس عامۃ ولابی بکر خاصۃ و حدیث
ما صب اللہ فی صدری شیئا الا وصبتہ فی صدر ابی بکر و حدیث کان رسول اللہ اذا اشتاق الی الجنۃ قبل شیبۃ و حدیث انا وابو بکر
کفرسی رہان و حدیث ان اللہ تعالی لما اختار الارواح اختار روح ابی بکر و امثال این از مفتریات است کہ بطلان آن
ببداہت عقل معلوم است اور شارح محقق اونکا لکہتا ہی بعد لکہنی حدیث ان اللہ یتجلی للناس کے کہ خطیب و ابو نعیم و ابن حبان
در ضعفا آوردہ و ذہبی حکم بوضع آن کردہ اور یہی لکہتا ہی کہ حاکم آنرا در مستدرک اخراج نمودہ و حدیث ان اللہ خلق
الارواح واختار روح ابی بکر من الارواح الحدیث از عائشہ آوردہ و گفتہ کہ خطیب این آوردہ و نفی ثبوت آن کردہ
و حکم ببطلان اسناد آن نمودہ و گفتہ کہ در تلخیص الموضوعات گفتہ کہ این اقبح کذب است سبحان اللہ یہ حال ہی صدیقہ صاحب
کی صداقت کا اور یہی خاتمہ مذکور مین ہی در باب فضایل معویہ حدیث صحیح نشدہ اور شارح سفر السعادۃ یعنی محقق دہلوی
شیخ عبد الحق اسی مقام مین لکہتا ہی الخ گفتہ اند کہ ثابت شد در باب وی کتابت مر حضرت رسالت را و کتاب وحی نیز بہ ثبوت
نرسیدہ کذا فی جامع الاصول و غیرہ و دیگر این حدیث است کہ احمد در مسند خود از عرباض بن ساریہ آوردہ کہ گفت شنیدم
حضرت رسول اللہ را کہ فرمود اللہم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب و دیگر این حدیث نیز می آرند کہ فرمود یا معاویۃ
اذ ولیت یا اذ ملکت فاحسن میگویند کہ ازان روز وی در طمع ملک و امارت افتادہ بود و بالاتر از ہمہ این حدیث است کہ
ترمذی از عبد الرحمن بن عمیرہ آوردہ کہ رسول خدا گفت مر معاویہ را اللہم اجعلہ ہادیا و مہدیا واہد بہ و نیز آوردہ کہ چون
عمر بن الخطاب عمیر بن سعد را از حمص عزل کرد و معاویہ را بجای وی نصب فرمود مردم تعجب کردند و گفتند یا عجبا عمیر را عزل
کنند و معاویہ را نصب نمایند پس عمیر ابن سعد گفت کہ معاویہ را بد مگوئید زیرا کہ من شنیدم از آنحضرت کہ میفرمود اللہم اہد بہ
و ہیچ یکی ازین احادیث بصحت نرسیدہ است و در شان معاویہ احادیث وضع کردہ اند کہ نسبت وضع بانہا نیز داخل عبادت
کردن است آنہا را چنانچہ الامناء عند اللہ ثلثۃ انا و جبریل و معاویۃ و دیگر یبعث اللہ معاویۃ یوم القیامۃ وعلیہ رداء من
نور الایمان و دیگر ہبط علی جبریل و معہ قلم من ذہب ابریز فقال ان العلی الاعلی یقرئک السلام ویقول لک حبیبی قد اہدیت
ہذا القلم من فوق عرشی الی معاویۃ بن ابی سفیان فاوصلہ الیہ و مرہ ان یکتب آیۃ الکرسی بخطہ و امثال آن بسیار وضع
کردہ اند و گفتہ اند کہ در اسانید آن جماعۃ اند کہ علم اند در وضع و افترا اور یہی ماتن لکہتا ہی در باب فضایل شافعی
و ابی حنیفہ و ذم ایشان چیزی صحیح نشدہ و ہرچہ دران باب است مجموع مفتری و موضوع است اور شارح لکہتا ہی کہ در

و در تنزیہ الشریعۃ از انس بن مالک آورده که ان فی امتی رجل یقال له محمد بن ادریس اضر علی امتی من ابلیس ویکون فی امتی رجل
یقال له ابو حنیفه وهو سراج امتی وگفته که جوزقانی این حدیث را از انس آورده و در اسناد وی احمد جویباری است
وراوی وی مامون سلمی ست و یکی ازین دو وضع کرده اینحدیث را علیه من اللہ ما یستحقہ و حدیث دیگر آورده نیز
از انس سیأتی بعدی رجل یقال له النعمان بن ثابت ویکنی ابا حنیفه لیحیین دین اللہ وسنتی علی یده و این نیز ازین
قبیل است اور بهی خاتمہ کتاب مذکور مین ماتن لکهتا ہی کہ درباب الصلوۃ خلف کل بر و فاجر حدیثی صحیح نشده اور
شارح لکهتا ہی کہ سخاوی در مقاصد حسنہ آورده وگفته کہ روایت کرده اینحدیث ابو داؤد و دارقطنی و روایت کرده بیهقی
بزیادت و جاہد وامع کل امیر و ہمہ از حدیث مکحول است از ابی ہریره و اسناد وی منقطع است وگفته کہ این حدیث طرق
دیگر است در ضعفا مر ابن حبان را المختصر کر بعد ذکر تمام طرق اور کلام طویل کی لکهتا ہی کہ وہمہ این طرق واہی است
چنانچہ تصریح کرده اند بدان غیر واحد از علما و بعضی ازان طرق در کتاب علل ابن جوزی مذکور است انتہی موضع الحاجۃ
اور علاوه اسکی مدارج النبوۃ وغیره مین درباب صحت حالات رجال مصرح ہی کہ مکحول ایک شخص مجهول الحال اور مفقود
الاسم ہی اسامی صحابہ مین غرض محض اسم فرضی معلوم ہوتا ہی اب مولف اس رسالہ کا کہتا ہی کہ اہل عقل و انصاف
غور سی خیال کرین کہ بیشک بموجب اور مراتب احادیث اور اقوال علمای سنت وجماعت سی بہی موضوع ہونا اس
حدیث کا کالشمس فی وسط السماء ہویدا ہی ایک تو بطریق نمونہ حقیر اس جگہ بہی لکهدیتا ہی اوسی اہل انصاف سوچ
لین مشکوۃ مین ہی عن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی قال ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ
ینظر فقال رسول اللہ لقومہ حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول اللہ
فذکر ذلک لرسول اللہ فقال نعم وحسبت انه قال انک قد اذیت اللہ ورسوله رواه ابو داؤد ترجمہ اسکا بہی نقلہا
انکی مظاہر حق کا لکہا جاتا ہی کہ وه بہانا چالاکی اہل حق کا کچهہ پیش کرسکین یعنی روایت ہی سائب بن خلاد سی
اور وه ایک شخص ہے اصحاب نبی کی سی کہا اونسے کہ تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تہوکا اوسنی طرف قبلہ کے
اور پیغمبر خدا اوسکو دیکہتی تہی پس فرمایا رسول خدا نی واسطی قوم اوسکی کی جسوقت فارغ ہوا وه نماز سی کہ نہ نماز پڑہوا دے
تمہاری یہ بعد اسکی پس اراده کیا اوسنی پیچہی اسکی نماز پڑہوانیکا واسطی اونکی پس منع کیا قوم نی اوسکو اور خبر دی
اوسکو ساتہہ فرمانی رسول خدا کے پس ذکر کیا اون نی یہ یعنی منع کرنا قوم کا امامت کو روبرو رسول خدا کی پس فرمایا
حضرت نی کہ ہان اور کہتا ہی راوی کہ گمان کرتا ہون یہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نی یعنی بیچ بیان کرنی سبب منع
کی امامت سی یہ کہ تحقیق ایذا دی تو نی خدا کو اور رسول اوسکی کو یعنی بسبب کرنی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہہ
ابو داؤد نی اب منصف بلا تعصف از راه غور و فکر کے دیکہی اور ناصح صاحب شرم کرین اور دیکہین کہ صرف تہوکا
تہوکنی پر تو انحضرت نی کتنی ملامت فرمائی یہانتک کہ ممانعت پیش امامی ایسی شخص کی تاکید فرمائی پہر حدیث
پیش نمازی ہر فاجر کے کیونکہ صحیح ہوسکتی ہے اور یہ حدیث کچهہ شیوخ اربعہ نی ناصح صاحب کی صحیح مین نہین داخل
کردی بلکہ اس حدیث پر جرح بہت سی ناصح صاحب کی علمای نقاد نی نہین کیا اور حدیث الصلوۃ خلف کل بر و فاجر

کی حقیقت اونکی محققین سی ظاہر ہوچکی کہ محض بے اصل ہی فاعتبروا یا اولی الابصار بات یہ ہی کہ خلفای جور ... راعز اونکی
ہزارون فسق و فجور کرتی تہی شرابین پیتی تہی جہوٹ بولتی تہی اگر یہ حدیث وہ وضع نکرتی یا نکرواتی تو مسئلہ جسکی لامی
کی کہان ٹہرتی یعنی کسی عادل کی پیچہی اقتدا کرنی تو صریح ظاہر ہی کہ جب بیش نمازی مین دوسرا شخص ممتاز ہو مرتاض و مشہور ہو
تو امامت عامہ یعنی خلافت مغصوبہ کی ثبات قیام پر بہی حرف آئیگا دن آتا اسلئی یہ حدیث وضع کرلی گئی اور بہی ... صاحب
سفر السعادة درباب فضل عاشوره لکہتا ہی و سایر احادیث در فضل انفاق و خضاب و ادہان و اکتحال و غیر ذلک
مجموع موضوع و مفتری ست قال ائمة الحدیث الاکتحال فیہا بدعة ابتدعہا قتلة الحسین سرمہ کشیدن در روز عاشوره بدعت
است کہ کشندگان حسین ع ابتداع کرده اند و درباب القیاس حجة خبری ثابت نشده و درباب تحلیل نبیذ حدیثی صحیح وارد
نشده ناصح صاحب اگر کچہہ بہی شرم رکہتی ہین تو احادیث مرقومہ کو کہ حرزاً للطوالة تہوڑ ےسی بطریق نمونہ لکہی گئی ہین
ملاحظہ فرماوین اور دیکہین کہ اسمین اور اور صد ہا حدیثین کتب صحیح ترمذی اور سنن ابی داؤد اور صحیح بخاری اور صحیح
مسلم وغیرہا مین سی جنکو اصح کتب بعد کتاب اللہ ناصح صاحب لکہتی ہین اور اپنی حق اونکی طرف دعوت کرتے ہین محققین
اونکی موضوع و مفتریات کس صفائی سی اونہین لکہتی ہین اور اون موضوع و مفتریات پر حضرت کا عمل ہی لیکن بقول ناصح
صاحب ... کیا کرین و ہ ایسی بگڑی ہوئی چلی آتی ہی یعنی با وصف عدم صحت حدیث حلت نبیذ خلیفہ عادل اونکی نبیذ انتہائی
عمر تک پیتی رہی اور با وصف ارشاد پروردگار عالم کہ آیہ تحریم خمر مین فرماتا ہی لعلکم منتہون تادم مرگ نہ منتہی ہوئے
اور خالد بن ولید بڑی مارتی تیغ اونکی کہ لقب سیف اللہ اونکا ہی مثل مضامین مفتریات احادیث مرقومہ بالا صد حقیقت
فضایل خلیفہ اول اونکی مفتریات و موضوعات سی کہا چاہتی با وصف اظہار اکراہ پیغمبر خدا ع کی گوہ کہاتی رہی تو یہہ زلہ خوار
اونکی بہلا کب چہوڑتی ہین سبحان اللہ ایسی مفتریات و موضوعات کو کلام رسول ظاہر کرکے فرماتی ہین کہ ہم اس کلام کو حفظ کرکی
... اور ... تلاوت میں لاتی ہین اور الفاظ غیر محاورہ کو اونسی صحیح کرتے ہین اور آپس مین بول چال کرتی ہین کہ فلانا
لفظ حدیث مین اسطرح واقع ہی الخ جناب مخدوم عام مرتبت کو بعد دس ایسی سلام دعای اسلام کی واضح ہو کہ حضرت سلامت
الفاظ احادیث مفتریات و موضوعات صحاح ثعلبی مصرحہ محققین خدام کا حفظ و تلاوت کرنا حضرت ہی کو مبارک رہوی جنکی مقتدا
صاحب کا تو وہ حال کہ کعب الاحبار سی لفظ لفظ کی معنی پوچہین جیسا کہ تصریحہ اور جنکی احادیث کی حقیقت خود آپکی محققین کے
اقرار سی کالشمس فی وسط النہار ہر صغار و کبار پر ہویدا و آشکار ہوگئی اور حقیقت فضائل موضوعہ صدیقی وغیرہ کی صداقت
بہی کما ہی ظاہر و نمایان در حقیقت ہمکو اب متحقق ہوا کہ یہ مفتری و مفتریات بار بار کہنا کتب و شیوخ کتب اربعہ کو جناب
کا محض افترا ہی چنانچہ وہ تلاوت مفتریات و موضوعہ صحاح ثعلبی کا ہی کہ جتنے اوراق آپ نی سیاہ کئی ہین کوئی صفحہ بلکہ سطر بہی
ان کلمات افترا آیات سی خالی نہین پائی گئی سبحان اللہ یہ کلام آپہی کا ہی کہ ایسی مفتریات ثعلبی کیطرف بہ تبعیت ائمہ
یدعون الی النار یعنی انکے اظہار کو دعوت فرماتی ہوئی نہین شرماتی اور عوام بیچارون کو وساوس شیطانی مین لاتی ہین
نہ سمجہون کہ یہہ انہ عبادی لیس لک علیہم سلطان اور نہ یہ ان الاعداء نا المخلصین بمقتضای الکذوب لا حافظة له حافظہ سرکار
کا ...ین ... رہا اور ... کلام رسول مقبول ... آپکی صحاح ثعلبی کے جو بار بار فرماتی ہین محض بسرلہ

بمنزلہ منکہ عزت اتار کہنی کے ہی خود کلام محققین و محدثین حضرت سی ہویدا و آشکار ہوگیا احتیاج دفع و تکرار اور اور
دوسیر کلام کی نہین بلکہ نظر بر بعضے شرح الشیخ مرقومۃ الصدر اور تصریحات ابن عساکر اور جلال الدین سیوطی اور سجادے
وغیرہم کبرای ناصح صاحب توریت وغیرہا کی صحت الفاظ و محاورہ وغیر محاورہ کی نسبت اگر فرماتی تو زیبا ہی ہوتا ناصح
صاحب تقصیر معاف کرین کچھ بطالت کو کام نفرماوین اگرچہ الحق مر مشہور ہے لیکن انجام اسکا حلاوت ہی اونہین لازم ہی کہ اپنی
ہوش و فہم کے کچھ دوا کرین اونہین شرم نہین آئی ایسا کلمہ مونہہ سی نکالتی ہوئی حال اونکی خلفا و مقتدا اونکا تو وہ کچھ
کہ دا معضل کو کعب الاحبار سی بڑا پی مین تخت سلطنت پر بیٹہہ کر پوچھتی پھرین جہالت ابا و کلالہ وغیرہا کلمات قرانی کی
حقیقت اول ہی آخر تک سب خورد و کلان پر ہویدا ہی کلمہ لولا علی لہلک عمر تمام عالم مین ذکور و اناث کی زبان زد ہی یاد
کرین شیخ عبد الحق ترجمہ مشکوۃ مین بیچ کتاب العلم کے لکہتا ہی از عمر ابن الخطاب از آیہ وفاکہۃ و ابا پرسیدند کہ معنی اب چیست
فکر کرد چون دریافت فرمود بل ہذا الا تکلف یعنی معلوم است کہ تمام چیزی از جنس فواکہ و مطاعم است کہ بخصوص معلوم نشد حاجت
نیست بفکر کردن در دریافت آن تکلف و مالا یعنی است پیرو اونکی ایسی نقاد دقائق محاورہ و ان صحیح الاسناد فصاحت
شعار بلاغت دثار کہ اتباع باب مدینۃ العلم و قائل سلونی کو تعلیم فرماوین ولنعم ما قیل اذا لم تستحی فاصنع ما شئت حضرت
ناصح جو یہی تحفہ معجون ہین کہین نصیحت فرماتی ہین واسطی ادخال کلمہ الصلوۃ خیر من النوم کی اذانین اور موقوف کرنے
حی علی خیر العمل کے اور نسبت دیتی ہین اسمین بہی اہل حق کو مخالفت قرآنی اور افترای شیخ کتب اربعہ کی یعنی مطلب مقصود
آپ کا گویا یہ ہی کہ الصلوۃ خیر من النوم کا کہنا بہی اذانین عوام بیچارے بموجب حکم قرآن خیال کرین اور دہوکہ مین پڑے رہین
اور ضلالت و بدعت عمری مین تمام عمر مبتلا رہین نہین معلوم کہ حالت نوم مین ناصح صاحب نے بڑا اوٹہی مین یا کچھ اور بات
خدارا کوئی بہلا چنگا آدمی خیال کر سکتا ہی کہ یہ کلام صحیح سالم با ہوش و حواس انسانونکی سی ہین قرآن مین کسی حافظ یا غیر
حافظ نی اپنی عمر بہر مین کہین ذکر بہی الصلوۃ خیر من النوم کا واسطی ادخال اذانکی دیکہا یا سنا ہی ہزارہا قرآن موجود
ہین یہہ خیر خواہ عمری کسی کہیت یا جنگل مین ملجاوین تو اونکی گوش گذار کیا جاوے کہ حضرت سلامت کہین ترکیب اذان و اقامت
وغیرہ مراتب تو پہلی قرآن مین نشان دو تو ہم تمہین سلام کرین تب خلاف قرآن اور بدعت خلافت بنا ہی کا حال کچہی
کہل جاویگا یا وہ قرآن جو جناب عثمان نی معاذ اللہ پہونکدئی اونمین سی بلکہ خاص اوس قرآنمین جسمین جناب ام المومنین
فی صلواۃ الوسطی کے ساتھہ صلوۃ العصر کو داخل فرمایا اور خادم سی لکہوایا تہا اور جناب عدالت مآب نی جملہ الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا
بڑہانیکو فرمایا چاہا تہا ناصح صاحبکو صحت پونہچی ہوگی تو امر علیحدہ ہی لیکن یاد رہے کہ اس زمانہ مین ایسا کلمہ اگر مونہہ سی نکالین
گے تو جماعت مین سی نکالی جائینگی بالجملہ یہہ محض بہتان سرائی اور فضیحت نمائی ناصح صاحب کے ہی کہ بدعات عمریہ کو اسطرح پوشیدہ
کرتی ہین اور اونکی خاصیہای مخالفتہای قرآنی کو اہل حق سی نسبت کرتی ہین بات یہ ہی کہ تمام ترکیبات اذان و اقامت وغیرہ
مراتب صلوۃ اور بہتیری باتین قرآن مین مصرح بتعیین تعداد ہر ایک رکن اور جزو کے نہین بلکہ قول و فعل پیغمبر خدا سی ثابت
اور مستنبط ہین احادیث مین تمام امور کے تفصیل ہے سو اہل حق کہ تابع ہین ثقلین کے بموجب احادیث مرویات اہل بیت
طاہرہ کے بعد تنقید و تنقیح صحت حدیث و روات حدیث کاربند ہین اور اتباع مخالفین اہل بیت طاہرہ یعنی اجزا

نصیحت مآب اپنی عمر دبکر کے سو لطف یہہ ہی کہ حضرت جیو کو اپنی صحاح تغلبی کے بہی خبر نہین کہ ایسی کلمات تلبیس ویا بی محابا جو
سو بہہ مین آجاتی ہین فرماتی ہین اول تو جامع الاصول مین حدیث ابی عمر بن انس سنن ابو داود سی دوسر حدیث عبد اللہ
بن زید انصاری ابو داود و ترمذی سی تیسری حدیث ابو محذورہ صحیح مسلم سی جو جو ہی ایک ایک رکن اذان و اقامت
خاص بموجب تعلیم و تلقین سید المرسلین جو بعد ترجیع ہی انہین کی بہی مفصل موجود ہی اور ظاہر ہی کہ وہ سب انہین کی روات
بد غائلہ کی روایات سی ہین مگر کہین پتہ اور نشان تک ان کلمات مبتدعۂ عمری کا تعلیم پیغمبر خدا مین اصلا و مطلقا نہین
کہ حرز اللطوار اور ہم بسبب عدم ضرورت نقل ہر ایک حدیث کی بی فائدہ ہی کہ ہر ایک کلمہ اللہ اکبر سے تا لا الہ الا اللہ مفصل
فرمایا علاوہ انکی ایک اور حدیث ابی محذورہ سے مجمل ہی یعنی تفصیل تعیین و تصریح ہر ایک کلمہ کے راوی نہین بیان کرتا مگر تعداد
کلمات اذان اونیس کلمہ اور تعداد کلمات اقامت سترہ کلمہ بتعلیم پیغمبر خدا صاف ظاہر ہین اور یہ حدیث احمد اور ترمذی و
ابو داؤد و نسائی و دارمی و ابن ماجہ سی مشکوۃ مین ہی کہ حنفی اسی ترجیع سمیت کہتی ہین بغرض تعلیم مکرر کر کر رسول
اطہر مین کیا تفصیلا کیا اجمالا اصلا و مطلقا احادیث مذکورہ مین کہین وجود اس بدعت کا نہین اور نہ اونسی مستنبط ہو سکتا ہے
بلا ان سب سے بڑھ کر ایک حدیث جامع الاصول اور مشکوۃ دونوں میں صحیح موطا سی ہی کہ اوس سے وہ قلعی ناصح صاحب کی خلیفہ
صاحب کے ابداع کی کہلتی ہے کہ اگر ذرا بہی شرم ہو تو اسکو سنکر پہر ناصح صاحب کسی اہل حق کی سامنی اذان کی باب مین بہی کان تک
اور آواز نہ نکالین اور لب ہلا وین بلکہ اگر غیرت ہو تو آنکھ سامنی نکرین سو واسطی ظہور مزید سرخروئی ناصح صاحب اور بروز
کماہی حقیقت ابداع مقتدای عادل ناصح صاحب بعینہا حدیث مرقومہ لکہدی جاتی ہی عن مالک بلغہ ان المؤذن جاء عمر
یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح رواہ فی الموطا الحاصل مالک
سی ہی کہ آیا موذن عمر پاس کہ خبردار کری اوسکو واسطی نماز صبح کے پس پایا اوسکو سوتا ہوا پس کہا موذن نے کہ نماز بہتر ہی سونے سے
پس حکم کیا عمر نے کہ مقرر کر دی اوسکو بیچ اذان صبح کے روایت کی یہ صحیح موطا مین اب عقیل فہیم غور کر لے اس قول سی کہ امام مالک
انکا چہتا امام ائمہ مصنوعہ مین کا صاف روایت کرتا ہی کہ فامرہ عمر ان یجعلہا فی اذان الصبح کہ کوئی تاویل اور بہانہ ان بہلونکو
واسطی مٹنے اور اخفا اس بدعت عمر کی نہین بن سکتا جیسے کہ قول عمر در باب تحریم متعہ حسب مصرحہ اولیاء وغیرہ مرتب مرقومہ تصدر
ہی اور حسب تصریح مسند احمد حنبل عن جابر بن عبد اللہ ہویدا ہی کہ صاف جناب ممدوح کا قول ہی المتعتان کانتا علی عہد رسول اللہ احدہما متعۃ
الحج والاخری متعۃ النساء منعناہ لیسا بعدہ اور ایک روایت مین ہی انا احرمہما یعنی میان عمر صاحب نصیحت مآب نے خود اپنی گلو
مین اقرار کیا اور کہا کہ متعۃ الحج اور متعۃ النساء زمانہ پیغمبر خدا مین حلال تہی سو مین منع کرتا ہون اور حرام اب نہین حلال ہین بعد
انکی آمد یہ پیروان خیر خواہ عمری اوسمین چسپان اور جوڑ لگا وین ایسا ہی اس کلمہ الصلوۃ خیر من النوم کا حال ہی کہ خود عدالت
مآب کی اقرار سی تو جعل اونکی عہد کا ظاہر پہر انکی جعل پر کیا کام آسکتی ہی اگر غور سی تواریخ و احادیث اور
حالات انکی علما کی دیکہی جاوین تو حقیقت حال انکی ظاہر ہوتی ہی اور ہویدا ہوتا ہی کہ کارخانہ شریعت کا بالکل اونہون نی مثل
نصاری رای اور مصالح دنیاوی پر بموجب خواہش اور خوشنودی حکام کی کر دیا ہی چنانچہ علی بن برہان الدین شافعی کتاب انسان العیون
مین بڑا معتبر محدث انکا لکہتا ہی وعن ابی یوسف رحمہ اللہ لاادری باسا ان یقول المؤذن السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ

و برکاتہ حي علی الصلوٰۃ حي علی الفلاح الصلوٰۃ یرحمک اللہ لاشتغال الامرا بمصالح المسلمین ای لہذا کان عمر بن عبد العزیز یفعلہ اور لطف یہ ہی کہ بعد تہوڑی سی مضامین کی اسی مقام مین خود یہی محقق انکا لکہتا ہی و نقل عن ابن عمر و عن علی ابن الحسین رضی اللہ عنہم انہما یقولان فی اذانہما بعد حي علی الصلوٰۃ حي علی خیر العمل اور اس سے بڑہکر ایک اور تماشا ہی کہ الحق یعلو و لا یعلی کا ظہور اسکو کہتی ہین باوصفیکہ ابی محذورہ وغیرہا کی نام سی بعض بعض احادیث واسطی ہٹنی فضیحت ابداع مذکورہ کے انکی چیلون نی بہر وضع بہی کین لیکن اسپر بہی بہر اصلی حقیقت ظاہر ہوئی جاتی ہی صاحب مظاہر حق مترجم مشکوۃ کہ اوپر بہی گذر چکا ہی کہ ذریۂ خاص عزیزیہ سی ہین حدیث تثویب مین کہ راوی اوسمین ابو اسرائیل ہی جسی خود ترمذی کہتا ہی کہ اہل حدیث کی نزدیک قابل اعتبار نہین اور اوسمین درحقیقت بلال رض پر تہمت ہی لکہتا ہی کہ وہ کہتی ہین پیغمبر خدا نی واسطی تثویب کی فرمایا تہا چنانچہ اول مترجم مذکور فائدہ مین تثویب کی معنی لکہتی ہین کہ تثویب اوسکو کہتی ہین کہ آگاہ کری نماز کی لئی بعد آگاہ کرنیکی اول اس تثویب کے کئی قسمین ہین ایک تو یہہ کہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا اذان فجر مین سو یہہ تثویب اسلئی ہی کہ ایک حي علی الصلوٰۃ کہکر آگاہ کیا اور بلایا دوبارہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا اذان مین انتہی موضع الحاجۃ چونکہ لغویت ان مترجم صاحب کی تحریر و تقریر کی اور اعتراض وایراد جو انپر وارد ہوتی اگرچہ لکہی جاوین تو کلام طول کہینچتا ہی اسلئی مختصر اتنا بس ہے کہ کوئی پوچہی ان عقل کے دشمنون سے کہ پہلی بالنسبۃ حي علی خیر العمل مین مضاف بلانیکی معنی ہین یا الصلوٰۃ خیر من النوم مین چنانچہ خود اسی فائدہ مین آپ رو بہ فرماتی ہین کہ علمای کوفہ نے حي علی الفلاح حي علی الفلاح احداث کیا درمیان اذان اور تکبیر کے بعد اسکی ہر ایک قوم نی کچہہ کچہہ موافق عرف کی نکالا لیکن صبح ہی کی نماز مین کہ وقت غفلت اور نیند کا ہی بعد اسکی متاخرین نی سب نماز و نمین پیدا کیا اور مستحسن کہا او متقدمین کی نزدیک یہ مکروہ ہی انتہی موضع الحاجۃ الحاصل کہ مطلب اصلی جو اونکی ذکر بیان سے ہی اس جگہ پر مقصود ہی یہ ہی کہ یہی افادہ پناہ بعد ذکر اس تثویب کے جو لکہتی ہین بعینہا یہ ہی کہ حضرت علی رض سی انکار اسکا منقول ہی کہ فرمایا اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد یعنی ایک شخص کو کہا کہ تثویب کہتا تہا یاد رہی کہ یہ امر فجر کے لئی ہی چنانچہ غیر فجر کے لئی یہ ہی کہ اسکی بعد لکہتا ہی اور حضرت ابن عمر سی روایت ہی کہ اونہون نی سنا ایک موذن کو کہ تثویب کہتا تہا غیر فجر مین اور یہہ مسجد مین تہی پس مسجد سی نکلی اور فرمایا باہر نکلو اس مرد کے آگی سی کہ یہہ بدعتی ہی انتہی کلامہ یہہ تو ہی اصل عبارت ضرورۃ النقل باقی اور جو مزخرفات اور جعل کو واسطی ہٹنی اور چہپانے حقیقۃ بدعت عمری کی ان بزرگ نی کام فرمایا ہی وہ محض بہس پر لیپنا ہی اوسی کہان چہپا دین گی کہ بخاری مین خاص بدالت پناہ کی زبانی کلمہ نعمۃ البدعۃ بملاحظہ قیام تراویح موجود ہی اور پہر ان تابعین ما جیا کو سب کوئی جانتا ہی کہ کسقدر استقامت و استبداد ہی اوس قیام بدعت پر کہ وہ سی حال یہان ہی الحاصل کہ عقیل فہیم بلکہ تہوڑی عقل والا آدمی بہی خیال کرسکتا ہی کہ ابداع کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم خاص احادیث صحاح ناصح صاحب سی ہویدا ہی تو بعد اسکی جو حدیث پہر ابو محذورہ کی نام سی بہی ہو یا بلال یا اور عمرو بکر کے نام برخلاف اسکی ہونگی وہ مثل احادیث فضایل صدیقی اور منع متعہ وغیرہ مصرحہ صدر موضوعہ و مفترات مین کیونکہ نہین تو ایسی عادل خلیفہ سی ایسی امام ناصح صاحب کے کلمۂ مرقومہ یعنی امر جعل کیونکر نقل اور منسوب کرتی اور یہی کمال ظہور فضیحت ادعای باطل اتباع و اقتدای حضرات سنت جماعت سابقہ مولاے مومنین ع کے ہویدا ہی کہ وہ تو اس کلمہ کہنی والے کو بدعتی کہکی مسجد سے

جو کہ کلام و حدیث منقولہ مترجم مذکور التصدر سے ظاہر ہوا اور یہ عمل کرین تمام عمر قول عمری پر فاعتبروا یا اولی الابصار علاوہ اسکے ہر عقیل فہیم صاحب ذوق سلیم از روی انصاف کی بلا تعصب و اعتساف بغیر شائبہ نفسانیت و جانبداری و بر ورش سخن آبائی کے ذرا کلمہ الصلوۃ خیر من النوم کو بھی دیکھی اور کلمہ حی علی خیر العمل کو بھی بہ کلمات اذان تطبیق دی اور غور کری عقل کو کام فرما دی عقل پروردگار نی انسان کو افضل نعمت عطا کی ہی تو قطع نظر تمام امور مصرحہ صدر کے یون بھی غور کر سکتا ہے کہ خود عقیل سلیم بالبداہۃ حاکم ہی کہ خیر کس مین ہے اور شر کس مین اور صاف ہو یدا ہے کہ الصلوۃ خیر من النوم کلمہ ابداع عمری بیشک ایک کلمہ اجنبی غیر جنس کلمات فوقانی محض احداثی و ابداعی کسی طویل القامت کا دی جوڑ بی تک ہی صاف شامل کرنا ایسا ہی کہ جیسے ایک غیر جنس کو غیر جنسو نمین لا کی یا بی محل دہر دیا جیسے کہ آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا کو کہ جسی آیہ تطہیر کہتی ہین اور وہ اسطی کمال فضیلۃ اہلبیت طاہرہ کی ہی جا مع صاحب نی قرآن کی بیچون بیچ مین آیات خطاب ازواج کے ترتیب دیا کہ صریح اونکی لئی خطاب عتاب آلود ہی اور حکم ہی کہ من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین الآیہ اور حکم ہے اطعن اللہ و رسولہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن اور یہ آیات اور برس مین نازل ہوئین اور آیہ تطہیر اور برس مین کما یشہد کتب التواریخ والحدیث کہ محض اسطی ہو کے عوام کی اونکی بیچ مین آیہ تطہیر داخل کر دی فافہموا و تدبروا علاوہ اسکی مقام غور ہی ناصح صاحب بھی از روی انصاف غور کرین کہ اس ابداع کو اونکی عدلت آمایہ لعجمۃ البدیۃ بھی نہین کہہ سکتی کیونکہ قطع نظر قبح نفس ابداع یہ بدعت نفس الامر مین کمال اہانۃ اور کم قدری ظاہر کرتی ہی صلوۃ کی جو کہ بزرگ و بہترین اعمال ہی بموجب نص حدیث فرمودۂ خدا و رسول کے یعنی بر ظاہر ہے کہ اس جگہ صرف یہ کلمہ کہنا کہ نماز اچھی ہے سونی سے اور یہ کلمہ نکالڈالنا کہ اوطرف نیک عمل کے جو مطابق ہے کلمات سابقہ سی کہ آؤ طرف صلوۃ کی او طرف فلاح کی اور دال ہی عظمت عمل صلوۃ پر معاذ اللہ صریح خفۃ اور بی ربطی بلکہ بی رتبگی صلوۃ ظاہر کرنی ہی العظمۃ للہ العیاذ باللہ پیغمبر خدا تو بموجب تعلیم پروردگار علام فلاح اور خیر العمل تعبیر کرین کیونکہ تعلیم مراتب صلوۃ وغیرہ سب احکام عبادات اور امر نواہی بفحوای ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی بطریق مشورہ نہین بلکہ تعلیم الہی ہین یہ عقل مند کہین کہ کہو نماز نیند سے اچھی ہے یہ اچھی خیر خواہ اسلام کہ اوسکی خیر العمل کہنی کے ممانعت کرین اور تابعین یہ اونکی بڑی خیر خواہ دین فایق اونسے بھی کہ وہ تو کلام بیدار رسول ایزد منان کو ہذیان بتلا دین اور تعمیل ارشاد نکرین نہ کرنے دین اور یہ انکی عالم نوم کی کلام کے یہ تعمیل کرین کہ کلام فرمودۂ رسول کو طاق نسیان پر رکہین از بس مشہور و ماثور ہے کہ صرف جاگنا سونی سی نہایت بہتر ہی کہ قصہ بت تراش اور عدم نزول غضب جناب باری تا حالت بیدار اوسکی کتب تواریخ و السنہ مہرۂ علوم سی مثل طشت از بام افتادہ ہی ان حضرات نی صلوۃ کو کہ خیر العمل ہے اس درجہ پر پونہچایا صریح ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص موتی جواہر کو کہ نہایت عالی بیش قیمت ہو کہوی کہ یہ موتی جواہر اس ٹہیکری یا کنکر سے اچھا ہی یا کہوی کہ پیغمبر مسیلمہ کذاب سی اچھی ہین تو ناصح صاحب ذرا انکو انصاف سی ٹہیکری پر رکہین کہین کہ اگرچہ نفس الامر مین موتی جواہر ٹہیکری کنکر سی اور پیغمبر مسیلمہ کذاب سی بیشک اچھی لیکن یہ مقولہ مظہر فضیلت و مدارج کو اور رغبت دلانیوالیکو انکی زیب دیتا ہی یا بالبداہۃ عقل اسکی قائل کو نامعقول جانتی ہے اسی جگہ سے ہے کہ جناب مولائے مومنین فرماتی تہی کہ جو شخص فضیلت دیتا ہی مجہکو عمر و بکر پر اگر میں سنا تو حد کو پونہچا ؤنگا

نقد لطیف

نقد رنگین

نقد دیگر

جہوٹ کہنی والونکی یعنی فضیلت دینی اوس خیر و افضل کے نفس رسول کی صرف دو شیخ کذائی پر جسکو خیر المرسلین فرما دین
کہ علی خیر البشر علی منی وانا منہ علی سید العرب و العجم جسکی گواہ جناب صدیقہ او کتب صحاح ناصح صاحب البتہ بیشک درحقیقہ اہانت
ایسی ممدوح کے ہی بلکہ کذب ہی بیشک یعنی علی افضل من عمر و بکر کہنا گویا حصر کرنا ہی انہین دو صاحبون سے افضل ہونی پر اور
یہ دو بہی وہ جنہون نے سالہا سال بت پرستی کے شراب خوری کی باوصف ادعا ایمان فرار جہاد سے بار بار کیا تو کون فضیلت ہو
نفس رسول خیر البشر کے اسی جگہ سی ہی کہ رومی مولانا ناصح صاحب جسکی عالم اجل اور عارف اکمل ہونیکو تمام کمل اونکی مانتی
ہین اور قایل ہین کہتا ہی ناصح صاحب نسخہ ہای صحیحہ و کہنہ مثنوی مین اپنی مولینا کی دیکہین صاف لکہتا ہی تو تیار کی
علی را دیدہ زان سبب بر غیر او بگزیدہ من ندانم دو دشہ جار را من بدانم حیدر کرار را اور بہی غولات مین اسکی
ہی کہ رومی نشد از ذات علی کس آگاہ آگہہ نشدہ کسی چو از کنہہ الہ یک ممکن و این ہمہ صفات جب لاحول ولا قوۃ الا باللہ
اسی جگہ سی ہی کہ ابن عمر خلیفہ زادہ ناصح صاحب کی منہہ سی بہی بفحوای الحق یعلو نکل گیا اور زبانپر جاری ہوگیا تفصیل اس
اجمال کی یہ ہی کہ ایک روز گردہ کثیر مین ایک شخص نے ابن عمر سی سوال کیا کہ افضل صحابہ کون ہی وہ براپک عمر و بکر کو اپنی عقیدہ
بموجب بتلانی لگی اور نام جناب امیر کا نہ لیا اوس شخص نے سوال کیا کہ علی ابن ابیطالب کا نام تمنی ابہی تک نہین لیا تو بیاختیار
ابن عمر کہنی لگا کہ علی ابن ابیطالب اہل بیت مین ہین یعنی اونکا نام انہین نہین شمار کرنا چاہیئی چنانچہ یہ حدیث طویل ناصح صاحب مودۃ
سید علی ہمدانی شافعی مین دیکہہ لین اور دیکہین ناصح صاحب حدیث انا اہل البیت لا یقاس بنا احد کہ تفصیل اسکی مقام مناسب
پر بیان ہوگی انشاء اللہ بالجملہ نسبت فضل ہم جنس سے زیبا ہی نہ غیر جنس سے اور فی الحقیقہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک کجا سید عرب و عجم
نفس رسول زوج بتول کفو کریم جو ابر لی بہا کجا شیوخ کذائی انسی افضل کہنی مین فضیلت حضرت کی کیا ہی بلکہ جناب سلمان فارسی
و ابو ذر غفاری اور عمار یاسر رضی اللہ عنہم کے وہ وہ فضایل خود صحاح ستہ مین ناصح صاحب کے ہین کہ اونکی عشر عشیر سے شیوخ
فارہ کی لئی نہین چہ جائیکہ جناب نفس رسول غرض عقلا و نقلا ہر طرح اساءۃ ابداع خلیفہ عادل ناصح صاحب درباب الصلوۃ خیر من
النوم کالشمس فی وسط النہار روشن و آشکار ہی لیکن اس حجت عقلی پیش کرنیمین مینی غلطی کی کیونکہ اتباع و متبوعین ناصح صاحب
افضلیت اور حجیت عقل کے قایل کب ہین جو اسطرف توجہ فرماوین بقول ناصح صاحب خود دیہ سی بگڑی ہوئی ہی کیونکہ اپنی عقلونکی
بہکانیکو مقتدایان ناصح صاحب نی ایک یہہ بہی حصار دہوکہ بازیکا کہینچ رکہا ہی کہ عقل کے فضیلت کی حدیثین صحیح نہین اور محققین
انکی چونکہ خوب جانتی ہین کہ اصل و اصول دین حقہ مختار تابعان آل اطہار احمد مختار کمال معقول و منقول اہلبیت رسول ہین تو
باوصفیکہ اپنی کتب حدیث مین بہی فضایل عقل بہت پاتی ہین لیکن بتقاضی مضمون کریمہ اکثرہم لا یعقلون اپنی کتابون مین
واسطی اضلال عوام کالانعام کی عقل کی مذمت ظاہر کرتی ہین تاکہ تبعہ و تابعین حضرات کی کچہہ عقل و فکر کو کام نفرماوین اور
دخل نہ دین بدستور چاہ ہلاکت و ضلالت مین مستغرق رہوین صرف جو کچہہ یہہ پڑہادین میان مٹہو کی طرح سی دہی نکلم
جہوٹی سچی کہی جاوین چنانچہ مصداق مضمون ملتمسہ ہذا ہی کہ محقق دہلوی شرح سفر السعادۃ مین لکہتا ہی در مجمع البحار
از کتاب الذیل آوردہ کہ حارث ابن اسامہ در مسند خود از داؤد بن محبر سی چند حدیث درباب عقل آوردہ است و ابن حجر گفتہ
کہ ہمہ آن حدیث موضوع اند و ہم در مجمع البحار نقل میکند کہ گفتہ اند ہر حدیث کہ وارد شدہ در ذکر عقل است غیر ثابت

نقص تعقل ارادی

عن خود بر ابن عمر
بر وی ابن عمر

در باب عقل
شرح سفر السعادۃ

است بالجملہ تصریحات امام مالک و علی بن برہان الدین و غیر محدثین و مورخین ناصح صاحب اور احادیث مرقومہ تصدیر سے جب ہویدا ہے
کہ حی علی خیر العمل جو کہ معمول عاملان احکام و اعمال اہل بیت رسول ہو رہا ہے اور حقیقی ہے اور ابداع الصلوۃ خیر من النوم جعل
خلیفہ عادل ناصح صاحب تو پہر اہل حق کو مخالف قرآن اور مبدع کہنا ناصح جیو کی محض تقدیر کی خوبی کہا جا ہے کہ نیچے مضمون
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے داخل ہونا تقدیر مین تہا سو کب مٹ سکتا ہے یہ جو ناصح صاحب کا قول ہے کہ کفر و شرک اسقدر
تم مین شایع اور زایع ہے کہ لکہنی اور کہنے ہی باہر ہے اور عادات نصیریونکی سے تم مین جاری مین الجواب عقلمندی اور
افترای ناصح صاحب اس سے ہر شخص پر ہویدا ہے اور بوجوہات مدفوع و مردود ہے جونکہ ناصح صاحب کلمات افترای کفر و شرک
پر اوتر آئے ہین تو ناظرین اس رسالہ کی حقیر کو مرتبہ جواب مین اظہار و اعلان ہے اونکی سیئات و شطح و طامات کی اور انکی
مقتداؤنکی کہ حقیر اصلی حقیقت ظاہر کرتا ہے معذور و معاف فرماوینگی اور اظہار سے ایسی اصلی کلمات کی غیظ و غضب کو کام
نفرماوین اول تو نسبت شیوع و شاعت کفر و شرک کی اشیاع مولائے مومنین و پیروان راس المومنین کو دینی بفحوای مضمون
معیوب ہمہ عیبان میجوید ازکوزہ برون ہمان تراود کہ درو ست بل بمقتضائے المرء یقیس علی نفسہ بلکہ بتقاضی کافر ہمہ را
بکیش خود می پندارد اونکی لئی محض ظہور اثر اقتدای سنت سینہ اپنی خلیفہ پنجم وغیرہ مقتداؤنکا ہے اور فضیحت کفر و نفاق اپنی
صنم پرستونکی ظاہر کرد اپنی ہے مفسرات صدر کو ملاحظہ فرماوین اور شرماوین دیکہین کہ معاذ اللہ بت گلی مین ڈالے کون مرا اور
مورتین جہیز مین کون دیتا تہا ناصح صاحب کو شرم نہین جنکا امام و مقتدا ماکی پیٹ سے کلمہ کے شہادت کی اشاعت کرے بفور
ولادت مٹی ہونکی بیشانی تک نہ لگانی دے کہ بموجب مصرحات کتب صحاح حضرات اسی وجہہ کرم اللہ وجہہ کے ساتہہ ہمیشہ
یاد ہوئیت شکنی جسکی صحاح حضرات سے ہویدا کہ عارف اکمل مقتدائے اکمل حضرات خواجہ بزرگ ترجمہ احادیث صحاح سے نظم دلکش
مین اسی مضمونکو لکہتے ہین از پہر شکستن بتان درکعبہ بر دوش رسول شد علی الاعلی نازیم بدین مرتبہ عالیجاہی
جائیکہ خدا دست گذارد او پا اور اپنی کتب صحاح سے دیکہین مگر اوپر گذر چکا ہے کہ پیغمبر خدا نے شیعونکو اوسکی خیر البریہ اور حزب
خدا فرمایا ہے اونکو ایسی نسبت دینی سراسر دادد ہی اتباع خلیفہ پنجم اور بہی اپنی شیوخ صنم پرست کی حقیقت کہلوانی ہے دربات
کفر نصیرئے وغیرہ فرق ضالہ مرقومات صدر کافی و وافی ہین کہ بتوضیح ظاہر ہے کہ اہل حق فرقہ ناجیہ شیعہ ہزار دل سے
نصیریکو کافر جانتے ہین اور کتب مبسوطہ اس سے بہری پڑی ہین خاص روضۃ الاحکام جناب مجتہد العصر دام برکاتہم جسکی دیکہنی
کا ناصح صاحب دعوی کرتی ہین اوسمین وہ فضیحت کفر معتقدین و مفوضین کلمات متشابہہ و موہم عقاید نصیرئے و مفوضہ وغیرہما
فرق باطلہ کے ہے کہ دیکہنی سے تعلق رکہتی ہے ناصح جیو خوب ایمان و حیا رکہتے ہین کہ با این ہمہ ادعای نصیحت و ملاحظہ کتاب
مذکور پہر ایسا کلمہ موہنہ سے نکالتے ہین کہ اعادہ ذکر اوسکا یہان زاید معلوم ہوتا ہے اگر ناصح جیو کو کچہہ بہی عقل و شرم ہو تو
اتنا ہی بس ہے دوسرے یہہ کہنا کہ عادات نصیریونکی سے تم مین جاری ہین محض قول عامیانہ اور کلام جاہلانہ و دہقانیانہ ہے
مگر ظاہر ہے کہ یہ نصیریکو کافر کہتی کافر جانتے ہین لکہتی ہین کتابین اس باب مین ہزارہا شایع اور ذایع ہین اور پہر ظاہر ہے
کہ نصیرئے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد جناب امیر کو خدا کہتے ہین بلفظ خدا پکارتے ہین پہر عادات نصیریونکی انمین جاری
کہنی یعنی چہ مگر سنت سنیہ اپنی خلیفہ پنجم کے واسطے نفرت دلانی عوام کے اہل مذہب حقہ سے آثار نفاق اعرابیت ظاہر

ظاہر کرتے ہین ذرا ملفوظات اپنی خواجگان کی کہ علما و عرفای کمل سے آپ کی مشہور ہین علی الخصوص ارشادِ عالی اپنی قطب
الاقطاب کا ملاحظہ فرما دین کہ اونکی زبانی صاحب لکہا ہی کہ بارہا دیدہ ام بخلوتِ دل علی اللہ غیرہ باطل پہر فرما دین کہ علما
اہل حقہ مین کون ایسی مقولہ کا قایل ہی یا انکو نصیری قرار دین یا اسمین اگر کسی طرح تاویل کو راہ دین اور اہل حق کے
کسی کلام پر احیاناً حرف گیر ہون تو وہان بہی ویسی تاویل کو کام فرما دین ناصح جیسہ شرم کرین تمام مقتدا و عرفا آپکی جنکو
آپ اہل اللہ اور عارف باللہ جانتی ہین وہ کہتی ہلی چوہی شور ہند و سلمان بلکہ جبہ و تنبان تک کو اپنی خدا کہتی ہین وہ تو
مشرک نہوئی جو نفسِ رسول کو یاد کرین وہ ایسی کہلادین ان ہذا لشی عجاب سبحان اللہ قول ناصح صاحب ہی کہ تم حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کو اوٹہتی بیٹہتی ہر وقت پکارتی ہو اور مدد امداد چاہتی ہو اور ساتہہ مخلوق کی خالق کا سا معاملہ کرتے
ہو کیا تمہین نہین معلوم کہ ساتہہ نصیریکی ان حضرت کرم اللہ وجہہ نی کیا کیا حال آنکہ قرآن مین اللہ صاحب نی فرمایا
واتخذوا من دونہ الہۃ لایخلقون شیئاً جیسی ناصح صاحب لایخلقون شعبا لکہتی ہین وہم یخلقون ولایملکون لانفسہم ضراً
ولا نفعا جیسی ناصح صاحب لانفسہم نفعا ولا ضراً رقم فرماتی ہین ولایملکون موتا ولا حیاتا ولا نشورا اور اور جا فرمایا ولا
یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون اور پہر سورہ حمد مین بیچ مقام حصر کی فرمایا

الجواب

اول

اور اپنی حبیب کو تعلیم اور حکم کیا کہ یون کہو ایاک نعبد وایاک نستعین انتہی واضح ہو کہ اول تو یہ کہنا کہ ہر وقت اوٹہتی بیٹہتی
حضرت علیؑ کو پکارتی ہو اور مدد چاہتی ہو سراسر افترا و بہتان و کذب و غدر ہو رہی ہی اپنی مقتداؤنکا کیونکہ ہر شخص جسنے
خاص و عام اہل حق کو نماز پڑہتی دیکہا ہوگا تو جانتا ہی کہ وقتِ قیام و قعود نماز کہ وہ بہی فرد ہی افراد ہر وقت مین
سی کبہی جناب مولی کا نام نامی اوٹہتی بیٹہتی بجز اسم ذات پروردگار و تذکار معمولی صلوۃ نہ سنا ہوگا تو افترای مورد
احزاب ناصح صاحب کالشمس فی وسط النہار روشن و آشکار ہی اور جسی شک ہو وہ وقت پی وقت تجربہ کرسکتا ہی اور لازم

دوم

ہی کہ بعد تجربہ کی تحفہ مضمونِ آیہ لعنت اللہ علی الکاذبین روح کاذب و مفتری و اتہام کنندہ کو بخشی اسمین ناصح صاحب ہون یا کوئی
اور ہو دوسری یہ کہ بعد فراغ نماز و تعقیبات اگر درگاہِ جناب باری مین اہل حق دعا مین بحق رسول و نفس رسول و اہل بیت
رسولؐ درخواست کرین اور اللہ صاحب سی بحق و بواسطہ خاص نام مولای مومنین کے حاجت طلب کرین تو بہی بمقتضای مضمون
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ عین اسوۃ و اقتدا ہی بیغمبر خدا سی خود حدیث صدیقہ ناصح صاحب از بس مشہور ہی کہ
پیغمبر خداؐ بحق علی ابن ابیطالبؑ دعا کرتی تہی اور اونہون نی بگوشِ خود سُنا اور مثل ناصح صاحب اعتراض کیا یہانتک کہ آنحضرت
نی ازراہِ معجزہ دو انگشت کہڑی کرکے رتبہ قرب و منزلت ولی حضرتِ ذوالجلال تک کو دکہلا دیا تو اس امر کو بہی نصیری کی
بات اور ساتہہ مخلوق کے خالق کا سا معاملہ بتلانا محض حماقت و جہالت بلکہ دہقانیت منجر بکفر ہے تیسری یہ کہ مطلق
اور امداد چاہنی سی ساتہہ مولا مومنین کے بہی عادت نصیریونکی کہنی اور عوام کو دہوکا دینا محض فضیحت اپنی جہالت اور دہقانیت
کی بلکہ علامت نفاق کی ظاہر کرنے ہے کیونکہ ماہرین حالات اقوال و افعال البضعۃ و سبعون فرقہ معقول و نامعقول
و واقفین عوام و خاص علمای ذوی العقول سب جانتی ہین کہ پکارنا نصیریونکا معاذ اللہ خدا کرکے ہی یعنی خدا سمجہکے ہی اور
خطاب و مذاکرہ اہل حق رسول و اہل بیت طاہرہؑ کی لئی خواہ ادعیہ ماثورہ مین خواہ یون عنداللہ تعجب ہوتا ہی لبطریق استشفاع

و توسل ہے ایسے کو نفسِ رسول سمجھ کے بندۂ خاص مقبول سمجھ کے ولی حضرتِ ذی الجلال و الاکرام سمجھ کے شہیدِ راہِ رضای
حضرتِ خالق بی چون و چگون مخلوقِ خالقِ علام سمجھ کے اور بمقتضای مضمونِ ہدایت مشحون آیہ ولا تقولوا لمن یقتل فی
سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون وغیرہا زندہ جاوید سمجھ کے ہی شرح تحقیقات شاہ صاحب یہ ہی کہ در حدیث
صحیحین وارد ست کہ کل ابن آدم یختم علی عملہ اذا مات الا المجاہد فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ یعنی ہر آدمی چون
می میرد بر عمل او مہرِ ختم می نہند مگر کسی کہ در جہاد در راہ خدا مردہ باشد کہ عمل او جاری ست تا روز قیامت گویا جہاد میکند و
ہمچنین تمتعات و تلذذاتِ جسد انیہ نیز از ایشان موقوف نشدہ بلکہ ایشانرا بمجرد مفارقتِ ارواح از ابدانِ دیگر متعلق
ساختہ اند الی قولہ پس در حقیقت حیات ایشان از حیات دنیوی ست لیکن شما شعور ندارید بلکہ از شما زیادہ تر و افزون تر
باین جہت کہ آن ابدانِ ایشان از نظرِ شما غایب و در عالمی دیگر ورای عالمِ شما رزقِ ایشان و سیر و دور ایشان مقرر است مثلیکہ
در ولایت میوہ می خورد و سیرِ شگوفہ می کند و گلزار می نماید اہلِ ہندوستان چون او را نہ بینند مردہ انگارند انتہی موضع الحاجۃ
پہر نصیر یو سنی نسبت دینی اور مخلوق سی خالق کا سا معاملہ کہنا چہ معنے دارد ہل ہذا الا شدۃ للحق و علامات النفاق اہلِ حق سے
محبت اور تمسک و استشفاع اور مذاکرہ انکا نسبتِ رسول و اہلِ بیت طاہرہ کی یکسان ہی ناصح جیو بسنت مادر مہربان صرف نام سے
مولای مومنین سے بہت سوخت و کباب ہین کہ اسی نام کی ممانعت مین کوشش ہی ورنہ نامِ نامی رسول مقبول کیا سنی کیا شیعہ اور نام جناب
سید الشہدا اکثر شیعہ اور نام غوث الاعظم ناصح جیو بہتیری سنی اسے بڑہ کی ورد رکہتے ہین ناصح جیو انکو نصیری نہین ٹہیراتی ناصح جیو
رسالہ اسرار المحبۃ اپنی پیر رفیع عزیزی کا دیکہین اور شرما وین کہ وہ مداومتِ ذکر اور کثرتِ ندا مین ان بزرگون کی بلکہ بڑہ کر
بائین کو کیا کچہہ لکہتا ہی ناصح جیو حدیث ذکر علی عبادۃ اپنی صحاح مین بہی نہین ملاحظہ فرماتی کہ بتواتر موجود ہی تو لانا ان
آیات مذکورہ قرآنی کا اس مقام مین محض بمنزلہ بانگ بی محل کے ہے اور فضیحتِ دعوی حفظ قرآنی ظاہر فرماتی ہے کیونکہ
ہر طفل دبستانی بملاحظہ قرآن جانسکتا ہی کہ حضرت نی باایہمہ دعوی ہمہ دانی و قرآن خوانی قرآن سجانی مجمعہ مشہورہ عثمانی ہی
بہی اصلاح تغییر و تقدیم و تاخیر کو کام فرمایا یہ فرماوین کہ صحفِ محرقہ مین سی کوئی نسخہ حضرت کی ہاتہہ لگ گیا کہ اوسکی
مطابق رقم فرمایا خدا کری سہوِ کاتب کا بہانہ فرماوین تو سہل چہٹکارا ہوسکتا ہی لیکن ظاہرا کاتب بہی کوئی عبد اللہ
بن ابی سرح برادر جناب عثمان یا دوسرے پیرو معتقد اصحابہ عادلین مین سی مروان و زبیر عثمانی جیسے ہونگی نیز ظاہر ہی کہ
ناصح صاحب نی حافظہ عالیہ کی اعتبار پر کام فرمایا جو اس فضیحت کا پہل پایا آپ نصیحت پکڑین اور حقیتِ استحباب تلاوت
قرآنی کی برای العین قائل ہووین چوتہی آیہ ایاک نعبد و ایاک نستعین ہے باظہار حصر لاکر عوام کو دہوکا دینا اور استعانت
استشفاعی اہل حق کو بکلمات شرک و کفر ظاہر کرتا بموجب مصرحہ صدر محض ادای سنت ہی اپنی خلیفہ پنجم کے واسطے تنفیر عوام

کی کما صرح بہ مرۃ بعد مرۃ یہہ گمنام صاحب کہین مل جاتی تو پوچہا جاتا کہ بہیا جیو میانجیو کس کتاب مین کسی شیعہ کی معاذ اللہ
جناب امیر کو المستعان المعبود لکہی دیکہا یا کہتی سنا آیا یاد کرنا رسول مقبول یا نفس رسول یا کسی کا خمسہ آل عبا و ائمہ ہدا
مین سی بہ ندا یا بی ندا استشفاع و توسل انسی ناصح جیو ممنوع و محظور جانتی ہین تو علاج فرماوین رفع اختلال حواس
کا اور مداوا باستعاذہ و استغفار واسطے رفع و دفع علتِ عصبیت کی اور دور ہونی مرض بغض و عداوتِ نفس رسول کے

رسول زوج بتول کی کرین ذرا اپنی پیر عزیز اور اونکی پدر بزرگوار کی تحریرات و تقریرات اور اونکی جانشین رشید مولوی رشید الدین خان جیو اور مولوی تراب علی کی تصنیفات تا الیفاف اور کتب احادیث صحاح اور اپنی متقدمین و متاخرین کی تفسیرات وغیرہا سی بغور ملاحظہ سمجھین تب دیکھین کہ عنایت الٰہی سی کیا قدرت پروردگار کا تماشا ظاہر ہوتا ہی اور صاف ہویدا ہی کہ وہ سبکے سب درباب اعانت و استعانت کیا دیانت داری آپ کی تاسف کرتی ہین چونکہ شرد سی الزام اونکی ارشادات پر اونہین کی مذاق و کتب صحاح پر ملتزم ہی اور اونہین کی بزرگ و مقتدا اونکی تصریحات سی خبرگیری اونکی مقصود ہے سو حقیر واسطی صغر اشکنی اونکی عبارتہای ضروری و مناسب مقام کتاب شرح تحقیقات الشافی مخالف سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح کی کہ جناب ناصح جیو کی پیر و مرید خاص عزیزی مولوی تراب علی کی ہی اور اوسمین تفسیر عزیزی وغیرہ اور اونکی مقتدا و مقتدی کی بہی اکثر مصرحات اور حوالات احادیث و تفاسیر موجود ہین بعینہا نقل کر دیتا ہی اگر ناصح جیو کو کچھہ ذرا بہی شرم و حیا اور ہوش و حواس ہو تو پہر کا رنکو نفس رسول و ذریت رسول کے اسطرح بی محابا منع نہ بتلادین اور کلمات شرک و کفر سے نسبت با ہل حق لب آشنا نہو وین چنانچہ بحث مسئلہ استمداد و توسل مین ظفر جلیل مین سے منقول ہی ناصح جیو آنکہین کہولکی دیکہین لکہا ہی یہہ کہ وسیلہ پکڑنی طرف اللہ تعالے کی ساتھہ پیغمبرونکی نقل کے یہ بخاری نی اور بزار اور حاکم نے کہا مولف نی کہ وسیلہ کرنا مستحبات سے ہی کذا ذکر الفخر العلی اور وسیلہ پکڑنی ساتھہ نیکونکی یعنی سوای انبیا کی صدیقونکا اور علما و شہدا کا نقل کے یہ بخاری نی انتہی اور اسی بحث مین ہی کہ از آیات کثیرہ و احادیث متواترہ استنباط جواز استمداد میشود لیکن رحنا للاختصار و حذرا عن الاسهاب بر یک آیۃ و دو حدیث اکتفا می شود اما الایہ فقولہ تعالی لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون طور استدلال بر جواز استمداد ازین آیہ آنکہ حیات شہدا از نص قرانی بہ ثبوت پیوستہ و قایل بودن جمہور صحابہ و تابعین الخ پہر اسی بحث مین ہی کہ و شک نیست درآنکہ استمداد از احکام متعلقہ روح است پس درین حکم نیز مثل احیا باشند در حالت حیات شہدا و التجا استمداد از ایشان بدعا و التجا در جناب او تعالی نزد مانعین ہم امتناع ندارد پس ہمچنین بعد موت دنیوی شان نیز ممتنع نباشد و ہرگاہ استمداد از شہدا جایز شد از غیر ایشان نیز کہ باعتبار ایمان و تقوی و مجاہدہ و جہاد با نفس اماره باعتبار اماتت مقتضیات قوای بہیمتہ در حکم شہدا بودند جائز خواہد شد چرا کہ مدار استمداد بر بقاء مستمد عنہ و قرب و منزلت او عند اللہ ست و این معنی غیر شہدا را نیز حاصل می باشد پس از غیر شہدا نیز جایز باشد ہکذا فی الرسالۃ القاسمیۃ ناصح جیو ذرا شرم پکڑین اور منصف لوگ انصاف سے دیکہین کہ حضرت جیو کی مقتدا و کمل تو شہدای خاص ہی نام سی گذر کے عمر دیگر مدار رسالہ وغیرہ سی استمداد جایز رکہین اور آستانہ عالی اہلبیت طاہرہ کہ بمقتضای ہدایت مضمون وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور ارشاد و اعتصموا بحبل اللہ کہ بتصریح کتب صحاح تفاسیر فریقین دونو ثقلین یعنی اہل بیت طاہرہ ہین وسیلہ صرف بارسول و با نفس رسول و ذریت طاہرہ جاہین تو اونہین تہمت اصیت لگائی جاوی اپنی مقتدا اونکو نہین دیکہتی کہ وہ غیر شہدا سی کیا حاجت کرتی ہین اور لکہتی ہین فاعتبروا یا اولی الابصار پہر لکہتا ہی کہ در جذب القلوب مسطور است کہ مردی ضریر البصر پیش آنحضرت آمد و عرض نمود کہ یا رسول اللہ دعا کن

عبارت منقولہ از تحقیقات الشافی مخالف سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح تصنیف مولوی تراب علی

تنبیہ

عبارت منقولہ سنیہ مرقوم

تا خدا تعالی حاجت من نصیب گرداند فرمود اگر بصارت خواہی دعا کنم تا چشم تو بینا گردد و اگر آخرت خواہی صبر کن کہ آن
بہتر است برای تو گفت دعا کن یا رسول اللہ فرمود تا وضو کند و این دعا خواند اللہم انی اسئلک و اتوجہ الیک بنبیک
محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک فی حاجتی ہذہ لیقضیہا لی اللہم شفعہ فی ترمذی گفتہ است کہ ہذا حدیث
حسن صحیح غریب و بیہقی نیز تصحیح آن کردہ باز یادۃ این عبارت کہ فقام وقد ابصر انتہی و در خلاصہ صولۃ الضیغم
علی اعداء ابن مریم کہ بزبان اردو ست مسطور ہے اور صحیح نسائی اور معجم کبیر مین ہی کہ اندہی نے آ نبی سے بینا ہونیکے
استدعا کی آپ نے اوس سے دو رکعت نماز پڑہوائی اور فرمایا کہہ اللہم انی اسئلک و اتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا
محمد انی اتوجہ بک الی اللہ فی حاجتی ہذہ اللہم فشفعہ فی کہتے ہین فوراً اوسکی آنکھین تاراسی کہل گئین اور رسول کے
بعد اصحاب نے اوس نماز و دعا کو آزمایا اور پورا پایا انتہی اب ناصح صاحب ادل تو معنی دعا کی سنین یعنی یا خدا تحقیق مین
سوال کرتا ہون تجہسے اور متوجہ ہوں طرف تیری بواسطے یا بسبب توسل نبی تیرے کے کہ محمد ہین نبی رحمۃ کی یا محمد
تحقیق مین متوجہ ہوں بسبب وسیلہ تیری کے طرف پروردگار تیرے کی بیچ حاجت اپنی کے کہ یہہ ہی یا خدا بس شفاعت قبول
کر تو اوسکی درباب میرے پہر ناصح صاحب اور اونکی اخوان و احزاب ذرا آنکھین کہولکر دیکہین اور سوچین کہ دعا
مذکور جو کہ خود پیغمبر خدا نے تعلیم فرمائی صحیح نسائی اور صحیح ترمذی وغیرہما ناصح جیو کی صحاح ستہ مین کی ہی اور قطع نظر
توسل و استشفاع کے پکارنا بہی پیغمبر خدا کو بحرف ندا خاص حیات حیات النبی مین اور بہی بعد وفات عمل صحابہ قبول
ناصح صاحب کا کس صراحت سے بی کہسر ہویدا ہی اور اونکی کتب صحاح ثابت ہی علاوہ اسکی دلائل الخیرات کی شرح مین ہے
ویروی عن افضل الصدیقین ابی بکر الصدیق انہ جئی عند قبر النبی فیقول یا محمد انی اتوسل الیک ذرا ناصح صاحب دلمین
تو شرما وین کہ کس منہہ سے ایسی پکارنیکو عادات نصیری فرماتی ہی ناصح جیو یہ کیون نہین خیال کرتے کہ جیسے صحابہ
اونکی مقبولین اور خاص اونکی صدیق صاحب یا محمد کہتی تہی توسل کے لئے ایسے اہل حق رسول اللہ کو یا نفس رسول کو کہتے
ہین اور اونکی صدیق صاحب کی گواہی بہی اوپر گذر چکی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ علی بمنزلہ میری ہی اور قطع نظر
اسکی بموجب حدیث بخاری کہ آگی بیان ہوتی ہے باعتبار توسل باشہدا بہی وسیلہ با مولا مومنین محکوم و مامور بہین
اونہین لازم ہی کہ بوسیلہ اپنی عا کی بارگاہ پروردگار مجیب الدعوات مین استدعا اور حضور حیات النبی اور ائمہ و شہدا
راہ خدا سے اور ولی حضرت کبریا نفس رسول مجتبیٰ مین استشفاع بموجب مصرحہ اپنی صحاح کی واسطے دفع مرض بغض و عناد آل
طاہرہ اور اونکی شیعونکی اور واسطے مدافعہ انکار اعمال و افعال اونکی اور توفیق اعتصام و تمسک سفینہ نجات اور بغیر
وسیلہ تیسیر و کائنات کی عمل مین لاوین اور اعمال سیئہ سابقہ اور مظالم سالفہ سے توبہ و انابہ و استغفار کو کام فرمائین
تو امید ہی کہ بمقتضاے مضمون ہدایت و رجا مشحون آیہ و من یعمل سوء او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما
شفا پاوین مجھے بہی بحث مذکور مین ہی کہ در حصن حصین مذکور است و اذا اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
یا عباد اللہ اعینونی و قد جرب ذلک یعنی وقتیکہ بخواہد یاری برای گرفتن دابہ یا مطلقا پس بگوید سہ بار ای بندگان
خدا یاری کنید مرا و مراد از عباد اللہ رجال الغیب یعنی ابدال اند یا ملائکہ یا اجنہ یا ارواح اولیا و تحقیق تجربہ

خبر بکرده شده است این ناصح جیو ذرا غور کرین که علی العموم ارواح ابدال و اولیا کو تو بلفظ اعینونی حسب تعلیم
پیغمبر خدا صلعم پکارنا اونکی خود حسن حصین وغیرہ مین موجود اور مولا مومنین که سرور جمیع اولیا ہین اونکو پکارنا بہی
اس لفظ سے بہی بعادات نصیری کہا جاوے پہر بعد اسی مضمون کے لکہا ہی کہ بتخریج طبرانی از پیغمبر خدا ثابت شده اذا
نسل احدکم دابة او اراد عونا وہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
فان للہ عباد الا ترونہ بلکہ ناصح جیو کو چشم بینا ہو تو کتب اہل حق مین دیکہین شیخ ابن بابویہ قمی علیہ الرحمہ من لا یحضرہ الفقیہ
مین حدیث لکہتے ہین بیچ باب دعای الضال عن الطریق کے عن عبد اللہ قال اذا ضللت من الطریق فناد یا صالح
او یا ابا صالح ارشدونا الی الطریق یرحمکم اللہ و روی ان البر موکل بہ صالح و البحر موکل بہ حمزہ که قریب مضمون حدیث
کتب ناصح جیو کی ہی اور فصاحت و بلاغت اوسکی کلام معصوم پر دال ہی اور بجای اعینونی ارشدونی ہی لیکن اپنی ہانکی
لفظ خاص اعینونی سی زیادہ شرم کرین کہ ایاک نستعین کی دہو کی سی باغوای تدلیسی اب عوام کو استشفاع و توسل سی شفیعان
دین و ایمان کی کیونکر باز رکہین گی بالجملہ بحث مذکور مین ہی و در ظفر جلیل مرقوم ست فرمایا ہی آنحضرت نی کہ جب کوئی
تجہہ چیز گم کری یا چاہی مدد اور حال یہ کہ وہ ایسی زمین مین ہو کہ کوئی انیس و ہمنشین اوسکا نہین ہی پس چاہیئے کہ کہی
یا عباد اللہ اعینونی پس اللہ تعالی کی بندے ہین کہ تم نہین دیکہتی میرک شاہ نی بعضی علمای ثقات سی نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث
حسن ہی اور محتاج ہین طرف اسکی مسافر اور مشایخ سی روایت ہی کہ یہہ مجرب ہی اس مقصد مین اور نزدیک ہی ساتہہ
اسکی مقصود کذا ذکرہ الفخر العلی انتہی و طریق استدلال بمطلوب باین حدیث صاف لایح و روشن ست احتیاج ذکر ندارد
و درینجا خدشه نیست جواب طلب تقریرش آنکه تقدیم مفعول بر فعل در کریمہ و ایاک نستعین که مفید اختصاص ست اولی
دلیل ست بر امتناع استمداد و استعانت از ارواح کاملین لکونہ منافیا لذالک الاختصاص و تقریر جوابش آنکه مراد از استعانت
مختصه بذات او تعالی که معین بالحقیقه و مستعین حقیقی ست استعانت مستقله کامله است و در ما نحن فیه نه استقلال استعانه متوہم
است و نه استقلال المستعان بر داز ہمین قبیل است استعانت برای دفع امراض با دویه و برای دفع تشنگی از آب و استعانت
برای تعلم احکام دین و تہذیب نفس از انبیا و اولیا بلکه اگر امعان نظر بکار رود آشکارا شود که این ہمه استعانتہا نا قصه
مقیدہ غیر مستقله شیون و اظلال استعانت مستقله کامله ہستند و موید وست آنچه در تفسیر فتح العزیز مرقوم ست درینجا باید
فہمید که استعانت از غیر بوجہی که اعتماد بر آن غیر باشد و اورا مظہر عون الہی نداند حرام و اگر التفات محض بجانب حق ست
و اورا یکی از مظاہر عون دانسته و نظر بکارخانه اسباب و حکمت او تعالی دران نموده از غیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان
نخواہد بود و در شرع نیز جایز و روا ست و انبیا و اولیا این نوع استعانت از غیر نموده اند و در حقیقت این نوع استعانت بغیر
نیست بلکه استعانت بحضرت حق ست انتہی ہذا و للتحقیق مقام آخر و در بعضی تفاسیر معتبره مرقوم ست که قول او تعالی
ایاک نعبد رد عقیده جبریان می کند و اعتقاد ایشان آن ست که بنده ہیچ اختیار ندارد و افعال و حرکات از وی بلا اختیار
مانند کار در چوب و سنگ صادر می شوند و ازین اعتقاد فاسد لازم می آید ابطال شرایع و سد ابواب تکلیف ما انزل
مفتوحة الی یوم الساعة و قول او تعالی و ایاک نستعین رد عقیده قدریان می نماید و ایشان زعمی دارند که بنده

اختیار تام وارد انتہی موضح الحاجۃ ناصح جیو ذرا دعا ؟ تو سا فرمایا ات وغیرہ کتب معتبرہ ...
بسوا اونکی ذاکرین ومتوسلین خاص وعام اہل حق ہے جو کہ نشا باد ۂ محبت ساقی کوثر ...
پوچھین گے یہی پاوین گی کہ معین ومددگار مستقل وحقیقی پروردگار یگانہ احد وصمد لا ضد ولا ند ولا شریک ہی اور
پکارنا ان بندۂ خاص ومقبول کا صرف بطریق استشفاع ووسیلہ ہی کہ استمداد واستعانت وسیلہ کذائی ناصح صاحب
کی پیر عزیز وغیرہ کی تصریحات بالا تر اس سے بلکہ ایک معنو نکر بدرجہ پست تر ہویدا ہی علاوہ اسکی ناصح صاحب مدارج
النبوۃ محقق دہلوی مین ذرا چشم ہوش سے دیکھین وقعات غزوۂ احد مین بعد لکھنے تمام حال فرار سب عمر وبکر وغیرہ
اصحاب فارہ کی لکہا ہی منقول است کہ مسلمانان روی بہزیمت نہادند وحضرت رسول را تنہا گذاشتند آنحضرت
در غضب آمد وعرق از پیشانی ہمایونش متقاطر گشت ومثال مروارید از جبین مبینش فرود دید درانحالت نظر کرد علی
ابن ابیطالب را دید کہ برپہلوی وی ایستادہ است فرمود چون ست کہ تو برادران خود ملحق نگشتی علی گفت کرم اللہ
وجہہ الکفر بعد الایمان ان لی بک اسوۃ آیا کافر شوم بعد ایمان بدرستیکہ مرا با تو اقتدا است یعنی مرا با شما کار
است با یاران کہ در پی غنیمت رفتند وہزیمت خوردند چکار دارم درین حین جمعی از کافران متوجہ آن سرور شدند فرمود
یا علی مرا ازین جمع نگہدار وحق خدمت ونصرت بجا آر کہ وقت نصرت است علی مرتضی متوجہ آن قوم شد ودمار از روزگار
شان برآورد وایشان را متفرق گردانید وجمعی کثیر را در دوزخ فرستاد یہان تک کہ لکہا ہی وچون علی مرتضی
این مردانگی کرد ونصرت داد جبرئیل با آنحضرت گفت کہ این کمال مواسات وجوانمردی است کہ علی با تو می برد آنحضرت
فرمود انہ منی وانا منہ بدرستی کہ علی از من است ومن از ویم کنایت است از کمال اتحاد وخلاص یگانگی وآمدہ است
کہ چون آنحضرت این کلمہ را فرمود جبرئیل گفت وانا منکما یعنی ومن از شما ہر دو ام وگویند آوازی شنیدہ کہ گوینده می گوید لا فتی الا علی
لا سیف الا ذو الفقار در معارج النبوۃ می گوید ودر کشف الغمہ مثل این وقعہ آوردہ مبسوط تر ازین ودر آخر آوردہ
کہ آنحضرت فرمود ای علی میشنوی مدح خود را کہ ملکی کہ نام او رضوان است در آسمان می گوید لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار
انتہی اور ملا حسین میبذی شارح دیوان مولا مومنان بہی شرح اشعار جناب حیدر کرار محتوی مضمون قتل عبد الدار مین لکہتا ہی
مرویست کہ چون مرتضی این ابیات فرمود مصطفی با فاطمہ گفت خذیہ یا فاطمہ فقد ادی بعلک ما علیہ وقد قتل اللہ صنادید قریش
بیدیہ وزید بن وہب از عبد اللہ بن مسعود روایت کند کہ انہزم الناس یوم الاحد الا علی وحدہ فقلت ان ثبوت علی فی ذلک
المقام لعجب قال ان تعجبت منہ فقد تعجبت الملائکۃ اما علمت ان جبرئیل قال فی ذلک الیوم وہو یعرج الی السماء لا سیف الا ذو الفقار
ولا فتی الا علی وعکرمہ از مرتضی روایت کردہ کہ چون احد بدفع ومنع کفار قیام نمودم مصطفی فرمود اما تسمع مدیحک فی السماء
ان ملکا اسمہ رضوان ... دی لا سیف الخ ودرین روز حضرت مصطفی از عالم غیب مخاطب شدند بنادِ علیا مظہر العجائب تجدہ
عونا لک فی النوائب کل ہم وغم سینجلی بنبوتک یا محمد بولایتک یا علی وقال بعضہم الہم عبارۃ عن الفکر فی مکروہ یخاف الانسان
حدوثہ ویرجو فواتہ فیکون مرکبا من الخوف والرجاء والغم لا فکر فیہ لانہ انما یکون فیما مضی ناصح جیو غور کرین کہ جنیب مولا
مومنین کو بفحوای لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ اسوۃ واقتدا با پیغمبر مجتبی تہی کہ حضرات فارہ کی طرح کام فرمایا اور پیغمبر خدا

کا پہلو نہ چھوڑا ایسی ہی جو مومن مولائے مومنین کو باسوہ پیغمبر خدا وقت صعوبت و شدۃ بمقتضای مصرحہ کتب مضامین مبینہ
پیر عزیز ناصح صاحب اور اوسکی پیروی کی بتقاضی مضمون آیہ لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء مرقومہ بقصد نداکری
تو ناصح صاحب عین اسوۂ وادای مراتب اتباع و سنت نبوی خیال کرین نہ کہ معاذ اللہ کلمات کفر و شرک یا اتہام عادات
نصیری بر روی کار لادین ذرا آنکھین کھولکر دیکھین ناصح صاحب ارشاد پیغمبر خدا کو کہ محقق اونکا صاف لکھتا ہی فرمودیا
علی مرا ازین جمع نگہدار و حق خدمت و نصرت بجا آر کہ وقت نصرت است اور آپ پر قصہ نادعلی بالاتر پیر غلام پیغمبر خدا آج
باقتدا و اسوۂ اسطرح پکارین تو ملامت کرنا اونکا یا معاذ اللہ مشابہت دینا ساتھہ نصیری کی نیچے مضمون آیہ و من
یشاقق اللہ و رسولہ الایہ کے داخل ہوتا ہی یا نہین بلکہ محقق دہلوی بھی مدارج مذکور مین واقعہ احد ہی مین لکھتا ہی کہ نادعلیا
مظہر العجائب ہمارین معاملہ و معرکہ واقع شدہ تو اب ناصح صاحب کو زیادہ تر سخت و صعب مشکل پڑی کہ جس مولی کی پکارنیکو
پروردگار عالم امر کری بیہ اوسکو نہی فرماوین اور اس پکارنیکو عادات نصیرے ظاہر کرین الحق حب الشئی یعمی و یصم و یبکم ہوا
بغض و عداوت نفس رسول مین ایسی اندہی بہری گونگی ہوگئی کہ اپنی محققین کے تحریرات کو بھی نہین دیکھتے تقریرات کو بھی
نہین سنتی کلمہ حق زبان پر لا نہین سکتے اللہ فضل کری ہدایت نصیب کری خدا اس مرض مہلک سی شفا دیوی ناصح جیو ذرا
شرح تحقیقات شامخات مین اپنی امام جیو کی کلام دیکھین کیا لکھا ہی او سمین ہی کہ اما حجۃ الاسلام امام غزالی گفتہ ہر کہ بوی
در حالت حیاتش تبرک جویند بعد از ممات نیز بوی تبرک و انتفاع گیرند انتہی علاوہ اسکی ناصح صاحب مکاتیب رشیدیہ مین بہیں
وہ بہی بعد تحریر کلام طویل جواز استمداد کی لکھتے ہین کہ بفرمودۂ میر راحت علیہ صاحب محدث شافعی روایات جواز استمداد و تویید
جمع کردہ ام قریب نسبت جزو کلان مرتب شدہ اند تب ناصح صاحب بالکلیہ محفوظ ہونگی کہ وہ رشید ارشد کا لجزو عزیزیہ
ہین ایضاً شرح مذکور مین ہی کہ بعضی از کاملین بعد انتقال ازین دار فانی مانند زندگانند در قوت و بعضی از ایشان
مانند فرشتگانند در صدور افعال پس قادر حقیقی اوشانرا قدرتی عطا فرمودہ کہ بسبب آن حاجت مندان و ملتجیان را از مہلکہا
نجات می دہند چنانچہ در حالت حیات نیز ہمین قسم قدرت اوشان را از بارگاہ سلطان حقیقی عنایت شدہ بود و رد نمی
کند این را ہیچ دلیل شرعی بلکہ ثابت می گرداند او را و کسیکہ اعتقاد نماید کہ ارواح را دخل در انجاح مطالب و تقصی از
مہالک موثر حقیقی و قادر تام ہستند پس بلا شبہ آنکس مشرک است ما را ہیچ نزاعی و گفتگوئی نیست در مشرک بودن او پس عقلا
و نقلا و تجربۃ استمداد و امداد بر روا کردن حاجت ملتجیان بقدرت و حکم او تعالی جلت قدرتہ بثبوت پیوست و فی ترجمۃ المشکوۃ
للشیخ الاجل محقق الدہلوی قدس سرہ امام شافعی گفتہ است کہ قبر موسی کاظم تریاق مجرب است مر اجابت دعا را حجۃ آن مقام
متبرک مہبط برکات و انوار است پس اسرع اوقات حصول مقصود و ایضاً فی الترجمۃ المذکورہ سید احمد بن زروق کہ
از اعاظم فقہا و علما و مشائخ دیار مغرب است گفت کہ روزی شیخ ابو العباس حضرمی از من پرسید کہ امداد حی قوی است یا امداد
میت کامل گفتم قومی می گویند کہ امداد حی قوی است و من میگویم امداد میت در امور روحانی قوی تر است شیخ ابو العباس گفت
نعم زیرا کہ وی در بساط حق و در حضرت اوست و نقل در این معنی ازین طایفہ بیشتر ازان است کہ حصر و حصا کردہ شود
و یافتہ نمیشود در کتاب و سنت و اقوال سلف صالحہ کہ منافی این قول باشد و رد کند این را بلکہ از منہا اثبات

وہی میشود و کتاب انفاس العارفین تصنیف حضرت مولینا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہ از ذکر استمدادہا بیکہ ایشان از
پیران و اساتذہ ایشان از قبور مجامع النور نمودہ اند پر است ملاحظہ باید کرد انتہی سبحان اللہ سواے رسول و آل
رسول ہر دلق پوش مشیخت پناہ صرف علت مشایخی سے تو اس رتبہ کو پہنچ جاوین کہ مُردے اونکے زندونسے بالاتر اور امداد
اونکی قوی تر زندونسے اور رسول و نفس رسول اور شہداے آل رسول کی حق مین ناصح صاحب یہہ کچہہ فرماوین اور یہہ
دیکھین ناصح جیو کہ شرح مرقوم مین یہہ تفسیر کردہ است بیضاوی کریمہ والنازعات غرقا را الآیہ بصفات نفوس فاضلہ در حالت مفارقت
از بدن کہ کشیدہ میشوند از ابدان و نشاط می کنند بسوے عالم ملکوت و سیاحت می کنند بحظایر قدس پس میگردند بشرف
قوہ از مدبرات و لیت شعری چہ میخواہند ایشان باستمداد و امداد آنچہ ما می فہمیم از ان این است کہ داعی محتاج فقیر الی اللہ دعا
می کند خدا را و طلب می کند حاجت خود را از جناب او تعالی و توسل میکند بروحانیت این بندۂ مقرب مکرم در درگاہ عزت وی میگوید
خداوندا ببرکت این بندۂ تو کہ رحمت کردۂ بروے و اکرام کردۂ او را و لطف و کرمی کہ بوی داری برآوردہ گردان کہ تو معطی
کریمی یا ندا می کند این بندہ مقرب را کہ ای بندۂ خدا و ای ولی وی شفاعت کن مرا بخواہ از خدا کہ بدہد مسئول و مطلوب مرا
و قضا کند حاجت مرا پس معطی و مسئول و مامول پروردگار است تعالی و تقدس و نیست این بندہ درمیان مگر وسیلہ و نیست
ایشان را فعل و قدرت و تصرف نہ اکنون کہ در قبور اند و نہ دران ہنگام کہ زندہ بودند در دنیا و اگر اینمعنے کہ در امداد و استمداد
ذکر کردیم موجب شرک و توجہ بما سواے حق باشد چنانکہ منکر زعم می کند پس باید کہ منع کردہ شود توسل و طلب دعا از صالحان
و دوستان خدا در حالت حیات نیز و این ممنوع نیست بلکہ مستحب و مستحسن بالاتفاق و شایع است در دین انتہی موضع الحاجۃ ناصح
جیو اور اخوان و احزاب اونکے دیکھین اور غور کرین کہ محققین و مفسرین مسلمہ اونکے درباب ہر بندۂ مقرب کیا لکھتے ہین مقام
تعجب ہے کہ جب خود محققین اونکے جواز استمداد کدائی بلکہ مستحسن و مستحب بدعوی اتفاق لکھین اور دہو وہاہی سنت و جماعت
اچھی خاصی مسلمان بلکہ مقتداے جمیع سنیان پہر ایسی استمداد و استشفاع اہل حق بالجناب سردفتر اولیا نفس رسول مجتبی ناصح جیو کے
نزدیک عبادات نصیری گنی جاوے ما ہذا الا التعصب والعناد پہر اسی کتاب مین ہے و ارواح کاملان اقرب و مکانتی در جناب حق
ثابت چنانکہ در حیات بود یا بیشتر از ان و اولیا را کرامات و تصرف در اکوان حاصل است و آن نیست مگر ارواح ایشان را
و ارواح باقی است و متصرف حقیقے نیست مگر خداے عز وشانہ و ہمہ بقدرت اوست و ایشان فانی اند در جلال حق در حیات
و بعد از ممات پس اگر دادہ شود مر احدی را چیزی بوساطت یکی از دوستان حق و مکانتی کہ نزد خدا دارد دور نباشد
و نیست چیزیکہ فرق کند میان حالت حیات و بعد ممات و یافتہ نشدہ است دلیلی بران در شرح شیخ ابن حجر مکی در شرح
حدیث لعن اللہ الیہود والنصارے اتخذوا قبور انبیائہم مساجد گفتہ است این بر تقدیر یست کہ نماز گذارد بجانب قبر از جہت
تعظیم وی کہ آن حرام است بالاتفاق و اما اتخاذ مسجد در جوار پیغمبری و یا صالحی و نماز گذاردن نزد قبر وی نہ بقصد تعظیم
قبر و توجہ بجانب قبر بہ نیت حصول مدد از وی تا کامل شود ثواب عبادت ببرکت قرب مجاورت مر آن روح پاک را حرجی
نیست در ان انتہی و فی الرسایل العزیزیۃ استمداد از اولیا چنانکہ در زندگی ایشان می کنند ہمچنین بعد ممات ایشان کنند
جایز است الی آخر ما قال اور علی بن برہان الدین شافعی محدث انسان العیون مین لکہتا ہے کہ الانبیا و الشہدا اتعلق ارواحہم

ارواحهم باجسادهم تصيره اجسادهم حية كحياتهم في الدنيا ويكون لهم القدرة والافعال الاختيارية فقد روى البيهقي

في الجزء الذي الف في حيات الانبياء في قبورهم عن انس ان النبي قال الانبياء احياء في قبورهم يصلون وجاء ان علمي بعد موتي

كعلمي في الحياة وروى ابو يعلى عن ابي هريرة لينزلن عيسى بن مريم ثم ان قام على قبري لاجيبنه من ثم قال الامام السبكي

حياة الانبياء والشهداء كحياتهم في الدنيا يعني روايت كي بيهقي نے بيچ اوس جزو كي كه تاليف كيا اوسنے بيچ حيات انبياء

كي اونكي قبر ونمين كه انس سے ہے كه فرمايا پيغمبر خدا نے كه انبياء زنده ہين بيچ قبرون اپني كي صلوة مين ہين اور يه بهي آيا

ہے كه فرمايا كه تحقيق علم ميرا بعد موت ميري كي مانند اوس علم كي ہے كه بيچ حيات ميري كي تہا اور ابو يعلى نے روايت كي ہے ابي هريره

سے كه فرمايا البته نازل ہوويگا عيسى بن مريم پهر كهڑا ہوگا ميري قبر پر تو البته جواب دونگا مين اوسكو اور اسيوسطي كها ہے امام

سبكي نے كه حيات انبيا كي اور شهداء كي مثل حيات اونكي كے بيچ دنيا كي ہے پهر محدث مذكور بعد كلام طويل كے لكهتا ہے ثم رأيت في

افتاء شيخنا الرملي الانبياء والشهداء يأكلون في قبورهم ويشربون ويصلون ويصومون ويحجون ووقع الخلاف هل ينكحون

فقيل نعم وقيل لا وانهم يثابون على صلواتهم وصومهم وحجهم ولا تكليف عليهم في ذلك لانقطاع التكليف بالموت بل من قبيل

التكرمة ورفع الدرجات يعني ديكها مين نے بيچ فتوى شيخ اپنے يعني شيخ رملي كي كه انبيا اور شهدا كهاتے ہين بيچ قبرون اپني كي اور

پيتے ہين اور نماز پڑهتے ہين اور روزه ركهتے ہين اور حج كرتے ہين اور واقع ہوا ہے خلاف اسبات مين كه آيا نكاح بهي

كرتے ہين پس بعضون نے كها ہے كه ہان اور بعضون نے كها ہے كه نہين اور تحقيق وه ثواب دئے جاتے ہين اوپر نماز اور روزه

اور حج كرنے اپنے كي اور نہين ہے تكليف اوپر اونكے بيچ اس بات كي واسطے قطع ہوجانے تكليف كي ساته موت كي بلكه يه باتين ہين

از قبيل تكريم اور بلندي درجات كي ہين ہم اونكي معتبر ومسلم كتابون سے جسمين وه اصلاحون و چرا نكرسكين استعانت اور ندا انحضرت

اور سوا اونكي سے بهي تهوڑے سے بطريق نمونه اور لكهديتے ہين اونہين لازم ہے كه شرماوين شفاي قاضي عياض مين ہے كه عبد الله

ابن عمر كے پاؤن مين درد ہوا لوگون نے كها كه تم ياد كرو اپنے محبوب ترين كو تو درد زايل ہوجاويگا سو يه سنتے ہي چلا اوٹهے

ابن عمر كه يا محمد چنانچه لكهتا ہے قاضي عياض بعد تفصيل ذكر عارضه درد كے كه فقيل له اذكر احب الناس اليك يزل عنك فصاح

يا محمد اور ابن عبد البر كتاب استيعاب مين روايت كرتا ہے كه نابغه جعدي صحابي نے بصره مين ہنگام حكومت ابو موسى اشعري كي جبكه

اونكي تازيانه لگي تهي بهت شعر محتوي استغاثه باجناب رسول مقبول كهي چنانچه ايك شعر اوسين كا واسطے محذ دلي ناصح صاحب جيسونكي كافي

ہے جسمين كه صاف مآل وانجام مثل حديث اعينوني كے ہوويدا ہيا قبر النبي وصاحبيه الا يا غوثنا لو تسمعون شرماوين ناصح صاحب

كه يہان قبرنبي اور دونو صاحبون سے يه صحابي عادل استعانت كررہے ہين تو اہل حق اگر ادعيه يا زيارات بحق عاندون يا شفيع

لنا عند الله يا صاحب الزمان ادركني يا يا رسول الله اغثني وغيرها كه ماول اور منوي باستشفاع ہون تو كونسا ظلم ہوگيا ہو اور

المدنيه مين ناصح جيو كے ہان ہے كه صفيه عمه انحضرت فرماتي ہين الا يا رسول الله كنت رجاءنا الخ امام ابو عبد الله يافعي ناصح جيو كا

كہتا ہے يا دادر الدهر يا عين الوجود ويا مغيث الانام وهادي كل حيران على بن وقادي كهتا ہے يا صاحب الوجه الجميل سالتك

الخ خود شاه ولي الله ناصح جيو كي قصيده اطيب النغم مين كہتے ہين وصلى عليك الله يا خير خلقه ويا خير مامول ويا خير واهب ويا خير

من يرجى لكشف رزية الخ فتاواي خيريه مين كه صاحب در المختار كے استاد كا ہے اور كتب معتبره حنفيه سے ہے صاف موجود

از بيهقي

از ... العيون

علاوه اسكي

از شفاي قاضي

از استيعاب ابن عبد البر

از ... المدينه

از ... يافعي

از قصيده شاه ولي

از فتاواي خيريه

ہی اس فضیحت تک کہ معاذ اللہ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ تک جائز ہی جہان صریح ظاہر ہی کہ تاویل ایسی جگہ محض نہیں ہو
لینا ہی چنانچہ لکھتا ہی کہ اما قولہم یا شیخ عبد القادر فہو نداء واذا اضیف الیہ شیئاً للہ فہو طلب شیئ اکراماً للہ فما الموجب
لحرمتہ الخ کتاب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام تصنیف ابی عبد اللہ بن النعمان مین اور کتاب النصرۃ مین ذرا وہیں
اور بشر ما دین چنانچہ مواہب لدنیہ مین صاف صاف لکہا ہی کہ ہر واحد استعانۃ اور توسل اور تشفع وغیرہ ہر حال مین قبل خلق
آنحضرت اور بعد تولد مدت حیات مین اور بعد موت کی عالم برزخ مین اور قیامت مین کیا لکن برزخ مین پس وہ زیادہ
ہی اس سی کہ احصار کیا جاوی اور کتاب النصرۃ اور مصباح الظلام مین بہت تفصیل ہے چنانچہ پہر صاحب مواہب لدنیہ
لکہتا ہی کہ میری ایسا درد ہوا کہ طبیبونکو دوا سے عاجز کیا اور کئی برس رہا مینی استعانۃ کی آنحضرت سی اور اچہا ہو گیا
اگر صرف اسی مطلب پر از روی تفاسیر وکتب حدیث وتصریحات علما ومجتہدین ناصح صاحب کی لکہا جاوی تو مقدمہ بہت طول
کہینچتا ہی سو حذراً للطوالۃ صرف اسی قدر پر اکتفا کیا گیا اگر ناصح صاحب اور اونکی احزاب کو حق تعالی توفیقات نیک عطا کرے
تو اتنا ہی بس ہے وہو الموفق والمعین ازبسکہ ناصح صاحب جیسی اکثر خاص وعام اور بالخاصۃ اعراب نفاق مآب نیم جو
واماندہ بقول اہل فارس نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملا خطرۂ ایمان بی خبر از محاورہ واستعمال اہل لسان عرب عجم وہندوستان وغیرہ
بہ مدلول نابلد از محاورات قرآن حضرت خدای سبحان ومعاریض کلام رسول ایزد منان وائمہ ہدات اہل ذکر وبیان تشبیہ
عوام کالانعام علی الخصوص دہقین اہالی طبائع عامیین کو بمقتضای ضلالت فطری وغوایت طبعی یا بسبب غباوت ذاتی کی اضلال
واغوا کو اس باب مین بہت کام فرماتی ہین اور بطمع استحصال شہرت علومرتبت وخود نمائی بنمایش اظہار علم جہلا کی بہکانے
کو امثال آیات مرقومہ برروی کار لاتی ہین اور بسبب بوالہوسی سفیہان صغیر وکبیر ضعیف الایمان خصوصاً صبیان ونسوان
کو زیادہ چاہ ہلاکت مین ڈالتی ہین تاکہ خاص وعام جہلا بیچارے زلت وضلالت مین پڑین مگر حضرت جیو کو مولوی جیو مولنا
جیو مولنا صاحب کہوین اور کسیطرح آپ کو فاضل وافضل بڑا حافظ قرآن و قاری و مفسر ان خیال کرین سو حافظہ کا حال تو صرف
اتنی ہی مختصر دو آیتو نمین ظاہر نمایان ہی کہ ایک تحریر مین ایک آیہ مین دو دو غوطہ باقی مبلغ علم مصرحات صدر سے از ابتدا
تا انتہا ہویدا ہر چند عالم وماہر اہل تحقیق بلکہ کچہہ تہوڑی بہت علم وعقل والی صاحبان انصاف کی لئی تو صرف مصرحات
صدر بہی کافی ووافی تہی لیکن چونکہ بیشتر خواص وعوام اس زمان وایام مین کہ زمانہ اخیر قرب قیام قیامت جانا چاہئی
اکثر ناواقف بیچارے متزلزل ومضطرب حیران اس قسم کے امور مین پائی جاتی ہین اور سب خورد وکلان اکثر اس ذکر وبیان سے
رطب اللسان شنی جاتی ہین اور تمام ناواقف وعوام بی تصریح وتوضیح تمام اس مہام کے فایدۂ معتدبہ نہین حاصل کر سکتے
اسلئی یہ حقیر مستہام غلام رسول حضرت ذی الجلال والاکرام ونفس رسول انام جو کہ مخاطب بخطاب انما المنذر وانت الہاد
لکل قوم یہتدی المہتدون ہین صلواۃ اللہ وسلامہ الی یوم التناد بمنای مفاد الدال علی الخیر کفاعلہ نظر باقتران حسنہ
ہدایت عام اس مقام مین توضیح وتصریح کو فی الجملہ زیادہ تر مقصود ومہام ضروری ولابدی جانتا ہی سو حذراً للطوالۃ بطریق
ایجاز واختصار بالالتزام مصرحہ بالا ہی لکہدیتا ہی جو کہ درحقیقت توضیح مآل وانجام اور نتیجہ ہی مصرحات مقتدایان ناصح
صاحب اور مسلمات اونکی سلف وخلف کا تاکہ ہر شخص وساوس شیطانی اور اغوای معاندین آل عمرانی سی کما ینبغی نجات پاوی اور

اور ہلاکت سی محفوظ و مصئون رہوی واللہ ولی التوفیق وبہ نستعین اول تو واضح ہو کہ افترا و تہمت کہ خاصہ و عادت
امویہ ہی ناصح صاحب اور احزاب اونکی بہت بہت باتین تو اسی سبب کہ بالکل از راہ تہمت و افترا کی بنظر تنفیر عوام کے تابعان
ثقلین سے منسوب کرتی ہین جنکی اصلا و مطلقا اصل و بنیاد اور اثر بہی بیان نہین اور بعض بعض وہ بات جو عوام و دہاقین
نا واقف ان پڑہ بیچارے بیخبر اصل اصول سی از روے جہالت و نادانی کی گانو گنوہی میں بہی کرتی ہین اور ملقب بشیعہ ہین تیمہ
حضرات اونکی حرکات بہی واسطی تنفیر عوام اور حیلہ تلبیس کلام کے خاص و عام اہل مذہب حقہ سی منسوب کرتی ہین حال آنکہ اکثر جو باتین
کہ نامشروع ہین اور جہلا شیعہ لسبب نا واقفیت یا کسی اور سبب کہ مثل ریش تراشی یا سماع غنا وغیرہ فسق و فجور بمقتضاے بشریت
و ہواے نفسانی کہ لوازمات بشری سی ہین مرتکب اونکی ہوتے ہین اور علما و ماہرین اوسپر تنبیہ و ملامت او ارشاد و ہدایت
اور وعظ و نصیحت کو کام فرماتی ہین اور تماشا یہ ہی کہ حضرات امویہ عدو کیے علما و کمل اونسی بڑہ کر اعتقاد رکہتی ہین اور
کتب مبسوط مین اونکی موجود اور مرتکب محللان محرمات خدا و رسول اور مبتدعان حرکات نامعقول عرفا و کمل مین آپکی
ہان معدود و محسوب ہوتی ہین ناصح صاحب صاحب عقل و حیا اون تمام باتونکو لنسبت بمذہب حقہ ارشاد فرماتی ہین تو اول
تو کذب بیانی ناصح صاحب اور اونکی پیر عزیز کے اسی جگہ سی ہویدا ہی کہ حرکات عوام و جہلا صدہا درج کرکے کل اہالی مذہب حقہ
اور اصول مذہب حقہ سی منسوب فرماتی ہین کہ اقوال آیندہ سی بہی زیادہ تر ظاہر ہوگا شوخ ظاہر ہے کہ زمرۂ کذابین و مفترین
مین خود اپنی اظہار بلا اجبار سی داخل ہوتی ہین دوسرے بعینہا یہ بات ایسی ہے کہ معاذ اللہ کوئی شخص مدعیان مذعیان اتباع
دین رسول آخر الزمان مین اگر مثل احمد حنبل منجملہ ائمہ اربعہ سنیان نقل کفر کفر نباشد خداے تعالے کے لئی ہاتہہ پاؤن وغیرہ اعضا
جسمیہ اور اونکی امام مالک جیسا کوئی شخص وطی غلام اور شافعی جیسا امام قمار شطرنج اور ابو حنیفہ جیسا کوئی امام حضرات ماسی
نکاح کرکے صحبت و مقاربت بر حد جایز اور جاری نکری اور بشیر بن غیاث مریسی شاگرد خاص ابی یوسف جیسا شخص چاند سورج کو سجدہ
تجویز کری اور بہتیری صوفیہ اور سلاطین حنفی مذہب اپنی لئی سجدہ کرواتین اور صوفیہ حضرات پیرونکو زندگی مین اور بعد موت
اونکی قبرونکو سجدہ کرین اور تاج کو دکرین اور معاذ اللہ حلول کی قایل ہوان یا مثلا خالد بن ولید صحابی مقبول و مقتدا
حضرات جیسا عادل مالک بن نویرہ جیسے صحابی کو تہمت ارتداد لگا کی قتل کر ڈالی اوسکی جورو کی لئی اور رشوت دیوے دربار
خلیفہ کو اور مبتدع ہو امت محمدی مین اس بدعت کا اور مغیرہ بن شعبہ عادل مقبول حضرات جیسا صحابی زنا کری اور ولید
صحابی و امیر و والی عثمانی جیسا عادل مثل امام شراب پیکر نماز صبح مین دو رکعت کی چار رکعت کرنی چاہی یا جناب صدیقہ جیسے
عادلہ سو رتین گہوڑے اور لڑکیونکی گہر مین رکہین اور ہزارہا خونریزیان کرین اور اونٹ پر چڑہ کر مردانہ لڑائی برپا کرین یا
معاویہ جیسا کوئی امیر شام بت گلی مین ڈالی مری یا یزید جیسا خلیفۂ ششم حضرات شراب خواری کری محرمات سی زنا کاری
کری طنبور بجوای یا ابن زبیر وغیرہ جیسے صحابی و صحابی زادے اجرای ابداع شہادۂ دروغ کی مرتکب ہون اور بہتیری مسلمانو
گواہی دروغ مقام حواب مین دلوائین یا مثلا انس بن مالک وغیرہ جیسے بعضی صحابی شہادت کا کتمان کرین بالجملہ بہتیری مدعی
علم و ایمان جہوٹی حلف عمل مین لاوین اور جہوٹی گواہ بنا کر اونسی جہوٹی حلف سی گواہیان خلاف واقع دلوائین یا ولید
بن عبد الملک جیسا خلیفہ عادل خلفای اثنا عشر ناصح صاحب سے جسکے فتوحات و جلادت کو سیوطی تاریخ الخلفا مین جناب

خلیفہ ثانی بانی مبانی عدالت گستری خلفای ناصح صاحب سی تشبیہ دیتا ہی قرآن پر تیر باران کری کہ جلدی اوسکی شہرۂ آفاق
ہی یا مسرف وحجاج جیسے امرای خلفای ناصح صاحب کو تاراج کرین حرم کعبہ کی ہتک کرین یا مسمار کرین اور خونریزیان کرین بالجملہ
قس علی ہذا بہتیری مدعیانِ اسلام پیر و پیروان ناصح صاحب زنا و لواطہ و قمار و رقص و سرود و بچہ بازی و مزامیر و ملاہی وغیرہا منہیات
کو کام فرماوین اور بہتیری مضمونِ آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ کی مصداق ہون اور فسق و فجور کو کام فرماوین تو کفاران تمام
باتونکو دینِ اسلام اور تمام اہل اسلام سے نسبت لگاوین اور معاذ اللہ دینِ محمدی پر معترض ہووین اور ناصح جیو کی طرح تمام اہل
اسلام تابع دینِ حضرت خیر الانام کو کہین کہ تمہارے دین و مذہب مین یہ باتین جائز اور روا ہین المختصر کہ بہتیری باتین ہین کہ
سب فرقونمین بہتیری لوگ بعضی منہیاتِ شرعی کی مرتکب ہوتی ہین لیکن اونکی جواز کی نسبت اصل مذہب کے طرف لگانی ہر صغیر
وکبیر کے نزدیک خالی نادانی بلکہ بی ایمانی سی نہین ہیلا ہم قسم دیتی ہین ناصح صاحب کو اونکی پیری پیر کے کہ داڑہی منڈانے
ناچ دیکہنا غیر مبالاتی اوقات نماز مین یا اور فسق و فجور کہ بمقتضائے بشریت و تقاضائے سن ولازمۂ انسانی سی ہی اپنی تابعان
عمری و عثمانی مین بہی کسیمین ناصح جیو پاتی ہین یا نہین اور جب پاتی ہین تو یہی کلمات ہذیانی کہ نسبت بمذہب حقہ کہتی ہین
اپنی تئین کہنی لازم ہین یا نہین بالجملہ لطف یہ ہی کہ مذہب حقہ مین کیا درباب استعانت و استمداد کیا اور امور مین اکثر خواص
و عوام جو بطریقِ توسل و استشفاع وغیرہ بعض بعض مراتب کو کام فرماتی ہین اونکی تطبیق و توفیق قرآن اور تفسیر و حدیث کتب
ناصح جیو سے خصوصاً اور عموماً واضح اور مستنبط پائی جاتی ہی اور جس بات پر احیاناً وہ اہل حق پر معترض ہوتے ہین اونکی ایسے
علما و محقق اونکی دندان شکنی کرتی ہین کیونکہ بمقتضائے الحق یعلو ولا یعلی حجۃ تابعان حجج اللہ بمفاد لن یجعل اللہ للکافرین
علی المومنین سبیلا ہمیشہ غالب ہی اب اہل انصاف بلا اعتساف مراتب مفصلہ ذیل حرفاً حرفاً گوش ہوش سے سنین اور چشم دل سے
دیکہین اول تو نہایت ظاہر ہی کہ قرآن نازل ہی زبان عرب مین بموجب محاورہ عرب کی کوئی زبان جناتی یا یونانی عجم اونکے
یا پچہتو زبانمین نہین تاکہ سب اہل عرب سمجہین اور تعقل کرین کیونکہ فصحائے عرب اور اس زمانہ کی بہت مشہور ہین کہ یہہ بہی ایک معجزات
قرآن سی ہی کہ باوجود دعوی فصاحت سب عاجز رہی اور سوائے قول ما ہذا قول البشر حرف زبان سی نہ نکال سکی چنانچہ پروردگار
عالم فرماتا ہی انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون لیکن جو گروہ عقل ہی نرکہی اصل طبیعت ہی نامعقول ہو عقل کے قابل
نہون تو محل مجبوری ہی تعقل کیا کری تعقل نصیب عقلای اتباع بابِ مدینۃ العلم قایل سلونی ہی نہ نصیب ناصبان عدوت اہل بیت
طاہرہ و مبغضان شیعیان اہل بیت طہارت اتباع قایل اقیلونی پہلی لازم ہی انسانکو کہ محاورات عرب اور استعمالات کو انکی
دیکہی اور ماہرین سی سیکہی کہ قرآن جنکی محاورہ اور استعمال کی موافق ہی لغت عرب پر اونکی بول چال محاورہ و استعمال پر واقفیت
پیدا کری تفاسیر دیکہی کوئی دن اساتذۂ ماہرین تفسیر و حدیث و معارف کلام ائمہ انام کی خدمت مین رہی تب معلوم ہو کہ ہان
معقول کیا ہی اور نامعقول کیا ہی اور کونسا کلمہ قابل کہنی کے ہی کونسا نہین کونسا جایز ہی کونسا ناجائز منجر لشرک و
کفر مفضی الی لقب النصیر ناصح صاحب جیسی دہقین کو کہدینا ایسا سہل ہو گیا کہ بے سمجہی بوجہی اتباع ثقلین کو ایسی نسبت لگا
بیٹہین ناصح جیو قرآن مبین دیکہین پروردگار عالم فرماتا ہی ولا تنابزو بالالقاب بئس الاثم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب
فاولئک ہم الظالمون اونہین یاد رکہنا چاہیئے کہ اتباع مولائے مومنین فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کہ تصنیفات و تالیفات جنکی

کفر نصیریون سی بہری پڑی ہین اونکو اس لقب سی پکارتا ہی اپنی ہاتہون دایرہ ایمان وعدالت سی باہر ہونا ہی اور جب تک توبہ
نکرینگی عفو نکروائین گی ظالمین مین داخل ہین اور ظالمین کے حق مین دیکہہ لین قرآن مین متواتر جابجا جملہ لعنت اللہ علی الظالمین
موجود ہی دوسرے واضح رہے کہ محاورہ عرب مین بلکہ ہر زبان مین بہتیری الفاظ ہین کہ ایک لفظ اور متعدد معانی ہین یا
برعکس اسکی یعنی مترادف المعنی ہم معنی مثلا لفظ نصرت واعانت وامداد وغیرہا وامثالہا کہ یہہ سب ایک معنی کی لئی آتی ہین اور
مثال پہلی کی مثلا لفظ مولی ہی کہ معانی کثیرہ رکہتا ہی اور لفظ ایک ہی یا لفظ عین ہی یا لفظ عزت یا رب اور بہتیری الفاظ
متضاد المعنی ہین چنانچہ تصریح اسکی کتب لغۃ اور محاورہ واستعمال عرب سے ہر شخص جان سکتا ہی اور بقدر ضرورت وتناسب محل
قریب بیان بہی ہوتا جاتا ہی تیسرے یاد رکہنا چاہیی کہ بہتیری لفظ ہین کہ جب استعمال اونکا اور نسبت واسناد اونکی ساتہہ
حضرت خالق بیچون کے ہی تو ایک معنی اور جب مخلوق کی ساتہہ ہی تو دوسرے معنے بلکہ مخلوق مین بہی اگر فرشتہ کی طرف ہوئی
اور اور انسانکی طرف ہو تو اور ہین یا استعمال اوسکا نسبت بخالق بیچون مستقل وبالذات غیر محتاج بجمیع الجہات کرکی اور مخلوق
نسبت غیر مستقل محتاج الی اللہ مثلا لفظ صلوۃ ہی کہ بمعنی دعا واستغفار ودرود ومغفرت ورحمۃ ونماز وغیرہا ہی بلکہ ایک محل مین
ایک لفظ مستعمل اور معانی نسبت بمصرحہ متعدد ومختلف مراد ومقصود چنانچہ آیہ وافی ہدایہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی
النبی یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما فی القاموس الصلوۃ الدعا والرحمۃ والاستغفار وحسن الثنا من اللہ عز وجل
علی رسولہ وعبادۃ الخ فی منتہی الارب ترجمۃ القاموس صلواۃ دعا از بندہ استغفار از ملک و نبی ورحمۃ ومغفرۃ وثنای نیکو
ودرود وتعظیم در دنیا باعلای ذکر واظہار دعوۃ وابقای شریعت او ودر آخرۃ تشفیع او ودر امت وتضعیف اجر او از جانب خدا
بر رسول ونماز وہو اسم یوضع موضع المصدر تقول صلی صلوۃ لا تصلیۃ یعنی صلوۃ اسم ہی کہ رکہا جاتا ہی جگہ مصدر کے تو کہیگا
تو صلی صلوۃ اور نہ صلی تصلیۃ الحاصل کہ یہ امر موقوف ومنحصر ہی محاورہ واستعمال پر اونکی اور یصلون اور صلوا فعل ہین تصلیہ
سے تصلیہ نماز گذاردن ودرود گفتن اور بہی تصلیہ بآتش در انداختن وبآتش در آوردن ومقیم گردانیدن در آن
سو آیہ مذکورہ کے معنی یہ ہین کہ تحقیق اللہ تعالی اور فرشتے اوسکی صلوۃ بہیجتے ہین پیغمبر پر ای جو لوگو ایمان لای ہو صلوۃ
بہیجو اوسپر اور سلام سلام بہیجنا از روی منقاد امر ہونیکی اوسکی توضیح ظاہر ہی کہ صلوۃ وتصلیہ نظر بمصرحہ صدر نسبت
خدا وفرشتگان وعباد حسب معانی مختلفہ رحمۃ واستغفار ودعای مرقومہ مرعی ہین اور نہ یہ کہ معاذ اللہ معنے بآتش انداختن خیال
ہوسکین وقس علی ہذا کلمہ رب ہی الرب بالفتح پروردگار وخداوند اور ایک اسم اسمای الہی سی یہ ہی اور ساتہہ لام کے سوا
خدا تعالی کے استعمال نہین ہوتا اور غیر کے لئی بغیر اضافہ نہین مستعمل ہوتا ہرچند جاہلیت مین بالام سوائے حق تعالی کے واسطے
بادشاہ کی بہی استعمال تہا اور خدا تعالی کے لئی باضافہ بہی استعمال ہوتا ہی اور قسم مین خدا کے حرف تے ی سی بدلہ سے
ہو جاتا ہی مثلا بولتی ہین لا وربک یعنی قسم ہی تیرے پروردگار کے اور بہی بولتی ہین رب کل شی یعنی مالک ومستحق غرض بمعنی
مالک بہی ہے چنانچہ کتب فقہیہ مین رب المال رب البیت وغیرہ صدہا طرح سی استعمال ہی اور یار کے معنی مین بہی مستعمل
اور بمعنی برادر کلان بہی ہی قولہ تعالی یا موسی انا لن ندخلہا ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا ای انت وبرادر
اور بمعنے بادشاہ ومنعم وسید وآقا بہی ہے کتب حدیث وفقہ مین مفصل صدہا جگہ اور جمع رب کے ارباب ہی کذا فی ترجمۃ القاموس

فی الصراح یقال للصاحب الرب وللاخ الکبیر الحی الی صل کہ اطلاق رب کا قرآن مین متواتر ہی کہین بمعنی معبود یعنے
خاص واسطی خدا کی کہین واسطی عباد کی بمعنی برادر کلان اور سید و مالک وغیرہ بات یہ ہی کہ رب کا اطلاق بمعنی پروردگار و مالک
حقیقی جو کہ الہ معبود ہے کسی انسان کی لئے پیغمبر یا امام یا فرشتہ تک کی مقصود رکہنا موجب کفر ہی نہ یہ کہ اطلاق رب دوسرے معنی کا بہی
ممنوع اسی جگہ سی ہی کہ کہا گیا ہی کل الہ معبود فہو رب مولی ولیس کل رب مولی الہ معبود ولان الرب لفظ مشترک یقال علی
المالک والمعبود جناب حضرت غفران مآب نور اللہ مضجعہم نے موعظ حسنیہ مین مقام ذکر ارباب مین بیچ بیان وعظ امام اول
ما یسالانک عن ربک الذی کنت تعبدہ کی جو تحریر فرمایا ہی نظر بر افادۂ عام و ہدایۂ تام نقل کیا جاتا ہی مناسب محل ہی وہو ہذا
باید دانست کہ قول معصوم اینکہ یسالانک عن ربک الذی کنت تعبدہ صریح است در اینکہ رب در حقیقت ہمانست کہ آدم او را عبادت
میکند وبنہایت پیش او خاضع و ذلیل میشود و او را در جمیع حال فرمان برداری میکند ہرچند او را بزبان خود رب معبود نگوید در تفسیر
عیاشی مسطور است کہ جناب صادق صلواۃ اللہ علیہ در تفسیر قول حق سبحانہ وتعالی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ
یعنی یہود و نصاری علما و تارکان دنیا را ارباب خود میدانند فرمودند کہ واللہ یہود و نصاری احبار و رہبانان را خدا
نمیدانستند و برای آنہا نماز و روزہ نمیکردند لکن چون حرام خدا را بر ایشان حلال میکردند و حلال خدا را حرام مینمودند
ایشان درین اطاعت آنہا میکردند از ینجہت حقتعالی احبار و رہبانان را ارباب ایشان گفتہ ثعلبی باسناد خود از عدی بن
حاتم روایت نمودہ کہ روزی من پیش رسولخدا آمدہ ام و در گردن من صلیب بود پس جناب حضرت فرمودند کہ ای عدی
این بت را از گردن خود دور کن پس آنرا انداختہ باز پیش رسولخدا آمدم و آنحضرت صلعم در انحالت سورۂ برات میخواندند
و باین آیہ رسیدہ بودند اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا پس چون فارغ شدند عرض نمودم کہ قوم ما احبار و رہبانان را عبادت
نمی کنند و اینہا را خدای خود نمیدانند حضرت فرمودند آیا نیست اینکہ آنہا حلال خدا را حرام می کنند پس شما متابعت اینہا می کنید
و ہمچنین حرام خدا را حلال می کنند و شما آنرا قبول می کنید من گفتم آری چنین است کہ میفرمائید پس جناب رسولخدا فرمودند پس ہمین
عبادت است و در مرسلۂ ابن ابی عمیر از جناب صادق منقول است کہ من اطاع رجلا فی معصیۃ اللہ فقد عبدہ یعنی ہر شخص کہ اطاعت
شخصے کند در معصیت حقتعالی پس بتحقیق کہ او آنرا عبادت کردہ و ہرگاہ حقیقت حال چنین باشد کہ مراد از رب معبود است و عبادت عبارت
از غایت خضوع و خشوع و فرمان برداری است پس زنہار صد زنہار ای صاحبان عقل و دین کہ غیر خدا را عبادت کنید باینکہ در معصیت حقتعالی
او را فرمان بردار نمائید یا در عبادت خود مطمح نظر خوشنودی غیر داشتہ باشید چہ عنقریب چار و ناچار با آن دو ملک دوچار باید
و از رب خود آن دو ملک را خبردار باید نمود و نشود کہ باوجود اظہار اسلام و ایمان در حقیقت مشرک باشی و از ین ہم فرد است کہ تا
بشی ندامت کشی کہ تدارک آن بہیچ وجہ ممکن نباشد در کتاب کافی از حضرت امام محمد باقر منقول است کہ در تفسیر قول حق سبحانہ
من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا فرمودند کہ چون آدم امر خیر را بعمل می آرد و نیت او را
چنین باشد کہ تا مردمان او را نیک بدانند و ستایش او کنند پس بتحقیق کہ در عبادت پروردگار خود غیر را شریک گردانیدہ بعد
از ان فرمودند کہ ہیچ بندہ نیست کہ امر خیر را مخفی دارد مگر آنکہ حق تعالی نیکی او را میان مردمان ظاہر سازد کسی را نمیرسد
بگوید کہ اگر عبادت عبارت از ہمین اطاعت و فرمان برداری و غایت خشوع است پس باید جناب ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم

علیہم اجمعین و علمای دین از جملہ ارباب باشند و انچہ ایمان است عین شرک باشد زیرا کہ تعدد ارباب وقتی لازم می آید کہ امتثال و اطاعت بزرگان دین بعین اطاعت و فرمان برداری رب الارباب نباشد و اینجا اطاعت ایشان عین اطاعت الہی است چہ وجوب امتثال ایشان بحسب فرمودہ الہی است جناب حق سبحانہ و تعالی میفرماید اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و جناب صادق فرمودند ینظران الی من کان منکم ممن قد روی حدیثنا و نظر فی حلالنا و حرامنا و عرف احکامنا فلیرضوا بہ حکما فانی قد جعلتہ علیکم حاکما الخ و ایضا اگر امتثال علمای دین جایز نباشد پس باید کافہ زمان بر دو قسم شوند و عامہ باز آید قوت استخراج احکام الہی از احادیث مختلفہ من حیث الظواہر و عمومات و اطلاقات و سائر انواع دلالات بہم رسانند و معلوم است کہ از بدو اسلام تا این زمان گاہی اینچنین تکلیف از شارع بوقوع نہ پیوستہ آری انچہ ضرور است و واجب عینی است اینست کہ اول پیش خود ثابت کنند علم و دیانت شخصی را کہ خواہند تقلید او کنند بعد ازان تقلید کنند بانکہ خود دریافت کنند اگر قوت دریافت داشتہ باشند یا بتواتر یا بخبر ثقات معلوم کردہ باشند و این چندان دشوار نیست و ہرگاہ معنی سوال ہر دو ملک را فہمیدی پس جواب آنرا برای آنروز مہیا باید نمود پس بدانکہ جواب این سوال کہ ترا از دست آنہا نجات بخشد اینست کہ بگوی اللہ ربی چنانچہ بسیاری از احادیث بران دلالت دارند و ہرگاہ اللہ ربی کلامی است کہ مرکب است از لفظ اللہ و ربی پس لابد است کہ معنی ہر دو لفظ را بفہمی و ہمچنین درین کلام معنی ربوبیت را ثابت میکنی برای ذات اللہ تعالی پس باید تصدیق بوجود او داشتہ باشی چہ شی تا کہ موجود نباشد امری او را ثابت نمیتوان کرد کما ثبت فی محلہ و ہمچنین اذعان باید نمود بہ ثبوت ربوبیت برای اللہ تا در جواب خود صادق باشی کہ بجز نقد ربیتی امری دیگر در بازار قیامت اخروی رواجی ندارد انتہی کلامہ علیہ الرحمۃ والرضوان و قس علی لفظ عزۃ اور عز بالکسر منتہی الارب میں ہی عزۃ بالکسر ارجمندی و عزیزی خلاف ذل و چیرگی اسم مصدر است و قوۃ و شدۃ عز بالکسر ارجمندی ضد ذل و باران سخت و قلعہ است بر وستائی بردعہ عز و عزۃ ارجمند گردیدہ و قوی شدن بعد خواری و کمیاب شدن و روان گردیدن آب و روان شدن انچہ در زخم بود و ثابت و درست شدن و لازم گردیدن و نیز ارشدیدن و گرامی شدن عزیز کامیر ارجمند و کمیاب و ناموجود و صفتی از صفات باریتعالی و گرامی کہ ہر جگہ معنے مقصود و مناسب محل مراد ہوتا ہی چنانچہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں بیچ قول من حلف بعزۃ اللہ کی لکھتا ہی اور راغب کہ علمای سنت جماعت سے ہی بہی بتصریح لکھتا ہی اور ابن حجر اوس سے بہی نقل کرتا ہی کہ بعینہا نقل کیجاتی ہی فان العزۃ ہی للہ الدائمۃ الباقیۃ و ہی العزۃ الحقیقیۃ الممدوحۃ و قد یستعار العزۃ للحمیۃ والالفۃ فیوصف بہا الکافر والفاسق و ہی صفۃ مذمومۃ و منہ قولہ تعالی اخذتہ العزۃ بالاثم و اما قولہ تعالی و من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعا فمعناہ من کان ان یعز فلیکتسب العزۃ من اللہ فانہا لہ ولا تنال الا بطاعتہ و من ثم اثبتہا لرسولہ وللمومنین فقال فی الآیۃ الاخری وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین و قد ترد العزۃ بمعنی الصعوبۃ کقولہ تعالی عزیز علیہ ما عنتم و بمعنی الغلبۃ و منہ وعزنی فی الخطاب و بمعنی القلۃ کقولہ شاۃ عزاذا قل لبنہا و بمعنی الامتناع و منہ قولہم ارض عزاز بالفتح اوّلہ مخففا ای صلبۃ و قال البیہقی العزۃ بمعنے القوۃ فیرجع الی قدرتہ تو صریح ظاہر ہی کہ آیہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین میں عزۃ کا اطلاق و نسبۃ نسبت اللہ جل جلالہ کی عزۃ حقیقی اور قوۃ تحقیقی مقصود ہی جو کہ رجوع کرتی ہی طرف قدرۃ کے اور نسبت رسول کے اور مومنین کے حسب مدارج طاعۃ اور مراتب عطای حضرت رب العزۃ اور جو ذات باری جل جلالہ

تحقیق معنی عزۃ و استعمال آن

عبارت فتح الباری شرح بخاری

کی ہی حقیقے مقصود وغیرہ ہی وہ دوسرے جگہہ نہین بلکہ جو رسول مقبول کی لئی ہی وہ مومنین کے ہان نہین اور یہہ بہی سب کوئی جانتا
ہی کہ یہان معنے مستعار للحمیۃ والانفۃ صفتِ مذمومہ مرقومۃ القصد معاذ اللہ نہین مقصود ہوسکتی یا معنی قلۃ و امتناع ہرگز نہین
خیال کئی جاسکتی یا معنی رانگی آب و آبِ زخم و دشوار کوئی شخص نہین کہہ سکتا تو اطلاقِ استعانت بہی اسطرح خیال کرنا
چاہیی کہ نسبت بحق جل جلالہ حقیقے تمام امور مین موثرِ حقیقے کرکے اور نسبت بہ رسول و ائمۂ شہدا وسطی دعا و استشفاع کے
مثل حیات اونکی کی وقس علے ہذا کلمہ مولی ہی کہ معانی متعددہ مین مثل اولی بالتصرف آقا سردار غلام عموزادہ دوست
مہمان ہمسایہ قرین یار مددگار وغیرہا معانی کثیرہ رکہتا ہی کہ ہر جگہ مناسب قرینہ و محل و مقام مستعمل اور مقصود و مرام
ہوتا ہی چنانچہ آیہ فان اللہ مولٰیہ وجبریل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذلک ظہیر امین تفسیر بیضاوی مین محقق مفسر
اموی لکہتا ہی جس سے صاف مصرح اور ہویدا ہی کہ اوسکی تفسیر و تصریح مین نسبت بہ پروردگار اس جگہہ معنی ناصر اور نسبت بجبرئیل
معنی قرین اور نسبت بصالح المومنین تابع و معین ناصح صاحب کسی عربی خوان سی سمجہین اوسکی عبارۃ بہی ہم نقل کردیتی ہین
کہ تکلیف تلاش کی بہی نہ پڑی اس مقام مین لکہتا ہی فلن یعدم من یظاہرہ من اللہ والملائکۃ وصلحاء المومنین فان اللہ ناصرہ
وجبریل رئیس الکروبین قرینہ ومن صلح من المومنین اتباعہ واعوانہ اگرچہ صنعت کاری اور دیانت شعاری کو جو کچہہ اس مفسر نے
بطمع اغوای عوام وجہول باظہار عموم کام فرمایا ہی اہلِ علم و عقل اور مہرہ فن پر ظاہر ہی کیونکہ بموجب قاعدۂ اصول ما من عام
الا وقد خص عام مین سے خاص کو تو البتہ حق لینا جاری اور عادی ہی یا جمع مین سی مفرد لیا جاتا تو بجا اور زیبا بہی یہہ
بہلی ما نس ایسی شدتِ عداوتِ مولای مومنین اور حب نصرتِ ابو بکر و عمر مین بطمع شمول عمر و بکر اندہی ہوئی کہ صالح المومنین
کو بصلحاء المومنین اور من صلح من المومنین تغیر فرمانی لگی لیکن تعرض ایسی امور کا اس مقام پر موجب طوالت غیر مقصود المحل ہی
اسلئی اوسطرف سی طی کشح مناسب معلوم ہوتی ہی مگر اشعار اس امر کا ضرور ہی کہ خیر خواہانِ قاضی بیضا اور ہر طالب حق اور
منصف بی غرض کو اتنا ضرور ہی کہ مناقب ابن مردویہ اور کتاب ابونعیم یعنی کتاب ما نزل من القرآن فی باب علی کہ از بس مشہور ہے
اور تفسیر ابو یوسف وغیرہم مین بذوق تمام دیکہہ لین کہ صالح المومنین جناب مولائے مومنین کو صاف و مصرح لکہا ہی تاکہ سر خرد ئے
اور خوش عیشی قاضی بیضا کی انکی اپنی محققین مفسرین و محدثین سے بخوبی ظاہر ہوجاوے اور ملحوظ رہی کہ یہ حرکات خس پوشی اور شرم
و حیا ہی انکی محققین کے دہر سی اسیطرح چلی آتی ہی یہان تصریح و توضیح صرف اتنے امر کی ضرور و مطلوب مقصود ہی کہ لفظ
واحد ہو لی محلِ واحد مین حسب تفسیر محقق کامل وغیرہ مفسرین ناصح صاحب معانی متعددین کسطرح معنون و مراد ہی اور
اطلاق معین بر جناب مولای مومنین بلکہ بعقیدہ و دیانت شعاری قاضی بیضا بر جمیع صلحای مومنین قابل یاد ہی اور
بہی پہر ارشادِ حضرت رب العباد ملائکہ کی لئی بلفظ ظہیر یعنی ناصر و معین و مددگار و یاری گر یا اگر سب کی نسبت ناصر اور معین
ہی معنی مراد ہون تو نسبت بہ پروردگار تو مستقل بالذات اور نسبت بجبریل و صالح المومنین محتاج الی اللہ وقس علی ہذا استعمال
لفظ ولی کہ بمعنی اولی بالتصرف اور دوست و مہربان و یار و مددگار و نگاہبان و قرین و نزدیک وقس علی ہذا لفظ جعفر
کہ اوسکی معنی ہین چہوٹی سی ندی بڑی ندی یعنی ایک معنی ضد دوسرے معنونکی اور اونٹ وغیرہ چنانچہ کسینے ایک شعر مین چار
معنے منتظم بہی کئی ہین واسطے سہولت یاد کی کہ نظم اکثر یاد رہتا ہی چنانچہ سابق لکہا گیا جو نہی فرمایا خاطر رہی کہ بہتیری

لفظ ہین کہ کبھی استعمال اونکا بطریق حقیقے ہوتا ہی کبھی بطریق مجاز یعنی حقیقۃ اصل مین ایک کلمہ واسطی ایک معنی کے موضوع
ہی لیکن بسبب کسیسے مشابہتہ ومناسبتہ کی بالجملہ ادنی ملابستہ کے سبب سے بھی مجازاً دوسری جگہ مستعمل ہوتا ہی مثلاً ہر شخص اپنی اپنی محاورہ
استعمال مین خیال کرسکتا ہی کہ شیر یا گدہا یا کتا یا شیرین یا تلخ وغیرہ اکثر اسیطرح کلمات واسما ہین کہ مثلاً جسوقت کہتے ہین
کہ فلانا آدمی شیر یا گدہا ہی وغیرہا تو مراد ہرگز نہین ہوتی کہ درحقیقۃ اصلی وہ آدمی ایسا ہی ہی بلکہ بسبب شجاعت یا بیوقوفی
یا خوش خلقی یا بدخلقی وغیرہ مراتب کی مجازاً بولتی ہین اور یہ بات محاورات واستعمال عرب مین قرآن وحدیث مین ہزارہا جگہ سب
ہان شایع اور ذرایع ہی قول عرب ہی رایت الغیث واللیث ای رایت الرجل الذی ہو جواد کالغیث وشجاع کاللیث کما
صرح بہ صاحب التفسیر العزیزیہ فی تفسیر آیہ اذ اتینا موسی الکتاب والفرقان چنانچہ بہتیری اسماء صفاتی ہین مثل سمیع وبصیر وقوی
وقاہر وعالم وحی وقیوم ومحیی وغنی ومغنی وکریم ورؤف ورحیم کہ خاص حضرت خالق کل مخلوقات فاطر ارض وسموات کی
لئی بہی مستعمل ہین اور عباد مخلوق کی لئی بہی لیکن کوئی ماہر محاورہ وواقف زبان عالم بلکہ جاہل ونادان بہی استعمال کنندہ کو
کلمہ شرک وکفر سے نسبت نہین دی سکتا اور خود پروردگار عالم نی اپنی کتاب کریم مین نسبت انبیا بلکہ اور مخلوقات کی نسبت
اور پیغمبر خدا نی ارشاد کئی ہین اور استعمال فرمای ہین کما یشہد بہ الکتاب الکریم قولہ تعالے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز
علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم وقول رسول کریم قد اغناکم اللہ ورسولہ وغیرہا امثالہا فی کتب الحدیث و
التفاسیر ناصح صاحب ازراہ مہربانیکی ارشاد فرمادین کہ قرآن مرتبہ عثمانی اور اونکی تفاسیر وحدیث کی کتب مومنین یہ بہی شیوخ
کتب اربعہ اثنا عشریہ نی کام فرمایا ہی بلکہ مثل مصرحہ صدر لفظ واحد محل واحد مین دونو معنونکی لئی مستعمل ہے یعنی ہم حقیقی وہم
مجازی چنانچہ آیہ والذین یوذون اللہ ورسولہ الایہ مین تصریح صاحب تفسیر بیضاوی اور تحشیہ مولانا صالح اپنی کو اخوان واخراج
ناصح جیو دیکھین اور سمجھین المختصر کہ اذیت لفظ واحد اور اطلاق اوسکا یہان دو معنون حقیقی اور مجازی کی لئی ہی اونکی محقق
مفسر کے تفسیر مین ایک جگہ سو یہان تو اطلاق اوسکا نسبت بہ پروردگار عالم مجازاً ہی اور نسبت بہ پیغمبر خدا حقیقے اور ایک جگہ
اور ایک جگہ جو پروردگار عالم خود فرماتا ہی اغناہم اللہ ورسولہ من فضلہ اور بہی احادیث مشکوٰۃ وغیرہا مین ارشاد پیغمبر
خدا ہی بمخاطبہ عباد امت و قائلین اسلام وایمان اغناکم اللہ ورسولہ کہ تمام مفسرین وشراح ومترجمین تفسیر وتشریح بکمال توضیح
تصریح کرتی ہین کہ اطلاق واسناد اغنا بطرف پروردگار عالم حقیقے وبالذات ہی اور بطرف رسول گردگار مجازاً بلکہ خاص
پیر عزیز ناصح صاحب اپنی رسائل وتفسیر مین اور صاحب مظاہر ذریت خاص اونکی لکھتی ہین کہ نسبت واسناد اغنا کہ آنحضرت نی اپنی
طرف فرمائی باعتبار اسکی ہے کہ آپکی دعا سی مسلمانونکو غنا نصیب ہوئے غرض یہان نسبت اغنا طرف حقتعالی کی حقیقی ہے
کہ مستقل بالذات ہی اور طرف پیغمبر کے مجازی کہ ذی احتیاج ہین طرف خدا کی بالجملہ خلاصہ مرام اور حصول مفاد کلام اس مقام
سی یہ ہی کہ محاورہ واستعمال عرب بلکہ ہر ایک زبان مین امورات مصرحہ مستعمل ہین ناصح جیو اسی حافظہ کے بہروسہ پر دعوی
فرماتی ہین کہ ہمارے صحاح مین جو الفاظ ہین ہم اوسکی اوپر عمل کرتے ہین اور محاورہ واستعمال درست کرتے ہین معلوم ہوتا ہی
کہ جو الفاظ مطابق محاورہ قرآنی کی احیاناً آپکی یا ان احادیث مین بہی آگئی ہین تو اونہین آپ موضوعات شیوخ کتب اربعہ
تصور فرماتی ہین کہ ایسی مقام مین قول حسبنا کتاب اللہ سے بہی اعراض ہے اور ہاتہہ اوٹہاتی ہین یا فقدان حافظہ کا

اقرار کرنا پڑیگا الحاصل کہ یہ بات قرآن و حدیث اور استعمال ومحاورہ سی ظاہر و باہر ہی کہ اکثر اوقات استناد و انتساب
کسی بات اور امور کا اسطرح پر مستعمل ہوتا ہی کہ وقوع اوس امر کا اوس بات کا کسی شخص کے سعی کوشش دعا و شفاعت سی ہوتا
ہی سو یہ باعتبار مجاز ہی نہ کہ اسکو موثر حقیقی و مستقل بالذات جانا جاوے و علی الخصوص ناصح صاحب اور اونکی احزاب و اخوان
کو تو زیادہ تر ایسی امور مین انکار و تکرار و اصرار کمال مقام عار و شنار ہی اونکو شرم ضرور درکار ہی کہ وہ جمیع افعال عباد کا
فاعل و موجد خود خالق ذوی الامجاد کو قرار دیتی ہین ذرا شرم کرین دیکھین عقیدہ بیسوان درباب الٰہیات اپنی پیر جی کے
تحفہ مین اور اور کتب عقاید مین اور پھر زیادہ متنبہ ہون اسپر کہ صبح سی شام تک ہر روز ہر لمحہ فرماتی ہین کہ زید چنین کرد عمر چنین
کند فلان چنین و چنان نمود اور صدہا کلمات اسیطرح استعمال مین لاتی ہین اور عرفا و کمل اونکی او حدز مان موسی فرعون سے
باب مین فرماتی ہین کہ موسی با موسی جنگ کرد و قس علیٰ ہذا صرح استعمال کلمہ ولی و مولی ہی حق تعالی فرماتا ہی ایک جگہ و ما لکم من دون اللہ
من ولی ولا نصیر یعنی نہین کوئی واسطی تمہارے سوای خدا کی ولی اور نصیر ایک جگہ فرماتا ہی وارحمنا انت مولینا رحم کر تو ہمپر
تو ہی ہی مولی ہمارا یعنی حقیقۃً اور بالذات مستقل بنفسہ غیر محتاج الی غیرہ اور یاد رہی کہ کلام ما لکم من دون اللہ بھی بظاہر
ہی کہ فایدہ حصر کا دیتا ہی جیسے ایاک نستعین اور پھر اکثر جگہ قرآن مین خود ہی بعضکم اولیاء بعض بعضہم اولیاء بعض
والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض اور ان اللہ مولیہ و جبریل و صالح المومنین یعنی مومنونکو ایک دوسری کا ولی
ارشاد کیا ہی اور بلکہ خود ارشاد و ہدایت بنیاد حضرت رب العباد محل واحد مین باطلاق لفظ واحد بکلمہ مرقومہ حصر ہی یعنے
آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکوۃ و ہم راکعون یعنی سوا اسکی نہین
کہ ولی تمہارا خدا ہی اور رسول اور وہ جو ایمان لائی اور قایم رکھتی ہین نماز کو اور دیتی ہین صدقہ درحالیکہ وہ رکوع مین
ہین الحاصل ان آیتونکی بیان مین کئی فائدہ ہین ایک تو یہ کہ جیسے وایاک نستعین مین مقام معنی حصر ہی ویسی ہی مالکم
من دون اللہ من ولی اور انت مولینا مین اور باینہمہ اطلاق بعضہم اولیاء بعض اور انما ولیکم اللہ ورسولہ الآیہ اور ان اللہ
مولیہ و جبریل الآیہ اور دوسرے اطلاق کلمہ ولی و مولی باوصف کلمہ حصر ایک ہی جگہ خدا اور رسول و جبریل و مولا مومنین علی کے
حق مین چنانچہ اسی جگہ سی ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا نے یا بریدۃ لا تقع فی رجل لاولی الناس بکم بعدی تو نفس الامر مین بات یہ ہی
کہ حمل و اسناد طرف خاص ذات پاک پروردگار کے جب ہی تو ولایت مستقل بالذات بی احتیاج طرف کسی شئی ماسوا دیا اعلی کی
اور جب مخلوق کی طرف ہی تو محتاج الی اللہ مقصود و مراد چنانچہ اسیطرح حال ہی عون و اعانۃ و استعانۃ و استمداد و مظاہرۃ
کا ہر شخص منصف بی تعصب کو بلکہ ناصح جیو کو بھی خدا تعالے انصاف و ہدایت نصیب کری تو تمام مصرحات بالا خیال مین رکھکے
غور سے دیکھین اور اہل حق کے کتابونکو دیکھین خاص جناب ہادی العصر مجتہد الزمان کی تصنیفات و تالیفات چشم دل سے
ملاحظہ کرین کہ جسقدر قرآن و حدیث سی امتناع ہی اوسکی امتناع مین کتنی سعی و جہد ہی اور مبدعین خاص و عام عالم و جاہل
کو کتنی ملامت ہی اور جسقدر اجازت ہی اوسکی جواز و اباحت مین ویسی ہی ہدایت ہی واضح ہو کہ استعانت و استمداد حقیقی
یعنے مستقل و موثر بالذات جانکر سوا ذات پاک پروردگار قہار مستجمع جمیع صفات کمال و غفار وحدہ لا شریک لہ لا ضد
ولا ند احد صمد کے ممنوع شرعی ہے یعنے سوے پروردگار عالم کے معین حقیقی اور موثر تحقیقی مستقل بالذات کسیکو مخلوق مین

بیان افعال عباد و اعتقاد غزنوی و احزاب

مین سی خواہ انبیا خواہ اولیا خواہ صدیقین خواہ شہدا وغیرہم غرض کسی فرشتہ تک کو نہین جاننا چاہیی نہ کہنا چاہیی بلکہ
یہ تمام ذی احتیاج ہین طرف عون حقیقی کل مخلوقات کی کہ وہ ذات پاک وحدہ لاشریک مستجمع جمیع صفات کمالات ہی سو مخلوق
سی ممنوع ومنہی عنہا یہی استعانت واستمداد ونصرت وغیرہا ہی اور اسیطرحسی کہنا مولی کا اور اطلاق عبد کا مخلوق پر کہ صحاح
کتب سنی وشیعہ سبسے یہی بات ظاہر وہویدا ہی کہ ہر شخص دیکہہ سکتا ہی نہین دیکہتی حدیث غدیر خم کہ متفق علیہ ہی فرمایا پیغمبر خدا
نی من کنت مولیہ فعلی مولیہ اوپر بہی گذر چکا ہی کہ ناصح صاحب کی خلیفہ عادل فرماتی تہی یا ابن ابیطالب اصبحت مولائی ومولی
کل مومن ومومنۃ اور آیات مصرحہ صدہا اور صدہا کتب حدیث وفقہ ہین کہ اوسمین اطلاق عبد ومملوک اور مولی غلام کی مثلا
زید مولای رسول سالم مولای حذیفہ افلح مولای عمر ف بہی یاد رہی کہ نہایت ظاہر ہی مصرحات ہذا سی کہ بعض بعض
حدیث مین کہ اطلاق عبد وامۃ کا واسطی لونڈی غلام کی یا مولی کا واسطی آقا کی امتناع ظاہری تو وہ باعتبار اوسی حقیقی
وبالذات مصرحہ صدہا کے ہی اور وہان یہہ بہی مقصود ہی کہ لونڈی غلام کو میان بی بی عبد وامۃ کرکی نہ پکارا کرین کہ اونکی
دل شکنی ہی اور اپنی لئی موجب کبر ہی انانیت نکلتی ہے نہ یہ کہ لونڈی غلام بہی اپنی تئین لونڈی غلام نکہین بالجملہ مطلقا
اطلاق منع نہین ہے کیونکہ خدا ورسول واہلبیت واصحاب سبکے کلام مین موجود ہی حقتعالی فرماتا ہی وانکحوا الایامی منکم والصالحین
من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنیہم اللہ من فضلہ اور بہی فرماتا ہی والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوہم
الآیہ تفسیر بیضاوی مین بیچ تفسیر آیہ وانکحوا الایامی کی ہی الخطاب للاولیا والسادۃ وفیہ دلیل علی وجوب تزویج المولیۃ و
المملوک وذلک عند طلبہا واشعار بان المرءۃ والعبد لایستبدان بہ اذ لو استبدا لما وجب علی الولی والمولی یہ عقل مند
کتب حدیث وفقہیہ میں نہین دیکہتی کہ باب حقوق عبد ومملوک معین ہین انہین لفظونسی آنحضرت صدہا جگہ غلام کو تعبیر فرماتی
ہین کہین بلفظ عبد کہین بلفظ مملوک وغلام بخاری ہین مسلم مین مثلا فرماتی ہین للمملوک طعامہ وکسوتہ الحدیث کہین فرماتی ہین
ان العبد اذا نصح لسیدہ الحدیث اور اذا ابق العبد لم یقبل لہ صلوۃ الحدیث اور من قذف مملوکہ الحدیث اور حسن الملکۃ یمن الحدیث
بالجملہ ہزارہا جگہ استعمال اس قسم کا احادیث کتب فریقین مین ہی بات یہ ہی کہ عبد اور مملوک اور بندہ اور رق ایک معنی رکہتے
ہین کہ مقابلہ مین انکی حر اور آزاد ہی تو اطلاق سی ان لفظون کی معاذ اللہ یہہ نہین لازم آتا کہ یہ عبد حقیقی یعنے مخلوق
اس آقا اور سید کے ہوجاتی ہین اور معبود معاذ اللہ وہ آقا تصور کیا جاتا ہی اسی جگہ سی ہی کہ نام غلام محمد غلام علی عبد النبی
بندہ علی وغیرہا کو کوئی ماہر فطن ممنوع نہین کہہ سکتا بجز دہقین جہالت آئین کے ہان اگر کوئی بقصد معبودیت نبی وعلی معاذ اللہ
اپنا ایسا نام رکہی تو وہ بیشک کافر ہی لیکن مقام غور وانصاف ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ یا علی ولی اللہ
کا بہی قایل پایا جاتا ہی تو کیونکر کوئی نیک ظن خیال بہی ظن بمقصود معبودیت کا اوس شخص پر کرسکتا ہی فافہم وتدبر
بالجملہ مستعین ومستمد مرتکب اس استعانۃ منہی عنہا کا مخلوق سی بیشک شرک وکفر ہی لیکن معاذ اللہ تہمت لگانی اس استعانۃ
کی اہل حق کو محض اثر نصب وخروج ونفاق باطنی ہی اور سنت خلیفہ پنجم ناصح صاحب کی اور کذب وبہتان ہی اہل حق اس استعانۃ
کو بیشک بمفاد ایاک نعبد وایاک نستعین کفر وشرک جانتی ہین لیکن یاد رہی کہ تہمت کنندہ اور احتمال کنندہ شرک وکفر کا
اتباع ثقلین پر بی شک نیچی مضمون آیہ والذین یؤذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا

اور یہی مضمون لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے داخل ہوتا ہی ہان توسل انکا ساتھہ رسولؐ و آل رسول کی اور پکارنا انکا
بالفاظ استشفاع و مولینا وغیرہا و امثالہا بطریق مجاز و ابتغای وسیلہ و استدعا بموجب نص و حدیث بیشک ہی کہ بموجب
ارشادِ پروردگار کیا حیاتِ ظاہری مین کیا بعد شہادت بی شبہہ مجاز ہی کہ مخادیم و مقتدایان ناصح صاحب کی تصریحات
اور احادیث صحاحِ ستہ مصرحۂ صدرسے بہی تطبیق اوسکی کالشمس فی وسط السما بلکہ مع شئی زاید روشن و آشکار ہی اور یہہ
استشفاع مین اہل حق کے ناصح جیو ذرا آنکہین کہولکی دیکہین کہ اہل حق کیونکر پکارتی ہین اور کس کس فضایل و اختصاص
اور صفاتِ عبدیت کی ساتہہ متصف کرتی ہین اور خطاب انکی طرف وہ ہی کہ آل توجہ و تقدیم حاجت طرف اونکی
سراسر توسل الی اللہ اور استشفاع ہی جیسا کہ حدیث قصۂ ضریر مین ناصح جیو کی ہان اوپر لکہا گیا ذرا ناصح جیو یاد کرین
کیونکہ حیات و ممات انکی بموجب آیات و مصرحات مقتدایان ناصح جیو علی الخصوص حسب تصریح پیر عزیز اونکی اور حدیث
صحاح حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم وغیرہا آیات و حدیث درباب شہدا یکسان ہی علی الخصوص ناصح جیو کو یاد کرنا چاہیی حدیث
ارشاد اعینونی یا عباد اللہ کو اور تصریحات اپنی پیر عزیز وغیرہ کی جو کہ اوپر لکہی گئی دیکہین کہ وہ ہر ایک اپنی پیر داد لیا
مصنوعی تک سی استعانۃ و استمداد حیات و ممات مین یکسان لکہتی ہین کہ در حجب رسولؐ و اہل بیتؑ رسول اونہین کیا
نسبت اور کیا عرضہ ناصح صاحب ضریرانہ انکل سے کام نفرما دین خصم بیبے اندہا نہین خیر لینی کو حاضر ہی اور قطع نظر اسکی
پروردگار عالم دانا و بینا ہی اوس سے خوف کرین اگر عوام بیچارے نہین جانتی تو خدا تو دیکہتا ہی جانتا ہی لازم ہی کہ اپنے
کلمات ضریرانہ سی توبہ عمل مین لادین اور کور و کورانہ اس طرح بی لحاظ پس و پیش پہر سا نہ پہینک مارین عوام بیچارے ناحق کوئی
دنکو منکر رسالت ہو جاوینگی ابہی تو وہ آپ ہی مبتلای انکار ہین پہر سبکی انکار کا ثواب اونہین اضعافاً مضاعفۃً ہوگا تو
پہر مصداق ضلوا و اضلوا مین داخل ہونگی اب سنین ناصح صاحب اور اونکی تمام اخوان و اقران گوش ہوش سی کہ حال ادعیۂ استشفاع
تو گوش گذار حضرت ہو چکا اگر سوای اوقات دعا کسی اہل حق جان نثار رسولؐ و اہل بیتؑ رسولؐ کو نام نامی نفس رسول
یا اور ذریۂ طاہرہ کا نام نامی یاد کرتی ہوئی ناصح صاحب نی سن لیا ہی اور بسبب عصبیۃ ذاتی اور بغض و عداوت آل طاہرہ
کے سوزش قلب ملازمان خدام کو طاری ہوئی ہی کہ عین ادای سنت ہی اون بی بی صاحبہ کی جو کہ نام تک جناب مولیٰ کا
زبان پر نہین لاتی تہین اور حضرات اس سبب سے ذاکرین سوای مومنین کو نسبت نصیریت لگاتی ہین اور اس یاد کرنیکو بہی استعانت
ہی سمجہا جاتی ہین تو یہہ بہی سراسر جہالت اور اثر دہقانیت اور تاثیر غلبہ عداوت با خاندان رسالت ہی ہر چند ہم جانتی
ہین کہ وہ دہقانی بیچارے اون نکات کو کیا سمجہینگے لیکن چونکہ غرض اصلی توضیح کلام سی ہدایت عام ہی اسلئی توضیح مقام
ضروری البیان معلوم ہوتی ہی واضح ہو کہ یاد نامی حضرات علیہم التحیۃ و البرکات لبسا اوقات تو بی قصد استشفاع و استمداد
بحیثیات مختلف ہوتی ہے اور کیفیت اسکی صاحبان مذاق سلیم جان سکتی ہین کہ توضیح و تفصیل اسکی باحتمالات شتی قریب لکہی
جاتی ہی اور کبہی باستمداد و استشفاع بہی تو نفس الامر مین وہ استمداد بہی حقیقۃً جناب باری سی ہی اور انسی صرف استمداد دعا
دعا کی جیسا کہ خود مقتدایان ناصح جیو سی سابق تصریح عمل مین آئی فاذکروا و تدبروا اب اول توضیح و تصریح معنی استعانت
و استمداد اور طریقہ استعمال اور محاورہ اسکا جاننا چاہیی پہر توضیح مقام واضح ہو کہ استعانۃ کی معنی ہین یاری چاہنا مدد چاہنا

توضیح معنی استغاثہ و استمداد

چاہنا اور موی زہار لینی خواہ اوسترہ سی خواہ اوکھیڑنی سی خواہ نورہ سی معاونۃ آپسمین ایک دوسری کی یاری کرنی عون
پشتیبان اور مددگار اعوان جمع ہی عون کی چنانچہ منتہی الارب ترجمہ قاموس کی فارسی عبارت صاف ہی عون پشتیبان و یاری گر
اعوان تعاون معاونۃ بہمدیگر یاری کردن استعنۃ و بہ یاری خواستم از وی امداد یاری دادن و نیز استعانۃ موی زہار
ستردن بحلق باشد یا بہ نتف یا بنورہ وردی انہ ینور علی عانتہ بیدہ یعنی روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت نورا لگاتی تھی اوپر
عانۃ اپنی کی اپنی ہاتھ سی سبحان اللہ غور کرین طالبان حق کہ یہ حدیث یہ فعل رسول اور اخراب ناصح صاحب اکثر اس فعل کو
بھی کہ تابعان اہل بیت طاہرہ بسنت رسول وآل رسول عمل مین لاتی ہین شعار شیعیان سمجھ کے ترک فرماتی ہین اور پھر
دعوی سنت نبوی کا بالجملہ یاری و مدد عام ہی یعنی استعانۃ و استمداد ہر قسم کے مدد چاہنی ہی تو یہ ظاہر ہی کہ وقتہ
چاہنی ہر قسم کے مدد کی مستعمل ہو سکتا ہی بلکہ اسیطرح ہر زبان مین جو اس معنی و مطلب کا لغت مقرر ہے استعمال کیا جاتا
ہی سو اگر کوئی شخص کسی منشی سے درباب خط نویسی مثلا مدد چاہی تو بھی یہی مستعمل ہوگا اور طبیب سے معالجہ کی مدد چاہی
تو بھی یہی اور جو کسی سی بوجھ اوٹھانیکی مدد چاہی یا لونڈی غلام خدمت گار سی کسیطرح کی مدد چاہی تو بھی یہی و قس
علی ہذا صدہا ایسی امور مین المختصر کہ اگر پیغمبر یا شہید یا باپ یا اوستاد یا عالم یا متقی سی دعا کی مدد چاہی تو بھی یہی
مستعمل ہوگا اور جو خدا تعالے سی کسی بات کی مدد چاہی تو بھی یہی مگر درخواست خدا سے جو اصل مطلب اور حاجت کے
عطا کی مستقل بالذات قادر علی الاطلاق جانکی ہوتی ہی اور دنسی واسطی دعا کی بارگاہ الہی مین محتاج الی اللہ جانکی
شفیع باذن اللہ جانکی چنانچہ قرآن اور کتب احادیث و فقہ و بلاغت و معانی مضامین کثیرہ سی اسی استعمال کی بھری
ہین کہ ذکر حدیث اعینونی مین خاص شرح تحقیقات شامخات سی جو تفصیل اوپر لکھی گئی ہی مطابق اور معین اسکی تصریح
ہی اعادہ اوسکا عبث معلوم ہوتا ہی اوسی ملاحظہ کرلین بلکہ اس سے بڑھ کر مشکواۃ مین اپنی خود دیکھین حدیث ہے
کہ فرمایا اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اصحاب القبور کہ کسی طرح کی عذر لنگی اور گریز بیہودہ کار لاوین لیکن کسیطرح
سی استعانت نہین میٹ سکتی یعنی کچھ ہی کہین استعانت کا استعمال عباد کی نسبت ظاہر و باہر یانگی و موعند نا غیر مستقل
اور نہایت ظاہر بات ہی کہ مثلا طبیب سی جسوقت استمداد ہی تو خط و کتابت کی ہرگز نہین بلکہ معالجہ کے ہی اور نہ کوئی استمداد
خط و کتابت اوس جگہ خیال کر سکتا ہی اور منشی سے جب ہی تو معالجہ کی ہرگز نہین خیال کی جا سکتے بالجملہ ہر ایک سی استمداد
بحیثیت امکان اوسکی صفتہ موجودہ کی ہوتی ہی کہ تاثیر و تکمیل و تتمیم اوسکی بحیطۂ قدرت کاملہ حضرت قادر بالذات مستجمع جمیع
صفات کمالات خالق وحدہ لاشریک کی ہی وقس علی ہذا پیغمبر سے بنفس پیغمبر سے اور شہدا و ائمہ ہدیٰ سی دعا و شفاعت
کی جسقدر جسکا مرتبہ ہی اور خاص خالق و قادر بالذات بیچون و چگون سی خاص عطا اوس مطلوب کی ہی جسکی استعانۃ چاہتا
ہی تو ظاہر ہی کہ استعمال مین اسی لفظ کی درباب طبیب و منشی وغیرہم کوئی شخص نسبت شرک و کفر اس مستعین و مستمد کو نہین دی سکتا یا
معنی موی زہار ستردن کے نہین سمجھ سکتا پھر تعجب کے بات ہی کہ رسول و نفس رسول و شہداے آل طاہرہ کی استعمال مین کونسی وجہ
ہی کہ مستعین بالذات سمجھنی کے تہمت لگائی جاوے اور شرک و کفر کے نسبت لگائی جاوے دیگر اظہار اپنی جہالت و دہقانیت اور علو
اہل بیت طاہرہ اور اثبات اپنی عدم بصیرت کی محاورۂ کلام عرب سی کیا چشم بصیرت کور ہو گئی ہے والتحواحد مین نہ دیکھا

خود پیغمبر خدا نے بموجب حکم پروردگار کس طرح خطاب کیا جناب مولای مومنینؑ سے یاد کرو تحریر محدث دہلوی اور ملا حسین میبذی
جو صاف لکھتے ہین کہ آنحضرتؐ فرمود یا علی بخوان مرا از شر دشمنان و نصرت بجا آر اور لکھتا ہے حکم نادِ علیاً مظہر العجائب
خدا کی طرف سے نازل ہوا یعنی حدیث قدسی ہے تو درحقیقت پکارنا جناب مولیٰ کو عین تعمیل ارشاد الٰہی ہے کہ وہ فرماتا کہ
پکار تو علی کو وہ علی کہ مظہر العجائب ہے تجدہ عونا لک فی النوائب یعنی پاویگا اوسکو مددگار مصیبتون مین یاد کرین ناصح اپنی پیر عزیز
کی تحریر کردہ کیا لکھتا ہے کہ اگر اعتماد بجانب حق است و ادراکی مظاہر عون دانسته الی قوله دور از عرفان نخواہد بود اور یہی یاد
کرین تحریر عزیزیہ کہ استمداد از اولیا چنانکہ در زندگی ایشان میکنند ہمچنین بعد ممات ایشان بکنند جایز است فتذکرو تدبر
اور یاد رہے کہ اسمین مفضولیت پیغمبرؐ کے نہین لازم آتی بلکہ مظہر اثر دعای پیغمبر خدا ہے کہ جیسے حضرت موسیٰؑ پیغمبر نے پروردگار عالم
سے درخواست کی تھی کہ ہارون کو میرا مددگار کر اسی طرح ہمارے پیغمبر خدا نے دعا کی تھی کہ میرے اہل مین سے میرا بھی مددگار اور جانشین
مقرر کر چنانچہ آیہ قال رب انی قتلت منہم نفسا فاخاف ان یقتلون و اخی ہرون افصح منی لسانا فارسلہ معی ردءا یصدقنی انی
اخاف ان یکذبون قال سنشد عضدک باخیک الآیہ اور آیہ واجعل لی وزیرا من اہلی ہرون اخی اشدد بہ ازری و اشرکہ فی امری
الآیہ اور ارشاد پروردگار قد اوتیت سؤلک یا موسی مصدق مین درخواست موسیٰؑ کی اور اجابت پروردگار کی اور حدیث
ابا ذر غفاریؓ وغیرہ احادیث مندرجہ تفسیر ثعلبی و مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہا مصداق اثر دعای پیغمبر خدا ہے عن ابی ذر
علی قائد البررۃ و قاتل الکفرۃ منصور من نصرہ و مخذول من خذلہ الحدیث کہ حاصل تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر خداؐ نے بھی ایک روز
بعد نماز دعا کی جناب باری مین کہ پروردگارا میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھہ سے سوال کیا کہ پروردگار میرے دلکو کھولدے اور آسان کردے
میرے لئے کام میرا اور کھولدے گرہ زبان میری سے اور میرے واسطے وزیر کر اہل میرے سے ہارون بھائی میرے کو اور مستحکم کر ساتھ
اوسکے پیٹھ میرے اور شریک کر تو اوسے بیچ کام میرے کی پس نازل کیا ہے تو نے قرآن کہ اس بات پر ناطق ہے کہ درخواست اوسکی تو نے
قبول فرمائی اللہم انا محمد نبیک و صفیک فاشرح لی صدری و یسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری یعنی پروردگار
مین محمدؐ نبی تیرا اور برگزیدہ تیرا ہون پس کھولدے تو دل میرا اور آسان کر میرے لئے کام میرا اور کر واسطے میرے وزیر میرے اہل
مین سے علی کو اور مستحکم کر ساتھہ اوسکے پشت میری چنانچہ ابا ذر غفاریؓ کہتے مین کہ ابھی یہ کلمہ تمام نہین ہوا تھا کہ جبریل امینؑ
آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ لیکر نازل ہوئے چنانچہ پھر تمام قصہ تصدق انگشتری کا کہ مولای مومنینؑ نے حالت رکوع مین سایل
کو دی تھی طول و طویل ہے بیان کیا کہ وہ اپنی محل پر مفصل مبین ہے چنانچہ علاوہ اسکی جنگ بدر اور احد مین فرشتون
نے بھی بموجب حکم خدا آپکی مدد کی تھی تو اس سے پیغمبر خدا کے مفضولیت نہین خیال کیجا سکتی بلکہ تمام انصار مددگار رسولؐ کہلاتے
تھے بالجملہ جسکی مدد کو حق تعالےٰ فرمادے تو اوسکو مظہر عون پروردگار جاننا اور اوس سے مدد چاہنی درحقیقت تعمیل حکم خدا ہے
اور علاوہ از صرحہ صدر منصف بالبصر و بصیرت اسی خیال کر سکتا ہے کہ بموجب حدیث علی منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ مددگاری
مولای ما علی ابن ابیطالبؑ با رسول مقبولؐ بہ تطبیق و توفیق حال مددگاری ہارون بموسی حسب الارشاد حق جل و علی زیادہ
چسپان و زیبا اور مطابق و اقع بلکہ تطبیق اوسکی شبر بشبر و ذراعا بذراع خیال کرنی چاہیے ناصح جیو ذرا مفاتح میبذی
شرح دیوان شاہ مردانؑ تو دیکھین کیا لکھا ہے کہ خاص جناب مولیٰ کا کلام ہے حرف میم کی ردیف مین بعد ذکر آیہ انما

انما ولیکم اللہ وغیرہ مراتب یا دینگی اللہ اکرمنا بمصیبتہ و بنا اقام دعائم الاسلام و بنا اعز نبیہ و کتابہ و اعزنا بالنصر
یعنی میفرماید خدا بزرگ گردانید مارا بیاری کردن پیغمبر او و بما قایم کردانید ستون اسلام را و بما عزیز کرد پیغمبر خود را و کتاب خود را
و عزیز کرد ما را بیاری دادن و بہ پیش رفتن در جنگ اور یہی وقت مراجعت از جنگ احد لکہا ہی کہ بعد فتح آپکی جناب سیدہ دو جہان
سی خطاب فرمایا ہی افاطم قد ابلیت فی نصر احمد و مرضات ربی بالعباد رحیم یعنی ای فاطمہ بتحقیق جنگ سخت کردم در یاری کردن
احمد و خوشنودی پروردگار کہ بہ بندگان مہربان است ہرچند اشعار ان دونون میں اور بہی ہین او تعرض طرف اون
کی فائدہ مند لیکن اس مقام مین غرض اور احتجاج کلام نصرت پر ہی اسو اسطی حذراً للطوالۃ دوسرے طرف سی طی کشیح مناسب
ہی علاوہ اسکی ناصح جیو اور احزاب اونکی دیکھین مقام شہید جناب سید الشہداء کربلا مین کلام جناب جگر گوشہ رسول آخر
وقت اتمام حجت مخالفت کیشون سے جو اکثر ناصح صاحب کی ہانکی مقتدا او مقبول راوی ہین تمام کتب مین حتی کہ تصریح
پیر عزیز ناصح صاحب سی بہی ہویدا ہی کہ کن الفاظون سی فرمایا مشتی نمونہ از خروارے یہ ہی کہ فرماتی تہی اما من مغیث یغیثنا اما من
ذاب یذب عن حرم رسول اللہ کہ بمجرد سماعت اس کلام کی حر بن یزید ریاحی آیا اور کہا کہ یا ابن رسول اللہ یہ شخص وہی کہ پہلے
آیا تیری اوپر اب مین تیری گروہ مین ہون حکم دی تو مین مارا جاؤن تیری مددگاریمین چنانچہ کہتا ہی فمرنی ان اکون
مقتولا فی نصرتک اور بعد شہادت جناب سید الشہداء ذریت طاہرہ جو پکارتی تہی یا رسول اللہ یا علی مرتضی یا فاطمہ
زہرا یا حسن مجتبی بالفاظ انظروا الینا انصرونا وغیرہا وامثالہا کما فی تاریخ الواقدی و اعثم الکوفی وغیرہا من المقاتل
علاوہ اسکی قرآن سی استعمال دیکہا اور دیکہین قرآن مین زبانی ذوالقرنین کے کہ اپنی لوگونکو کہا فاعینونی بقوۃ
اجعل بینکم و بینہم ردما اور خود پروردگار عالم حکم فرماتا ہی و تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان
ایک جگہ فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ ایک جگہ یا ایہا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم اور ایک
جگہ فرماتا ہی والذین آووا و نصروا اولئک بعضہم اولیاء بعض بات یہ ہی کہ استعمال سی ان لفظونکی کفر و شرک نہین
لازم آسکتا نہ یہ لفظ موہم شرک و کفر ہین البتہ جو لفظ موہم تشبیہ و تفویض بہی ہوان تو اونکی استعمال کو اہل حق برا جانکر
ممانعت رکہتی ہین بلکہ اوسی روضۃ الاحکام مین جسکا بڑا دعوی دیکہنی کا ناصح صاحب رکہتی ہین صرف لفظ موہم تشبیہ
و تفویض کے موہنہ سی نکالنی پر وہ فضیحت و ملامت اور تکفیر قرملبین کی ہی کہ باید و شاید ناصح جیو اوسی نہین
دیکہتی حقیقۃ یہ ہی کہ یہ کلمات ایسی مشترک المعانی جاری اور عادی الاستعمال واسطی عباد کی بہی ہو رہی ہین کہ انہین
توہم تشبیہ و شرک اصلا و مطلقا نہین آسکتا جو کہ کلام الہی مین زبان انبیا مین عباد کی نسبت بہی صدہا جگہ مستعمل ہین اور
روزمرہ کی محاورۂ عباد مین جاری رہی ہین اور جاری ہین بالجملہ جب استعانۃ خدا تعالی سی ہی تو وہ معین بالذات غیر
محتاج الی امداد و مستقل بذاتہ اعانۃ و مدد مین عطا حاجت مین مقصود ہی اور جب مخلوق سی ہی تو وہ سب محتاج الی اللہ
ہین تمان معین مقصود ہین دعا کرنی مین شفاعت مین یا جس رتبہ اور کام کا ہی ہر شخص ماتہ عامل خوان بہی جان سکتا ہی
کہ حرف جارہ مین حرف با مثلا واسطی استعانۃ کی بہی ہی تو جس وقت کوئی کہتا ہی کتبت بالقلم تو معنے یہ ہوتی ہین کہ لکہا
مینی باستعانۃ قلم و قس علی ہذا صدہا اس قسم کے امور ہین کہ حضرات کذائی معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد سکے لئی قایل

اصل مطلب

بلکہ یہ شرک و کفر ہو گی اور معاذ اللہ کیا کہہ سکیں گی پروردگار عالم کی جناب میں انبیا کی جناب میں خاص ارشاد و تعلیم جناب محمد خدا
خاتم الانبیا کی جناب میں جنکی زبانی سی وایاک نستعین ہے جانا اور وہنین سے اعینونی یا عباد اللہ اور استعانۃ جنگ احد
وغیرہ میں بکرات و مرات حدیث کرتی ہین یہہ عقل کے دشمن انصار رسول مقبول کی لئی کوئی اور لفظ تجویز کرین اور قرآن
سی بہی جہان ذکر حوارین و عیسی علی نبینا و علیہ السلام مین ہے مثلاً آیہ فلما احس عیسی منہم الکفر قال من انصاری الی اللہ
قال الحواریون نحن انصار اللہ اور اسیطرح سی یا ایہا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من
انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ اور حدیث متفق علیہ بخاری و مسلم کی ہی مشکوۃ مین عن انس قال
قال رسول اللہ انصر اخاک الحدیث یعنی مددگاری اور اعانت کر تو بہائی اپنی کو تا آخر حدیث اور حدیث من کنت
مولیہ فعلی مولیہ مین جملہ اللہم انصر من نصرہ واخذل من خذلہ صحاح مین موجود ہی نکال ڈالین پہلا پیغمبر کے فرمان سے
منکر ہین تو اپنی عتبہ بن ابی سفیان خداوند نعمت و مقتدای دین و ایمان کا کلام سنین کہ محمد خاوند شاہ وغیرہ مورخ و محدثین
مقدمات پیشین جنگ صفین مین لکہتی ہین کہ جب خلیفہ نجم ناصح صاحب جناب مولی یعنی مولای مومنین علی ابن ابیطالب غالب کل غالب
کے ہیبت سی دست و پاچہ ہوا تو لوگون سی مشورہ اور تدبیرین جوڑ توڑ شکست و لبست کی کرنی لگا اور عتبہ مذکور سی استشارہ
کیا اوسنی جواب مین جو کہا بعینہ عبارت محمد خاوند شاہ اوسکی ترجمہ کے یہ ہی رای من آنست کہ در امر خود استعانۃ بعمرو عاص نمائی
علاوہ اسکی قصہ خولہ بنت ثعلبہ مین حدیث ہی کہ بعد نزول آیہ قد سمع اللہ قول التی تجادلک الآیہ صحاح ستہ مین موجود ہی قصہ
طویل ہی المختصر کہ خود مادر مہربان صدیقہ ذی شان فرماتی ہین اور راویان متعدد بیان کرتی ہین کہ بعد نزول آیہ خولہ کو
جب فرمایا کہ شوہر اوسکا یعنی اوس بن صامت یا دو مہینے کے روزے برابر رکہی یا ساٹہہ مسکین کہلاوے اور یہ بات بسبب
عدم استطاعت کی متعذر رہے انجام یہ کہ ام منذر بن قیس پاس بہیجا کہ وہ کچہہ اعانت کری یہانتک کہ جب اوسی حسب ارشاد عمل
کیا تو اوس مقام مین صاف آنحضرت کی زبانی ارشاد ہی سا عینہ بعرق من تمر یعنی فرمایا مین اعانت کرتا ہون ساتہہ
ایک پیمانہ کہجور کے جو سولہ رطل کا ہوتا ہی اور اوسکی جواب مین اوسنی یہین کلمات عرض کیا کہ یا رسول اللہ انا سا عینہ
بعرق آخر یعنی یا رسول اللہ مین جلد اعانت کرتی ہون اوسکی ساتہہ دوسرے پیمانہ کی فقال قد اصبت و احسنت فرمایا رسول
خدا نی تحقیق راضی ہوا مین اور راست و درست اور اچہا کام کیا تو نی بالجملہ کلام الہی کلام انبیای سلف و مومنین و مسلمین
وغیرہم حتی کہ زبان جناب خاتم الرسالت اور ائمہ ہدی اور مقتدایان ناصح صاحب تک باستعمال الفاظ مذکورہ گواہی دیتی
ہین اور مقتدایان ناصح صاحب اسکی قایل ہین پہر چون و چرا یعنی چہ بالجملہ تفاسیر و کتب حدیث مین جس جس جگہ سوا انتساب
حضرت رب الارباب کسی اور کے نسبت نصرت و اعانت مستند ہی سبکو اول ناصح جیو نکال ڈالین جب ایسی ہذیان سرائیان
زیب دیوین یہہ بچاری قاعدہ مسلمہ علم معانی و بیان سی بہی واقف نہین یا در ہی کہ مسلمات سی ہی کہ لکل کلمۃ مع صاحبتہا
مقام پس بغیرہا المختصر نہایت سہل و صاف بات یہ ہی کہ جب یہ کلمات مستند اور منتسب بجناب خالق جل جلالہ ہوتی ہین تو وہ معنی مین
مستقل بالذات جو کہ کمر مصرح ہوئے اور جب دوسرے مقام مین ہین تو دوسرے ہیں چنانچہ تصریح کی گئی نہین دیکہتی قرآن مین جہان تاب اللہ
ہی وہان معنی توبہ قبول کرنیکے ہین یا توفیق کے ہین جہان مثلاً توبوا الی اللہ عباد کو خطاب ہی وہان بازگشت کی گناہ سے معنی و

وقس علی ہذا ہزارہا لغتہ اضداد سی ہین اب تفصیل احتمالات موجودہ در باب ندای مطلق یعنی بی شمول لفظ استشفاع یا استمداد
کے جو مثلا ہو یعنی یا رسول اللہ یا علیؑ یا حسینؑ کوئی کہہ اوٹہتا ہو تو اسپر نسبت شرک وکفر کی لگانی ہی محض زرازری دہقانیت
ظاہر فرمانی ہی کیونکہ صریح ظاہر امر ہی کہ وہان تو کوئی لفظ بہی استمداد واستعانہ کا نہین کہ کوئی منکر استعانت علی الاطلاق
بہی دم مارسکی مگر ہان یہ پہلی اقرار نوشتی لکہدیجی کہ وہ شخص نام سی ذکر سی نبیؐ وعلیؑ کی جلتا ہی لیکن ظاہر ہی کہ اہل ایمان کو
اونکی جلنی سے کیا کام اگر کفار عبادت پروردگار اور شعائر اہل خیار سی نام رسول مختار سی مثلا جلین تو اونکا جلنا کوئی
کام کا نہین وہ خود آتش جہنم مین اپنا مقام بناتی ہین تفصیل اس اجمال کے یہ ہی کہ صاحب قلب سلیم اور طبع مستقیم اسکے
کیفیت اور مذاق کو جان سکتا ہی کہ اول تو ب اوقات ظہور نام نامی صرف بسبب ذوق ومحبت اور یاد قلبی بفحوای ما
احد اضمر شیئاً الا وقد ظہر من فلطات لسانہ اور بمقتضای مضمون من احب شیئاً اکثر ذکرہ بی ساختہ ضمیر سے زبانپر بہی ظاہر
ہوجانا اثر ہی یاد قلبی کا اللہم ارزقنا وجمیع المومنین اور یہہ بشیتر بغیر کسی طرح کی خیال استدعای استعانت وشفاعت ودعا
وغیرہ مراتب کی ہوتا ہی بلکہ صرف بمقتضای مودۃ قلبی کے بی تحاشا بلا ارادہ زبانپر جاری ہوجاتا ہی ولنعم ما قیل اعد ذکر نعمان
لنا ان ذکرہ ہو المسک ما کررتہ یتضوع کہ روشنی چشم اور خنکی دل ہوتا ہی اہل ایمان کے لئی اور سوزش قلب واسطی منافقین کے
اور کبہی بسبب غلبۂ محبت کے اتنی بی اختیاری ہوتی ہی کہ بجای سانس لینے کے نام زبان سی انکا نکلتا ہی اور دنیا ومافیہا بلکہ
کسی چیز کا بہی خیال نہین ہوتا اور خدا نخواستہ کوئی امر منکر ومحذور نہ منوی ہوتا ہی نہ ملفوظ بلکہ اس تقریر پر ہمین ایک بات
انکی ہان کے یاد آگئی کہ اس جگہ قابل ذکر ہی خود مصرحات کتب ناصح صاحب سے کوئی شخص دیکہی مثل فصل الخطاب تعرف وشرح
تعرف وغیرہا انکی ہان کے تو کیفیت قرار واقعی اچہی طرح نمایان ہووے کہ اس غلبہ کی بناپر حکایت ہای ابی حامد اور ابو لبابہ
اور خاص خود خلیفہ عدالت پناہ اور ابو طیب حجام وغیرہم مفصل ہین تب حقیقت واقعی واضح ہو حذرا للطوالۃ صرف ایک اس مضمون
کی نقل پر فصل الخطاب سے اکتفا ہی کہ بعد کلام طویل کے لکہتا ہی ثم قال فی التعرف فہذہ وامثالہا کثیرۃ کلہا یدل علی ان حالۃ
الغلبۃ حالۃ صحیحۃ ویجوز فیہا ما لا یجوز فی حالۃ السکون ناصح صاحب ذرا شرم کرین کہ وہان سی خود اونکی عدالت پناہ کا حال کیا
ہویدا ہی اوسی غور سی ملاحظہ کرین جس سے ظاہر ہی کہ خلیفہ عادل اونکی بنام نہاد غلبۂ محبت الہی خود جناب پیغمبر خدا سی جدال
وشقاق سی پیش آئی روز حدیبیہ کو اور بنام نہاد غلبہ محبت کے وفات پیغمبر خدا کا انکار کر نیلگی کما صرح سابقاً ایضاً اور طرح
وہ محمود ومعذور گنی جاتی ہین چنانچہ صاحب فصل الخطاب جو بعد اس تمام حال کے لکہتا ہی بعینہا عبارۃ اوسکی یہہ ہی کہ عمر در مقام
علبہ واضطراب بود حیث قال حتی قمت فی مقابلۃ صورت اعتراض بود اگر حال غلبہ نبودی مذموم بودی تا ایہا تک کہ
لکہتا ہی کہ عمر معذور بود اور بموجب تصریح صاحب تحفہ تک کہ اوپر مرقوم ہی حال انکار وفات سرور کائنات مین کلمات منکرہ
وممنوعہ مکذبہ قرآنی کہنی پر کس کس طرح کی تربیت بلکہ حقانیت عدالت پناہ کی صاحب تحفہ وہ کچہہ ثابت کرتی ہین کہ معاذ اللہ
پہر اہل حق صرف نام نامی پیغمبرؐ واہل بیتؑ کا لینی سے معاذ اللہ مشرک اور نصیری گنی جاوین بل ہذا الاعناد وشقاق دوسرے
لبسا اوقات اگر بارادہ وقصد کہا جاتا ہی تو یہہ بہی کئی طرح سی ہوسکتا ہی کبہی تو یہہ کہ خود بخود اونکی محبت نی دلمین جوش
مارا اور دل مضطرب اور بیچین ہوا بسبب غلبہ کے تو باستحصال تسکین واضطراب خاطر باتفاق مضمون بہ ایت سحون عند

اول

دوم

ذکر الابرار نیز الرحمۃ یعنی رحمۃ و سکون نام نامی انکا انکو ہوتا ہی کہ جو سید ابرار نفس سید ابرار اہل بیت و ذریت سید
ابرار سر ابرار ہین کبھی یہ کہ ذکر و یاد انکی کہ اخیار عالم ہین سے ہین نفس خیر المرسلین بمنزلہ جسم و جان خیر المرسلین ہین شجر
حسن مآب اور ثمر کشتہ و ابواب جنت عند اولی الالباب ہی خاص و عام عقلا و اتقیا صاحبان ذوق سلیم خاص تعمیل ہدایت مضمون
ہدایت مشحون آیہ واذکر ابراہیم الی قولہ جل جلالہ واذکر اسمٰعیل والیسع وذا الکفل وکل من الاخیار ہذا ذکر للمتقین وان للمتقین
لحسن مآب جنات عدن مفتحۃ لہم الابواب خیال کر سکتی ہین نہ کہ اپنی شر نفس اور وساوس شیطانی سی بعداوت نام آوری اہل بیت
طاہرہ اونکی ذاکرین و انصار کو تہمت نصیریت لگائی جاوی الحاصل کہ ذکر ان اخیار کا بموجب امر حضرت کردگار ہمیشہ خیال
کرنا چاہیئی ایک یہ کہ جب دل مین سینہ مین یاد انکی اوٹھتی ہی تو بمقتضاے احادیث صحاح من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی نائیا ابلغتہ
اوران للہ ملائکۃ فی الارض یبلغون من امتی السلام اور من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا اور اولی الناس بی یوم القیمۃ
اکثرہم علی الصلوۃ اور ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام اور حدیث من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی
اذا صلی علینا اہل البیت فلیقل اللہم صل علی محمد وآل محمد الحدیث اور حدیث البخیل الذی ذکرت عندہ فلم یصل علی احادیث کثیرۃ
موجود مشکوۃ المصابیح وغیرہا اور بسبب آیہ و مفاد آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الایہ اور آیہ الذین اذا اصابتہم مصیبۃ
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ انکی نام نامی پر صلوۃ و رحمت بہیجی جاتی ہی اور نام
انکا جو زبان پر جاری ہوتا ہی تو ہر شخص سامع بہی صلواۃ و سلام و رحمۃ بہیجتا ہی تو یہ قایل اول درحقیقت باعث اور دال
ہوتا ہی اس حسنات بیغایات کا والدال علی الخیر کفاعلہ لیکن سچ ہی ناصح صاحب جیسے مدعیان سنن کثرت درود کو کاہیکو
پسند رکہین گے جنکی بڑی امام ابوحنیفہ تمام عمر مین ایک دفعہ درود کہنی کو تعمیل مضمون آیہ ان اللہ وملائکتہ الایہ تجویز فرماوین
اور معہ اونکی امام مالک کی نماز بی وجود صلوۃ کی جایز رکہین کما فی الکتب المبسوطۃ الفقہیۃ وتفسیر ثناء اللہ وغیرہا من
الکتب الکثیرۃ الحنفیۃ ایک یہ کہ جب یاد انکی مصائب اور رنج اور ظلمونکی دلمین گذری تو بی تحاشا رنج و غم طاری ہوتا
ہی اور آرزو ہوتی ہی کہ ہم اوسوقت ہوتی تو شریک نصرت ہوتی اپنی جان نثار کرتی اور نام نامی جاری ہوتا ہی زبان پر
اور مقصود ہوتا ہی مضمون یالیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما چنانچہ تفسیر آیہ قل کل یعمل علی شاکلتہ مین تفاسیر کثیرہ سی قاضی
شہاب الدین حنفی حال عمر بن ابی اللیث مین جو لکہتا ہی مضمون قابل ہدایت و نصیحت ہی حذرا للطوالۃ اسیقدر حوالہ و اشارہ
پر اکتفا ہی کہ و حنفی صاحب تک بہی مدعی ہین اوسکی نجات کی صرف اتنی بات پر کہ اپنی فوج و حشم دیکہکر مصیبت سبط رسول
مقبول یاد کرکے آرزومند شمول رکاب سعادت ہوا تہا اور اسی حسنہ پر مصیبت نار سی نجات پائی ایک یہ کہ جب یاد رسول
خدا اولمین اوٹہی اور خواہش ہوئے دعائی رسول کی اور یاد آئی آیہ ان صلوتک سکن لہم واللہ سمیع علیم یا یاد آئی حدیث
متفق علیہ بخاری و مسلم ان اللہ یقضی علی لسان نبیہ ما شاء اور یا حدیث علی منی وانا منہ یا حدیث علی بمنزلتی من ربی
تو اوسوقت استدعاء یا رسول اللہ یا علی کہا اور درود و سلام و رحمت بہیجی انپر اور واضح ہی کہ جب اودہر سی بہیجا جاوے
گا اودہر سی بہی دعا ہوگی اور بیشک وہ دعا تسکین بخشتی ہے ایک یہ کہ جب کچہہ رنج و صعوبت اور اذیت و مصیبت کسی
ظالم یا جور و جبر یا خویش و اقارب یا دوست دشمن خادم و اتباع سے یا یاد موت و خوف عقاب و عذاب وغیرہ مراتب

مراتب ناحتہ ہوتی ہین اور ان امور پر یا دِ مراتب مذکورہ نسبت حضرات اہل بیت دلمین آتی ہی تو اوسوقت اس خیال سی بیاد کرتی ہین کہ یا حضرت ہماری رنج و صعوبات تمہاری رنج و صعوبات کی نسبت جو ظالمان بید ین سی عاصبا نہ حقوق سی تمہین پونہچی ہین کیا حقیقت رکہتی ہین جسطرح تم نہا بر اور راجع الی اللہ رہی ہو ہمارا کیا جان کیا حوصلہ یا دعوت یا تعلق الٰہی جو کہ ہر آن بر لمحہ تمہین تہی تہی ہمارا کیا حقیقت ہی کہ ہمکو بہی تمہاری کثرت قیام و قعود سی پاؤن سوج جاتی تہی خوف الٰہی سے اور وقت نماز اور حالت نماز مین رنگت تمہاری متغیر ہو جاتی تہی چہرہ پر مردنی چہا جاتی تہی ظالمون سی ظلم و ستم سہتے تہی اور بد خواہی نہ تہی بلکہ احسان کرتی تہی اور اوسکی بدلی مین وہ اشقیا برا کرتی تہی اور اسپر بہی تمہین عبر اور نیک خواہی اونکی منظور رہتی تہی وہ ہم مین کہان اور ویسی مصیبتین ہم پر کاہی کو ہین اور اس یاد سی انکی حالات کی ظاہر اور باہر ہی کہ انسانکو بار مصایب اپنی بہت ہلکی معلوم ہوتی ہین اور یہ یاد باعث تسکین و عبرت ہوتی ہی اور پہر زبا نپر گذرنا نام نامی کا حسب حدیث صدر باعث حسنات و ورود و در رحمت الٰہی اور بیگانگی کا ظاہر ایک یہ کہ ذات با برکات انکی نزدیک اہل ایمان کی نعما ی عظیم و آلاء جلیلہ و آیات بینہ و حجج ساطعہ نعمای الٰہی سی ہی تو یاد کرنا انکا عین عمل و ادای مرتب مضامین آیہ واما بنعمۃ ربک فحدث و امثال آیات کثیرہ و احادیث متواترہ جانا جاتا ہی جنہین دیکہتی ناصح جی او راحزاب اونکی حدیث ذکر علی عبادۃ موجودہ صحاح و حب علی عبادۃ موجودہ تحفہ عزیزیہ کہ سوای مراتب مذکورہ جناب مولا مومنین کے ذکر کو پیغمبر خدا عبادت الٰہی فرماتی ہین اور فریقین کی کتب صحاح سی ہی ایک یہ کہ جب کوئی بات معجزہ اور کرامات کی اونکی دلمین یاد آئی تو لی تحاشا یہ جی چاہا کہ ہم اونکی وقت مین کیون نہ ہوئی ہم بچشم خود بہی دیکہتی انکی زیارت سی مشرف ہوتی تو نام نامی اس مقصود سے زبان آشنا ہوا کہ یا حضرت کیا رتبہ عالی پروردگار نی تمہین دیا ہی کاش کہ ہم بہی دیکہتی مشرف ہوتی ایک یہ کہ کوئی حدیث قول یا انصاف فیصلا انکا کیا ہوا غرض ہزارہا انکی منتخب و منتجب باتین ہین دلمین یاد آجاتی ہین یا مثلاً حسن خلق انکا یا بدی کرنیوالون سے نیکی کرنی ہر وقت مرض و مصیبت پر شکر گذاری اور صبر و رضا بقضا اور خیر خواہی خویش و بیگانہ کی بالجملہ انواع و اقسام کے محاسن بعض دفعہ خود بخود بعضی دفعہ بروقت دریشی ... نی امور کے یاد آتی ہین یا صرف انکی وفات و شہادت یاد آجاتی ہی تو زبانپر بہی ذکر آجاتا ہی اور درود و سلام انپر بہیجا جاتا ہی اور اونکی درجات عالی یاد کرتی ہین المختصر کہ بہتیری احتمال تو ندا کرنی پر ان حضرات کی ایسی ظاہر ہوتی ہین اور طبع سلیم یقین کرتے ہی کہ وہان استمداد و استعانہ کسی طرح خیال بہی نہین کیجاتی جیسی کہ بموجب تصریح بخاری و نسائی موجود در جامع الاصول قول جناب سیدۃ النسا بتول عذرا فاطمہ زہرا کی ہی مفارقت رسول مقبول مین یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ الحدیث اور بموجب تصریح ملا حسین میبذی کی یا ساکن البطحی علمتنی البکاء و ذکرک انسانی جمیع المصایب اور بموجب تصریح علی بن برہان الدین محدث شافعی کے کہ مطابق حدیث مرویہ ابن مسعود کے ہی کہ قریب مفصل بیان ہوگی ارشاد رسول خدا مفارقت حمزہ سید الشہدا مین کہ پیغمبر خدا فرماتی تہی یا عم رسول اللہ و اسد اللہ و اسد رسولہ یا حمزۃ یا فاعل الخیرات یا حمزۃ یا کاشف الکربات یا حمزہ یا ذاب یا مانع عن وجہ رسول اللہ یا جیسے پکارنا جناب ام المومنین صدیقہ ناصح صاحب کا بروقت دفن اپنی عم صاحب کے کہ دست بر سر نوحہ و زاری فرماتی تہین وا محمداہ وا ابو بکراہ یا جیسے کہا عمر چنانچہ صاحب روضۃ الاحباب اور محمد شاہ ... شاہ وغیرہ ... مورخین و محدثین حال وفات اور دفن خلیفہ عادل صحیح

ناصح صاحب مین لکہتی ہین عبارت مقام حاجت تالیف محمد خاوند شاہ سی لکہی جاتی ہی کہ صاف فارسی ہی چون سر بر
عمر برید شنید و بموجب وصیت بدر حجرہ عایشہ آوردہ بار دیگر رخصت خواستند عایشہ فرمود کہ من از عطیہ خود ہرگز رجوع نکردہ
ام آنگاہ انگشتان خود مشبک کردہ دستہا بر سر نہادہ و آواز بر کشید وا محمداہ واہ ابو بکراہ دو دست شما عمر بزیارت آمدہ رخصت
دخول می طلبد بیکبار فریاد از اہل مدینہ برخاستہ زلزلہ در زمین و زمان افتاد انتہی موضع الحاجۃ ناصح صاحب ذرا شرم کرین
اور کچہ بہی غور کرین اور طالبان حق بہی خیال کرین اس حرکت کو ام المومنین صاحبہ کے کہ سر پر ہاتہہ بہی چلا گیا اور بیتابی مین کیا
نوبت ہوئی اور کسطرح نوحہ فرماتی ہین اور اس جگہ کو یاد بہی رکہین کہ مقام ضرورت مین کام بہی آویگا سبحان اللہ اہل
حق یا علی کہنی سی اونکی غم مین روئیسی بدعتی کہی جاوین کفر کی نسبت دئی جاوین یہ ام المومنین وای وای ابو بکر کی کہنی سے
دست بر سر ہوئیسی اور نعش مردہ کو نسبت دینی سی کہ رخصت طلب کرتا ہی زیارتکو آیا ہی اور فریاد و فغان برپا کرنیسی خاصی
صدیقہ کی صدیقہ ہل ہذا الاجدال و شقاق و عناد و نفاق قد جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اب ناصح
جیو اپنی خواص اکمل فضلا و عرفا کی عقاید جلیلہ اور کلمات طیبہ اپنی کتب مسلمہ و معتمدہ سی تحریری اور نوشتی سنین اور دیکہین
کہ حضرات کی خواص و اکمل کا یہ حال ہی ملاحظہ فرماوین کتاب مناقب غوثیہ مین اپنی بڑی پیر شیخ و سید اجل و اکمل کے منقبۃ
سادسہ فی الاحیا یکون اسمہ کالاسم الاعظم مین کہ خود زبانی جناب معظم الیہ کے ہی فرماتی ہین اسمی کالاسم الاعظم اور کتاب
اسرار السالکین مین فی باب احیاء اموات اور بہی مناقب غوثیہ مین فی منقبۃ الثانی عشر مقام تنازع عیسیٰ و محمدی مین ہی کہ
حضرت روبسوی قبر آوردند و گفتند قم باذنی و مجرد گفتن این کلمات قبر شگافت و قوالی خوشحالی سرود گویان بیرون
آمد اور علاوہ اسکی کتاب مذکور مین مکرر بطرق کثیرہ لکہا ہی کہ ایسی ہی جہات کہ آپ کو محی الدین بہی کہتی ہین کہ آپ محی اموات
ہین علاوہ اسکی خود جناب ممدوح وسطی مناجات کی اپنی مریدونکو ہدایت فرماتی ہین کہ وقت حاجت یون پکارین یا شیخ عبد القادر
شیئاً للہ اور ہر روز چہارشنبہ کو قطع نظر عوام و جہلا کی علما و فضلای سنت جماعت کہ بیضۂ علم و فضل کی اونکی ہین بعد غسل مثل
النزاع غسل جمعہ کے ختم پڑہتی ہین اور وہ ختم اونکی کتابونمین موجود ہی کہ یہ جملہ اہم مقاصد خاتمہ ختم ہی یعنی یا شیخ عبد القادر شیئاً
للہ یہان ناصح صاحب اور احزاب اونکی مضمون ایاک نستعین یاد فرمائی مضمون یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کو غور نہین فرماتی
اور صرف یا علی کہنی پر ایسا چکراتی ہین اور نصیری کی سی حرکت بتلاتی ہین ارشاد کرین کہ یا شیخ شیئاً للہ مین کسطرح کی یاد
استعانت دعا و ذکر و استشفاع غرض کسی احتمال تاویل کو بہی راہ پاسکتے ہین بجز اسکی کہ قایل کو نرا مشرک فرماوین اب فکر کرین
ناصح جیو اور ہر شخص غیر بہی انصاف سی غور کری کہ سوائے حضرت حی لا یموت کی دوسرے شخص کو محی اموات کہنا کسطرح سی اور بجائے
قم باذن اللہ کہ انبیاء و اوصیا کی تہی سوا اس کلمہ کے مونہہ سی نہین نکالا قم باذنی اور یا فلان شیئاً للہ کہنا یا کہوانا منافی آیہ ایاک
نعبد و ایاک نستعین اور آیہ ان اللہ یحیی و یمیت ہی یا نہین بلکہ مدخل شرک ہی یا مخرج ایمان الحق ان اللہ یحق الحق بکلماتہ ولو کرہ
الکافرون غرض بات یہ ہی کہ از بسکہ جناب مولای مومنین اور ائمہ طاہرین کہ شہدائے راہ خدا اور اولیاء اللہ مصداق مضمون
ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الایہ ہین اور ہمیشہ مظہر عون الہی ہین ہر شخص انکی رجوع کرتا ہی اور ناصح جیو کی عمر و بکر
کا نام بہی نہین لیا جاتا سو سوختگی اونکو اس بات کے ہے لیکن اونکی سوختگی سے یہ نام کب مٹتا ہی یریدون لیطفؤا نور اللہ

نور ہیدو اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون قول ناصح صاحب ہی کہ تم نذر مانتی ہو حال انکا اونکی شان کو اللہ صاحب نی فرمایا
دیوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا لیکہ بعضے تیز ذہنون تمہارون
نی معنون کو آیہ کلام اللہ سی اپنی نزدیک استنباط کیا ہی بلکہ حاشیہ قرآن مجید پر چھپا دیا ہی اور تحذیر الہی سی خوف نہین کیا
پس چھپا بہ کرانی والی اور چھپا یہ کرنی والے سی ڈرنا چاہیئے ہیترسم از کسی کہ نمی ترسد از خدا اور اپنی تئین ومن اظلم ممن افتری علی اللہ
الکذب وہو یدعی الی الاسلام واللہ لایہدی القوم الظالمین کے مفہوم مین داخل کیا انتہی لغویت وافترائی مضمون تراشی
اور مجروحیت کلام ناصح صاحب بچند وجہ ہویدا ہی اول تو ہر صاحب عقل وہوش کو چاہیئے کہ کتب مذہب حقہ اور قرآنہای مترجم
ومحشی چھاپہ اور غیر چھاپہ کی دیکھی تب معلوم ہو کہ کسی جگہ بھی نذر وعہد صوم وصلوۃ وغیرہ سوائے پروردگار عالم کسینی اہل
حق شیعہ اثنا عشریہ سی واسطے انبیا یا ائمہ وشہدا کے مثل نذر پروردگار عالم تجویز کی ہی یا کہین لکھی ہی یا کوئی کتاب ہی کتب
حدیث وفقہ موجود ہین جو شخص چاہی دیکھہ لی تب ان رست گو نصیحت پر وہ صاحب کا صدق وکذب ہویدا ہو اور یہہ مدعی کاذب
کو بزمرہ کذابین تحت مضمون افاکی اثیم ثبت کرین دوسرے خاص قرآن مطبوعہ پر جو حاشیہ اس مقام مین لکھا ہی وہ بھی بعینہا
اول واسطے ملاحظہ اہل انصاف کی لکھہ دیا جاتا ہی تاکہ زیادہ تر راست کلامی ناصح جیو کی ظاہر ہوجاوے اور چونکہ قرآن دو چھاپہ
کے اس شہر مین سو چھپ دونو کا حاشیہ لکھتا ہی پہلی کا یہ ہی یوفون بالنذر یہ آیہ جناب امیر المومنین اور فاطمہ اور حسنین کے
حق مین نازل ہوئی ہی کہ حسنین کے بیمار ہین علی وفاطمہ نی نذر کے روزہ رکہنا اور انکی صحت کی وفا کے نذر پر روزی رکہی
اور حکایت اسکی مشہور ہے اور ازبسکہ اس وفا سی نذر مین مشقت جناب فاطمہ نی زیادہ کی اسی سبب سے خدای کریم نی بہشت
کی سب چیز ونکا ذکر کیا اور ذکر نہ کیا حور کا اور ایک عداوت سنیونکی اہل بیت سی یہ ہی کہ یہ قرآن محشی مترجم لکھتی مین اور
اوسمین یہ ذکر نہین اور خواہ مخواہ فضایل ابوبکر وعمر لکھتی چلی جاتی مین انتہی اور دوسرا جو چھپا یا ہی اوسکا حاشیہ بتفرق
لیبر پہلی سی یہ ہی یہ آیت جناب امیر المومنین اور فاطمہ اور حسنین کے حق مین نازل ہوئی ہی کہ حسنین کے بیمار ہین علی اور فاطمہ
نی نذر کے روزہ رکہنا اور بعد انکی صحت کی وفای نذر پر اور روزی رکہی اور حکایت اسکی مشہور ہے اور ازبسکہ اس وفای
نذر مین مشقت جناب فاطمہ نی زیادہ کی اسی سبب سے خدای کریم نی بہشت کی سب چیز ونکا ذکر کیا مگر حور کا ذکر نہین کیا اور ایک
عداوت سنیونکی اہل بیت سے یہ ہی کہ مولوی رفیع الدین اقربای مولوی عبد العزیز دہلوی نی زبان اردو مین قرآن مترجم لکھا ہی اوسمین
یہہ ذکر نہین کیا اور خواہ مخواہ فضایل ابوبکر وعمر لکھتی چلی جاتی ہین اور ذکر اہل بیت نہین لکھتی گویا کہ انکی نزدیک فضیلت
اہل بیت مین کوئی آیت نہین نازل ہوئی ۱۲ ام انتہی اب منصف غیر متعسف کو لازم ہی کہ دونو حاشیونکو ملاحظہ کرکی تفاسیر خاص
سنیونکی دیکھین تب واضح ہو کہ مضمون شان نزول مندرجہ حاشیہ مطابق اونہین کی ہے یا نہین چنانچہ بدین تفصیل تفسیر بیضاوی
مین ہی عن ابن عباس رض ان الحسن والحسین مرضا فعادہما رسول اللہ فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدک فنذر علی وفاطمہ
وفضۃ جاریۃ لہما صوم ثلثۃ ان بریا فشفیا وما معہم شیء فاستقرض علی من شمعون الخیبری ثلث اصوع من شعیر فطحنت فاطمہ صاعا
واختبزت خمسۃ اقراص فوضعوا بین ایدیہم لیفطروا فوقف علیہم مسکین فاثروہ وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا
فوضعوا الطعام بین ایدیہم وقف علیہم یتیم فاثروہ ثم وقف علیہم فی الثالث اسیر ففعلوا مثل ذالک فنزل جبریل بہذہ السورۃ

الجواب اول

دوم

[illegible] تفسیر بیضاوی

و قال خدا یا محمد تبارک الله فی اہل بیتک اور صاحب تفسیر زاہدی کی عبارت فارسی صاف ہی اسلئی ترجمہ عبارت مرقومہ
کا مستغنی عن البیان ہی سو عبارت تفسیر زاہدی کہ قریب اور مطابق اوسکی بلکہ مع شی زائد ہی یہی بعینہا لکھی جاتی ہی وہو ہذا
و سبب این نذر آن بود کہ روزی رسول بخانہ علی در آمد یافت حسن و حسین را ضعیف و بیمار کہ از ضعیفی چنان بودند کہ رگہای
شان از زیر پوست می یافت رسول گفت علی و فاطمہ را این فرزندان شما نہ زندہ اند کہ شمارا نفع فرزندی و نہ مردہ اند کہ شما را
از رنج علت ایشان آسایشی بودی نذر کنید تا بود کہ بہ برکت نذر شما خداوند ایشانرا شفا و عافیت دہد علی نذر کرد کہ سہ روز
دارد اگر خداوند شان عافیت دہد فاطمہ ہمچنین نذر کرد کنیزکی بود شان فضہ نام وی نیز نذر کرد و این نذر بروزہ آن
معنی کرد کہ بر مردم گرسنہ ہیچ دشوار تر از روزہ داشتن نبود خداوند تعالی شفا پدید آورد ہر دو بہتر شدند دیگر روز روزہ
را خواستند ہر سہ تن طعام ساختہ شبانگاہ سہ قرص خواستند کہ دست بطعام دراز کنند آمد مسکین آواز برداشتہ بدر خانہ علی
مرتضی می گفت یا اہل بیت النبوۃ و الرحمۃ مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ فی الجنۃ علی موائدہا و خوانندگان اول
بخانہ رسول و اہل بیت وی آمدندی چہ دانستندی اگر چیزی بودی شان نومید نکنند علی مرتضی قرص خود را بمسکین داد فاطمہ
موافقت کرد علی را ایشان دیگر روز روزہ دار خاستند و شبانگاہ کذلک طعام خواستند کہ دست بطعام دراز کنند آمد یتیمی
بدر خانہ بانگ کرد یا اہل بیت الوحی و النبوۃ یتیم من یتامی المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ فی الجنۃ علی موائدہا علی نصیب خود بداد
و فاطمہ و فضہ کذلک بدادند روز سیوم روزہ دار خاستند شبانگاہ را کذالک طعام ساختند علی طعام بدہان بردہ بود کہ اسیر
بدر خانہ آمد زبان ملامت دراز کرد یا اہل بیت محمد ما انصفتمونی تاسروننا و لا تطعموننا اطعمونی اطعمکم اللہ فانا اسیر محمد علی لقمہ از
دہان بیفگند و نصیب خویش باسیر داد و ایشان نیز نصیب خود بدادند و این چنان بود کہ حکم کافرانی کہ اسیر گرفتندی شان
رسول را بودی بند کردی شان و در مدینہ بہ کشتی تارای وی بجہ قرار کردی یا باز فروختی یا جزیہ بروے نہادی یا بہ بندگی بداد
انتہی موضع الحاجۃ مرہیہ کہو کہ ناصح جیو کو غیظ و غضب عصبیت اپنی اخوان و پیر عزیز کے فضیحت پر زیادہ تر اتنا لاحق ہوا کہ خود
کی عاری کذب کا مرتکب ہوئے اپنی دلمیں شرم تو کرین حاشیہ مذکور میں کیا غلط بات لکھی ہی دیکھیہ لین حاشیہ قرآن مترجم خاندان عزیزیہ
کا کرپا و ہمہ ئیک تفسیر بیضاوی و تکملہ میں تو لکھا ہی کہ تمام سورہ اہل بیت طاہرہ کی حق میں ہی سبحان اللہ جبرئیل امین تو از طرف پروردگار
عالمین تہنیت دیئے اور ان نیک آئین کو موت آتی تہی کہ صدہا حاشیہ عمر و بکر کے لئی تو بنائی اور اہل بیت کی حق کی آیہ میں خیانت
کر ذکر بہی بتین اب منصف کو چاہیئی کہ غور کری کہ حاشیہ کی معنون میں جو موافق تفاسیر فریقین ہی کونسی چالاکی اہل حق نی کی ہے
کہ ناصح صاحب عوام کی بہکانیکو تہمت افترا کی آیہ فمن اظلم ممن افتری لائی ہیں اب لازم ہی کہ وہ تمام مقولہ ناصح صاحب بانیزادی
جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین و جو دہ قرآن مبین اونہیں کے لئی ثبت کیا جاوے اب فرماوین کہ مصرعہ موزون میتر ہم از کسی کہ نمی ترسد
از خدا کسان صادق آیا الحق بصدق رسول اللہ جو تقرین کہ غیر مستحق پر کوئی یہ آئین کری اوسکا مقر خود وہ آپ ہو تا ہی پس یہ
حال ہی ان حضرات کا تمام امور میں کہ خدا کا ڈر نہ لوگون سی شرم عوام کے بہکانیکو کذب و افترا کی سوا کچہ کام نہیں ہر چند انکی
ہم کیش شہروں کی کارستانیاں بہی کم نہیں لیکن یہ اثر ہو بیت بالا تری اونسی بہی کا تی زیادتی کذب و لغو ہی باکی شرم و حیا
سے جرات ہی سر کے حافظ قرآنی ہیں نت کا یہ اثر ہے کہ بو قوف ما لتہ پر حرف واو بڑہا دیا جسے اطفال مکتب خوانی ہی جان

جان سکتی ہین دیکہہ سکتی ہین کہ کسی قرآن مین کسی قراۃ مین و یو فون نہ پا مین گے نہین معلوم ازادی حرف واو مین
کیا علت اور غرض ہے ناصح صاحب کی مگر ظاہرا جبر و مکافات حرکت خلیفۂ عادل کہا چاہیے تو زیبا ہی کیونکہ ماہرین تفاسیر پر
ہویدا ہوگا کہ جناب عدالت مآب نی آیۃ و الذین اتبعوا باحسان مین سی واو کو دور کر ڈالا تہا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے
کہ صاحب تفسیر ثعلبی لکہتا ہی کہ جناب عدالت مآب ایکروز آیہ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار الذین اتبعوا باحسان
پڑہ رہی تہی اور الذین پر سی واو کو دور کر ڈالا تہا یعنی فرماتی تہی والانصار الذین اتبعوا باحسان سو ابی بن کعب نے
تین دفعہ منع کیا یہ خلافت پناہ کب مانتی تہی ہرگز اثر پذیر نہوئی غرض جب نمانا تب ابی بن کعب نے قسم کہا کر کہا کہ مینی
پیغمبر خدا سی معہ واو کی اوسوقت سنا ہی کہ تو عاقر قرا بیچتا تہا تب آپ طیش کہا کر بولی کہ ہان سچ کہا تو نی یاد رکہا اور
ہم بہول گئی تو متوجہ تہا اور ہم مشغول تو حاضر تہا اور ہم غایب انتہی خلاصۃ کلامہ ظاہرا جناب عدالت مآب کی نئی علت
حذف مین جواز حذف حرف علۃ بصدے ابی محل فرما سکتے ہین اور اپنی لئی جبر نقصان اوس علۃ کا فاعتبروا یا اولی الابصار

لطیفہ

ہی قایل حسبنا کتاب اللہ اور زہی یہہ معتقد اور مقتدی اونکی وہ اس علم و حافظہ پر تصرف و خیانت پر حسبنا کتاب اللہ فرماگئی
یہہ اس زیادتی و حافظہ پر مدعی نصیحت کی جو ہتی لانا آیہ مذکور کا اس دعوی پر محض بیفایدہ مثل بانگ بی محل ہے بجز نمایش
استدلال با یہ قرآنی واسطی بہکانی عوام و ذاہقین کے کسی بات کا مفید نہین کیونکہ دعوی آپکا یہ ہی کہ تم اماموں کی نذر نیاز
ہو اور دلیل ممانعت مین یہ آیت جسکا مضمون یہ کہ وہ وفای نذر کرتی تہی صریح ظاہر ہی کہ اگر اعتراض یہ ہو تا کہ تم نذر

جواب

کے وفا نہین کرتی یا نذر کے منکر ہو یا طعام واسطے حب خدا نہین کرتے مسکین و یتیم و اسیر کو نہین دیتی تب البتہ یہہ آیت
لانی زیبا تہی والا صریح تقریب ناتمام ہی کما لا یخفی علی الفطن اللبیب اور طعام دادن بنام فاتحہ و نیاز رسول و آل طاہرہ کہ خاص
محبوب خدا ہین از بس ظاہر ہی کہ محض بپاس محبت خدا ہی یا نچوین چونکہ خاصہ ہی ناصح صاحب کا کہ عوام اور کا لونکی
کی ذاہقین و جہلا کی حرکات جاہلیت کو بہی اصول مذہب اور کل اہل مذہب حقہ کی طرف منسوب فرماتی ہین اسی طرح اس جگہ بہی
اور بعد اسکی بہی واسطی تنفیر اور دہوکی عوام کے کام فرماتی ہین بعضی جو فاتحہ نیاز رسول و آل رسول کو بلفظ نذر و نیاز
تعبیر کرتے ہین اوسکو آپ روپ گرفت کر کے عوام کی بہکانیکو ایک بڑا اعتراض بنا کی برروے کار لاتی ہین عقل کے دوست نادان
یہ نہین جانتی کہ عوام تو ایکطرف اہل ادب خواص علما و فضلا فریقین مین مستعمل اور جاری اور ساری ہی کہ جو چیز کوئی اعلی سے
ادنی کو دیتا ہی اوسی بخشش و عطا وغیرہ الفاظ سی تعبیر کرتی ہین اور مساوی المرتبہ کو دیوی تو ہدیہ وغیرہ تعبیر
کرتے ہین اور جو ادنی اعلی کو دیوی تو نذر پیشکش وغیرہ کر کی تعبیر کرتی ہین بعضے الفاظ مین کہ سب جگہ مستعمل ہین مثلا
تحفہ و امثالہا چنانچہ سلاطین و حکام کے حضور مین جو چیز پیش کیجاتی ہی اوسی نذر کہتی ہین اور یہ پیشی خواہ معمولی ہو مثلا
ششماہی سالانہ وغیرہ ایام مقرری ہو یا خواہ غیر معہود غیر معمولی بروقت جب جی چاہی غرض اس سب کو نذر کہتی ہین لیکن
ظاہر ہی کہ نہ بمعنی اوس عہد و نذر کے جو واسطی معبود برحق کے معہود ہے اور تعبیر اس نذر کی واسطی سلاطین و حکام وغیرہ اعلی
کے کوئی مشرک نہین کہا جاتا کسی فرقہ مین مولوی رشید الدین خان رشید عزیز ناصح جو کلام طویل اس باب مین لکہنے مین جنانچہ
نیاز مین جو لکہتے مین نقل اوسکے مظاہر حق مین بہی موجود ہے بغور ملاحظہ کرین و ہو ہذا نیاز لفظ فارسی ہی اسکے مشتق

ہی معنی ہین ازانجملہ ایک معنی اوسکی ہین تحفۂ درویشان کذا فی البرہان قاطع اور پہر اوسی مقام مین بعد کلام طویل لکہا ہی
کہ وہ برجیلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچہہ بطریق نیاز یعنے بروصلہ اور تحفہ کی دیوی تو وہ نیاز جائز اور اوس بزرگ
کو کہانا اوس چیز کا جائز اسی طرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کرکے کہ بمعنی فاتحہ اور پہونچانی ثواب کی اسچیز کے اوسکی لئی ہے
تو یہہ نیاز بہی جائز بالجملہ یہ منحصر ہی اور منجر ہی اصطلاح اہل زبان پر ولا مناقشۃ فی الاصطلاح بہتیری الفاظ ہین کہ اہل عرب
کی ہان اور معنی مین مستعمل اور اہل عجم و ہند وغیرہم کے ہان اور معنی مین مستعملا اور لفظ ایک مثلا ایک لفظ لیس کہ عربی مین بمعنی نفی ہے
اور ایک لفظ ہی توس کہ عربی مین کہانیکی چکہنے کے معنو نہین ہے اور مصدر ہے اور بیان افواج مین جو سپاہی کچہہ عہدہ پاتا ہے
اوسکی لئی ایک علامت مقرر کیجاتی ہی اوسی توش یا لیس کہتی ہین یا مثلا لفظ لا ہی بمعنی نفی ہی عربی مین اور ہندی
مین امر لانیکا یا مثلا لفظ لبس لبس ہے کہ عربی مین واسطی بلانی گوسپند و ناقہ کی ہی اور اہل ہند کی ہان سب جانتی ہین کہ کہان
اور کسلئی مستعمل ہے بلکہ صرف ایک لفظ اور معنی متعدد ہوتی ہین کما صرح سابقا بالتفصیل البلیغ لیکن معنے حسب استعمال محل و
موقع اور قصد معبر مقصود ہوتی ہین کما بین ان لکل کلمۃ مع صاحبہا مقام لیس لغیرہا وانما الاعمال بالنیات وانما المرء
علی مانوی اور یہ ظاہر ہی کہ نذر جو کہ مخصوص واسطی پروردگار معبود کے ہی عمل اوسکا بعد عہد کے ہوتا ہی اور اسکی معنی بہی عہد
کرنیکے ہین کہ بعد عہد اور حصول مقصود ایفا اوسکا عمل مین آتا ہی اور نیاز و فاتحہ پیغمبر و ائمہ ہدی شہدا و اوصیا کی خواہ
پہلی خدا سی عہد کیا ہو خواہ یوہین شخص فاتحہ دلوای یعنی بی عہد بہی فاتحہ دی تو بطریق عجز و نیاز بپاس ادب بہ نیاز
و نذر تعبیر کرتی ہین کہ شرعا یا عرفا کسیطرح کوئی بات ممنوع و محظور اسمین نہین علاوہ اسکی خصوصیت اس تعبیر کے بہی
کچہہ شیعونکی لئی نہین بلکہ خاص و عام احزاب ناصح صاحب کی ہان جاری و ساری ہی پہر ایراد خاص شیعونکی حق مین محض فضیحت
اپنی کروانی ہی چنانچہ خاص اپنی سلاطین حنفیہ وغیرہا اور علما و مشائخ ائمہ اربعہ کی لئی کلمات و ملفوظات کیا کتب تاریخ وغیرہا
کیا زبانی خواص و عوام مین بر وقت تعبیر سے ان لفظون کی دیکہہ سکتی ہین ناصح صاحب اگر کچہہ بہی عقل رکہتی ہین تو متنبہ
ہونگی بلکہ اونہین کے دیس مین گانو مین قصبہ مین ہولی دیوالی دسہرہ کو جو رعایا زمیندار تحصیلدار و حاکم و چودہری کے
لئے یا خود ناصح صاحب اگر میانجی گری ہی کرتی ہین تو خاص اونکی لئی بہی شاگرد اور مرید اونکی کچہہ عید بقرید وغیرہ
کو پیش کرتی ہین تو سچ سچ اپنی ایمان سی فرمادین کہ نذر کہتی ہین یا بخشش و عطا اور آپ خود لیتی اور کہواتی ہین یا نہین
بلکہ ہر واقف و ماہر جانتا ہی کہ زمیندارہ مین سب بہینٹ کہتی ہین نہ یہ کہ خیرات تو آپ بہینٹ کہوا کے لیتے ہین یا یہ کہ خیرات اور
یہ ظاہر ہی کہ حاکم یا خود ناصح جیو کوئی دیبی بہوانی یا میران شیخ سدو نہین کہ بہینٹ اون معنو نمین مقصود ہوگی جو بمعنی
نذر کے اونکی ہان ہی بلکہ صرف یہان نذر ہی بمعنی تحفہ و پیشکش کہ واسطی تعظیم کے نذر بہینٹ بہی مصطلح اور مستعمل ہی بالجملہ
نذر مخلوق کے واسطی وہ ممنوع ہے معاذ اللہ جو مثل نذر خدا معہود ہو اور اوس مخلوق کو شریک یا ضد و ند یا کفو و اولاد خدا
تصور کیا جاوے چہ جائیکہ بی عہد جو چیز اعلی کے لئی ہی اوسی نذر کہتی سو بہی عوام اور جو ناصح صاحب ہمارے التماس کو بیہودگون
پر تمیز ذہنی اور لسانی ظاہر کرین اور وہ ہو کی بازیان اپنی مریدون مین بیٹہہ کر کام مین لادین تو ہم خاص اونکی پیر رفیع
عزیز ہی کے تحریر مطابق اور موید اپنی مصرحات کے نقل کر دیتی ہین کہ کسیطرح کے جای گریز اونکو اور محل گفتگو نرہی اونکی

نقل عبارت مولوی رفیع الدین

اونھی مولوی رفیع الدین نی خاص اس نذر کی باب مین کتاب لکھی ہی اور فرمایہ ہی کہ وہ اپنی بزرگیی مشایخ تک کی نسبت کو یا لکھتی ہین ناصح
جیو کو لازم ہی کہ شرم کرین اور عہد کرین کہ اہل حق کی سامنی کبھی لب نہ ہلاوین گے چونکہ عبارت مولانا فارسی ہی سو بعینہا لکھی جاتی ہی کہ
بعد حمد و نعت شروع ہی مین یہ ہی گوید بندہ مسکین محمد رفیع الدین الحقہ اللہ بسلفہ الصالحین این کلماتی ست درباب نذور کہ بمزارات
اولیا می آرند مشتمل بر چند مسئلہ اول آنکہ لفظ نذر کہ اینجا مستعمل میشود نہ بر معنی شرعی ست کہ ایجاب غیر واجب ست از جنس عبادات مقصودہ
بطریق تقرب الی اللہ بلکہ عرفی ست چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگان می برند نذر و نیاز می گویند آری نذر شرعی قسمی ازان گاہی
می باشد و حکم آن نذر این ست کہ بتحقیق محض برای اولیا است حرام است کہ وارد شدہ ست لا نذر لغیر اللہ و نیز قضاء حاجت باستقلال
از کسی خواستن و اورا مالک نفع و ضرر خود اعتقاد کردن نوعی از شرک است و اگر بصورۃ ست نہ در نیت و حقیقت در واقع بریکی از سہ وجہ
مباح است وجہ اول آنکہ خالص برای خدا تعالی است و ایشان مصرف محض اند گویا می گوید الہی اگر این مراد من حاصل شود نذر تو بر
مزار فلان الصالح رسانم وجہ دویم آنکہ ایشان را شفیع سازد گویا می گوید یا حضرت در جناب الہی برای این مشکل دعا کنید اگر این مراد
حاصل شود از طرف شما در جناب الہی اینقدر طعام یا نقد رسانم تا ثواب آن عاید شما شود و این معنی جواز دارد چرا کہ جناب ختم نبوت و
حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ وصیت فرمودند کہ تا زندہ باشی از طرف من قربانی کردہ باشی و سعد بن عبادہ فرمودند
چاہی بنا کن و بگو ہذہ لام سعد وجہ سیوم آنکہ این بزرگ را در جناب الہی وسیلہ و شفیع سازد گویا می گوید الہی ببرکت فلان بزرگ
موجب عنایت و مہربانی خود و اوستان کہ عمر خود در بندگی و رضا جوئی تو گذرانیدہ اگر مشکل من آسان کنی اینقدر مال بہم و ثواب
آن نحوہ او و روح آن بزرگ سازم تا از تبرک و احسان آن بزرگ خوشنود شوی این ہم جایز ست کہ مذہب ابو حنیفہ ست لان الانسان
ان یجعل ثواب عملہ لمن شاء، المختصر کہ تمام کتاب مین جو فاتحہ نیاز کسی اونھی اولیای مصنوعہ کی بھی ہے معتبر نذر ہی اور تصریح تام جواز
تینون صورتہای مرقومہ سی ظاہر و باہر ہی ناصح جیو یا تو اپنی شک و ریب جہالت کو دفع کرین یا اعتقاد اپنا اپنی پیر عزیز و رفیع
سی مرتفع فرماوین کیونکہ اس کتاب مرقومہ کو بھی خاص اعتقاد عزیزیہ اور تصنیفات عزیزیہ سے جانین کہ اونکی شاکرت و مشاورت سے ہے
ناصح صاحب ایسی سفسطہای مزخرفہ سی دایرۂ نقض و اعتراضات فرقہ یہود و نصاری وغیرہا قرآن و احادیث کی لئی وسیع کرتی ہین
کچھ بھی تمیز اور ہوش کو کام نہین فرماتی ہر عقیل و فہیم خیال کر سکتا ہی کہ قرآن مین تو ہی خطاب خاص پروردگار اپنی حبیب مخبر صادق
کو کہ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد الحاصل کہ وہ ایک ہی یگانہ ہی بی نیاز بی احتیاج ہی نہ جنا نہ جنا
گیا نہ اوسکی مانند نہ مثل نہ گوت نہ قبیلہ نہ ہم جنس غرض نہ فرزند نہ جورو نہ بچہ اور حدیث ہی مشکوٰۃ مین عنہ و عن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان جسکا ترجمہ خاص فرقۂ عزیزیہ ناصح جیو لکھتے
ہین کہ خلق کنبہ اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ احسان کری طرف کنبہ اللہ کی ظاہر ہی کہ جیسے تحت و
غدر حقیقت و مجاز کا بیان ہوگا وہی اطلاق استعانت اور نذر مین بھی گلوگیر ہوگا ناصح جیو کو کچھ اپنی ہانکی احادیث کی بھی خبر نہین
یا حافظہ نہین خدا محفوظ رکھی ہر بلا سی حدیث عثمان بن حنیف جو کہ ترمذی و نسائی و حاکم و ابن ماجہ نی روایت کی ہی اور حصن حصین
مین بموجب اسی حدیث کی بعد ادائے وضو اور دو رکعت نماز حاجت کی دعا طویل مذکور ہی جسکا اشارہ ذکر استعانت مین اوپر بھی گذرا
ہی یہ مضمون مصرح ہے صاف اور یہہ لفظ ہین یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی فشفعہ فی کہ ملا علی قاری

شرح مین حصن حصین کے تصریح کرتا ہی کہ روایت مین لتقضی بصیغہ حاضر جو آیا ہی یعنی تا کہ قضا کری تو ای محمد حاجت میری پس
اسناد قضاے حاجت کی آنحضرتؐ کی طرف مجازی ہی اور طبرانی معجم کبیر مین عثمان بن حنیف سی روایت کرتا ہی کہ اوسنی خلافہ عثمان
بن عفان مین ایک حاجت مند کو اِسکی تعلیم کے اور اوسنی عمل کیا اور حاجت بر آئی اب ہم مذاق پر برفیع وغیرہا احزاب ناصح جیو کے
بطریق تنزل کہتی ہین کہ اگر کوئی شخص نیاز و فاتحہ رسول و ائمہ عہد بہی کرتا ہو تو وہ نذر و عہد حقیقت مین خدا کی لئی ہی کہ فلانا
مقصود ہمارا حاصل ہو تو ہم اوسکی پیارے پیغمبر یا اِسکی نفس و آلؑ کے لئی یہہ فاتحہ دین گی اور برارندہ حاجات مستقل بالذات ذات
پاک پروردگار ہیکو جانتی ہین خطاب ان بزرگونکی طرف عرف بمقتضاے وابتغوا الیہ الوسیلۃ نظر بر قصد ابتغای وسیلہ ہی بدرخواست

دعا اور اطلاق خطاب اونکی جناب مین مثل اطلاق اغناہم اللہ و رسولہ اور اغناکم اللہ و رسولہ اور یا محمد انی اتوجہ بک
الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی فشفعہ فی اور یتوفیکم ملک الموت الایہ اور توفتہ رسلنا الایہ اور اعینونی یا عباد اللہ مرقومۃ الصدر
اور حدیث ما انجیتہ ولکن اللہ انجی ہی کہ حدیث صحاح ترمذی سی مشکوۃ مین ہی بر چند العقلا تکفیہم الاشارہ لیکن واسطے
سفر اشکنی ناصح صاحب جیسی خاص و عام کی ہم بتصریح تام ترجمہ انہین کی محقق دہلوی کا جو شرح حدیث ما انجیتہ مین مرقوم ہے
معہ تمام حدیث لکہدیتی ہین عن جابرؓ قال دعا رسول اللہ علیا یوم الطایف فانتجاہ گفت جابرؓ خواند آنحضرتؐ علیؑ را روز
غزوہ طایف پس راز گفت باوی فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ پس گفتند مردم ہر آئینہ بتحقیق دراز شد راز گفتن با پسر عم
خود فقال رسول اللہ ما انجیتہ ولکن اللہ انجاہ من راز نگفتہ ام باوے از پیش خود لیکن خدا تعالے راز گفتہ است باو یعنی امر کردہ
است مرا کہ راز گویم باوے پس راز گفتم من بجہت فرمان بردار کردن امر حقتعالے را و تواند کہ معنی آن باشد کہ من ابتدا در راز گفتن باو
نکردہ ام و لیکن خدا تعالے راز می گوید باو و القای اسرار می کند در دل وی من راز می گویم باو از جہت موافقت و متابعت
فعل الہی تعالے رواہ الترمذی وجہ استدلال اس مضمونکی یہی ہی کہ جیسے انتجای رسول مقبولؐ کا اطلاق در حقیقت اطلاق انتجاے
جناب باری اس جگہ ہی ایسی ہی خطاب جناب رسول مقبولؐ کی طرف خطاب طرف جناب باری ہوگا فافہم وتدبر علاوہ اسکی ذرا ناصح جیو
عقل و ہوش سیکہین غور کرین کہ اگر کوئی شخص خدا کے نذر کرتا ہی کہ اگر میرا فلانا مطلب حاصل ہووے تو مثلا بیس مومن کہلاؤنگا
تو آپ فرمادین کہ یہ ناذر ان بیس مومنونکی نذر انکی نزدیک کرتا ہی اور انکو خدا جانتا ہی یا شریک خدا یا نذر خدا کے ہی بلکہ
اگر ان مومنین سی مساکین سے خاص خطاب بہی کری کہ بہائیو میری نذر مانی ہے کہ بیس مومن مسکین بعد حصول فلانی مطلب کے
کہلاؤنگا یا خاص ناصح جیو کو معہ اونکی چند اخوان و اقران کے بلا کی در صحن وعظ کہو اکی اونکی خاص خدمت مین بہی التماس کوئی
کری تو ناصح صاحب اوسی مشرک اور کافر نہین فرمادینگی پہر کمال تعجب ہے کہ رسولؐ و اہل بیتؑ کی نام سی یہ عداوت کہ گویا انکے
کہلانیسے ناصح صاحب کو تلخی معلوم ہوتی ہی نہین دیکہتے کہ وہ عند ربہم یرزقون کی مرتبہ مین ہین خدا خود نہین کہاتا اور
عباد مساکین کو کہلانا اوسیکو پہونچاتا ہی اونکی فاتحہ دینی اونکی دوستونکو کہلانا انکا کہلانا ہی یعنی نذر خدا کی ہوئی کہ ہم تیرے
ان دوستونکو کہلاوینگے اور نذر یہ بواسطہ اور وسیلہ انکی ہوئی تو عین تعمیل مضمون وابتغوا الیہ الوسیلہ ہوئی فافہم وتدبر
ناصح جیو ذرا شرم تو کرین قرآن مین صاف نہی واسطی سجدہ چاند سورج کے موجود ہی اور پہر دیکہہ چکے کہ بڑی حنفی
مصاحب صاحب ابوحنیفہ امام اعظم ناصح جیو سجدہ چاند سورج کا تجویز فرماتے تہے اور اولو الامر ناصح صاحب اور

اور کمل مشایخ وعرفای ناصح صاحب مثل اکبر اور قطب الاقطاب وغیرہ مرشدونکو سجدہ کرتی تہی اور اتباع ومریدین سے سجدہ کراتی
تہی اگر تفصیل اور حوالجات ہر ایک کی خاص کتب ناصح جیو سی لکہی جاوین تو بہت طوالت متصور ہے اسلئی مختصراً بطریق نشان دہی
اشارون پر اکتفا ہی اول تو شرح اشباہ ونظائر مین کہ نہایت معتبر کتاب ناصح صاحب کے ہانکی ہی صاف لکہا ہی قال اکثرہم ہو ای
السجود علی وجوہ ان اراد العبادۃ یکفر وان اراد بہ التحیۃ لا یکفر ولا لوم علیہ فی ذلک انتہی دوسرے کافی مین کہ نہایت معتبر کتاب
کتب فقہ حنفیہ مین سے ہی لکہا ہی ذکر الصدر الشہید انہ لا یکفر لہذا السجود لغیر اللہ لان یرید بہ التحیۃ دون العبادۃ انتہی تیسری
رسالہ حافظ مسعود مراد آبادی کہ اوسمین اکثر سوالات علما اور جوابات خاص ناصح جیو کی پیر عزیز کی مین ملاحظہ فرماوین کیا قدرت الہی
کا تماشا ظاہر ہوتا ہی ایک مضمون مسئلہ مختصر اوسمین کا یہ ہی کہ حاجی رفیع الدین خان فاروقی حنفی نی خط جناب عزیزیہ مین لکہا تہا مضمون
مضمون کہ در کتاب فواید الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشایخ حضرت نظام الدین چند جا مذکور ست کہ آیندگان پیش ایشان سر بر زمین
می نہادند وچون یکی ازین امر استبعاد نمود فرمودند میخواہم مردم را منع کنم لیکن ازین جہت کہ پیش خواجہ قطب الدین وشیخ فرید الدین ہمچنین
میکردند نمی توانم منع نمود ودیگر فرمودند چیزیکہ فرض باشد چون فرضیت آن نسخ شود سنیت آن باقی ماند مثل صیام بیض وعاشورہ
وسجدہ آدم را مامور بود الکنون کہ تاکید آن منسوخ شد اباحت آن باقی ست درین چہ ارشاد می رود چنانچہ پیر عزیز ناصح صاحب بعد کلام
طویل ذکر سجدہ آدم کے کہ تفسیر فتح العزیز مین تفصیل اوسکی ہے بحوالہ قصہ آدم جو لکہتی ہین مضمون مقام حاجت لکہا جاتا ہی ناصح جیو
دیکہین اور عبرت پکڑین متنبہ ہو وین آمدیم برآنکہ این بزرگواران را تجویز سجدہ چرا می کردند غایت توجیہ فعل این اکابر بعد تنقیح وتحقیق
بسیار چنین قرار دادہ کہ سجدہ را ایشان دو قسم می دانستند سجدہ عبادت وسجدہ تحیت سجدہ عبادت را خود کفر وحرام می دانستند وسجدہ
تحیت را تجویز میفرمودند وفرق میان سجدہ عبادت وسجدہ تحیت باوجود تغایر نیت وتعظیم باطنی در ہر یک بحسب ظاہر الامر آنست کہ عند الملاقات
والمحاضرہ بطریق تعظیم وتکریم زاید بر تحیہ مسنونہ واقع شود سجدہ تحیت ست واگر بقصد تقرب وزلفی ولغیب وتحصیل کیفیت نفسانیہ مطلوبہ
واقع شود این سجدہ عبادت ست چنانچہ سجدہ کفار بسوی اصنام ست وسجدہ ملائکہ برای آدم از قسم اول یعنی سجدہ تحیت می فہمیدہ
چنانچہ اکثر مفسرین ہمہمین رفتہ اند وجمعی قلیل گفتہ اند کہ سجدہ برای خدا بود وآدم را قبلہ کردن منظور بود بہر حال چون ملائکہ در مقابلہ
حق تعلیم اسما کہ از حضرت آدم نسبت بایشان واقع شد مامور باین تحیت شدند مگر متعلمان ومرشدان بطریق اولی نسبت بمعلمان ومرشدان
مامور گشتند قیاساً جلیاً وچون این امر درین شریعت منسوخ ست از فرضیت بندبہ انتقال نمود انتہی موضع الحاجۃ سبحان اللہ حال خلیفہ
عادل عزیزیہ قابل تذکر ہی اور تحریر تقریر عزیزیہ قابل یاد ہی ہان سلطان المشایخ کی مشیخت تہا منی کو ناصح صاحب کے پیر عزیز نی یہ
مانند ہو باندہا لیکن شیخ فانیکی عدالت کو کیونکر تہامین گے کہ پیغمبر جیسے پیر ومرشد کی حضور مین بجای سجدہ تعظیمی مرشدی بکلمہ زبانی پیش آئی
اور پس رسول وجگر گوشہ رسول سی جو کچہ کیا اظہر من الشمس ہے فاعتبروا یا اولی الابصار تنبیہ ناصح صاحب اپنی پیر عزیز کے تحریر سی زیادہ
متنبہ ہو وین کہ اوہین بڑا سچا جانتی ہین کیونکہ حضرت کی ہان جو تعظیم وتکریم معلم ومرشد کی سجدہ تک بہ نیت تعظیم اونکی ان پیر جیو
کی تصریح سی محکوم ومجبری ظاہری او فعل اونکی مشایخ کبار کا بلکہ بموجب مصرعہ مکررہ بالا سجدہ شمس وقمر تک معمول سبحان اللہ
اسپر فاتحہ ونیاز رسول واہل بیت کو تعظیماً نذر تعبیر کرنیوالا نصیر کہا جاوی آیا رتبہ رسول واہل بیت استاد ومعلم سی بہی کم ہی آیا تعبیر
نذر سجدہ سے بہی زیادہ ہے ناصح جیو کی نزدیک ادب رسول معلم ومرشد سی بہی کمتر ہے یا ناصح جیو پیغمبر وآل پیغمبر

کو مرشد نہین جانتی شیخ شہاب الدین دولت آبادی کی کتاب مودۃ دیکھین اور نصیحت پکڑین وہ کس کس رنگ سی کسی کیسی تفصیل
سی لکھتا ہی کہ پیغمبر و آل پیغمبر کے حقوق کس کس درجہ کہ ہین پیغمبر نے ہمین تعلیم کے تو حق اوسکا اوستاذ و معلم کا ہی اور اہل بیت کی تعظیم
اولاد اساتذہ جیسے چاہیی پیغمبر مرشد ہمارے آل کی تعظیم مرشد زادون جیسے پیغمبر بادشاہ دین و دنیا اور آل اونکی کا رتبہ شاہزادون
جیسا غرض انواع و اقسام کی حقوق اور مراتب رسول و نفس رسول و آل رسول کی لکھی ہین کہ ادب و تعظیم انکی کتنی کتنی مراتب کر
اور کس درجہ کر چاہیی مگر ہماری ناصح صاحب دہقانی نہین معلوم نفس ادب بہی سیکہی ہین یا نہین اور نہین لازم ہی کہ اول ادب سیکہین
پہر معلم اور مرشد اور اوستاد کی لئی جو باتین ادب کی درکار ہین وہ سیکہین جب استعمال الفاظ نذر و تحفہ و ہدیہ جانین گے نہین تو
بی مرشدی اور بی اوستادی کہلائین گی لیکن ناصح صاحب کیا ادب سیکہین گے اور کیا کام مین لاوینگی اونکی مرشد عماد دل قابل
حسنا کتاب اللہ کا حال قصہ مشہورہ قرطاس اور نسبت لگانی ہذیان کی معاذ اللہ بجناب رسول مقبول اور کہو لنا ماربی ابی ہریرہ
معلن فرمان رسول حضرت سبحان وغیرہ مراتب کی ہر ایک ماہر و عاقل پر ہویدا ہی تو یہہ مقتدی اونکی کیا ادب و آداب رسول و نفس
رسول مرعی رکہین گے ولنعم ما قال الرومی فی مثنویہ ای مرا تو مصطفی من چون عمر از برای خدمت بستہ کمر از خدا جوئیم توفیق
ادب بی ادب محروم گشت از فضل رب بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد اور علاوہ اسکی ناصح جیو گوش
ہوش سے سنین اور خواب خرگوش سے ہشیار ہون غور کرین کہ اگرچہ بعضی فدائیان و جان نثاران ائمہ ہدیٰ جو کہ ادب آموختہ اور
دل سوختہ محبت جناب سید الشہدا دل و جان سی بتقاضی قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ و من یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا
مصروف محبت بسبب جوش محبت اور کثرت ذوق و شوق اور انتقاش عظمت و تکریم ان آیات خاصگان بارگاہ حضرت ایزد کریم کے
بسماعت و تلاوت آیات رحمانی نقل ضریح مقدس باس لفحوای اذا تتلی علیہم ایات الرحمن خروا سجدا و بکیا موہنہ کی بل گرتی ہین یا
سجدہ تعظیمی مطابق مصرحہ پیران و مقتدایان ناصح صاحب بالفرض عمل مین بہی لی آئین یا سجدہ درحقیقت خدا تعالے کا بجا آیات
عظیمہ و فوز عظیم شہدا عمل مین احیانا لائین یا بعضے بپاس ادب زمین بوسی کرتی ہین کہ سجدہ معلوم ہوتا ہی تو نظر برصیانت عوام
و جہلا کہ مبادا وہ لوگ دہوکہ مین پڑین اور سجدہ عبادت لغیر اللہ بہی دہوکے جایز نجانین تو مجتہد و علما اس پر بہی ممانعت و فہمایش اور
وعظ و نصیحت بیش از بیش مرعی رکہتی ہین لیکن ناصح صاحب اور اونکی احزاب کو لازم ہی کہ وہ تو حسب مصرحہ عزیزیہ اور اپنی سلطان بخیو وغیرہ
کی اس باب مین لب بہی نہ ہلاوین ورنہ سر کے بل اونہی گرینگی اور رضا کینہ و عداوت و عناد اونکا اہل بیت رسول سی خورد و کلان شہری
و دہقانی پر روشن اور نمایان ہوگا علاوہ اسکی ناصح جیو غور کرین اور فرماوین کہ خود قرآن کی آیت اذ قال لصاحبہ اپنی وقت پر
اپنی خلیفہ صاحب کی صاحبی جتانیکو تو پیر عزیزیہ تک اونکی استدلال مین لاتی ہین اور اونکو اور اصحاب رسول کو بموجب محاورہ عرب
صاحب رسول کہتی ہین تو صاحب کا لفظ واسطی اصحاب رسول مقبول کی زبان عرب مین مستعمل ہی ناصح صاحب کو شرم نہین آتی
کہ ہنود و نصاریٰ کے لئی بہی یہی لفظ استعمال مین لاتی ہین یعنی لالہ صاحب وغیرہ جو کہ اصحاب رسول مقبول ص کے واسطی مستعمل
ہی اور پہر مگر یہہ بہی کہ اللہ صاحب کسی تفسیر و حدیث مین کسینے مستعمل نہ دیکہا ہوگا یہان تعظیم و تکریم کی لئی ہندو و مسلمان کی واسطی بلکہ
زیادہ تر آج کل نصاریٰ کی لئی بیشک بہت مستعمل ہے سو خود ناصح صاحب جناب باری کی لئی اللہ صاحب فرماتی ہین اب فرماوین
کہ جسطرح صاحب جناب خلیفہ صاحب کی لئی بیشک بہت مستعمل ہی سو خود ناصح صاحب جناب باری کی لئی اللہ صاحب فرماتی ہین اور فرماوین

فرماوین کہ جسطرح صاحب جناب خلیفہ صاحب کے لئی استعمال فرماتی ہین وہی معنی لالہ صاحب وغیرہ مین بہی مقصود کہتی ہین
اور جو لالہ صاحب مین مقصود رکہتی ہین وہی خلیفہ صاحب ممدوح مین مراد رکہتی ہین یا نہین اگر وہان اور او رہان اور
استعمال لفظ نذر و استعانت مین بہی دم نہین مار سکتی اور جو دونو جگہ ایک سا فرماوین گی تو اللہ صاحب کہنی مین نرا نری کافر
ہی ہونا پڑیگا والجواب الجواب ناصح جیو اور ان جیسی ہاتین بیچاری ان مذاقونکو کیا سمجہین اور کیا جانین ہم ایک اور تقریر
سی بیان کرتی ہین کہ صاحبان طبع سلیم اوسکی کیفیت اوٹھاوینگی اور یاد رہی کہ یہ تقریر حقیر مطابق یا دینگی اپنی شیخ و
قاضی معتمد حنفی کے تصریحات کتاب المودۃ سی واضح ہو کہ آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا
علیہ وسلموا تسلیما کہ بالاتفاق واسطی فرضیت صلوٰۃ کی پیغمبر پر ہے ہر شخص جان سکتا ہی کہ صیغہ صلوا وسلموا جو ہی تو صیغہ امر ہے
یعنی حکم یہ ہی مومنین کو کہ صلوٰۃ وسلام بہیجو پیغمبر پر اور درود جو تعلیم فرمائی پیغمبر خدا نی تو یون ہی کہ اللہم صلی علی محمد وآل
محمد الخ معنی اسکی بہی تہوڑا پڑہا لکہا آدمی جانتا ہی کہ درخواست ہی خدا سی کہ یا خدا تو صلوٰۃ بہیج پیغمبر پر یا کہا جاتا ہی صلی اللہ
علیہ وآلہ غرض یہ کہ خدا تعالے سے درخواست ہوتی ہی کہ خدا صلوٰۃ بہیجی نہ یہ خود اپنی طرف سی تو صاف بظاہر مخالف ہی
حکم کی لیکن نکتہ لطیف و پاکیزہ قابل قبول ذہن اہل ادب ہی کہ ذات بابرکات سید ابرار سرور کائنات معصوم و مطہر نور کے
پیدا اشیا پاک و لطیف ہے اور ہم لوگ یعنی امت نسبت اونکی کیا رتبہ رکہتی ہین ہمارا کیا مونہہ کہ ایسی اعلی پاک ذات پر ہم صلوٰۃ بہیجین
جسکی لئی پروردگار عالم نے مقام محمود عطا کری اور فرماوی ورفعنا لک ذکرک ہماری کیا جان اور کیا زبان ہی کہ کونسا بہترین
رتبہ اونکی لئی چاہین سو ہم پاک پروردگار ذوالجلال والاکرام سی درخواست کرتی ہین کہ تو صلوٰۃ وسلام بہیج اس پیغمبر
بزرگ اور اوسکی آل ستہری پر کہ شان اونکی لایق اوسکی ہی کہ اونکی لئی جو تیری نزدیک بہترین تحفہ ہو تو عطا کر اور ظاہر ہے
کہ یہ کچہہ خیالی تیز ذہنی کے بات نہین بلکہ تعلیم رسول کریم یون ہی ہوئی ہی کہ یون کہو تاکہ رتبہ رسول مقبول بلکہ رتبہ
آل رسول بہی زیادہ تر خواص و عوام پر ظاہر ہوجاوے کیونکہ ازبس ظاہر ہی کہ عند التعلیم نام نامی آل طاہرہ بہی ساتہہ ہی حضرت
نی ارشاد کیا ناصح صاحب اپنی تمام کتب تفسیر و حدیث مین دیکہہ لیوین کہ کعب بن عجزہ رض سی روایت ہی کہ جب آیت مذکورہ نازل
ہوئی تو لوگون نی طریق تصلیہ و تسلیم پوچہا آپ خود آنحضرت نی یون سکہلایا چنانچہ فخر رازی مفسر کبیر ناصح صاحب تفسیر آیہ قربے
مین اپنی تفسیر کبیر مین جہان اور فضایل مخصوصہ و وجوب محبت آل طاہرہ لکہتا ہی اسکو بہی لکہتا ہی کہ یہ فضیلت خاص آل طاہرہ
کی لئی ہی کہ کسیکی لئی نہین یعنی کسی اور عمر و بکر کی لئی نہین کہ ان پر صلوٰۃ بشمول سرور کائنات نماز مین بہی واجب ہی کہ
ہر شخص دیکہہ سکتا ہی اس جگہ سی بہی رتبہ اہل بیت طاہرہ کو ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور اب عقیل فہیم اس مضمون فخیم کو
منقوش طبع سلیم کرکے غور کرسکتا ہی کہ اگر کوئی شخص خاص اہنہین ان خیالون سی خطاب بہی کری واسطی درخواست کسی حاجت
کے تو مقصود یہ ہے کہ عطا کنندہ مستقل بالذات ذات پاک پروردگار قاضی الحاجات اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ہی یعنی ہمارا
کیا مونہہ کہ ہم بی واسطی اور وسیلی ان خاصان بارگاہ کی اوس سے درخواست کرین ان سی درخواست اس لئی ہی کہ دعا انکی مقبول
ہی اور یہ بہتر ہم سی ہماری بہتری جانتی ہین یہہ اعلی اور خاص بندگان خدا سی ہین ہم ادنی یہ واسطہ بیننا وبین اللہ ہین
ہم اونکی معرفت درخواست کرین تو عین مقتضای ادب ہی اور بفحوای مضامین آیات ہدایت آیات ان الذین یبایعونک انما

نکتہ لطیف ہے
تصریحات
مطابق تصریحات
شیخ شہاب الدین
صلوٰۃ بفحوای
ان اللہ وملائکتہ الآیہ

انما یبایعون اللہ یعنی تحقیق وہ لوگ جو بیعت کرتی ہین تجھہ سی اے محمد وہ نہین بیعت کرتی مگر خدا کی اور من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ اور احادیث علی بمنزلتی وغیرہا مصرحہ صدر بہی خطاب انکی طرف مدخل شرک نہین ہو سکتا یعنی جیسے ظاہر
مین بیعت پیغمبرؐ سے اور درحقیقت عین بیعت خدا سے ہے ایسی ہی ظاہر مین استمداد و درخواست پیغمبرؐ سے اور درحقیقت خدا سے ہے
اور ایسی ہی جناب امیرؑ سی کہ پیغمبرؐ نے علیؑ کو بمنزلتی ارشاد کیا ہی ہان اگر معاذ اللہ کوئی شخص اتباع قائلین انا اللہ وحی
اعظم سبحانی و اسمی کالاسم الاعظم وغیرہم احزاب ناصح صاحب خواہش و خطاب کری تو بیشک حکم شرک و کفر قایل ہو سکتا ہی کیونکہ
وہ اونکی ادنا ؤنکو جب خدا اور شریک خدا کہتی ہین تو یہان بہی احتمال قوی بلکہ یقین اونکی ضلالہ کا بیشک اور جو شخص تابع و مداح بہی
اون قائلین کا نہو وے اور تابع ثقلین ظاہر الاسلام والایمان پہر صرف ایسی خطاب پر باوصف اعتقاد مضامین اقوال فعل المسلم
محمول علی الصحۃ کوئی بیوقوف سی بیوقوف بہی شرک قائلین کذائی کا قایل نہین ہو سکتا اور کلمہ کفر انکی حق مین زبان پر لانا
محض دہقانیت اور منافقیت اپنی آپ ظاہر کرنی ہے اور پہر اس حالت پر کہ جہان یا شیخ عبد القادر شیئا للہ تک وظیفہ و معمول خواص علما
و فضلا اور معلم اس قول کے بڑی اعظم پیر و مرشد کامل احزاب ناصح صاحب کی فاعتبروا یا اولی الابصار ناصح صاحب فرماتی ہین کہ دستر خوان
حضرت علیؑ کا کرتی ہو اور کبہی کونڈا جناب فاطمہؑ کا اور بیبا امام ضامنؑ کا عمل مین لاتی ہو الخ ہر چند یہہ اعتراضات عامیانہ و جاہلانہ
لڑکون کے سی قابل التفات اہل علم نہین لیکن چونکہ کار با عوام ہی اور عوام بیچارے اغوا و تلبیس سے اہل تلبیس کے بیشتر مضطر اور حیران ہوتے
ہین تسلی کچہہ مختصر آخر گیری ایسی ملبسونکی بہی ضرور ہی اول تو واضح ہو کہ یہ بات بالاتفاق سُنی و شیعہ سبکی ہان از روے نص و حدیث
ثابت و متحقق مسلمات سی ہی کہ ثواب عبادت بدنیہ کا فاتحہ درود کا صدقات نقد و جنس اطعمہ کا ارواح کو پہونچتا ہی اور چونکہ
کتب حدیث و فقہ مین سبکے ہان ابواب اسباب مین مرتب ہین تو حاجت کسی خاص سند کی ضرور نہین معلوم ہوتی اور اوپر تصریح رفیعہ
سی واضح بہی ہو چکا پہر جاننا چاہیئے کہ سفرۂ اطعمہ بوقلمون مثلا پلاؤ زردہ متنجن مزعفر وغیرہ ماکولات و مشروبات کی انواع و اقسام پر فاتحہ
نیاز مثلا دلوانی یا ایک کا نہ یا کونڈا یا کسی ایک ظرف مین کچہہ تحفہ کہ انکی اقسام سی رکہنا کہ بموجب لغت و اصطلاح ہر ملک کی اوسکا
ایک نام ہی اوس پر فاتحہ دینا یا کچہہ نقد و اسطی پہونچنی ثواب کی نظر بر تقرب خدا ان خاصان خدا کی لئی صرف کرنا شرعا یا عرفا ممنوع
و محظور نہین بلکہ صورت کمال تقرب خدا ہی اور پہر یہ بات مخصوص کچہہ شیعیان اہل بیت طاہرہؑ ہی کی لئی نہین ہی علما و فضلا و سلاطین
حنفی مذہب قادری مشرب بیشتر سب یہ باتین بلکہ اور اکثر اس سے بڑہ کی تو شیخ عبد الحق اور دیگر خواجہ معین الدین چشتی اور کاک قطب صاحب
اور کونڈی سید جلال بخاری اور مالیدہ مہندی بڑی پیر صاحب کے ناریل حسین بندی ہوئے اور سمنی قلندر صاحب اور ریوڑی لیدہ
مدار صاحب و قس علی ہذا ہزارہا ایسی قسم کی باتین مدار سلار وغیرہ کی فاتحہ مین کار فرما ہین انمین سی ایک کا ذکر بہی ناصح صاحب کی دہان
مبارک سی نہین نکلا مگر یہ بات ہی کہ یزید و معاویہ وغیرہ خلفا و ائمہ ناصح صاحب کی نام کے جو کسی سکوری پر بہی البتہ فاتحہ کبہی نہین
ہوتی تو اہل بیت طاہرہؑ کی نام سی سوخت و کباب بلکہ خاکستر ہوتی ہین ناصح صاحب شام یا بخارا مین تو کہان اتنی دور جا دین گے
مگر جمنا پار اضلاع میرٹھہ وغیرہ مین تشریف لیجادین تو نہایت خنکی چشم اور ٹھنڈک اونکی دل و جگر کو حاصل ہو گی وہان خاص اونکی ہم کیش
روز عاشورہ یزید کا گہڑا بہرتی ہین اور بہ نیت تہنیت خون شہداے کربلا جگر گوشگان مصطفے و مرتضی بسنت قاتلان جناب سید الشہدا
علی الخصوص بسنت یزید و ابن زیاد سرمہ بہی لگاتی ہین کما قال السمہودی فی جواہر العقدین بن الحنفیۃ ان یزید و ابن ماجہ

اول

زیاد التحمل بدم الحسینؑ وقیل بالاثمد لیقر عینہ بقتلہ اور یہہ جو ناصح صاحب فرماتی ہین کہ حاضری حضرت عباسؑ کے بجا لاتی ہین
اور کہانی مین فحش زبان سی بکا کرتی ہو اس فحش صریح اور بیہودہ سرائی کا عقدہ نہ کہلا نہین معلوم کہ المعنی فی بطن الشاعر
اسکا مطلب ناصح صاحب کے بطن مبارک مین کیا ہی خوب غور کیا گیا لیکن اصلاً و مطلقاً مقصود و مطلوب ناصح صاحب نہین ظاہر
ہوتا مگر جہان اور بہتان و افترا کو ناصح صاحب نے کام فرمایا ہی یہہ بہی ایک اونہین مین سے شمار کیا جاوے ہم نہین جانتی کہ اہل
حق کو کہاتی ہین کلمہ فحش بکارنیکی نسبت دینی یعنی کچہ تو شخص بہوڑا بڑا لکہا آونہین بہی کتب لغۃ مین دیکہہ سکتا ہی کہ فحش کے معنی مین
ازحد درگذشتن چنانچہ منتہی الارب مین ہی فحش فحشا الفحش بالضم ازحد گذشتن بدی و نیز فحش درگذشتن ازحد درجواب
وستم کردن دران ومنہ الحدیث لاتکونی فاحشۃ یا عائشۃ یعنی ہو تو بیہودہ کہنی والی یعنی فرمایا آنحضرتؐ واسطی عائشہ کے و نیک
زفت شدن و بیہودہ گفتن ہم نہین دیکہتی کسیکو اہل حق مین سی کہ کہاتی ہوئی خصوص نیاز مین کوئی ذکور وانات مین فحش
گو ہووے اور ناصح صاحب کی دیہہ و دیہا تیونکی ہم کو خبر نہین بالفرض اگر وہ ہون بہی تو اونکی فحش گوئی پر کل اہل مذہب کو فحش گو کہنا
کذب فاحش اور محض بیہودہ سرائی او ستم ہی اپنی نفس پر بلکہ داخل ہونا ہی بیچ مضمون فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا کی اور چونکہ
عادت ناصح صاحب کی ازمدتہا یا افترا و بہتان ظاہر اور ہویدا ہی تو کچہ تعجب نہین کہ اوپر بہی بہتان و افترا ہووے اور کچہہ
اور مطلب ناصح صاحب کا فحش سے اونکی دلمین ہو تو اوسکو صاف لکہنا تہا کہ کونسا کلمہ فحش کسکی حق مین کسطرح زبان سی بکاری
ہین ناصح صاحب تصریح فرماتی اوپر فحش کے تو معلوم ہوتا اور مطابق اوسکی جواب ہوتا ظاہرا کہین حدیث مرقومہ یعنی لاتکونی فاحشۃ
یا عائشۃ پر ناصح صاحب پیغمبر خداؐ سی ناراض ہوی یا جناب ام المومنین پر خفا ہوئی کہ ایسی کلام بیہودہ فرمانی لگی اور کلام بیہودہ
کی نسبت شیعیان رسولؐ و آل رسولؐ کو لگانی لگی ذرا انصاف کرین خدا سی ڈرین بیچون سے شرم کرین کیونکہ اہل بیتؑ یا شیعیان
اہل بیتؑ مین سے تو یہہ کلمہ نسبت بجناب ممدوحہ نہین کہا تہا یا روایت انکی کتاب مین داخل نہین ہے بلکہ مجد الدین فیروزآبادی
وغیرہ نی حدیث لکہی ہی اونہین کے قاموس وغیرہا مین ہی کہ آنحضرتؐ نی ارشاد کیا جناب ممدوحہ کی حق مین لاتکونی فاحشۃ
سو وہان تو پیغمبر خداؐ نی فرمایا یہہ وہان کا غصہ شیعون پر نکالنی لگی اور اپنی مقتداۃ کی طرح ہمکو لگانی لگی الحمد للہ علی احسانہ قد جعل
لنا فی رسول اللہ اسوۃ مقتدای ناصح صاحب پیغمبر خداؐ کو نسبت ہجر و ہجو دیتی تہی کما فی صحیح المسلم قال ان المرء لیہجر یعنی کہا عمر
ابن خطاب نے پیغمبر خداؐ کو کہ یہ شخص بیہودہ پریشان باتین حالت بیماری کی یعنی ہذیان معاذ اللہ کہتا ہی و فی الصراح ہجر پریشان
گفتن بیمار مہجور سخن پریشان ومنہ قولہ تعالی ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا ای قالوا فیہ غیر الحق ہجر بالضم سخن بیہودہ اہجار
فحش و بیہودہ گفتن الحاصل کہ فحش اور ہجر دونونکے معنی بیہودہ کے ہین سو وہان پیغمبر خداؐ کی شان مین جنکی لئی پروردگار عالم
ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی فرمای مقتدای ناصح صاحب ایسی نسبت دیوین یہ مقتدی اونکی ہمارے تئین ایسی نسبت
دیوین یعنی وہ بلفظ ہجر متکلم ہون یہ بلفظ فحش کہ مآل دونونکا ایک ہی فان لکل واحد منہما نسبۃ و اسوۃ لمقتداہ اور اگر
لعن اعدائے دین و ظالمین کو ناصح صاحب بکلمہ فحش تعبیر کرتی ہین اور مراد یہ ہی کہ حاضری کہاتی ہین ایسا کہتی ہین تو زیادہ تر فضیحت
اپنی منجر بکفر ظاہر فرماتی ہی کیونکہ ادا تو کچہ خصوصیۃ حاضری کی نہین اہل حق جب طعام کہ نعمای الہی سی ہی کہاتی کہلاتی ہین شکر
نعمای پروردگار ہمیشہ بجا لاتی ہین ابرار پر درود و سلام اور اشرار بدکردار دشمنان خدا و رسولؐ اہل بیت اطہار پر تبعیت

مضمون آیہ لعنۃ اللہ علی الظالمین وغیرہا لعن بہیجتی ہین بلکہ جب انہین یاد آجاتا ہی کہ رسولؐ و آل طاہرہؑ پر فلانی شخص نے یہ
اذیت پوہنچائی ہی کہ کہانا پانی بند کیا تو یہ ہمیشہ رسولؐ و اہل بیتؑ پر درود و سلام بہیجتے ہین اور ساتہی اعدا و ظالمین سے انکی
براءۃ ہی دوسری خاص ارشاد پیغمبر خدا ہی بموجب مصرحات کتب صحاح ناصح صاحب کہ فرماتی تہی انی سلم لمن سالمکم و حرب لمن
حاربکم لعن اعدای اہل بیتؑ کہ حرب زبانی او رجہاد لسانی ہی عین اسوۃ بر رسولؐ نیز دانی ہی اور خدا تعالی خود فرماتا ہی
ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ وغیرہا آیات کثیرہ کہ قرآن مین موجود ہین تو اس لعن کو جابجا
پروردگار عالم بکرات و مرات فرماتا ہی تعبیر بکلمہ فحش کرنا عین داد دہی کفر و نفاق ہی ناصح صاحب فرماتی ہین کہ امام زین العابدینؑ
صحیفہ کاملہ مین درود بہیجین اصحاب محمدؐ پر عام اور خاص سب پر اور تم اونچی شان مین بی ادبی سی پیش آتے ہو الخ نہین معلوم
کر ناصح صاحب نی سوائے کذب و افترا اور دہوکہ بازی کچہہ اور بہی تعلیم پائی شیوخ اربعہ اور تمام اتباع ائمہ ہدیؑ پر بہتان لیتی
لیتی اب خاص امامؑ پر بہی بہتان و افترا کو کام فرمانی لگی مگر ہان یہ کونسی تعجب کی بات ہی جب خاص خدا و رسول خداؐ پر افترا مین
درگذر نہین تو امامؑ تو نایب ہین رسولؐ کے ناصح صاحب مضمون لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے بہی نہین اندیشہ کرتی اتنی شرم
نہین کہ صحیفہ کاملہ کوئی نادر الوجود کتاب نہین ہر جگہہ موجود ہی ہر شخص دیکہہ سکتا ہی خدارا کوئی شخص شروع سے اخیر تک بغور
مطالعہ کری اور دیکہی کہ کہین بہی عمومیت مدعوۂ ناصح جیو پائی جاتی ہی بلکہ خاص وہ دعا کہ بیچ صلوۃ کے اوپر اتباع رسل اور
مصدقین رسل کے کتاب مذکور مین ہی خاص بلفظ خاصۃ و حسن الصحابۃ و حقایق ایمان وغیرہا مراتب مصرح ہی چہ جائیکہ عمومیت
ہر فاسق و فاجر و معاند اہل بیت طاہرہ جسکی علی الرغم یہہ صدق نما خاص و عام سبکا دعوی کرتی ہین حقیر وسطی بیت او نشان کے
خاص عبارت بہی مقام حاجت کی لکہہ دیتا ہی تاکہ صدق و کذب ہر خاص و عام پر ہمارا اور ناصح صاحب کا ظاہر ہو جاوی ناصح صاحب
جیو اور اور جسکا جی چاہی آنکہین کہولکر دعای مذکور مین دیکہہ لی عبارت لکہا ہی اللہم و اصحاب محمدؐ خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ والذین
ابلوا البلاء الحسن فی نصرہ الخ بالجملہ حذرا عن الطوالۃ تمام دعا نہین لکہی جاتی کہ مطلب اتنی سی حاصل ہی مگر اتنا یاد رہی کہ جمیع اصحاب مین
لدن آدم الی محمدؐ صلوۃ مین جتنے شامل ہین تقیید بمضمون و کلمہ حقایق الایمان ساتہہ لگی ہوئی ہے بتلا دین وہ صدق نما کہ
عمومیت کہان سی اونہون نے نکالی یا نکال سکتے ہین جہان نہ لفظ عموم کل بر و فاجر پایا جاوے نہ معنے حاصل اگر سچی تہی تو ناصح
صاحب نی وہ فقرہ خاص مفید عموم درج کیوں نہ فرما دیا منصف کو چاہیئے کہ دعاے مذکور کو بچشم خود بغور ملاحظہ کری او قیود مصرحہ
ملتمسہ حقایق ایمان و خصوصیت حسن صحابۃ و دعاۃ الی اللہ وغیرہ مراتب آنکہین کہولکر ناصح صاحب کے تئین دکہلا دیو اور اونکو
اتنا کہدی کہ حضرت اپنی تحریر پر تنویر کی پاس حاشیہ پر جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین بہی ثبت فرما دیجی یا استغفار و انابہ کذب بیانی
سی عمل مین لائی یاد رہی کہ شیعیان ائمہ طاہرہؑ حسب فرمودۂ امام علیہ السلام ہمیشہ عامل ہین یعنی جو اصحاب کہ بحسن صحابہ و نصرت خدا و رسولؐ
و اہل بیت طاہرہؑ متصف رہی اور داعی الی الجنۃ فئۃ باغیۃ مین نہین ہین مخالفت خدا و رسولؐ کے مرتکب نہین ہوئے اور جو احیانا مذلت
زلات مین مبتلا ہوئے لیکن پہر تایب ہوے حقایق ایمانی پر خاتمہ ہوا اتباع ائمہؑ مین رہے سو بتقاضی آیہ فمن تاب بعد ظلمہ فاصلح فان اللہ
یتوب علیہ بیشک شیعیان ائمہؑ باتباع ائمہؑ اونکو بہ درود و سلام یاد کرتی ہین اور ناصح جیو دیکہین کہ اوس دعای مرقومہ کو شیعیان
ائمہؑ بطور وظیفہ پڑہتے ہین ہان جو لوگ کہ مرتد ہو گئی اور تا دم مرگ تایب نہوی اور جنکا کہ اشارہ خاص صحیح بخاری وغیرہ صحاح

قول ناصح در باب لعن

الجواب

صحاح ناصح صاحب مین بہی ہی کہ اصحاب شمال یعنی اصحاب نار ہین جو کہ حوض کوثر سے پہیرے جاوینگی جسکے تفصیل سابق مین گذر چکی ہے
اور بموجب فرمودۂ خدا و رسولؐ بتقاضی آیہ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرة واعد لہم عذابا مہینا اور آیہ الذین
ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لہم اللعنة ولہم سوء الدار اور آیہ
واتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنة ویوم القیمة اور آیہ کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم وشہدوا ان الرسول حق وجاءہم البینات واللہ
لا یہدی القوم الظالمین اولئک جزاؤہم ان علیہم لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین اور تنبیہ مضمون آیہ الا لعنة اللہ علی الظالمین
وغیرہا آیات کثیرہ اور احادیث الفاطمة بضعة منی من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ اور من اذی علیا فقد اذانی
الحدیث اور من سب علیا فقد سبنی اور لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ الحدیث وغیرہا احادیث وآیات کثیرہ کہ عموما موذیان خدا و رسول
و نفس رسولؐ و جگر گوشگان رسولؐ کے لئے لعن سے البتہ یاد کرتی ہین بالجملہ ارشاد امامؑ کی مطابق اصحاب جنة کو جنتی فائزین اور
مستحق درود و سلام اور رحمة و رضوان اور اصحاب نار کو ناری اور مورد لعن و ملام جانتی ہین بیشک جنتی اور ناری انکو سا وہین جانتے
اور ارشاد امامؑ اور عمل اتباع امائم مین مطابق ارشاد خدائے ذی الاکرام ہی کہ پروردگار خود فرماتا ہی لا یستوی اصحاب النار
واصحاب الجنة اصحاب الجنة ہم الفائزون چنانچہ تفصیل اسکی جو اصحاب شجرہ کی ذکر مین بیان ہوئی ہی ناصح صاحب مکرر بلاحظہ
کرین اعادہ اوسکا تحصیل حاصل ہے اوسکی ملاحظہ سی وہ اپنی تمام وساوس کا جواب حاصل کر سکتی ہین تنبیہ بعض بعض احزاب ناصح
صاحب جو عوام بیچارونکو دہوکا دیتی ہین کہ صاحب برا کہنی کو تو شیطان کی لئی بہی کہین حکم نہین چہ جائیکہ اصحاب پیغمبرؐ اور اس ہولہ
بازی اور سخن پردازی سی برائی بہراہ کی عوام بیچارونکی ذہن نشین کرتی ہین یاد رہی کہ یہ سفسطہ اونکا بہی محض جعل و فریب
ساختہ معیت شیطانی کی ہی غافل ہین آیات قرآنی سی اور ماصدق علیہ ہین مضمون آیہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے
یا ماصدق علیہ ہین مضمون آیہ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ
ویلعنہم اللاعنون وغیرہ آیات کثیرہ کے توضیح مقام یہ ہی کہ اتباع ائمہ ہدی کا اتباع خدا و رسولؐ ہین قول و فعل انکا خاص مطابق اوامر
و نواہی خدا و رسولؐ ہی جسکو خدا تعالی نے بصلوة و سلام و رحمة و رضوان یاد فرمایا اوسی طرح جسے ملعون رجم و ملام و بطلان
یاد فرمایا ہی اوسی طرح یاد کرتی ہین شیطان اور انسان اصحاب نار کی لعن کا انکار کرنا اور محکوم نہونا ظاہر کرنا خاص اظہار
معیت شیطان و اصحاب نار کی استبداد ہی انکار تعمیل آیات محکمہ خدائے قہار پر اور رجحان بوجہہ کرنیکی مضمون ابی واستکبر وکان من الکافرین
کی داخل ہونا ہی کیونکہ لعن شیطان کو پروردگار عالم خود قرآن مین قبل از قرات قرآن تکلم فرماتا ہی اور عمل رسول مقبولؐ احادیث
کثیرہ متفق علیہا فریقین سے ہویدا کہ نماز مین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم قبل از بسم اللہ پڑہتی تہی چنانچہ سابقا بہی تصریح
اسکی عمل مین آئی اور اب بہی آیہ اذا قرات القرآن فاستعذ باللہ یاد دلائی جاتی ہی اب انصار و مددگار اور حمایتی حضرت
شیطان کی پنبہ غفلت کو کان سے نکال کی سنین اور دیکہین کتب لغت قاموس وغیرہ مین ہی الرجم القتل والقذف والعیب واللعن
والشتم بالجملہ رجیم کو تہوڑا پڑہا لکہا آدمی بہی جان سکتا ہی کہ ملعون و مشتوم و معیوب ہی تو امر و حکم پروردگار عالم کی موافق
یہ بات ثابت ہی کہ قبل قرات قرآن کی استعاذہ بجد اساتہہ لعن شیطان ملعون کی مامور و محکوم ہی بلکہ از بسکہ ہر وقت
استعاذہ ضرور اور لازم ہی تو لعن شیطان بہی لامحالہ مستلزم کہ جزو ہی اسکا تو اب قول قائلین سفسطہ باز ہمراہیان

تنبیہ

شیطان محتوی ادعای عدم ماموری لعن شیطان ثانیہ بر صاحب ایمان قاری قرآن ہر کالشمس فی وسط النہار روشن و آشکار ہی حضرات
حزب شیطان اگر قرآن مین نہین ملاحظہ فرماتی تو ہمسی سنین ہم اونہین یاد دلا دیتی ہین ملاحظہ فرماوین قرآن مین آیہ وان علیک
لعنتی الی یوم الدین اور ملاحظہ فرماوین حدیث معقل بن یسار مشکوۃ مین عن النبی من قال حین یمسی کان بتلک المنزلۃ المختصر
ہر صبح و شام اور قبل از قرات قرآن اور قبل از تسمیہ سورہ فاتحہ خاص نماز مین کلمات استعاذہ محتوی و مشتمل بتصریح لعن شیطان
ملعون خود کتب صحاح حضرات مین موجود اور آداب تلاوت قرآن مین بدایت اسکی مرقوم اور ہر صبح و شام کہنی پر اسکی مرتبہ و منزلت
شہادۃ او صلوۃ بہیجنے فرشتون کی اس مستعیذ و لاعن پر موعود پہر انکار اور امتناع اسکا ظاہر کرنا اور عوام بیچارون کو بہکانا
حمایت اور اعانت شیطانی ہے یا نہین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مگر ہان البتہ
ناصح صاحب اپنی امام مالک صاحب کے ارشاد پر ممانعت تعوذ کی اگر فرماوین تو زیبا ہی کہ ان اللہ مخالفتہای ائمہ اربعہ ناصح صاحب
با قرآن و حدیث اخیر دو تفصیل کچہہ لکہی جاوینگی تو حقیقت قرار واقعی اونپر ظاہر ہوگی اونکی مخالفتونکی مگر اس جگہ بہی اتنا اشارہ
کافی ہی کہ جامع مہمات مالکیہ مین صاف موجود ہی امام مالک انکا تعوذ نماز تک بدعت جانتا ہی آب مدیم ہر لعن اصحاب اہل نار
سو تصریح انکی بموجب آیات محولہ احادیث مصرحہ بالا بطریق نمونہ بیان ہوگئی اور لعن اونکی لئی بتصریح کلام ملک منان اولئک جزاءہم
ان علیہم لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین خالدین فیہا الآیہ وغیرہا آیات مصرحہ سے ثابت اور ماموریت لعن ملعونان کلام باری کی
عین تعمیل احکام باری تصور کرنی چاہیئے نہ کہ ابداع و احداث بالجملہ جیسے کہ رحمۃ و رضوان بہیجنا اصحاب جنۃ پر بموجب آیہ رضی اللہ عنہم جائز
ایسی ہی لعن اصحاب نار پر بموجب آیات لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ وغیرہا چاہیئے یعنی جیسے وہ مامور ہی ویسی ہی یہ کیونکہ دو نو جگہ
انشا بصورت اخبار ہی اور احادیث متواترہ صحاح ستہ مین ناصح جیو کی صاف صاف مشعر لعن فرمانی پیغمبر خدا کی بعض بعض ملاعین
قابل و مستحق لعن کے موجود ہین اور اس باب مین ابواب فصول علیحدہ ہین حرف لام مین کتاب اللعن جامع الاصول جامع صحاح وغیرہ
کو ملاحظہ فرماوین کہ سفرا شکنی قرار واقعی ناصح صاحب کی ہووے ہم یہان ایک حدیث اونکی صدیقہ صاحبہ کے زبانی اونہین
یاد دلاتی ہین کہ جلال الدین سیوطی کتاب احیاء اموات مین بہی لکہتا ہی صحیح ترمذی اور شعب الایمان بیہقی اور مسند حاکم سے
عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلعم ستۃ لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی مجاب الدعوات الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ
والمتسلط بالجبروت فیعز بذلک من اذل اللہ ویذل من اعز اللہ والمستحل محارم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک
لسنتی اب ناصح جیو دیکہہ لین کہ معنی حدیث کی صاف ہین احتیاج ترجمہ بہی نہین لازم ہی کہ پہر کسیکو دہوکا نہ دیوین کہ پیغمبر نی
کسی پر لعنت نہین کی بلکہ یاد رکہین کہ لعن ذلیل کنندہ عزیزان خدا و حلال کنندگان حرام خدا و حرام کنندگان حلال خدا
و متخلفان کتاب و عترۃ کہ بیشتر مقتدایان ناصح صاحب بصفات کذائی موصوف ہین غرض اب کوئی ہو لعن اوسکی
سنت خدا و رسول بلکہ جمیع انبیا و رسل ہی اور اسی مین یہہ بہی دیکہہ لین کہ آپنی تارک سنت پر بہی لعن فرمائی ہی تو اب ناصح
جیو اگر انکار لعن کرینگی اور اصرار ترک سنت رسول فرماوینگی تو خود ملعون ہونگی یا صدیقہ صاحب کی صداقت کی مکذب ہونگی
یا صحاح ستہ کی صحت سی استعفا دینگی علاوہ اسکی دیکہین آنکہین کہولکر کہ اونکی خود اکابر مین سے خطیب تاریخ مین اور حافظ ابو بکر
مسند فردوس مین اسی حدیث کو لکہتے ہین کہ قال رسول اللہ صلعم رایت علی باب الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ

و فاطمہ امت اللہ والحسن والحسین صفوتی اللہ وعلی باغضیہم لعنۃ اللہ یعنی فرمایا مخبر صادقؐ نی کہ نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ وحدہ

لاشریک کے اور محمدؐ پیغمبر اوسکا ہی اور علیؑ حبیب اوسکا ہی اور فاطمہؑ کنیز اسکی ہی اور حسنینؑ ہر ایک صفی اوسکا ہی اور اونکے دشمنون

اونکی لعنت خدا کی بلکہ دیکہین ناصح جیو جامع الاصول مین کہ پیغمبر خدا نے اصحابونکو وظیفہ کی لئی دعا کیا تعلیم فرمائی ہی کہ اونکی

صحاح ستہ مین کی ہی اوسمین کے کلمات ضروری المقام لکہدئی جاتی ہین اللہم من صلیت فعلیہ صلواتی ومن لعنتہ فعلیہ

لعنتی پر ظاہر ہی کہ اگر ثواب اسمین نہوتا تو حضرت کسطرح تعلیم فرماتی علاوہ اسکی صحیح مسلم مین دیکہین عن ابی سلمہ انہ سمع

اباہریرۃ واللہ لاقربن لکم صلوۃ رسول اللہ فکان ابوہریرۃ یقنت فی الظہر والعشاء الاخرۃ ویدعو للمومنین و

یلعن للکافرین وفی روایۃ یلعن الکفار اور یہی مشکوۃ مین ہی ان رسول اللہؐ اذا اراد ان یدعو علی احد ویلعن قنت

بعد الرکوع وقس علی ہذا اس قبیل کے احادیث متکاثرہ ومتواترہ مین اور مستدرک حاکم مین بحق حکم بن العاص ہی کہ خاص

پیغمبر خداؐ نی فرمایا لعنۃ اللہ علیہ وعلی من یخرج من صلبہ اور استیعاب مین ہی خود صدیقہ ناصح جیو گواہی دیتی ہین یعنے بحق مروان

فرماتی ہین اشہد ان رسول اللہؐ لعن اباک وانت فی صلبہ الحاصل کہ براءۃ از اعدای دین وطوغیت وباطلین اخلاق حسنہ

باری تعالی ہی اور بفحوای مضمون تخلقوا باخلاق اللہ کمال ضروریات ومقدمات دین سے ہی نہین دیکہتی کہ خود غزالی باوجود تعصب

وخروج مقتدای حضرات سنت جماعت یعنی امام محمد غزالی تک توضیح وتصریح کلمہ توحید لا الہ الا اللہ مین کیا لکہتا ہی کہ مراد

کری ہمارے تصریح مرقومہ سی یہی یعنے اول نفی ہی معبودان باطلہ کی پہر اثبات معبود برحق کا کہ اس سے یعنے سلب و نفی سے

زیادہ اور کونسا مرتبہ سب و شتم کا باقی رہا المختصر کہ تبرا اغیار یعنی اصحاب نار مقدم ہی اور نہایت سزاوار از جملہ عبادات حضرت

پروردگار قہار ہی مانع ہونا لعن کا اون ملعونونکی جنکو خدا رسولؐ کے حکم موجب لعن کیجاوے عورتونکی سی باتین ہین اور

عورتین بہی وہ عورتین جو امر ونہی خدا ورسولؐ نسمجہین ناصح صاحب دعوی کرتی ہین نصیحت کا اور صحت کا اور عمل کا اپنی صحاح

پر تعجب ہی کہ حدیث متفق علیہ اپنی بخاری ومسلم کی بہی نہین ملاحظہ فرمائی کہ مشکوۃ مین بہی ہی عبد اللہ ابن مسعود سے ذرا آنکہین

کہولکر ملاحظہ فرمادین کہ ایک عورت نی بہی مثل ناصح صاحب منع کیا تہا لعن عورات متغیرات کو تو ابن مسعودؓ نی کیا آیہ

قرآنی سی تہپیڑا مونہہ پر مارا کہ ناصح صاحب کی طرح اپنا سا مونہہ لیکر رہ گئی حدیث طویل ہی عبارۃ مقام ضرورت کی وسطے

سفر اسکلے ناصح صاحب اور احزاب ناصح صاحب کے لکہدی جاتی ہی فجاءتہ وقالت انہ بلغنی انک لعنت کیت وکیت فقال

مالی لا العن من لعنہ رسول اللہؐ ومن ہو فی کتاب اللہ فقالت لقد قرأت ما بین اللوحین فما وجدت فیہ ما تقول قال

لئن کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ اما قرأت ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا قالت بلی قال فانہ قد نہی عنہ الی مثل

عبد اللہ ابن مسعودؓ لعن کہتی تہی اون عورتونکو جو واسطی حسن کے تغیر دیتی تہین اون چیزونکو جو خلق الہی یعنی پیدایش الہی سی ہین

سو ایک عورت ظاہرا اسی قسم کے یا حمایت کار اونکی مثل ناصح صاحب ابن مسعودؓ پاس آئی کہنی لگی مجہی خبر پونہچی ہی کہ تم لعنت

کرتی ہو اسطرح اور اسطرح تب عبد اللہ ابن مسعودؓ نی کہا کہ کیا ہی مجہکو کہ نہ لعنت کرون اوسکو کہ لعنت اوسکو رسولؐ نی کے

اور اسکو کہ وہ ملعون ہو بیچ کتاب خدا کی یعنے کیون نہ لعنت کرون ملعونان خدا ورسولؐ کو تب عورت نی کہا کہ تحقیق پڑہا مینی

قرآن جو کہ بیچ دو نو دفتیو نکے ہی یعنے تمام قرآن مگر نہین پائی مینی اسمین وہ بات جو تم کہتے ہو ابن مسعود نی کہا کہ اگر تو

پڑھتی تو اوس حکم کو پاتی کیا نہین پڑہا تونی ما اتاکم الرسول الایہ یعنی جو دین تمہین رسول خدا لو اوسی یعنی جو حکم فرماوین
اوسپر عمل کرو اور جس چیز سے منع کرین پس باز رہو اوس سے تب کہا اوس عورت نی کہ ہان یہ آیت تو پڑہی ہی پس کہا
ابن مسعود نے کہ پیغمبر خدا نی منع فرمایا ہی اوس سے یعنے تغیر خلق خدا سے انتہی ہمارے ناصح صاحب اور اونکی احزاب کی مثال حمالۃ الحطب
کی سی ہی کہ جو اونکی حق مین پیغمبر خدا نے بموجب ارشاد پروردگار عالم فرماتی اور مومنین زبان پر لاتی یہ اوسی ہجو اور
بد کہا ؤ کے حضرت کی طرف نسبت دیتی چنانچہ علی بن برہان الدین شافعی بڑا محقق انکا انسان العیون مین لکہتا ہی فی
الدر المنثور انہا اتت رسول اللہ وہو جالس فی الملاء فقالت علام تہجونی قال واللہ ما ہجوتک او ما ہجاک الا اللہ
قالت رایتنی احمل حطبا او رایت فی جیدی حبلا من مسد وہذا ممن قالہ یوید بعض المفسرین ان الحطب عبارۃ عن
النمیمۃ یقال فلان یحطب علی ای ینم لانہا کانت تمشی بین الناس بالنمیمۃ وتعزی زوجہا وغیرہ بعداوتہ تبلغہم
عنہ احادیث لتحثہم بہا علی عداوتہ وان الحبل عبارۃ عن حبل من نار جہنم وعن عروۃ بن الزبیر مسد النار سلسلۃ من حدید
ذرعہا سبعون ذراعا واللہ اعلم اور ایک جگہ لکہتا ہی لما انزل اللہ سورۃ تبت یدا ابی لہب جاءت امراۃ ابی لہب
وہی ام جمیل واسمہا العوراء وقیل اسمہا اروی بنت حرب اخت ابی سفیان ابن حرب ولہا ولولۃ وفی یدہا فہر ای
بکسر الفاء وسکون الہاء حجر یملاء الکف فیہ طول تدق بہ فی الہاون الی النبی ومعہ ابو بکر فلما راہا قال یا رسول اللہ انہا
امراۃ بذیۃ ای تاتی بالفحش من القول فلو قمت لئلا توذیک فقال انہا لن ترانی فجاءت فقالت یا ابا بکر صاحبک
ہجانی وفی لفظ ما شان صاحبک ینشد فی الشعر قال لا وما یقول الشعر وفی لفظ لا ورب ہذا البیت ما ہجاک واللہ ما صاحبی
بشاعر قالت لہ انک عندی لمصدق وانصرفت انتہی موضع الحاجۃ جناب نصیحت مآب اور اونکی احزاب کو اپنی ماننی ہوئی
کسی کتاب پر بہی عمل اور نظر نہین معلوم ہوتی خلاصہ ترجمہ تمام اس کلام کا یہ ہی کہ حمالۃ الحطب زوجہ ابولہب کو بہی پیغمبر خدا نے
بموجب ارشاد پروردگار عالم جو کچہہ نفرین فرمائی تو وہ بہی مثل ناصح جیو خود فعل ایجاد رسول سمجہی اور حضرت سے لڑنیکو
موجود ہوئی اوسی طرح اہل حق جو بموجب حکم وارشاد خدا و رسول کرتے ہین یہ اوسکو ایجاد اہل حق سمجہتے ہین اور
لڑنیکو مستعد بہی علی بن برہان الدین شافعی کتاب مذکور مین لکہتا ہی بیچ حال بنی قینقاع کے اوس سے صاف
ظاہر ہی کہ یہودیون کے ساتہہ عبد اللہ ابن ابی سلول پر بہی لعنت فرمائی کہ بظاہر کلمہ گو تہا لیکن درحقیقت منافق
تہا تو گو کہ حکم احکام اہل اسلام کے اوسپر جاری تہی لیکن اوسپر بہی حضرت نی صاف لعنت فرمائی تو منافقین پر لعن مین
ادای سنت رسول ہی ذرا آنکہین کہولکی اس عبارت کو بہی کتاب مذکور مین ملاحظہ فرماوین لما نزلت بنو قینقاع
علی امر رسول اللہ امر ان یکتفوا فکتفوا فارادقتلہم فکلمہ فیہم عبد اللہ بن ابی بن سلول والح علیہ ای فقال یا محمد احسن
فی موالی فاعرض عنہ فادخل یدہ فی جیب درع رسول اللہ من خلفہ وتلک الدرع ہی ذات الفضول فقال لہ رسول اللہ
ویحک ارسلنی وغضب رسول اللہ حتی راوا لوجہہ سمرۃ لشدۃ غضبہ ثم قال ویحک ارسلنی فقال واللہ لا ارسلک حتی تحسن
فی موالی فانہم عزتی وانا امرء اخشی الدوائر فقال رسول اللہ خلوہم لعنہم اللہ ولعنہ معہم وترکہم من القتل وقال لہ
خذہم لا بارک اللہ لک فیہم وامر ان یجلوا من المدینۃ انتہی موضع الحاجۃ عبارت بہت صاف بہت صاف ہے تمام ترجمہ

ترجمہ کے کچھہ ضرورت نہین اہل مذاق کیفیت حاصل کر سکتی ہین ناصح صاحب جیسونکی یہی اتنا لکھدینا بس ہی کہ ناصح جیو
سمجھہ لین کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول ناصح جیو کی خلیفہ عادل کی طرح کلمہ گو تہا نماز روزہ سب کچھہ تہا لکن عدم ایمان
اور نفاق اور شقاق با رسول مقبول متحقق تو خاص بزبان آنحضرت مورد لعن ہوا انکا سو مومنین کو اسوہ ہی بار سول
رب العالمین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ الطیبین و لعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین ناصح جیو کو لازم ہی کہ انکا لعن بلعونین
خدا و رسول سے توبہ و انابۃ اختیار کرین اور دل سی تولی انکا ترک کرین اور سراً جہراً دشمنان و عدوان خدا و رسول
سی تبرا کرین کہ سنت ابراہیم عین دین و ملت محمدی ہی جو بہت دعوی رکہتی ہین حافظہ قرآنی کا دیکھین آیہ وما کان
استغفار ابراہیم لابیہ عن موعدۃ وعدہا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرء منہ ان ابراہیم لاواہ حلیم ناصح جیو اگر دعوی
رکہتی ہین عمل قرانی کا تو بموجب اپنی عقیدہ کی بغیر کسیطرح کی تاویل بیجا تاویل کے اونہین ضرور ہی گا کہ اونکی باپ چچا
بہی اگر عدو اہلبیت رسول ہون کہ درحقیقت عدو آل رسول عدو خدا ہی تو مثل ابراہیم تبرا کرین آیت کے معنے نہایت
صاف ہین دیکھہ لین ترجمہ قادری مین اور نقل علم اور رایت اور نقل تربت پر جو ناصح صاحب طعن و ملامت فرماتی ہین
اور فظاظت و غلاظت کو کام فرماتی ہین محض جہالت اونکی ہی اور علامت سوزش و التہاب قلب ہے ظاہرا انکو
حدیث لاعطین الرایۃ غدا الحدیث اسکی ملاحظہ سی یاد آتی ہی اور فرار بار بار اپنی اصحاب کبار کا دلمین کہٹکتا
ہی کہ آپ چاہتی ہین نام و نشان بہی رایۃ و علم کا نہ سنا جاوے اور نہ دکھائی دیوی ناصح صاحب نی آیہ یریدون لیطفئوا
نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون قرآن مین نہین دیکھی اونہین معلوم نہین کہ اونکی متوکل و ولی صاحب
یعنے جلال الدین السیوطی جسکو اولیا اور عادلین مین مثل ابن خطاب صاحب عادل کے لکھتا ہی جسکا اشارہ اودہر
بہی گذر چکا ہی اصل قبر مطہر جگر گوشہ رسول مقبول کو اوکہیڑنا اور نام و نشان مٹانا چاہتے تہی تو کیا ہوا کہ
یہ نقل تربت و علم کے مٹانی مین سعی فرماہین نہین جانتی کہ انکی کراہیت اور سعی اطفاء و انہدام انوار و بنیان دین سے
کیا ہو سکتا ہی جس حالت مین کہ اللہ جل جلالہ متم نور اور حافظ ہی ناصح صاحب بقول اپنی ہی کیا کرین کہ ڈہرسی بگڑی ہوئی
ہی اونکی خلیفہ عادل اور خلیفہ زادی اونکی یعنی عبد اللہ ابن عمر بہی رشک و حسرت رایۃ خیبر مین مرگئی یعنی مرتی دم تک یہ داغ
جگر پر لیگئے صحیح مسلم و مسند احمد حنبل وغیرہا مین تمام قصہ موجود ہے حذراً للطوالۃ خلاصہ اوسکا لکہا جاتا ہی کہ عبد اللہ ابن عمر
خود فرماتی ہین کہ تین باتین جو علی ابن ابیطالب کے لئے ہین اگر ایک بہی ہمارے لئے ہوتی تو بڑی نعمت تہی یعنے ایک تو تزویج
جناب سیدۃ النساء با جناب مولی ایک تعمیل آیہ نجوی کہ سوا علی کے کسی دوسرے شخص کو نہین میسر ہوئے ایک عطای رایت روز خیبر
کہ فرمایا پیغمبر خدا نی لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار غیر فرار سو ناصح صاحب علم کو دیکھہ
کر فضایل مولای مومنین اور فضایح اپنی حضرات فرار ہونیکے یاد کرتے ہین اور سوخت و کباب ہوکے غصہ فرماتے ہین اور
کچھہ بس تو نہین چلتا جہلا کر چاہتے ہین کہ نام و نشان علم و رایۃ کا نہ دکہلائی دیوی کہ اسطرح بہانہ شبیہ و تمثال کا اوڑا
دہوکے عوام کے بروے کار لاتی ہین ورنہ علم و رایۃ کے شبیہ و مثال کو خود ناصح صاحب کے کسے اہل علم مفسر و محدث نی کسے
جگہ ممنوع و محذور نہین کہا کیونکہ یہ شبیہ کیفیئی روح کے نہین نقل علم و رایۃ مثل تمثال بنات و اسپ ذی جناحین

الجواب

نہین ہی ناصح جیو شرماوین اور یاد کرین قصۂ بنات ام المومنین بلکہ تمثال آپ ذی جناحین کہ تفصیل اسکے سابق مشرح
لکہی گئی ہی اور اشارہ ساتہہ تنبیہ اس مقام کے بہی کردیا گیا ہی اور ہاتہہ کی یا موہنہ کے شبیہ جو ناصح صاحب لکہتے ہین اول تو
وہ اونکی دیہات مین ہوتی ہوگی کیونکہ ہر ماہر وفہیم ذی علم جانتا ہی کہ ہاتہہ کا اطلاق مطلقاً پنجہ ہی شانہ تک ہی سو کسے
شہر مین یہ شبیہ تو ہاتہہ کی نہ دیکہی سنی اور احیاناً مشابہ ساتہہ نشان پانچ انگلیون ہاتہہ کے کوئی علم ونشان دیکہہ
ناصح صاحب ششن و پنج مین پڑی ہین تو محض اونکا خلل دماغ ہی اور یہ خصوصیت کچھہ شیعیان اہل بیت طاہرہ ہی کی نہین
ہی بلکہ مخصوص اوس ہیئت کے علم خاص سنیونکی ہان ہوتی ہین شیعونکی ہان بیشتر برخلاف اسکی بلا مشابہت اس ہیئت وقطع
کے ہوتی ہین اور اگر احیاناً اوس قطع کا بہی ہووے تو کس شیعہ سی ناصح صاحب کو سند پہنچی کہ وہ بارادہ واقرار تمثال پنجہ قائل
ہو سند اوسکی لکہنی ضرور تہی بلکہ یحتمل کہ جہان قطعین علم وراتہ کی بسبب اختلاف روایات انواع واقسام کی اور طرح طرح کی ہوتے
ہین اوس شخص کی نزدیک یعنی جو کہ اوس قطع کا بناتا ہی وہی قطع متحقق ہو لیعنے وہ اسکو بقصد نقل علم وراتہ بناتا ہی کہ غیر ذی
روح ہی نہ بقصد نقل پنجہ دست کہ ذی روح ہی انما المرء علی ما نوی وانما الاعمال بالنیات اور یہ امر اتفاقی ہی کہ ہیئت
اوسکی مشابہ ہو پنجہ کے ناصح جیو نہین دیکہتے کہ بہتیری درخت پہول پہل پنجہ دست سی یا شکل انسان وغیرہ سی مشابہ ہوتی ہین
بلکہ ایک قسم کی گہانس ہے کہ جب اوسی پانی مین ڈالو تو وہ بہیگ کر کہل جاتی ہی اور ہیئت اوسکی پنجہ دست کی سی ہو جاتی
ہی اور جب پانی سے نکال لو تو خشک ہو کر مٹہی بندسی ہوے معلوم ہوتی ہی اور اسکو پنجہ مریم بہی کہتی ہین وقس علی ہذا بہتیری
پہول پہل ہین کہ تینکہ اور موہنہ وغیرہا کے بعینہا شکل ہوتی ہین کما لا یخفی علی الماہر الفطن تو اگر کوئی شخص اوس گہانس
یا پہول پہل کے نقل بناوے تو کوئی بہی تنسجا جاہل یا عالم اوسے ناقل کو مشرک وکافر نہین کہیگا اور نہ عند اللہ وہ شخص ماخوذ ہے
کیونکہ اللہ تعالی عالم ہی نیات کا خوب جانتا ہی کہ بقصد تمثال وشبیہ ذی روح ہی یا بقصد نقل برگ وثمر وشجر ہان اسمین
شک نہین کہ اگر کوئی شخص بقصد تمثال ذی روح بناتا ہی تو اوسی اہل حق ویسا ہی جانتی ہین جو کہ مرتکب اور پرستش
کنندہ کے لئی حکم خدا ورسول ہی اور علما ومجتہدین بقدر طاقت واستطاعت امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہمیشہ لائم اور
منذر ومفضح اوسکی اور ساعی ہین وعظ ونصیحت کے اور ماحی ہین منکرات کی لیکن یاد رہی کہ ناصح صاحب بیچارے نقل ذی روح
تک ہی دم نہین مار سکتی کیونکہ مرتب مصرحہ حالات بنات جناب ام المومنین دیکہکر تو جیسا کچھہ ناصح چپ ہونگے وہ تو ہونگے
مگر جو رانوان کید اپنی پیر عزیز کا اونکی تحفہ مین بہے ذرا دیکہین اور زیادہ تر شرماوین اور گریبان مین موہنہ ڈالین کہ خاص
تحریر اونکی فاضل تحریر کی ہے ذکر حدیث بنات عائشہ مین کہ تصویرہا تمام از جناب پیغمبر خدا نیز بنا برافادۂ حکمتی منقول شدہ
انتہی ناصح صاحب تو کیا غریب جواب ہی کو پونہچین گے لیکن اونکی پیر عزیز با تمیز ہوتی تو پوچہا جاتا کہ مخدوما اول تو حدیث
بنات عائشہ مین تصویرہا تمام کجا دوسرے وہ حکمت کونسی ہی کہ فی البطن العزیز ہی اوسکی تصریح نہ فرمائی تیسرے باوصف
منقول شدن تصویرہا تمام کے صرف ایک جزو جزو تصویر لیعنے صرف ایک لکڑی ہاتہہ پر اتنی کچہہ ہاتہہ پاؤن مارنی یعنی چہ
ہیہات ہیہات افسوس بلکہ صد ہزار افسوس لعبہ بازی وتمثال سازی بنات عمرو بکر کے لئی تو وہ کچھہ ہٹہ بازیان اور
حکمت نمائیان اور حیل سازیان اور رسول مقبول وجگر گوشہ رسول مقبول کے نقل علم وراتہ مین کہ غیر ذی روح کے ہی کچہہ

کچھہ سخن پردازیان حال آنکہ خود مشکوۃ مین ہی ابن عباس سے بموجب تصریح بخاری اور مسلم دونونکی کہ فاصنع الشجر و
مالا روح فیہ یعنی پس بنا صورت درختونکی اور اون چیزونکی کہ نہین روح اونمین اور شرح مشارق الانوار مین ہے ہکذا یجوز
فی تصویر لا روح مثل الاشجار ونحوہا الحاصل کہ رخصت دی گئی ہے بیچ تصویر غیر ذی روح کی مانند اشجار کے اور امثال اسکے
یعنے مانند در دیوار علم صریح وغیرہ کی کہ غیر ذی روح ہین بلکہ ان سب سی بڑہ کو ناصح جیو کے بہتیری علما و مجتہدین خاص
ذی روح حیوان و انسان تک کے تصویر کو جایز اور حلال لکہتی ہین چنانچہ فضل بن روزبہان کتاب ابطال الباطل
مین لکہتا ہی ولا حرمۃ فی عمل اللعبۃ علی ہیئۃ الخیل یعنے نہین حرمت بیچ عمل کہلونیکے اوپر صورت گہوڑونکے سب جانتی ہین کہ علما
حصہ براق وغیرہ کے تمثال کے بہی ممانعت اور وعظ و نصیحت بقدر استطاعت کرتے ہین لیکن ناصح صاحب و اخراب ناصح
صاحب جمیع تصاویر تمثال ہیئت حیوانات کو بہی خصوص ذو الجناح کو ممانعت کرنیمین اتباع جماعت مجتہدین سنت جماعت
علی الخصوص تبعیت جناب مجتہدہ صدیقہ سی باہر ہو جاوینگی شیخ عبد الحق دہلوی شرح مشکوۃ مین لکہتا ہی کہ در تصویر نباتات
رخصتی ہست اور ابن حجر فتح الباری مین کہ شرح ہی صحیح بخاری کی لکہتا ہی و فی الحدیث دلیل علی تحریم التصویر و حمل بعضہم
الوعید علی من کان فی ذلک الزمان لقرب العہد بعبدۃ الاوثان و اما الآن فلا یعنی اور بیچ حدیث کے دلیل ہے اوپر
تحریم تصویر کے اور حمل کیا ہی بعضون نی وعید اوپر اوس شخص کے کہ تہا اوس زمانہ مین بسبب نزدیکی زمانہ کی بت پرستون
سے اور لیکن اب پس نہین حرام ناصح جیو کو بت پرستی کی نسبت دیتی ہوئی تابعان مولا مومنین کے لئی شرم نہ آئی
جنکی مولی اور امام نی بموجب خود اونکی ہانکے احادیث صحاح کے ماں کی پیٹ مین سی بت کو سجدہ نکرنے دیا وقت تولد کعبہ
مین جگہہ پائی بعد تولد خاک بتونکے اپنیا پانیکو نہ لگانی دی کرم اللہ وجہہ آجتک ناصح جیو اسی لئی کہتے ہین اور اپنی
خلیفاؤن اور مولاؤن کے ناصح جیو فرمادین کہ سالہا سال بت پرستی مین گذاری باوصف دعوی اسلام پہر بہی
بعضے تو مرتے دم تک بت گلی مین ڈالے ہوئی مری اور بعضے دلمین محبت اصنام کی لیگئے کہ آل رسول سے برگشتہ
رہی اور بعض کے محبت صنم پرستی باوصف اظہار اسلام بہی خود اونکی کتب معتبرہ و صحاح سی ہویدا ہوگئی علی الخصوص
بڑی عادل خلیفہ اونکی عمر صاحب کہ بموجب تصریح علی بن برہان الدین محدث شافعی ظاہر ہی کہ پیغمبر خدا نی ان صاحب
کو واسطی محو کرنے تصویرونکی روز فتح مکہ حکم فرمایا سو اونہون نی تصویرین ابراہیم و اسمعیل اور مریم اور ملائکہ کے
نہ محو کین چنانچہ بعد تمام حال کے صفحہ لکہا ہی کہ ان عمر ترک مع صورۃ ابراہیم صورۃ اسمعیل و مریم و صور الملائکۃ باوجود
پیغمبر خدا نی حکم موکد فرمایا ہوا تہا چنانچہ اوسی مقام سی واضح ہی کہ آنحضرت نی تنبیہ بہی میان عمر کو فرمائی کہ صاحب
محدث مذکور لکہتا ہی کہ فقال یا عمر الام ترک ان لا تترک فیہا الحدیث یعنے ای عمر ایا نہین حکم کیا تہا مینے تجہکو یہ کہ
نہ چہوڑیو اسمین کوئی تصویر اور در باب نقل قبر جو روضہ منورہ سبط رسول اللہ جگر گوشہ بتول عذرا کو جعلی فرمائی طرح
طرح کے جعل سازیکو کام فرماتی ہین اور جعل ساز قبر دن شیخین کو چہپاتی ہین ناصح جیو ذرا دلائل الخیرات کو دیکہے تو مع
کہ پانچون وقت بعد نماز وظیفہ فضلا و عرفا خدام و الا مقام مین رہتی ہی ہر شخص دیکہہ سکتا ہی کہ نقل مزار جناب
سید ابرار بلکہ اور دو قبرین دونو شیخ نزار صاحبون ناصح صاحب کے موجود ہین آنکہو لسی لگانی جاتی ہین اور یہہ عبارۃ

نقل ہر قبر کی لکھی ہی جو شخص چاہی دیکھہ لے ہذہ صفۃ الروضۃ المبارکۃ التی دفن فیہا رسول اللہ وصاحباہ ابوبکر
وعمر اور نقل شبیہ نعلین قدم مبارک آنحضرت روضۃ الاحباب وغیرہ مین موجود ہی علاوہ اسکی حال نقل قبر معہ اجازت تقبیل
اپنی کتب معتبرہ مثل مطالب المومنین وفتاوای عالمگیری وخزانۃ الروایۃ وغیرہا مین دیکہین اور شرح اوین صاف
لکہاہی لاباس بتقبیل قبر والدیہ لان رجلا جاء الی النبی فقال یا رسول اللہ انی حلفت ان اقبل عتبۃ باب الجنۃ وجبہۃ
حور العین فامر ان یقبل رجل الام وجبہۃ الاب قال یا رسول اللہ ان لم یکن ابوای حیین فقال قبل قبرہما قال فان لم
اعرف قبرہما قال خط خطین وانوان احدہما قبر الام والاخر قبر الاب یعنے نہین عذاب سا ہتہ بوسہ دینی قبر ماباپ کی اسواسطے
کہ ایک شخص آیا خدمت مین پیغمبرؐ کے پس کہا کہ یا رسول اللہ تحقیق مینی قسم کہائی ہی یہ کہ مین بوسہ دون پایہ باب
جنت کو اور پیشانیکو حورعین کے پس حکم کیا پیغمبر خداؐ نے یہ کہ بوسہ دیوی پانون کو ماکی اور پیشانیکو باپ کی او
عرض کیے یا رسول اللہ اگر نہون ماباپ میری زندہ پس فرمایا کہ بوسہ دی تو قبر کو اون دونونکے اوسنے کہا
پس اگر نہ پہچانتا ہون مین قبر دونونکے فرمایا دو خط کہنچ یعنے دونو قبرونکے دو نقلین خط سی کہنچ لی اور نیت کر
کہ تحقیق ایک اون دونونکے قبر ماکے ہی اور دوسری قبر باپ کے تو صریح ظاہر ہی کہ حدیث مذکورسی نقل کرنے قبر کے بموجب
ارشاد مخبر صادقؐ بلکہ بوسہ دینا مثل اصل کی حتی کہ خلاص ہونا حلف سی حاصل ہوتا ہی پہر ایسے فعل کو نسبت
بہ شرک وکفر دینی محض داد ہی ہی کفر ونفاق کے اور جدال وشقاق بارسولؐ مقبول ہی اور داخل ہونا ہی
نیچی مضمون آیہ ومن یشاقق اللہ ورسولہ کی علاوہ اسکی ناصح جیہ احادیث ماثورہ اور اپنی محدثین ومحققین کے اعمال
وافعال درباب نقل قبور وتمثال نعل شریف وحجرہ وقبور مواہب لدنیہ اور فجر منیر اور کتاب الاکتفا وفتح المتعال
وشفای قاضی عیاض وغیرہا ملاحظہ فرماوین اور شرماوین اور ایمان واعتقاد درست کرین ہم نقل عبارت کتاب
صیانۃ العوام واسطی انکشاف اس مرام کے اونکی صفرا شکنے کے لئی لکہہ دیتی ہین کہ اونہین جیسی منکر معجزات وبرکات
سرور کائنات کے جواب مین اونہین کے محقق واعظ مسجد جامع مولوی فرید الدین نی یہ کتاب لکہی ہی عبارت اوسکی
صاف اردو ہی کہ اخیر ورق مین بعد بیان احادیث ثبوت نقش قدم کی تنبیہ کر کے لکہتے ہین لازم ہی کہ ناصح
جیو متنبہ ہوین وہی ہذہ تنبیہ تعجب ہی منکر بہادر سی کہ عظمت اور فضایل ومدایح اور آثار برکات تمثال نعل مبارک
اور روضہ مبارکہ اور قبر مقدس حضرتؐ بلکہ صفات قبور مقدسہ بعض بعض اور خلفای راشدین کے جو جو کتب محدثین
مین بہری پڑی ہین منکر نے نظر سے نہین گذرین یا تجاہل منظور ہے ہم اگر تہوڑی تفصیل بہی انکی لکہین تو کتاب
طویل بڑی ساری مرتب ہو اسلئی ہم مختصراً اشارہ کر دیتی ہین جس طالب حق کو تفصیل دیکہنے منظور ہو تو تمثال
نعل کا حال خاص مواہب لدنیہ عبولہ منکر اور فتح المتعال وغیرہا کتب مبسوطہ مین دیکہے اور زیادہ تفصیل وتصریح
جمیع امور مصرحہ تمثالہای مرقومہ بتشریح اسامی محدثین سلف وخلف جنہون نے خاص صور قباب قبور مقدسہ بنائین کتاب
فجر منیر شیخ تاج الدین فاکہانی اور تالیفات محدثین جلیل القدر مثل عثمان بن بسطاس واسحق بن عیسے وحافظ بن
زبالہ وحافظ زبیر وحافظ یحیے اور طاہر بن یحیی وابن فراس اور شیخ ومحدث سمہودی مین ملاحظہ کری کہ ان سب نے نقول

قبور مقدسہ بنائیں اور ابو زید بن شیبہ و مشہور حافظ یحیی وابن زبالہ وابن عساکر و مراعی وغیرہم نے صورت حجرہ شریفہ

بنائی المختصر کہ شیخ مرقوم قصد لکہتے ہین ومن فوائد ذلک الخ کہ نقل عبارت ضرور ہے الحاجت نظر بر تنبیہ منکر لکہی جاتی

ہی ومن فوائد ذلک ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارة الروضة ولیشاہدہ مشتاقاً ویلثمہ ویزداد فیہ حباً

وشوقاً وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا من الاکرام والاحترام للمنوب عنہ وذکروا لہ خواص برکات وقد جربت

وقالوا فیہ اشعاراً کثیرة والفوا فی صورتہ ورووا بالاسانید انتہی علاوہ اسکی کتاب الاکتفا فی مغازی المصطفے والثلاثة

الخلفا اور کتاب نتیجة الحب الصمیم اور کتاب خدمة نعل القدم المحمدی اور فتح المتعال المسانی مین جسکے خاتمہ مین بکمال

بسط وتفصیل تحقیقات وثبوت تعظیم وتکریم وتبرک وتقبیل یعنی چومنا مثال نعل مکرم کا مثل سائر آثار علیہ صحابہ وتابعین

وائمہ وحفاظ محدثین وفقہاء عظام سے باسناد جیدہ ہی اور رد وسواس منکر جیسے حضرات کا بہی موجود ہی اور تفصیل صدہا

محدثین واحادیث صحیحہ کے مرقوم ہی ملاحظہ کرنے چاہئین اور جو منکر کو یا اور کسی شایق کو تیسر انکا متعسر ہو تو تالیفات

جناب فاضل اجل عارف اکمل نخبة الدوران مولوی حسن الزمان صاحب دام افاضاتہم سیما بحث قدم شریف احمدی مین دیکہکر مستفید

اور مستفیض ہونا چاہئی کہ ایک جگہہ بشتر مجتمع مین منکر کو لازم ہی کہ اور کچہہ نہین تو مواہب لدنیہ ہی مقبولہ مین تو دیکہکی شرما دین

کہ کس تفصیل سے شرح موجود ہی کہ جن لوگو نکو اصل نعل شریف نہین میسر ہوا ہی اونہون نی نقل نعل بنائی اور اسناد جیدہ ایسی

موجود ہین یہی صاحب مواہب لدنیہ بیچ مدح مثال نعل مبارک اور بیان فواید اور روایتون مین اوسکی جو تفصیل لکہی

ہین لازم ہی کہ منکر جیوہ دیکہین یہہ مختصر مقصود الاختصار گنجایش زیادہ تفصیل ونقل کے نہین رکہتا صرف مختصر اتنا اشارہ

کافی ہی کہ دیکہلین مواہب مین موجود ہی کہ جو شخص مثال نعل مبارک رسول اپنی پاس رکہی تو امان ہی اوسکو بغی بغاوت سے

اور حرز ہی شیطان مارد سی اور عین حاسد سے اور بہت اقوال نظم ونثر محدثین واکابر امت کے مدح مثال مین جو نقل کئے

ایک انمین سے یہہ ہی یا شبیہ نعل المصطفی روحی الفداء الخ قاضی عیاض وغیرہ محققین نے حالات مثال اوس نعل مبارک جو

حضرت عائشہ صدیقہ کی پاس اور پہر اونکی بہن ام کلثوم کے پاس تہے یا محمد بن جعفر ہاشمی کے پاس تہی جو لکہتے ہین منکر نے نہین

دیکہی ای عزیز مثال نعل کے تعظیم وتبرک سی عبرت پکڑ انتہی کلامہ **تنبیہ** ان ناصح جیو کو لازم ہی کہ شرما دین اور کہین نام بہی

طعن کا نقل بیچ جگر گوشہ رسول مقبول کی کبہی زبان پر نہ لادین اور گذشتہ وپیوستہ کے اعمال سیئہ بدکلامی وطعن وتشنیع سے

توبہ نصوحا عمل مین لادین اور ناصح صاحب جو مرثیہ گوئی اور مرثیہ خوانی اور گریہ وبکا اور سر یا سینہ پر ہاتہ مارنے

کسی اہل درد مبتلا کے غم والم جگر گوشہ رسول مقبول مین طعن کرتے ہین اور بہانہ اشعار منع فرماتی ہین اور مخطوط بلاغت

مین محض جہالت اور سراسر نادانی اونکی ہی اور نادفیت اپنی کتب حدیث سے یا اثر شدت عداوت جگر گوشگان حضرت

خاتم الرسالة ہی اللہم احفظنا بحرمة محمد والہ صلوة اللہ وسلامہ علیہم اجمعین انبیای سلف مین جناب حضرت ابو البشر

آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہ السلام وغیرہ اور سلف وخلف کے جو مرثیہ کہی ہوئی ہین اور گریہ وبکا وجزع وفزع یہانتک

کہ روتے روتے آنکہین سفید ہو جانی حضرت یعقوب پیغمبر کے کہ قرآن ایزد منان جسکے گواہی دیتا ہی قولہ تعالی قال یا

اسفا وابیضت عیناہ من الحزن وہو کظیم اور گریہ وبکای حضرت یوسف پیغمبر کا زندان مین بیچ مفارقت

اقارب واحباب کے کیا قبر پر والدۂ ماجدہ کے کہ کتب تفاسیر وحدیث وسیر خاصہ وعامہ سی تفصیل اوسکی ہویدا ہی پر واقف
دماہر پر کالشمس فی وسط السماء روشن وآشکار ہی اگر تفصیل ہر ایک کی مقولات وحالات کی لکھی جاوی تو موجب تطویل
ہی اسلئی خاص جناب پیغمبر خدا خاتم الانبیا اور ائمہ ہدی اور امہات مومنین اور صحابہ تابعین کے حالات جو کہ ہر ایک ناصح جیو کے
نزدیک بہی صدیق وصدیقہ اور بہشتی مسلم ومعروف ہین مختصر الطریق نمونہ لکہدئی جاتی ہین کہ راست بازی اور سخن پرداز
ناصح جیو کی خورد وکلان پر ہویدا ہو جاوی اول تو ناصح جیو سیر کا ذرا دل مین وقایع سال ششم مولد پیغمبر خدا مین دیکہین
کہ مقام ابوا مین کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی واقع ہی جناب والدۂ ماجدہ رسول مقبول آنی وفات پائی اور مقام مذکور مین
مدفون ہوئین سو زمان حدیبیہ مین یعنی سال ششم ہجرت کی قریب چون برس بعد وفات کی جب حضرت اس جگہہ پونہچی تو بحکم
پروردگار عالم زیارت کی اور قبر درست کی اور بمقتضای رحمت وشفقت اور یاد مہر مادر بہت روئے اور سب اصحاب جو ساتہہ تہی کہ
ناصح جیو کے نزدیک کلہم اجمعون بحیثیت اصحاب شجرہ ساری کی ساری اہل بہشت کہا چاہیے خوب روئے اور بہی مشکوٰۃ مین
صحیح مسلم سی حدیث ابو ہریرہ ہی زار النبی قبر امہ فبکی وابکی من حولہ الحدیث یعنے زیارت کی پیغمبر خدا آنی قبر ماں اپنی کے بس روئی اور
رولایا ہر کسیکو جو گرد حضرت کی تہا تا آخرہ یہ تو حال دیکہین ناصح جیو خاص رونی اور رولانی ذات بابرکات سرور کائنات
کا اتنی مدت بعد وفات والدۂ ماجدہ کی کہ کتنی مدت بعد حضرت قبر پر روئی اور پہر خیال کرین کہ اصحاب کو کتنا رولایا
اور پہر خیال کرین کہ حدیبیہ مین خلفای ثلثہ بہشتیے ناصح صاحب کے اونہین موجود تہی وہ بہی روی یا نہین اور جو اونکی ہونیکا
انکار کرین تو بیعت رضوان سی ہاتہہ اٹہاوین پہر دیکہین حال رونیکا حضرت کی وفات ابراہیم صاحبزادہ پر اور عثمان بن مظعون
اور زوجہ عثمان بن عفان اور حمزہ وجعفر وغیرہم کے مرنے مین اپنی کتب صحاح سی مشکوٰۃ مین کہ کچہہ کچہہ قریب لکہا بہی جائیگا
بلاحظہ فرماکے شرماوین اور دیکہین کہ قسطلانی شارح صحیح بخاری شرح حدیث انس بن مالک مین کہ محتوی گریہ وبکا وفریاد
وکلمات یا ابتاہ وغیرہا مراتب زبانی جناب سیدۃ النساء یعنی حال وفات سید کائنات کی ہی کیا لکہتا ہی بلکہ لکہتا ہی کہ اس
حدیث کو ابن ماجہ نی جنایز مین لکہا ہی اور غور کرین ناصح جیو کہ حدیث مذکور اونکی خاص صحیح بخاری کی ہی بالجملہ شارح
مذکور بعد کلام طویل کے بعض بعض اشعار مرثیہ بہی لکہتا ہی چنانچہ جناب سیدہ کی زبانی ہی اغبرت آفاق السماء وکورت
شمس النہار واظلم العصران والارض من بعد النبی کئیبۃ اسفا علیہ کثیرۃ الرجفان فلتبکہ شرق البلاد وغربہا ولتبکہ
مصر وکل یمان اور بہی شارح مذکور ابو ذویب الہذلی سی کتنی اور اشعار لکہتا ہی کہ ہاتف غیبی مرثیہ مین اشعار مرقومہ
کے ندا دیتا تہا علاوہ اسکی ارشاد جناب سیدۂ دوجہان طلبۂ کافیہ خوان تک جانتے ہین کہ ملا جامی وغیرہ شراح لکہتی
ہین صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا ماذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
علاوہ اسکی جناب سیدہ فرماتی ہین اذا اشتد شوقی زرت قبرک باکیا انوح واشکو ما ارک مجاوبی فیا ساکن البطحا
علمتنی البکاء وذکرک انسانی جمیع المصائب فان کنت عنی فی التراب مغیبا فما کنت عن قلب الحزین بغائب اور علی
بن برہان الدین شافعی کتاب انسان العیون مین لکہتا ہی لما قتل عبد اللہ بن زبیر ارتجت مکہ بالبکاء اور جناب ام المومنین
جناب صدیقہ ناصح صاحب کے اشعار ومضامین مرثیہ جو پیغمبر خدا کے شان مین ہین سو تو ہین لیکن خاص اپنی بہائی عبد الرحمن کے

کی قبر پر بعد مدت از وفات جو مرثیہ خوانی کی ہی اور ہین فرمائی ہین جامع الاصول مین بیچ حرف میم کے ملاحظہ فرماوین کہ ابن
ابی ملیکہ سی حدیث ہی صحیح ترمذی مین کی کہ صحاح ستہ مین سے ہی قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وہو موضع فحمل الی مکۃ
فدفن بہا فلما قدمت عائشۃ اتت قبرہ وجعلت تقول وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ من الدہر حتی قیل لن یتصدعا فلما تفرقنا
کانی ومالکا لطول افتراق لم نبت معاً ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک ما زرتک
اخرجہ الترمذی الحاصل کہ عبد الرحمن ابن ابی بکر موضع حبشی مین کہ قریب مکہ معظمہ کے ہی مرگئی تہی سو میت مکہ مین اوٹہالائے
گئی چنانچہ بعد عرصہ کے جب ام المومنین حجکو آئین تو قبر پر بہائی کی گئین اور یہ اشعار مرقومہ مرثیہ کی پڑہی جنکی معنے
یہ ہین کہ ہم بہی مانند دو ہمنشینون جذیمہ کی کہ ایک بادشاہ تہا کہ کبہی جدا نہوتی تہی آپس مین زمانہ درازسی یہان تک
کہ کہا گیا کہ ہرگز جدا نہونگی پس جب جدا ہوئی ہم تو گویا مین اور مالک بسبب درازی مفارقت کے ایسی ہین کہ نہین گذری
ایک شب اکہٹی پہر کہا عائشہ نی قسم ہی خدا کی اگر حاضر ہوتی مین تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہ کہ تو مرا تہا اور
اگر موجود ہوتے مین تیری پاس یعنے وقت موت تو نہ زیارت کرتی مین اب قبر پر روایت کی یہ ترمذی نی تنبیہ
حدیث کی نقل سے کئی فائدہ ہین اول تو مرثیہ خوانی جناب ام المومنین صدیقہ ناصح صاحب کی اتنی مدت بعد قبر پر دوسرے
بعد ایک مدت دراز کے موت سی قبر پر آنا اور ہین فرمانا تیسرے اجتہاد جناب مجتہدہ کا مقابلہ مین ارشاد جناب پیغمبر خدا کے
کہ ابو ہریرہ سے حدیث ہی بموجب مذاق ناصح صاحب صحاح ناصح صاحب مین لعن اللہ زوارات القبور یعنی فرمایا پیغمبر خدا
نی کہ لعنت کرتا ہی خدا تعالی عورتون زیارت کرنیوالیونکو قبرونکی اور اگر احیاناً وہ فرماوین کہ اسکی مان جائی بہائی
کی قبر تہی نامحرم کی نہین تہی تو قطع نظر عموم حدیث او احتجاج اونکی بہ مامن عام الا وقد خص قبور اغیار موجودہ مقابر
وہان جان اور دامن گیر مجتہدہ و مقلدین موجود اور قطع نظر اسکے یہی کلام خاص مجتہدہ یعنے لو ما شہدتک ما زرتک
گلو گیر مقلدین بالا تر ہے کیونکہ شراح و مترجمین حضرات خود توجیہ اس قول کے فرماتی ہین کہ مراد اور غایت قول مذکور سے
یہ ہی کہ آنحضرت نی لعنت کی ہی عورات زائرات قبور کو اسلئی جناب ممدوحہ نی فرمایا کہ ازبسکہ تجہی مرتے ہوئی نہ دیکہا
اسلئی زیارت تیری قبر کے کی تا قایم مقام ملاقات کی ہو تو صریح واضح ہی کہ جناب جاریہ نفس رسول نی اس جگہ بہی اجتہاد
کو کام فرمایا چوتہی مرثیہ غیر کا اپنی طرف منسوب کرنا کیونکہ ماہرین تواریخ و سیر پر ہویدا ہی کہ اشعار مذکورہ درحقیقت
تمیم یا متمم بن نویرہ کے ہین کہ اپنی بہائی مالک بن نویرہ کی شہید ہونی پر کہی تہی جسکو خالد بن ولید نی باشارہ صداقت
پناہ بہانہ عدم ادای زکوۃ کی قتل کیا تہا اور نفس الامر مین وہان بہی عداوت تہی بسبب مودت اہلبیت طاہرہ ع کی اور انکار
خلافت مغصوبہ کے یا اگر یہ کہا جاوے کہ نقلاً جناب ممدوحہ نی بسبب حسب حال ہونیکے پڑہی تو بہی جواز مرثیہ غیر بہی اپنی محبوب
پر بموجب اجتہاد مجتہدہ ہویدا ہی خود ابن جوزی کتاب تلبیس ابلیس مین صوفیہ اور ناصح جیسے جیسونکو لکہتا ہی یقولون لا یبکی
علی ہالک ومن بکی علی ہالک خرج عن طریقۃ اہل المعارف قال ابن عقیل وہذہ دعوی ترد علی الشرع وہی حدیث خرافۃ
وتخرج عن العادۃ والطباع وانحراف عن المزاج المعتدل فینبغی ان یطلب لہا العلاج بالادویۃ المعتدلۃ للمزاج ان اللہ
تعالی اخبر عن نبی کریم فقال وابیضت عیناہ من الحزن وہو کظیم وقال یا اسفی علی یوسف وبکی رسول اللہ عند موت ولدہ

وقال ان العین لتدمع قال واکرباہ وقالت فاطمۃ ع واابتاہ فلم ینکر وسمع عمر متمما اخا مالک بن نویرہ یندب اخاہ
ویقول شعرا فقال عمر لیتنی کنت اقول الشعر فاندب اخی زیدا فقال متمم لو مات اخی کما مات اخوک ما رثیتہ فقال عمر ما عزانی
احد باخی کمثل تعزیتک وکل ماخوذ بالبلاء فلا بد ان یتصدع فالمطالب بما یخرج عن الشرایع ومنبوع عن الطبایع جاہل بطالب
بجہل الحاصل کہ ابن جوزی سرگروہ حضرات سنت جماعت لکہتا ہی کہ صوفیہ وغیرہ احزاب اونکی کہتی ہین کہ نہین رونا چاہیے
موتی کی لئی ملکہ جو شخص روی اوسپر تو طریقہ اہل عرفان سی خارج ہوتا ہی ابن عقیل کہتا ہی یہ دعوی باطل ہے اور رد
ہی شرع شریف پر اور بات ہی خرافات کی اور خلاف عادات کی اور طبایع کے یعنے طبایع انسانیت اور آدمیت سے باہر
اور صاف انحرف ہی مزاج معتدل سے یعنے خبط ہی تو چاہیے کہ اسیونکی علاج کیا جاوے ساتہہ دواؤن معتدلہ کے (مولف
کہتا ہی کہ اس خبط کے لئے قول سعدی شیرازی کافی ووافی ہی دیگر ہیچ چون مخبط شد اعتدال مزاج ؞ نہ عزیمت اثر کند
نہ علاج الا افضال ہدایت الہی رکار ہی ہویدی من یشاء) کیونکہ تحقیق پروردگار عالم خبر دیتا ہی نبی بزرگ سی کہ
فرماتا ہی سفید ہو گئین آنکہین اوسکی یعنے حضرت یعقوب ع کے غم سے یعنے حضرت یوسف ع کی غم سے اور وہ کہاتی تہی غصہ
اور غمگین تہے اور کہتے تہی ای افسوس اوپر یوسف ع کی اور روی پیغمبر خدا ص نزدیک وفات صاحبزادہ اپنی یعنی ابراہیم رض کے
اور فرمایا کہ تحقیق آنکہہ آنسو برساتی ہے اور قلب جلتا ہی اور کہا واکرباہ اور کہا فاطمہ ع نی واابتاہ پس کوئی انکار
اسکا نہین کرسکتا یعنے احادیث صحاح مین سے ہین اور سنا عمر نے متمم بن مالک بن نویرہ کی بہائیکو کہ روتا تہا نوحہ کرتا تہا اپنے
بہائی کے لئے اور شعر کہتا تہا پس کہا عمر نے کہ کاش مین بہی شعر کہتا ہوتا تو ندبہ کرتا اپنی بہائی زید پر تب متمم نے
کہا کہ اگر میرا بہائی اسطرح مرتا جیسے کہ تیرا بہائی مرا تو نہ مرثیہ پڑہتا مین اپنی بہائی پر یعنے صاف اشارہ اس سے یہہ ہے
کہ میرا بہائی مظلوم ناحق مارا گیا پس کہا عمر نے کہ نہین صبر وشکیبائی دی مجہکو کسینے میری بہائی کے لئی مثل صبر و
شکیبائی دینی تیری کی بالجملہ یہ تمام باتین ماخوذ مین ساتہہ بلا کے پس ضرور ہی کہ متصدع ہو پس مطالب ساتہہ اسکے
کہ رونا خارج کرتا ہی شرایع سے بعید ہی طبایع سے بلکہ جاہل ہے مطالبہ کرتا ہی ساتہہ جہل کے علاوہ اسکی پیر عزیز
ناصح صاحب جواب طعن عثمانی مین بیچ باب مطاعن تحفہ کے خود لکہتے ہین روی عن عبد اللہ بن حسن وقد ذکر عندہ قتل
عثمان فبکی حتی بل لحیتہ یعنے عبد اللہ بن حسن مثنی بن امام حسن ع سے روایت کی گئی ہی کہ قتل عثمان اوسکی آگی ذکر کیا گیا پس
اتنا روئی کہ ڈاڑہی تر ہو گئی اور کنز الاعمال بتویب جمع الجوامع سیوطی مین ہی عن عایشہ قالت کان ابو بکر اذا
ذکر یوم احد بکی یعنی ام المومنین صدیقہ ناصح صاحب فرماتی ہین کہ ابو بکر کا یہ حال تہا کہ جب ذکر یوم احد ہوتا تہا
تو روتا تہا سو ظاہر حال اور تحریر سب شراح ومترجمین سے تو یہ بات ہویدا ہی کہ شہدای احد مثل حمزہ وغیرہ اور شہادت
دندان مبارک جناب خاتم الرسالۃ ص کے تذکر صدمات وصعوبات سے روتی ہون اور جو ناصح صاحب اسکو نہ مانین اور رنج اٹہانیکے
تو چونکہ رونا تو بیشک شہادت جناب صدیقہ سی ثابت ومتحقق تو پہر سبب رونیکا بجز فرار عن الزحاف اور کچہہ نہین نکال سکین گے
یعنے اپنی اور اپنی بہائی بندونکی بہاگنی کے مصیبت گویا یاد کرکے روتی ہونگی غرض بہرکیف رونا مصیبت یاد کرکے ہر طرح
ثابت ومتحقق وما مقصودنا ومطلوبنا ہہنا الا ہذا علاوہ اسکی مطالب المومنین سیر کبیر مین خود ناصح جیو کے ہان ہے

ہی ان رسول اللہ مر ببنی اسد وہم یبکون قتلاہم یوم احد فقال لکن حمزۃ لا بواکی لہ قالت فنسا فخرجنا حتی اتینا رسول اللہ وندبنا حمزۃ ورسول اللہ فی البیت حتی سمعنا تسبیحہ فارسل الینا قد اصبتم وقد احسنتم قال الشرخسی انما قال ذلک لان حمزۃ کان سید الشہدا یومئذ ولکنہ کان غریبا فرثاہ رسول اللہ حتی نام ومن ذلک جری الرسم بالمدینۃ اذا مات احد یبکون بالبکاء بحمزۃ الحاصل کہ بعد جدال وقتال روز احد قوم بنی اسد اپنی مقتولون پر روتی تہی اور حمزہ عم رسول کے ہان کوئی رونیوالا نہ تہا آنحضرت نے اپنی زبان مبارک سی ارشاد کیا کہ میری چچا کے ہان رونیوالیان نہین سو وہ سب عورتین آئین اور حضرت حمزہ رض پر خوب گریہ و بکا کیا اور پیغمبر خدا گہر مین تہی چنانچہ وہ عورتین کہتی ہین کہ ہم تسبیح پیغمبر خدا سنتے تہی یعنی اتنی قریب گہر تہی کہ یہ حضرت کے تسبیح سنتی تہین اور حضرت آواز انکی رونیکی سنتی تہی سو آپنی فرمایا بہیجا کہ نصیب زدہ ہوئین تم اور تحقیق احسان کیا تمنی نیکی کے تمنی چنانچہ مقتدائے ناصح صاحب یعنی شرخسی لکہتا ہی کہ نہین فرمایا پیغمبر خدا نے یہ کلمہ مگر اسلئی کہ اوس روز حمزہ رض سید الشہدا تہی لیکن حمزہ غریب تہے پس روئی پیغمبر خدا اور ستایش کے یعنے مرثیہ کہا علاوہ اسکے مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس تحقیق لغت رثی مین لکہتا ہی رثیت المیت رثیا بالفتح ورثاء ورثایۃ بکسرہما ومرثاۃ ومرثیۃ مخففہ وہو نادر وفی الحدیث رثی النبی سعد بن خولہ الحدیث یعنے مرثیہ فرمایا رسولخدا نے سعد بن خولہ کا روئی سعد پر اور کتاب مغازی مین ہے کہ سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل انصار نے جب دربارہ حضرت حمزہ رض ارشاد پیغمبر خدا سنا تو اپنی بیبیونکو حضرت کی ہان بہیجدیا کہ حضرت حمزہ رض پر روئین اور اسی سبب سے رسم جاری ہوئی مدینہ مین اگر جب کوئی مدینہ مین مرتا ہی تو پہلے حضرت حمزہ کے لئی رونیمین شروع کرتے ہین جمال الدین محدث اور محقق دہلوی دربارہ غزوۂ احد بہت تفصیل سے حال گریۂ و بکای زنان انصار اور دعا دینی پیغمبر خدا کی اور خود رونا آنحضرت اور صدیق ناصح صاحب کا لکہتے ہین جز اللطوالۃ نقل کل عبارت ضرور نہین صرف اتنا اشارہ بس ہے کہ جب زنان انصار ایک دفعہ آکی روئین تو محدثین مذکورین بعد حال مفصل لکہتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا رضی اللہ عنکن وعن اولادکن یعنی راضی رہی خدا تعالے تم سے اور تمہاری اولاد سے اور حین تلاش اور پانی لاش حمزہ رض کی حال مین کلام طویل مثل مصرحہ صدر لکہکر ابو عبد اللہ حاکم کہ حسب تصریح محقق دہلوی وغیرہ معتقدایان ناصح صاحب ہم حسب بخاری ہی مستدرک مین نسبت خاص پیغمبر خدا کے لکہتا ہی کہ بکی وشہق یعنے روئی پیغمبر خدا اور نعرہ مارا علی بن برہان الدین شافعی محدث انسان العیون مین لکہتا ہی عن ابن مسعود رض ما راینا رسول اللہ باکیا اشد من بکائہ علی حمزۃ رض ووضعہ فی القبلۃ ثم وقف علی جنازتہ وانتحب حتی نشغ ای شہق حتی بلغ بہ الغشی یقول یا عم رسول اللہ واسد اللہ واسد رسولہ یا حمزۃ یا فاعل الخیرات یا حمزۃ یا کاشف الکربات یا حمزۃ یا ذاب ای یا لذال المعجمۃ یا مانع عن وجہ رسول اللہ انتہی موضع الحاجۃ الحاصل کہ ابن مسعود رض کہتے ہین کہ مینی پیغمبر خدا کو اتنا روتی کبہی نہین دیکہا جیسے کہ حمزہ رض پر روتی دیکہا کہ اونکی لاش کو طرف قبلہ کی رکہکر کہڑی ہوئی جنازہ پر اور رونیکی آواز بلند کی یہانتک کہ نعرہ مارا یہان تک کہ غش ہوگئی اور کہتے تہی کہ ای چچا رسولخدا کی اور شیر خدا کی اور شیر رسول خدا کی ای حمزہ ای کرنیوالے نیکیونکی ای حمزہ ای کہولنی والے عقدہای اندوہ کے ای حمزہ ای دور کرنیوالے ای منع کرنیوالے دشمنونکی رسول خدا سے ناصح حبیبہ دیکہین گریہ و زاری اور نوحہ رسول حضرت باری حمزہ سید الشہدا پر اور شرما وین علاوہ اسکی محدثین مذکورین اور مفسرین ناصح صاحب حال شہادۃ جناب

جعفر طیار رضؓ مین بعد تفصیل طویل اور خاص گریہ بکای جناب پیغمبر خداؐ کی لکھتی ہین کہ جناب سیدہ دوجہان فاطمہ زہراؑ واعماؐ دو عما
کہکر رو رہی تہین آپ نی فرمایا علی مثل جعفر فلتبک الباکیۃ یعنی جعفر جیسے پر چاہیئے کہ رو وین آنکہین رونے والین علاوہ
اسکی جذب القلوب مین بہی محدث دہلوی لکہتا ہی کہ جناب سیدہ رقیہ رضؓ کے قبر پر حیات پیغمبر خداؐ مین گریہ بکا کرتی تہی اور
پیغمبر خداؐ اپنی جامہ مبارک سی آنکہین اونکی پونچہتی تہی علاوہ اسکی حدیث اسامہ بن زید متفق علیہ بخاری ومسلم کے درباب
ابن زینب بنت رسولؐ ہی کہ پیغمبر خداؐ کی زار وقطار آنسو جاری تہی اور فرماتی تہی ہذہ رحمۃ جعلہا اللہ فی قلوب عبادہ
فانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء یعنی یہ رحمت ہی پیدا کیا اسکو اللہ نی اپنی بندونکی دلونمین پس رحمت یعنی مہربانی
نہین کرتا اللہ تعالی اپنی بندونمین مگر رحمت کرنیوالونپر علاوہ اسکی حدیث عبد اللہ بن عمر بیچ حال بیماری سعد بن عبادہ
کے ہی کہ حدیث متفق علیہ بخاری ومسلم کے ہی کہ سعد بن عبادہ رضؓ ایسی بیمار تہی کہ گمان بلکہ یقین اونکی مرنیکا او سوقت ہوگیا تہا
غرض او سوقت کی حال مین بہی دونو صاحبان صحیحین لکہتی ہین فبکی النبیؐ فلما رای القوم بکاء النبیؐ بکوا یعنی پس روئی پیغمبر خدا
پس جب دیکہا قوم نی بکاء پیغمبر خداؐ تو وہ بہی روئی علاوہ اسکی احیاء العلوم امام غزالی ناصح جیو مین ہی روی ان عمر
بن الخطاب سمع بعد موت رسول اللہؐ رجلا یبکی ویقول بابی انت وامی یا رسول اللہؐ لقد کان جذع تخطب الناس علیہ فلما
کثر الناس اتخذت منبرا لتسمعہم کلامک فحن الجذع لفراقک حتی جعلت یدک علیہ فسکن فامتک کانت اولی بالحنین علیک لما فارقتہم
بابی انت وامی الحاصل کہ روایت کی گئی ہی کہ خود عمر ابن خطاب نے سُنا ایک شخص کو کہ روتا ہی اور کہتا ہی کہ قربان باپ
میری تم پر یا رسول اللہ تحقیق ایک لکڑی تہی کہ تم خطبہ پڑہتی تہی اوسپر پس جب لوگ بہت ہوگئی تو ایک منبر تمنی بنایا تاکہ
اونکو کلام اپنا سُناؤ یعنی سبکو آواز پونہچی پس نالہ وفریاد کی اوس لکڑی نی بسبب مفارقت کی یہانتک کہ ہاتہہ پہیرا اپنا تمنے
اوسپر تب وہ چُپ ہوئی اور تسکین پائی تو امت تمہاری سزاوار زیادہ ہی نالہ کرنیکے تمپر جبکہ تمنی اونسی مفارقت کی فدا ہون
تمپر باپ اور مان میری بلکہ صاحب مواہب لدنیہ اقتباس الانوار شاطبی اور مدخل ابن حاج اور شفای قاضی عیاض سی جو
نقل کرتا ہی تو خاص زبانی شیخ کلان ناصح جیو یہ تمام کلام مرقوم ہی مع شئی زائد ناصح جیو شرماوین اگر وہ رسولؐ و
جگر بند رسول کی لئی نہین روتی تو لکڑی اور پتہر سے بہی بدتر ہین یا نہین اور اگر اونکی دلمین رحم نہین تو خدا کی رحمت
سی بہی محروم رہین گے وقس علی ہذا صدہا احادیث متواترہ ہین خود ناصح صاحب کے صحاح وسنن اور کتب معتبرہ تفاسیر وسیر
اُنکی کے مثل انکی کہ لکہی گئین کہ گریہ وبکا ومرثیہ ونعرہ مارنا پیغمبر خداؐ واہل بیت واصحاب مقبولہ ناصح صاحب اونسے ہویدا ہی
بلکہ صاحب تفسیر مواہب علیہ خاص ہم کیش ناصح صاحب روضۃ الشہدا مین لکہتا ہی کہ ابو البشر آدم صفی اللہ بمفارقت ہابیل
ویعقوب ویوسف پیغمبرؑ بمفارقت ہمدیگر اور فاطمہ زہرا سیدۃ النساءؑ بمفارقت پدر بزرگوار اور امام زین العابدین سید الساجدین
جیسا کچہہ مشغول گریہ وبکا مفارقت مین جناب سید الشہداؑ اور خویش واقربا کے رہی ہین اور ان شہدا کی لئی نوحہ وزاری
مین زندگی بسر کی ہی کوئی بشر ایسا نہین رویا مگر منع کرنا ناصح صاحب کا گریہ وبکا پر خاص واسطے اہل بیت طاہرہ کے سنت خاص
عمری وابن عوف وغیرہ احزاب واخوان عمری ہی کیونکہ اونکی صحاح سی یہ بہی ہویدا ہی کہ وہ پیغمبر خداؐ کے حضور مین اسطرح
طعن ومنع کو کام فرماتے تہے اور ندامت اوٹہاتی تہی پہیر متعدی اونکے شیعیان رسولؐ وآل رسولؐ سی اوسطرح پیش آتی ہین

ثابت ہیں یہی [illegible] تصدیق [illegible] حدیث انکی کی ہر صحاح ناسخہ صاحب سے ظاہر کردیتے ہیں جناب الالیں
میں ہی [illegible] فاجتمع النساء یبکین علیہ فقام عمر ینہاہن ویطردہن فقال رسول اللہ دعہن
یا عمر فان العین دامعۃ والقلب مصاب والعہد قریب [illegible] اور مشکوۃ میں ہے بروایت احمد ونسائی کے وہ نوشتہ ہی یعنی ابن عباس
سے ہی کہ مرگئی ایک بیٹی آل رسول اللہ کی تو عورتیں جمع ہوئیں اور رونے لگیں اور عمر اٹھے اور منع کرنے لگا ان کو اور نکالنے
لگا دور کرنے لگا ان کو تب فرمایا رسول خدا نے چھوڑ ان کو ای عمر تحقیق آنکھیں آنسو ڈالنے والی ہیں اور قلب مصیبت پہونچا
ہوا اور عہد قریب ہی صاحب جذب القلوب محقق دہلوی لکھتے ہیں کہ رقیہ بنت رسول اللہ نے جب وفات پائی تو گروہ عورات نے رونا
شروع کیا عمر ابن الخطاب نے انہیں منع کیا بلکہ بزجر و ضرب پیش آنے لگے پیغمبر خدا نے ہاتھ عمر کا پکڑ لیا اور فرمایا کہ چھوڑ
ای عمر تاکہ رو دیں اور اسیطرح عبد الرحمن ابن عوف نے وفات ابراہیم میں پیغمبر خدا کے رونے پر طعن کیا تھا حدیث طویل ہے
بخاری و مسلم و سنن ابو داؤد میں انس بن مالک سے کہ بخوف الطوالت عبارت مقام حاجت لکھی جاتی ہے اور صاحب مشکوۃ
تمام حدیث لکھتے ہیں بالجملہ بعد تصریح حال جانکندنی اور ظہور شفقت و مرحمت رحمۃ للعالمین لکھتے ہیں عیناہ تذرفان فقال لہ
ابن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انہا رحمۃ ثم اتبعہا باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول
الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون الحاصل کہ دو تو آنکھیں حضرت کی روتی تھیں آنسو گرتے تھے عبد الرحمن ابن
عوف نے کہا تم روتے ہو یا رسول اللہ تب فرمایا حضرت نے کہ ای بیٹے عوف کی تحقیق رونا رحمت سے ہے پھر اوس کے پیچھے حضرت پھر
روئے دوسری دفعہ پھر فرمایا تحقیق آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم مگر وہ چیز کہ راضی ہووے پروردگار
ہمارا اور تحقیق ہم تیری فراق میں ای ابراہیم البتہ غمگین ہیں ظاہر ہے کہ عبد الرحمن ابن عوف نے حضرت کو کسطرح طعن کیا اور
کیا جواب پایا اور پھر دوبارہ حضرت روئے اور قول ابن عوف لغو فضول ہوا اسیطرح چونکہ مومنین آل یسین کو بمقتضای
کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ساتھ ہی پیغمبر خدا کے اسوت و اقتدا ہی تو کیا ہی ناصح جیسے جیسے اتباع عمر و ابن
عوف طعن کریں یہ باتباع آنحضرت آل رسول کی کئی کہ اپنی والد و ولد سے زیادہ انہیں جانتے ہیں پھر رو دیں
اور پھر روویں بالجبر یا تو محض شقاوت ہے مانعین بکا کی کہ بکا کو منع کریں یا جہالت اور ناواقفیت ہے احادیث
اور معانی بعض کلام حضرت خیر الانام سے بکا کی معنے ہیں رونیکے بلکہ آواز سے رونیکی ہے اور نوح و مناحۃ و نیاح و
نیاحۃ گریہ ماتم اور گریہ آواز سے یعنے گریہ کی معنی انکی ہیں اور احادیث متواترہ سے خود انہیں کے بکا اور نوحہ یعنی تعبیر مفجوع
و بکا لست بانبیا والمیت و امہات مومنین اور صحابہ یعقوبین مکرر و متواتر ہویدا ہی بلکہ جہر کرنا آنحضرت کا خلیفہ عادل نا صحیح
صاحب کے منع پر ظاہر و باہر اور ایک حدیث عبد اللہ ابن عمر میں تصریح بزبان مبارک آنحضرت موجود کہ فرمایا خدا تعالی نے
رونے سے عذاب نہیں کرتا لیکن یعذب بہذا و اشار بہذا او یرحم یعنے لیکن عذاب کرتا ہی ساتھ اسکی یا رحم کرتا ہی یعنے
اگر کلمات ناشکری اور خلاف حکم خدا و رسول کے کہی تو خدا تعالی عذاب کریگا اور جو کلمات شکر اور انا للہ وانا الیہ راجعون
کہی تو خدا تعالے رحم کرتا ہی اور نوحہ سے جو منع ہے وہ مراد ہی کہ کوئی مرد یا عورت بیٹھ یا کھڑی ہو کر یا بیٹھ کر مست
کیے برائیاں خلاف واقع خلاف شرع کہکر رلواوے یا خود کہے اور رلواوے ایسا کرے چنانچہ تصریح اسکی احادیث

صحیح ترمذی و بخاری وغیرہا مشکواۃ میں کہ بطریق جہالت کہتے تہی وا جبلاہ ونحو ذلک کہتی ہی جو بیدا ہی یعنی افسوس ای
پہاڑ ای پشت پناہ وغیرہا کلمات اس قسم کے بالجملہ ممنوع یہ طور ہی نہ کلمات حقیقی و مشروع ورنہ ظاہر ہی کہ خود پیغمبر
خدا ہ فرماتی تہی العین تدمع والقلب یحزن اور انا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون اور یا حمزہ یا اسد اللہ یا اسد رسول اللہ
یا کاشف الکربات یا مانع عن وجہ رسول اللہ الخ اور جناب سیدہ فرماتی تہین یا ابتاہ یا ساکن البطحاء وغیرہ کلمات
اور خاص جناب صدیقہ ناصح صاحب فرماتی ہتین وا محمداہ وا ابو بکراہ وغیرہا کلمات مصرحہ صدر صحیح ظاہر ہی کہ اگر بالکل
بکا و نوحہ منع ہوتا تو آنحضرت خلیفہ عادل صاحب کو عورات باکیات میت آل رسول کی منع پر کیوں کر جہڑکتے تو حاصل
کلام یہ ہی کہ نوحہ ممنوعہ اور نایحہ غیر مشروعہ کو پیغمبر خدا نی لعن فرمائی اور احادیث اہل حق کی ہان بہی اور حضرت کی ہان
بہی اس باب میں جو ہین تو نایحہ غیر شرعی کی لئی ہیشک ہین نہ بکائی موعود بجنت کی لئی معاذ اللہ علی الخصوص کہ احادیث
متواترہ ہین بشارۃ جنت کی واسطی بکائی جناب حسین شہید اجگر گوشہ رسول مجتبی کی لیکن ناصح جیسو بیچاری کیا کرین کہ بقول
انکی اپنی وہیں بگڑی ہوئی ہی ساری خرابی انکی خلیفہ عادل اور بلکہ خلیفہ زادہ صاحب کی اوٹہائی ہوئی ہی کہ باوجود ہمہ مصرحات
صدر اور نصیحت پانیکی پہر بہی بکا کو منع کرتی تہی اور لطف یہ ہی کہ تہمت پیغمبر خدا پر لگاتی تہی جیسی جناب ام المومنین تک
خطا و نسیان کہکر پوشیدہ کرتی ہین لیکن حقیقت مین صاف دونو کو جہٹاتی ہین ناصح صاحب بخاری و مسلم دونوں
دونو حدیثین دیکہین بمشکواۃ باب البکاء مین اور شراح مین ایک تو حدیث ہی عن عبد اللہ ابن ابی ملیکۃ قال توفت
بنت عثمان بن عفان الحدیث اور دوسری عن عمرہ بنت عمران انہا قالت سمعت عائشۃ الحدیث اور دونوں متفق علیہ
بخاری مسلم [illegible] حذرا للطوالۃ صرف ترجمہ پر کفایت کیجاتی ہی کہ صرف ترجمہ بعینہا صاحب مظاہر حق ذریۃ
خاص [illegible] صرف مولف ہی وہی ہذہ روایت ہی عمرہ بیٹی عمر انکی سی یہ کہا عمرہ نی کہ سنا مینی حضرت
عائشہ سی اور حال یہ کہ ذکر کیا گیا روبرو انکی یہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتی ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے
زندہ کی اوسپر [illegible] حضرت عائشہ نی اللہ ابو عبد الرحمن کو کہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کے خبردار ہو تحقیق عبد اللہ
نہین جہوٹ بولا ولیکن وہ بہول گیا یعنی جو کچہ کہ حضرت سی سنا کہ یہ صورت خاص میں فرمایا تہا یا خطا کی کہ عام مراد
لیا سوای اسکی نہین کہ گذری رسول خدا نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تہا اوسپر پس فرمایا تحقیق اہل اوسکے
روتی ہین اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہی اپنی قبر مین روایت کی بخاری اور مسلم نی اور روایت ہی عبد اللہ ابن
ملیکہ سی کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان ابن عفان کی مکہ مین پس آئی ہم کہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن مین اور حاضر
ہوئی اوسکی لئی ابن عمر اور ابن عباس ہیں پس تحقیق مین بیٹہا ہوا تہا درمیان ان دونو کے پس کہا عبد اللہ ابن عمر
واسطی عمرو بن عثمان کے کہ وہ سامنی بیٹہے اونکی کیا نہین منع کرتے تم یعنی اپنی اہل کو رونیسی ساتہہ آواز اور نوحہ کے
اسلئی کہ تحقیق پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر پس کہا ابن عباس نے
کہ تحقیق ہے حضرت عمر کہتے تہی کچہ اسمین سے پہر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا پہرا مین ساتہہ عمر کے مکہ سی یہانتک کہ جب
ہوئی ہم بیدا مین کہ نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے پس ناگہاں عمر ملے ساتہہ ایک قافلہ کے نیچی درخت کیکر

پس کہا بہیجی کہ جا تو دیکہہ کون ہین اس قافلہ مین پس دیکہا سین پس تہی وہ صہیب یعنی امیرہ تہی اور اوس کی ہمراہی
تہی کہا ابن عباس نے پس خبر پونہچائی مینے اونکو پس کہا عمر نے بلاؤ اوسکو پہر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر
المومنین عمر سے پس جب زخمی کئی گئی عمر داخل ہوئی صہیب روتی ہوئی کہتی ای بہائی میری ای صاحب میرے پس کہا حضرت
عمر نے کیا روتا ہی تو مجہپر یعنی سامنے آواز اور بیان کرنیکے اور حال یہ ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ تحقیق مردہ یعنی مرد
قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت
عمر نے ذکر کیا مینے یہ یعنی قول عمر روبرو حضرت عائشہ کے پس کہا عائشہ نے رحم کری اللہ عمر کو قسم ہے خدا کے
نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول اللہ نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونی اہل اوسکی اوسپر یعنی نہ مطلق
سو نفسی اور بعض رونیسی ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی کافر کو عذاب بسبب رونی اہل اوسکی کی اوسپر اور کہا حضرت عائشہ نے
کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی لاتزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہہ دوسرے کا کہا
ابن عباس نی نزدیک اسکی مضمون آیہ واللہ اضحک وابکی یعنی اور اللہ ہنساتا ہی اور رولاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نی پس
نہ کہا ابن عمر نے کچہہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ہماری ناصح یا اونکی پیر عزیز ہوتی تو اپنی خلیفہ اور خلیفہ زادہ کے
طرف ہوکی ابن عباس اور ام المومنین سے بہی مکابرہ کرتے اور جہوٹ سی بچاتے لیکن ابن عباس کو تو خیر جانی
سو بنت معاویہ کبہہ لیتی مگر اس بات مین خلیفہ اور خلیفہ زادہ کی طرفداری مین والدہ مہربان ام المومنین کی تکذیب
کرنے پڑتی ہی بقول مشہور سخت مہلکہ مین پڑے ادہر کہائی ادہر کنوان بہرکیف ابن عباس کو منصب تیر گر مین تصور
کرنا چاہیے المختصر کہ فائدہ مین اسی حدیث کے بعد قیل وقال اور کلام طویل کے یہہ صاحب تحفہ خود لکہتی ہین کہ ہنسے مین بہی
دونون باتین ہوتی ہین یعنی اگر اسلما تو انکو دیکہکر خوش ہوکر ہنساتی تو گنہ گار ہوتا ہی اسطرح غم اور خوشی کبہی
خوب ہوتی ہین ثواب دیا جاتا ہی اوسپر آدمی اور کبہی بری ہوتی ہین عذاب کیا جاتا ہی اوسپر انتہی حیف صد حیف
کہ حضرت عمر جگر گوشہ رسول مقبول کی نسبت شیعیان اہل بیت طاہرہ کی خود بہی انکی حدیثین اور اپنی معتقداون
تقاریر تمہیدات سب کچہہ طاق نسیان پر دہر دیتی ہین وہل ہذا الاعناد ونفاق ہم حیران ہین کہ ناصح جیسی سوتی
کس نیند مین صرف گریہ وبکا پر کیا ہوتے مین اہل بیت طاہرہ کی تو وہ کب سنتی ہین ہم اونکی صحاح سی اونکی معتقداونکا
سر پیٹنا بلکہ خاک سر پر ڈالنا اور جواز اسکا مصیبت دینی مین بلکہ ارتکاب اسکا سوا اسکے بہی نسبت اونکی معتقداون کے
ثابت اور ظاہر کر دیتی ہین کہ اگر غیرت ہو تو چنیے پہر پانے مین بلکہ بن پانی خاکستان مین اپنی ہاتہون گڑہا کہود کر
ڈوب مرین یاد کرین ناصح جیسی استیعاب ابن عبد البر وغیرہ سی کہ سابقا بہی لکہا گیا سر پر خاک اور ڈالنا خادم انکی
خلیفہ عادل کا کہ صاحبزادی کو اونکی طلاق دی تہی پیغمبر خدا نی اور بطریق یاد دہی اب بہی جملہ فبلغ ذلک عمر فحثی علی
رأسہ التراب ہم نی یاد دلا دیا باقی تمام تفصیل معہ ترجمہ مرقومہ تصدر ملاحظہ فرما دین اور سر دہنین کہ اونکی امام اپنا
اونکی مٹی عزیز پر کر گئے اب پوچہین اونکی خاک گو رسے کہ کونسی موت دینی پڑی تہی کہ سر پر خاک ڈالتی تہے اور گریہ وبکا
کرتے تہی علاوہ اسکے یاد کرین حال ام المومنین اپنی صدیقہ کا کہ مغنسی اوپر تصریح لکہا گیا کہ جب جنازہ حضرت بنا کا

تک کہتی رہی اور دن نکلتے ہی مدینہ منورہ کو روانہ ہوئی رستہ مین عمار یاسر سے ملاقات ہوئی غرض دونو روتی جاتی
تہی او معاذ سر پیٹتی تہی معاذ جب قریب پونہچی تو ایک عورت ملی اوس سے حال پوچہا اوسنی ظاہر کیا کہ مینی فاطمہ دختر رسولؐ
کو اور علیؑ و حسنینؑ کو دیکہا کہ روتی تہی اور یا رسول اللہ یا ابتاہ یا جداہ کہتی تہی اور روتی تہی معاذ عائشہ کے حجرہ پاس
گیا اور حال پیغمبر خداؐ کی زمان وفات کا پوچہا اوسنی جواب دیا کہ مین طاقت رنج اوٹہانی حال مرض کی دیکہنی کی نہین رکہتی
تہی فاطمہؑ سے پوچہا چاہیی کہ ہروقت ملازم تہی معاذ فاطمہ زہراؑ پاس گیا سب حال سُنا اور نہایت گریہ و بکا کیا اس حدیث
سے کئی فایدہ ظاہر ہین ایک تو بکای معاذ اور عمار یاسرؓ صحابیان رسولؐ کا بقول ان ناصح صاحب بہی ہین دوسرے اگرچہ
ناصح صاحب کو اہل بیتؑ کی رونیسی کب تشفی ہے اور اوس پر عمل سے کیا کام لیکن جو کوئی تہوڑا سا بہی پاس ایمان رکہتا ہو
خیال کر سکتا ہی گریہ و بکای جناب امیرؑ و جناب سیدہؑ و جناب حسنینؑ کو تیسرے ظہور کذب و افترای حدیث موضوعہ حضرات اخراب
ناصح صاحب جو بیان کرتی ہین کہ تا وقت اخیر بی بی عائشہ کی چہاتی پر سر مبارک رہا کیونکہ خود انکی قول سے کچہہ نہین کے
ہانکی حدیث مرقومہ سے صاف ہویدا ہوگیا اور یہ مطابق ہی ارشاد جناب امیرؑ سے کہ فرماتی ہین اپنی مفاخرت و فضیلت مین کہ
مین وہ ہون کہ پایا مینے اخیر عہد رسول خداؐ اور چہاگ اور کف لعاب دہن مبارک کی میری اوپر تہی وقت انتقال کی اور
یہہ حدیث متفق علیہ سنی و شیعہ دونو کی ہی تو اجماعی سچ جاننا چاہیی نہ کہ منفرد اور وہ بہی مخالف تصریح جناب صدیقہ
اونہین کے ہانکی چوتہی سر پیٹنا معاذ بن جبل کا بار بار بسبب تاسف اور غم کی کہ ادراک شمول زمان وفات نہ نصیب
ہوا تو شیعیان اہل بیت طاہرہؑ حسرت مین تاسف عدم ادراک نصرت و شمول زمان شہادت اور تذکر مصایب جگر گوشہ
رسول مقبولؐ کے اگر سر و سینہ پیٹین بلکہ خاک بہی سر پر ڈالین تو کیا تعجب ہے بلکہ عین پیروی ہی اہل بیتؑ و صحاب کے
و قس علیٰ ہذا انسان العیون مین علی بن برہان الدین شافعی بڑا محدث و مورخ اور محققین حضرات سے لکہتا ہی فلما مات
ترک بلالؓ الاذان و لحق بالشام زمانا فرای النبیؐ فی المنام فقال لہ یا بلال جفوتنا و خرجت من جوارنا فاقصد الی
زیارتنا وفی روایۃ انہ قال ماہذہ الجفوۃ یا بلال ما آن لک ان تزورنا فانتبہ بلال رض فقصد المدینۃ فلما انتہی الی
المدینۃ ملقاہ الناس ای واتی قبر النبی وجعل یبکی عندہ و یتمرغ علیہ اقبل علی الحسن والحسینؓ یقبلہما و یضمہما والحوا علیہ ان
یوذن فلما صعد رض لیوذن اجتمع اہل المدینۃ رجالہم و نساءہم و خرجت الخذاری من خدورہن لیسمعوا اذانہ فلما قال اللہ
اکبر ارتجت المدینۃ و صاحوا و بکوا فلما قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ضجوا جمیعا فلما قال اشہد ان محمدا رسول اللہ لم یبق
ذو روح الا بکی وکان ذلک الیوم کیوم مات رسول اللہؐ ثم انصرف الی الشام وکان یرجع الی المدینۃ فی کل سنۃ مرۃ
فینادی بالاذان الی ان مات رضی اللہ عنہ انتہی موضع الی حاجۃ اور یہی مضمون سیر کاذرونی مین بہی موجود ہی الحاصل
کہ بعد وفات جناب پیغمبر خداؐ بلالؓ نے اذان ترک کردی تہی اور شام کو چلی گئی تہی ایک شب پیغمبر خداؐ کو خواب مین دیکہا کہ
فرماتی ہین کہ ای بلال تو نی جفا کی کہ میری ہمسایگی سی چلا گیا اب بہی وقت آنیکا نہین آیا غرض بیتاب ہو کر مدینہ مین بلالؓ
آئی ظاہرا اس زمانہ مین جناب سیدہ دوجہانؑ اس جہان سی انتقال فرما چکین تہین غرض بلالؓ نی جناب حسنینؑ سے
ملاقات کی اور بہت فریاد و گریہ و بکا کیا اور اہل مدینہ نی کمال منت و زاری سی تکلیف اذانکی بلال کو دی کہ یہہ الخ

کی سامنی موذن تہی تمام زن و مرد اہل مدینہ جمع ہوئی یہانتک کہ لڑکیان گوشہ نشین بہی گہرون سے نکل آئین جو
بلال نے اذان شروع کی یعنی اللہ اکبر کہا سب نالہ و فریاد کرنی لگی اشہد ان لا الہ الا اللہ پر اور بہی زاری کرنی لگی
اشہد ان محمدا رسول اللہ پر تو کوئی متنفس مدینہ مین باقی نہ تہا جو فریاد و زاری اور نالہ و بیقراری نکرتا تہا اور وہ
دن مثل روز وفات پیغمبر خدا ہوگیا تہا پہر بلال شام کو واپس گئی اور ہر سال اسیطرح بلال آتی تہی بانگ کہتی تہی
جب تک کہ وفات پائی اور صاحب سیر مرقومۃ الصدر یہی مضمون حدیث اضافہ کرتا ہی کہ بلال رضی بیہ بہی فرمایا کہ ای
گروہ تمہین مین لت دیتا ہون کہ جو آنکہ پیغمبر خدا کی اوپر روئیگی آتش جہنم اوسکو ہرگز نہ پہونچیگی عقیل فہیم غور
کری کہ کتنی باتین اس جگہ سی ہی حاصل ہین اول گریہ و بکای اہل بیت و اصحاب دویم فریاد و بکا سیوم نالہ و فریاد
بعد مرور دہور کے چہارم ہر سال برپا ہونا اس نالہ و بکا و فریاد کا اور آنا بلال کا اسیطرح پنجم بشارت دینی بلال کے
مارسی یجنی کی بسبب اس رفیکے یہ قول بلال بموجب تصریحات و تفصیلات اصطلاحات احادیث کی حدیث متصل ہی علاوہ
اسکی کتاب انسان العیون مین ہی وفی النص الجلیل لما فتح امیر المومنین عمر بیت المقدس حضرت الصلوۃ فقال عمر قم یا بلال
اذان لنا رحمک اللہ فقال بلال یا امیر المومنین واللہ ما اردت ان اوذن بعد رسول اللہ الی احد ولکن ساطیعک اذا امرتنی
فی ہذہ الصلوۃ وحدہا فلما اذن بلال سمعت الصحابۃ صوتہ ذکروا النبی فبکوا بکاء شدیدا ولم یکن فی الصحابۃ یومئذ اطول
بکاء من ابی عبیدۃ و معاذ بن جبل حتی قال لہما عمر حسبکما رحمکما اللہ انتہی موضع الحاجۃ الحاصل کہ جب فتح ہوا بیت المقدس
تو عمر بن خطاب نی بلال کو اذان کو کہا بلال نی کہا کہ قسم ہی خدا کی مینی بعد رسول خدا کی نہین ارادہ کیا اذانکا
لیکن مین تمہاری اطاعت کرتا ہون صرف ایک نماز مین بالجملہ جسوقت بلال رضی اذان دی اور صحابہ نی آواز سنی
پیغمبر خدا کو یاد کیا اور شدہ سی گریہ و بکا کیا اور کوئی صحابہ مین باقی نہین تہا اس روز زیادہ تر رونی والا ابو عبیدہ
اور معاذ بن جبل رضی سی کہ زمانہ طویل تک روتی رہی یہانتک کہ عمر نے کہا انکو کہ بس ہی تمکو رحم کری خدا تعالی تمہر
علاوہ اسکی کتاب سیر مذکور الصدر مین حال زاری کردن ام المومنین عائشہ مین ہی کہ انس بن مالک سی روایت
ہی کہا کہ دیکہا مینے عائشہ کو کہ روتی تہین اور کہتی تہین ای وہ شخص کہ جو کہ کبہی روٹی پیٹ بہر کے نہ کہائی ای
وہ شخص جسنی منبر کو تخت پر اختیار کیا ای وہ شخص کہ دوزخ کی خوف سی کبہی نہ سویا اور یون بہی اشعار کہتی تہین
کہ ترجمہ انکا یہ ہی حبیب میری وہ آنکہین کہ ہرگز کبہی آرام نہ دیکہا حبیب میری وہ مونہہ کہ کفار نی طمانچہ اوسپر
مارے حبیب میرے وہ دانت کہ کفار کے ہاتہون ٹوٹے حبیب میرے وہ سر کہ کفار نے توڑا حبیب میرے وہ پیٹ کہ ہرگز
سیر نہوا حبیب میرے وہ قد کہ راتو نکو صبح تک نماز مین رہا اور ذکر زاری کردن ابو بکر رضی بروایت عائشہ
کہ ابو بکر نعش پیغمبر خدا پر آئی اور کہتی تہی وانبیاہ واخلیلاہ واصفیاہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور مرثیہ مین
یہ مضمون تہا ہمارا پیغمبر مر گیا اس غم سے دل ہمارا ٹوٹ گیا گریہ و بکا ہمارا آہنگ ہی ای عائشہ تیری حال پر افسوس
ہی مہری پر و بال ٹوٹ گئی کاش کہ ہم سب خاک مین سماتی کہ ایسی سخت حالت نہ دیکہتے اور حسان بن ثابت کی بہی
اشعار مرثیہ کے اس کتاب مین بیہے ہین علاوہ اسکے شیخ عبد الوہاب شعرانی طبقات مین اور علی بن برہان الدین

فائدہ

شافعی انسان العیون مین جو لکھتی ہین یہ حال اویس قرنی نے رنج کی اوسکو دیکھہ کی ناصح جیسے شرما دین کہ پیغمبر کے دندان مبارک جو جنگ احد مین شہید ہوئے تہی تو بمقتضائے محبت دلی اور مودت باطنی کے اویس نے اس رنج سے اپنی دانت توڑ ڈالے اور جو اذیت آنحضرت کو لڑائی مین پہونچی بسبب شدت محبت کی وہی اذیتین کھینچین چنانچہ حال اویس مین زبانی اویس لکھا ہی قال المکثر ربا عیتہ حتی کسرت رباعیتی ولاشج وجہہ الشریف حتی شج وجہی ولا وطی حتی وطی ظہری اور یہ اویس قرنی رضی وہ ہین جنکی لئی حدیث ہی جامع صغیر مین کہ فرمایا رسول خدا نے سیکون فی امتی رجلا یقال لہ اویس القرنی وان شفاعتہ فی امتی مثل ربیعۃ ومضر اور بیہقی لکھتا ہی عن عمر ان رسول اللہ قال سیکون فی التابعین رجل من قرن یقال لہ اویس بن عامر اور ایک روایت مین یون فرمایا خیر التابعین رجل یقال لہ اویس اور یہ اویس وہ ہین جنکی لئی فرمایا پیغمبر خدا نے فمن لقیہ منکم فمروہ ان یستغفر لکم لیکن عجب نہین کہ ناصح صاحب فعل اور فضل اویس سی راضی نہونگی اور پیغمبر کے رضامند ہیسے بہی انکی باب اور انکی حرکات مین خوش نہونگی کیونکہ بابرکت فطن اور ناظرین کتب تاریخ وحدیث جانتی ہین کہ ٹہرا ہی جناب مولائے مومنین اونکی رئیس م خلیفہ پنجم سے یہ لڑی اور علاوہ اسکے اونکی خلیفہ عادل نی جو پیغمبر خدا سی سنا ہوا تہا کہ دعا اویس رض کی قبول ہو گی جس شخص کی لئی وہ دعا کرینگی تو ان جنابنے بہے عند الملاقات اویس سے دعائے مغفرت چاہی تہی سو اویس رض نی بلطایف الحیل ٹالدیا الغرض دعا نکی چنانچہ علی بن برہان الدین شافعی محدث مسبوق الذکر انسان العیون مین لکھتا ہی کہ ان عمر قال لاویس استغفر لی فقال کیف استغفر وانت صاحب رسول اللہ علاوہ اسکی صاحب روضۃ الاحباب علیہ مغفرتہ ناصح صاحب کی ہادی نکا روضہ مین یہ حال غم والم جناب سیدۃ النسا کی لکھتا ہی کہ جناب سیدہ کو اتنا غم مفارقت رسول خدا نی متغیر کیا تہا کہ کسیکو نہین کیا ہوگا اور بمجرد وفات سرور کائنات فزع عظیم مدینہ مین برپا ہوئی کہ زمین لرزتی تہی اور نوحہ وزاری اور نالہ و بکا بیبیونکا آدمیونکی کان مین آتا تہا اور فرشتونکا رونا عرش پر پہونچتا تہا بالجملہ اوس وقت جناب امیر سیدہ کی پاس آئی فرمایا کہ ای فاطمہ تمہاری رونیسے اور بہی قیامت برپا ہی اب تم خاموش رہو جب رات ہو گے تو تربت پیغمبر خدا پر زیارت کرلینا جناب سیدہ نی فرمایا کہ خاموش رہون فرمایا صبر کرو غرض جب رات ہوئی تو لوگ سو رہی مسجد خالی ہوگئی جناب امیر گہر مین آئی اور دیکہا تو جناب سیدہ بیہوش پڑی ہین جب ہوش ہوا تو پوچہا کہ یا علی کتنی رات گئی ہی سو کوئی تیسرا حصہ رات گذری ہی آخر بعد اجازت شوہر اطہر باہر تشریف لائین چاہتی تہین کہ کہڑی ہون بسبب بیطاقتی کے گر پڑین جناب امیر ہاتہہ پکڑ کے روضہ منورہ جناب خاتم الرسالت پر خود لائی جو ہین نظر جناب سیدہ کی روضہ مقدسہ پر پڑی بی اختیار رو اوٹہین اور قبر پر گر پڑین اور خاک قبر کے چہرہ مبارک پر ملتی تہین اور کہتی تہین کہ ای مالک تراب ای گوہر پاک تجہی خاک گڑہی سے کیا کام ہی اور شعر صبت علی مصائب الخ جو اوپر لکہا گیا کہ حضرت کا ہی اکثر پڑہتی تہین ناصح صاحب جو کچہہ مومنین و شیعیان ذریت رسول مقبول کے لئی کہتے ہین جناب ام المومنین اپنی صدیقہ کے لئی بہی وہی کہنا پڑیگا ابہی کیا سنا ناصح صاحب نی ذرا تاریخ ابو الفدا دیکہین تو اپنا مونہہ پیٹ لینگے ترجمہ ابو الفدا سے بعینہا لکہا جاتا ہی سنہ ہجری مین دیکہیں صاف لکہا ہی عائشہ کہتی ہین کہ جب حضرت نی مٹہیان بند کرلے تہین تب مینی آپکا سر مبارک تکیہ پر رکہا اور مین کہڑی ہو کر اور عورتون کے ماتم کرنے لگے اور مونہہ پیٹنے لگی جامع الاصول مین یہ حرف ف کی ذکر ام ایمن مین ہی عن انس قال قال ابو بکر بعد وفات رسول اللہ انطلق بنا الی ام ایمن نزورہا کما کان رسول اللہ یزورہا فلما انتہینا الیہا بکت فقالا لہا ما یبکیک

اما تعلمین ما عند اللہ خیر لرسول اللہ قالت بلی انی لا علم انما عند اللہ خیر لرسول اللہ لکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فہیجتا
علی البکاء فجعلا یبکیان معہا اخرجہ مسلم ناصح صاحب نے اپنی پیر عزیز کے تحفہ کو بہی بخوبی نہین دیکہا ذرا دیکہین آنکہین کہولکی
مطاعن عمر مین کہ خاص کلمات کفرستانی مخالف قرآنی کا کسطرح لینا لیتے ہین وہو ہذا این طرفہ طعنی است کہ شخصی
بسبب کمال محبت رسول از مفارقت آنجناب ومشاہدہ شدت مرض انفعالی قباب مدہوش و ذاہل شدہ کہ از عقل خود رفت و اورا
در انوقت نام خود و نام پدر خود یاد نماند و از موت و حیات خبر ندشت و از راہ مدہوشی و بیخبری بسبب کمال محبت انکار موت
پیغمبر نمود اورا بایدہدف سہام طعن خود ساخت شعر چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش درنظر از آیات قرآنی
کہ اکثر یرا در حالت غم وحزن وجزع وفزع غفلتہا واقع میشود بحکم بشریت جای طعن و ملامت نمی باشد انتہی سبحان اللہ خلیفہ
عادل حضرات تو کلمات کفر مترنم ہون یعنے مخالف احکام محکمہ قرآنی ہوجاوین یعنے منکر ہون آیہ انک میت وانہم میتون
کے اور کہوین پیغمبر نہین مرے اور مصداق ہوجاوین مضمون آیہ افان مات او قتل انقلبتم کی اور یہہ خیر خواہ اونکی محبت
کہنیچین اور شیعیان آل رسول کہ بموجب قول وفعل رسول و اہلبیت رسول و امہات مومنین اور اصحاب مقبولین اونہین کے
بہی عامل ہون یعنے رو وین یا بی اختیاری مین بیٹہین تو وہ مورد طعن ہون بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا کوئی منصف
غور کری کہ لفظ کمال محبت عدالت پناہ کی لئی نسبت بجناب خاتم نبوت کہتی ہوئے اس عزیز کو شرم بہی نہین آتی بروز احد وحنین
جو ہزار ہا کفار مین نیزہ و تلوار مین سید ابرار محبوب کردگار کو چہوڑا فرار کو کام فرمایا اور سدن محبت دولتخانہ مین طاق پیر کہہ
گئی ہوگی کہ اوسیکی لینے کو عین معرکہ کارزار سے تشریف لی آئی اور قطع نظر اوس زمانہ گذشتہ حالات عریض وطویل کی خاص
اسی زمانہ وفات اسی حالت بیہوشی محبت مین خبر ارادہ بیعت سعد بن عبادہ طمع خلافت مین تمام محبت رسول ذہول بکر لگئے کہ
تمام قصص کتب حدیث وتفاسیر مین موجود ہین اور کچہہ کچہہ اشارہ اس رسالہ مین بہی ہوگیا ہی ہر شخص انہین کے کتب احادیث
وسیر مین دیکہہ سکتا ہی کہ نفس رسول سے کیا کیا شدتین کین یہانتک کہ بضعۃ رسول کے گہر پر لکڑیان لیکر جلانیکو چڑہ آئی
حتی کہ خود پیغمبر خدا کو ہذیان بتلایا اور کس لفظ سی تعبیر کیا کہ طفل مکتب خوان شدۃ عداوت قایل ہا سکتا ہی یعنے خاص صحیح
ناصح صاحب مین ہی کہ کہا ہذا الرجل لیہجر یعنے یہ مرد ہذیان کہتا ہی پیروان عزیز یہ سر بگریبان ہووین کہ ایسی شخص کے لئی کمال
محبت کوئی باشرم وحیا زبان پر لاسکتا ہی علاوہ اسکی جلال الدین سیوطی شافعی جامع کبیر مین لکہتا ہی عن سعید بن مسیب لما
توفی ابو بکر اقامت عائشۃ علیہ النوح انتہی یعنی سعید بن مسیب سے ہی کہ جب مرا ابو بکر تو قایم کیا عائشہ نی اوسپر نوحہ علاوہ اسکے
اسی کتاب مین ہی عن عبد اللہ بن عکرمہ قال عجبا یقول الناس ان عمر بن خطاب نہی عن النوح لقد بکی علی خالد بن ولید
بمکۃ والمدینۃ نساء بنی المغیرہ سبعا یشققن الجیوب ویضربن الخدود واطعموا الطعام حتی مضت وما نہاہن عمر یعنے عبد اللہ بن
عکرمہ سے ہی کہا کہ تعجب ہے جو لوگ کہتی ہین کہ عمر بن خطاب منع کرتا تہا نوحہ کرنیسے حالانکہ ہر آئینہ تحقیق روئین خالد بن ولید پر مکہ
اور مدینہ مین عورتین بنی مغیرہ کی سات دن تک درحالیکہ گریبان پہاڑتی تہین رخسارہ پیٹتی تہین اور طعام دیا اور آگے اور نہ
منع کیا عمر نے تنبیہ مولف کہتا ہی کہ تعجب کرنا اس قایل کا بسبب پونہچنی کنہہ حقیقت کی ہی حقیقت یہ ہی کہ اصرار اور کد وکاوش
ان مانع صاحب کی آل رسول کی اموات کی نسبت نفس الامر مین بہت ہتی یا پیغمبر خدا کی سانہنے مشیخت جتانیکو خالد جیسا دشمن جنابِ

جناب نفس رسول کا اور کون پیدا ہوا تا جسکی مرنے پر ایسا تاسف مرعی رکہتی بلکہ تعجب یہ ہی کہ خالد کی لئی حز د مرتکب شہید
اور ضرب خدود کی نہین ہوئے وہ تو بیشتر وہان منع فرماتی ہتی جہان کچہہ کچہہ اپنی غایت اور غرض ہوتی خواہ حصول مشیخت خواہ
خلاف طبع خواہ خوشی خاطر موت متوفی مین فافہم وتدبر علاوہ اسکی علی بن برہان الدین شافعی محدث بیچ غزوہ بنی قریظہ کی کتاب
انسان العیون مین حال وفات سعد بن معاذؓ مین بعد تفصیل حالات اور آنی اوسکی ماکی لکہتا ہی ثم وقف النبی ودعا ثم انصرف وناحت
علیہ امہ فقال کل نایحۃ تکذب الا نایحۃ سعد بن معاذ ای فانہ موصوف بکل ما یقال فیہ من الاوصاف الحسنۃ بخلاف غیرہ عقیل منصف
غور کری اس جگہ سی کہ نوحہ کیا ماد رسعد بن معاذؓ نی اور پیغمبرؐ نی سُنا نوحہ اوسکا اور فرمایا کہ ہر نایحہ جہوٹ کہتی ہی مگر نایحہ
کہ سعد کی لئی جو کچہہ کہا جاوی وہ متصف ہی ساتہہ اوصاف حسنہ کی تو نوحہ شہدای کرام بہر خاص ذریۂ سید انام کہ لئی کس طرح
منع ہو سکی نفس الامر مین نوحہ منع وہ ہی کہ اوسمین کذب اور کلام خلاف فرمان ایزد منان ہو علاوہ بر تصریحات بالا ناصح
کو یہہ خبر ہے کہ بہتیری علما وفضلای کمّل اونکی خبر موت احد من الناس سوای رسول و اولاد رسولؐ کی مرتکب نوحہ وبکا وشق جیوب
وخاک افشانی ہوئی اونکی لئی ناصح جیو کیا کہین گے تاج الدین سبکی طبقات شافعیہ مین بیچ بیان احوال طبقہ ثالثہ کے
ترجمہ احمد بن ابراہیم اسمعیلی مین لکہتا ہی قال حمزۃ سمعتہ یقول لما ورد نعی محمد بن ایوب الرازی دخلت الدار وبکیت
وصرخت وفرقت علی نفسی القمیص ووضعت التراب علی راسی انتہی یعنی حمزہ کہتا ہی کہ مینی خود سُنا احمد بن ابراہیم کو کہ کہتا تہا جبکہ
وارد ہوئی خبر موت محمد بن ایوب رازی کی تو مین گہر کے اندر داخل ہوا اور رویا اور آواز بلند کی مینی اور پیراہن جو بدن پر
تہا پہاڑ ڈالا اور خاک سر پر ڈالی اور مقتل کبیر مین ابو مخنف لوط بن یحیی ازدی حال حین شہادت سبط رسول مقبولؐ مین
اور آنی دو الجناح کے در خیمہ پر بعد شہادت کی کہ خون آلودہ تہا اور اشک جاری تہے لکہتا ہی فخرجت سکینۃ فنظرت فاذا
الجواد عار والسرج خال من راکبہ وہو یہمہم ویصہل وما کان صہیلا وانما کان بکاء وعویلا فصرخت سکینۃ عند ذلک
وہتکت خمارہا وصاحت واقتیلاہ واابتاہ وحسیناہ وامحمداہ واعلیاہ واغربتاہ ہذا الحسین مسلوب العمامۃ والردا
وخرجن بقیۃ الحرم وعلت اصواتہن ونظرن الجواد عاریا والسرج خالیا فجعلن یلطمن الخدود ویشققن الجیوب وینادین وامحمداہ
واعلیاہ الیوم مات محمد ن المصطفیٰ الیوم مات علی المرتضیٰ الیوم ماتت فاطمۃ الزہراؑ انتہی اور ایک روایت مین یون ہی
صاحت وشقت جیبا فلما سمعن النسوان خرجن الیہا باللطم مشققات الجیوب منشرات الشعور مخمشات الوجوہ فی دفعۃ
واحدۃ وعدت ام کلثوم مکشفۃ الراس حافیۃ الاقدام والنساء من خلفہا وہی مع ذلک تحن ویلطمن الخدود وجئن رات
جسد الحسینؑ ملقی علی وجہ الارض بلا راس وصاحت ام کلثوم وامحمداہ واعلیاہ وافاطماہ واقتیلاہ وااخاہ واقرۃ عیناہ
واجداہ وسکینۃ تندب واابتاہ الی آخر ما قال یعنے نکلین خیمہ سی حضرت سکینہ بنت جناب سید الشہداؑ دیکہا کہ گہوڑا اور
زین خالی ہی سوار سے اور گہوڑا آواز کرتا ہی اور ہنہناتا ہی اور نہین تہا وہ ہنہنانا اور آواز مگر گریہ وزاری کا چلانا اور
فریاد کی حضرت سکینہؑ نی اوسوقت اور پہاڑ ڈالی اوڑہنی اپنی اور آواز دی کہ واقتیلاہ یعنے افسوس ہای قتیل واابتاہ
یعنے افسوس ہای باباجان وحسیناہ افسوس ہای حسینؑ وامحمداہ افسوس ہای محمدؐ واعلیاہ افسوس ای علیؑ واغربتاہ افسوس
ہای غربت یہہ حسینؑ ہین کہ چہینا گیا عمامہ اور ردا اور نکلی باقیات الحرم اور بلند ہتین آوازین اونکی شروع سے یعنے ابتدا اوسوقت

کر دیکھا تھا اونہون نی گہوڑی کو خالی اور زین کو خالی سوار سے پس طمانچے مارتی تھین رخسار و نپر اور پہاڑتی تھین گریبان
اور پکارتی تھین وا محمداہ وا علیاہ گویا آج مرگئے محمد مصطفےٰ آج مرگئی علی مرتضیٰ آج مرگئین فاطمہ زہراء اور ایک روایت
مین ہی کہ جب گہوڑا آیا خالی سوار سے تو فریاد کے اور پہاڑ ڈالا گریبان حضرت سکینہ نی پس جب سُنا عورتون نی نکلین طمانچہ مارتی
ہوئین گریبان پہاڑتی ہوئین پریشان بال کرتی ہوئین مونہہ نوچتی ہوئین دفعتہً سب باہر نکل آئین اور مہیا و آمادہ ہین
ام کلثوم سر برہنہ پا برہنہ اور سب عورتین پیچھے اونکی اور وہ ساتھہ اسکی نوحہ کرتے تھین اور طمانچی مارتی تھین رخسارونپر
یہانتک کہ دیکھا جسم مبارک حسینؑ کو پڑا ہوا اوپر روے زمین کے بغیر سر مبارک کی اور فریاد کی ام کلثومؑ نی وا محمداہ وا علیاہ
وا فاطماہ و اقتیلاہ وا اخاہ وا قرۃ عیناہ وا جداہ اور سکینہ روتی تھین ندبہ کرتے تھین وا اباہ تا آخر بہت طویل ہے
نہین معلوم کہ منکران گریہ و بکای مصایب جگر گوشہ رسول مقبولؐ کو خدا رسولؐ سے مطلقا حیا نہین اور پنجون سے بہی شرم نہین
یہہ بہی خیال نہین کہ دعوی کرتے ہین سنت جماعت کا اور با وصفیکہ اپنی کتابونمین گریہ و بکا و فریاد و زاری و نوحہ و بیقراری
رسول و اہلبیت طاہرہ و جماعت ہای صحابہ و تابعین خبر شہادت جناب سید الشہدا پر کیا قبل از شہادت اور کیا بعد از شہادت
متواتر موجود ہی اور اسپر یہ شرم و حیا کہ لب بہ بدعت و کفر آشنا کرین حقیر خاص انکی عبد العزیز جیو کی کتاب سر الشہادتین سے
احادیث معتبرہ گریہ و بکای رسول مقبول ہم قبل از شہادہ بمجرد سماعت خبر اور ہم بعد شہادت خاک آلودہ اور چاک گریبان ہونا
اول لکھکر پہر اہلبیت و صحابہ و تابعین کا حال بلکہ گریہ و بکای زمین و آسمان و انس و جان و طیور و وحوش کتاب مذکور اور شرح کتاب
مذکور سے کچہہ کچہہ اور لکہتا ہی کہ ناصح صاحب جیسے منکرین مکابرین کی ادنی پڑہا لکہا آدمی بہی بخوبی ہٹی عزیز کرسکی عن ام الفضل
بنت الحارث قالت دخلت علی رسول اللہ یوما بالحسینؑ فوضعتہ فی حجرہ ثم حانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہؐ تہریقان
من الدموع قال اتانی جبریل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی ہذا و اتانی بتربۃ حمراء اخرجہ الحاکم و البیہقی یعنے ام الفضل دختر
حارث سی ہی کہ ایک روز حسینؑ کو پیغمبر خداؐ پاس مین لیگئی اور اونکی گود مین بٹہلا دیا پہر کیا راتفاق پڑا مجہسے التفات آنحضرت
کا پس ناگاہ دونو آنکہین پیغمبرؐ کے آنسو بہاتی تہین پس فرمایا کہ جبرئیلؑ آئے میرے پاس اور خبر دی مجھکو کہ ہر آئینہ میری
امت مار ڈالیگی اس میرے فرزند کو اور مجہی خاک سرخ دی اوسکی مقتل کے اور اوسی کتاب مین اور بہی تاریخ الخلفا مین ہے
عن ابن عباسؓ قال رایت النبیؐ فی النوم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت ما ہذہ قال
دم الحسینؑ و اصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فوجدت قد قتل ذلک الیوم اخرجہ احمد و البیہقی یعنی
ابن عباسؓ سی ہی کہا کہ دیکھا مینی پیغمبر خداؐ کو ایکدن دوپہر کو خواب مین پریشان مو غبار آلودہ ہاتھہ مین حضرت کی شیشہ
ہیح اوسکی لہو پس کہا مینے کہ یہ کیا ہی فرمایا حضرتؐ نی کہ خون حسینؑ کا اور اوسکی اصحابؓ کا کہ اوٹہاتا رہا مینی اور اٹہا کیا ایسکو
شروع روز ہذا سی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ پس نگاہ رکہا مینی اوسوقت کو پس دریافت کیا مینی اور پایا مینے کہ تحقیق قتل کیے گئی
تہی امام حسینؑ اسی روز کہ یہ خواب دیکھا مینے اور اسی کتاب مین ہی عن ام سلمہؓ قالت رایت رسول اللہ فی المنام و علی راسہ و لحیتہ
التراب فقلت ما لک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسینؑ آنفا اخرجہ الحاکم و البیہقی یعنے ام المومنین ام سلمہؓ فرماتی ہین کہ مینے
دیکھا رسول خداؐ کو بیچ خواب کی ایسی حالت سی کہ اونکی سر مبارک پر اور ریش مبارک پر اونکی خاک تہی پس عرض کئے مینے کہ کیا حال

حال آپکا ہی ای پیغمبر خدا کی فرمایا کہ ابہی مقام قتل حسینؑ مین مین حاضر تہا اور شرح مین مولوی سلامت اللہ مرید خاص
عزیز یہ اس مقام مین جو لکہتے ہین مضمون مناسب محل اور واسطی بصفر اشکی ناصح حبیب حبیبہ کی ضرور متصور ہے چونکہ عبارت
فارسی ہے بعینہا لکہا جاتا ہی وہو ہذا بر ناظرین اسفار اخبار و آثار مخفی و مستتر نخواہد بود کہ چون صدای نالہ عباسؓ
کہ روز بدر الیت نزا ہمراہ کفار مکہ اسیر کردند جناب رسالت مآب را تمام شب از خواب باز داشت حال پر ملال جناب رسول خدا
متعال را در معرکہ کربلا قیاس کردنی ست کہ از تشنگی عترت طاہرہ و قتل و قمع نونہالان گلشن رسالت و نبالت خاصہ
گل سرسبد چمن نبوت و امامت یعنی امام حسینؑ و رفتن اہل بیت بر شتران خشک پالان و نزول مصائب بیکران بسر وقت
زنان و یتیمان بر روح مقدس رسول پیغمبران چہ گذشتہ باشد پرانی پریشانی موی سر مبارک و غبار آلودگی جسم مقدس و التقاط
خون حسینؑ و یاران او از زمین و داشتن در شیشہ و خاک آلودہ بودن سر و ریش و حاضر شدن بمقتل حسینؑ چنانکہ در روایات
ابن عباسؓ و ام سلمہؓ ہست چہ عجب بلکہ ہرگاہ آواز گریہ حسنینؑ در طفلگی آنحضرت را ایذا رسانیدہ و حضرت سیدۃ النساءؑ
در این خصوص بخطاب نمیدا کہ گریہ حسینؑ مرا ایذا میرساند مخاطب گردانیدہ سنوح سانحہ کربلا را چہ باید گفت کہ از ابتدای آدم تا
این دم چنین بماطلہ احدی چشم ندیدہ و نہ بگوش شنیدہ اگر قیام قیامت موقت بوقت خودش نمی بود جای آن بود کہ آن
روز جگر آسمان پارہ پارہ شدہ قطرات [illegible] بر زمین چکیدی و دامن زمین ہمچو کتان از ماہ چاک چاک گردیدہ از ہم
پاشیدی خون باریدن آسمان و سیاہ شدن جہان و غیر آن از حوادث زمان کہ بیانش می رود در چہ حساب است اخرج
البیہقی و ابو نعیم عن نضرۃ الازدیہ قالت لما قتل الحسینؑ مطرت السماء دما فاصبحنا و حبابنا و جرارنا و کل شیء لنا ملآن
دما نضرہ ازدیہ نی کہا کہ جب شہید ہوئے امام حسینؑ تو آسمان نی خون برسایا پس صبح کی ہمنی کہ مٹکی اور ٹہلیان ہماری
اور ہر ظرف ہمارے ہر چیز ہماری خون سی بہری ہوئی تہی اخرج البیہقی و ابو نعیم عن الزہری بلغنی ان یوم قتل الحسینؑ لم یقلب
حجر من احجار بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط بیہقی اور ابو نعیم نی لکہا ہی زہری سے کہ کہا مجہکو پہونچا ہی تحقیق جسدن کہ
شہید کئے گئے امام حسینؑ تو کوئی پتہر پتہرون بیت المقدس سی نہین حرکت دیا گیا مگر پایا گیا ہو نیچی اوسکی خون تازہ نہایت
سرخ و اخرج البیہقی عن ام حبان قالت یوم قتل الحسینؑ اظلمت علینا ثلثا و لم یمس منا احد من زعفرانہم شیئا یجعلہ علی وجہہ الا
احترق و لم یقلب حجر الحدیث اور بیہقی نی ام حبان سے حدیث استخراج کی ہی وہ کہتی ہی کہ جسدن امام حسینؑ شہید ہوئی تاریکی
ہوگئی ہمپر تین دن تک اور کوئی نہین ملتا تہا ہم مین زعفران اپنی کسی چیز کو کہ ملی اپنی مونہہ کو مگر جلتا تہا اور نہین
اوٹہا گیا کوئی پتہر بیت المقدس کا مگر یہ کہ پایا نیچی اوسکی خون سرخ تازہ اخرج البیہقی عن علی ابن مسہر قال حدثتنی جدتی قالت
کنت ایام قتل الحسینؑ جاریۃ شابۃ فکانت السماء ایاما تبکی لہ بیہقی نی یہ حدیث نکالی ہی علی ابن مسہر سے کہا کہ خبر دی مجہی میری
جدہ نی کہ روزہای شہادۃ امام حسینؑ مین لڑکی نوجوان تہی پس روتا آسمان کئی دنون حسینؑ پر اور شارح لکہتا ہی کہ باید
دانست کہ روایات عدیدہ در باب گریہ آسمان از سلف منقول است چنانچہ ابن جوزی از ابن سیرین روایت کردہ کہ روز قتل
حسینؑ تا سہ روز دنیا تاریک ماندہ و بعد از ان سرخی در آسمان ظاہر شد و از ثعلبی منقول است کہ آسمان بر حسینؑ گریہ نمود
و گریہ آسمان سرخی اوست و گویند کہ آسمان تا شش ماہ سرخ ماند و ابن سیرین گفتہ کہ سرخی شفق بر کنارہ آسمان کہ محسوس

یافت بعد قتل حسینؑ حادث شد و قبل ازین سرخی نبودی و وجودی بر آسمان ندیشت وازابن سعد نیز مرویست که سرخی
شفق برافق آسمان قبل از شہادت شاہ شہیدان مرئی و محسوس نبوده وابن جوزی گفته که حکمت در سرخ شدن آسمان آنست
که چون از عروض غضب خون بجوش مے آید موجب سرخی رنگ چہره می گردد و ذات باری عز اسمہ که منزه از جسم و لوازم آنست
لہٰذا غضب خود را بذریعہ سرخی کناره آسمان ظاہر کرد تا این سرخی شفق دلیل روشن بر عظمت معصیت قاتلان حسینؑ و
ظہور رنگ غضب الٰہی بالیشان باشد و بعضی گویند که بعد قتل حسینؑ تا ہفت روز آسمان گریہ کرد و گریہ او بمرتبہ رسیده
بود که از سرخی آسمان دیوارہا و عمارات ہا ہمرنگ گل معصفر گشته بود و کواکب و شواہب از آسمان چندان بارید بلکہ بزمین
افتاد و در روز قتل حسین خون از آسمان بارید که مدتی نشان آن بر زمین باقی ماند و ہر ثوبی و لباسی که رنگین بخون
آسمان گردید سرخی رنگ آن تا پاره شدن روی زوال ندیده بعضی روایت کرده اند که روز قتل حسینؑ از آسمان
خون بارید که از خانہا و کوچہ تا خراسان و شام و کوفہ روان بود و سر حسینؑ که بدار الامارة کوفہ در آوردند و نہادند
از دیوار خانہا خون روان گردید و بر آمدن خون تازه بہ غایت سرخی از زیر سنگہای بیت المقدس و احتراق زعفران
بروایت زہری و ابن حبان مذکور است و مرویست که روز قتل حسینؑ آفتاب کسوف گرفت که ستارہا در نیم روز نمودار شدند
و مردمان گمان کردند که قیامت قائم گشت و این از اعاظم علامات است اور علی ہذا القیاس جلال الدین سیوطی شافعی ذکر خلافت
یزید مین لکھتا ہی پہر شیخ عزیز ناصح جیو لکھتا ہی واخرج ابو نعیم عن حبیب بن ثابت قال سمعت الجنیة تنوح علی الحسین وہی
تقول شعر مسح النبی جبینه فله بریق فی الخدود ابواه من علیا قریش وجده خیر الجدود یعنی ابو نعیم اصفہانی حبیب
بن ثابت سی لکھتا ہی کہا حبیب نے کہ سنا مینی جنیہ کو کہ نوحہ کرتی تہی حسینؑ پر در انحالیکہ کہتی تہی مسح کیا اور بوسہ
دیا پیغمبر خداؐ نی پیشانی اوسکی کو پس تہا واسطی اوسکی چمکارا بیچ رخسارونکی باپ اور ماں اوسکی عمدۂ قریش سے اور نانا
صاحب اوسکی بہترین نانا اون کی اور تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی میں یہہ تمام حدیثین حال خلافت یزید مین کہ خلفاء
اثنا عشر ناصح صاحب مین سی ہی موجود ہین دیکہہ لین واخرج ابو نعیم من طریق حبیب ابن ثابت عن ام سلمہؓ قالت ما
سمعت نوح الجن من یوم قبض النبیؐ الا اللیلة وما اری ابنی الا قد قتل یعنی فقالت لجاریتہا اخرجی فاسئلی فاخبرت انہ قد
قتل وان الجنیة تنوح شعر الا یا عین فاحتفلی بجہد ومن یبکی علی الشہداء بعدی علی رہط تقودہم المنایا الی متجبر فی
ملک عبدی یعنی ابو نعیم نے استخراج کیا ہی اس حدیث کو طریق حبیب سے ام سلمہؓ سے ہی کہتے ہین کہ نہین سنا مینی نوحہ جن کا
اوس روز سی کہ وفات پائی پیغمبر خداؐ نی یعنے روز وفات پیغمبر خداؐ کو نوحہ جنونکا سنا تہا اوسکی بعد پہر نہین سنا مگر
آجکی رات اور نہین دیکہتے مین مگر یہ کہ فرزند میرا حسینؑ قتل کیا گیا پس کہا واسطی لونڈی اپنی کی کہ باہر جا تو اور پوچہہ تو
پس خبر دی لونڈی نی کہ تحقیق قتل کئے گئے امام حسینؑ اور تحقیق جنیہ نوحہ کرتی ہی آگاه ہو ای آنکہہ پس گریہ وزاری
کر ساتہہ کوشش کے اور کون ہی کہ روئے اوپر شہیدون کے بعد میرے اوپر گروه کے کہ کہینچتے ہے اونکو موت طرف ظالم سرکش
کے بیچ سلطنت زمانہ میری کی اور پہر شارح مذکور ایک اور حدیث کا ترجمہ لکھتا ہی کہ حضرت ام سلمہؓ بعد یافت
این ماجرا القدر گریست که از ہوش رفت و تا دیر غشی بر وطاری ماند اور شارح حال زید بن ارقم صحابی رسول مقبولؐ کا

کا حال مجلس ابن زیاد مین لکہتا ہی کہ زید بن ارقم کہ از صحابہ کبار در ان مجلس حاضر بود گفت کہ ای ابن زیاد چوب خود را از دندان
حسین بردار و بار دیگر بر آن مزن بخدا کہ من بارہا دیدہ ام کہ رسول خدا لب و دندان حسین را می بوسید بعد ازان زید بن ارقم
خود را بدست گریہ سپردہ سیلاب خون از جوی ہر دو دیدہ روان کرد انتہی موضع الحاجہ بہی شارح مذکور لکہتا ہی در مناقب السادات
منقول است کہ دران عشرت کہ سر مبارک حسین پیش یزید پلید بردند لعین در ساغر میخورد و سر مبارک را بانواع اہانت
میکرد خبر بعض اصحاب رسول رسید گریان آمدند و گفتند ای ملعون چہ می کنی ایشان را حکم قتل کرد و جماعت صحابہ را آخر در گردن بزد
انتہی موضع الحاجہ اور واقدی اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ جب سر مبارک جناب سید الشہداء اور اہل بیت طہارت مانند اسیران
مدینہ منورہ مین لائی گئی تو کوئی متنفس مدینہ مین باقی نہین رہتا مگر یہ کہ شہر کے باہر سب گئی دراثنا ایک آواز بلند تہی ساتہ گریہ
و بکا کی اور زینب بنت عقیل بن ابیطالب جو مدینہ منورہ مین تہین نقاب اوتہون لی سو نہہ پر سی پہینک دی تہی اور بال پریشان کئی
ہوی باہر آئین اور باواز بلند کہتی تہین واحسیناہ وا اخوتاہ وا ویلاہ وا محمداہ بعد اسکی کہتی تہین ماذا تقولون ان قال النبی
لکم ماذا فعلتم و انتم آخر الامم باہلبیتی و اولادی اما لکم عہد اما انتم توفون بالذمم ذریتی و بنی عمی بمضیعۃ منہم اساری و قتلی
مضرجوا بدم ما کان ہذا جزائی اذ نصحت لکم ان تخلفونی بسوء فی ذوی رحم حاصل معنی یہ ہین کہ کیا کہوگی تم اگر کہوینگی پیغمبر خدا
تمکو کہ کیا کیا تمنی حال آنکہ تم آخر سب امت کی تہی ساتہ اہل بیت میرے اور اولاد میرے کے آیا تہا تمہارے لئی عہد نہین ہو تم کہ وفا
کرو ساتہ عہدون اور ذمونکی ذریت میریکو اور پسران عم میرونکو ساتہ ضایع کرنیکی بعضے انمین سی قیدی بعضے مقتول کہ ملا
گئی ساتہ خون کے جبکہ نصیحت کے مینی تمکو تو نہین تہی یہہ جزا میری کہ پیچہی میرے بدی کرو بیچ خویش و اقربا و ذوی رحم میرے کے
اور شارح سر الشہادتین ہر تبا لبعض ان اشعار کا بطریق لیسیر کوفہ مین زبانی جناب ام کلثوم بنت مولای مومنین علی ابن ابیطالب
کے لکہتا ہی اور شعر اخیر وہان یون ہی کان جزاء ما نصحت لکم ان تخلفوا فی النبوۃ من ذوی رحم یعنی گویا کہ بدلا اوس
چیز کا کہ نصیحت کی تہی مینی تمکو یہ ہی کہ مخالفت کرو تم بیچ نیابت کی ذوی رحم میرے سی اور کتاب راحۃ القلوب کہ در حقیقت تو
ملفوظات شیخ فرید الدین سی ہی اور تالیف ہی سلطان نظام الدین کے اوسکی مجلس بست و ہفتم ذی الحجہ مین ہین ایک
یہ کہ پیغمبر خدا فرمود کہ جبرئیل بمن گفت امتیان تو از برای حسین تعزیتہا کنند و ماتمہا دارند کہ صفت آن ہر زبان بیان
نتوان کرد انتہی دو سری یہ کہ علی و رسول با ہم بگریستند و این سخن با ہم می گفتند و شاہزادگان را در کنار می گرفتند
و علی دلی نعرہ میزد کہ ای غریبان من نمی دانم کہ حال شاہزادگان روز چہ خواہد بود انتہی تنبیہ واضح ہو ناصح صاحب
در اوسکی احزاب کو کہ شہادۃ حضرت حمزہ رضی مین شہیق رسول خدا حدیث مصرحہ پہلے دوا ضمیمہ ہی یعنی نعرہ زدن اور شہیق
مولا مومنین علیہ السلام اس جگہ سی اور شہیق و صلق ہم معنی ہین اس جگہ سی بہی بکمال ظہور ہی کہ بموجب قاعدہ ما من عام الا و قد خص حدیث
لیس منا من صلق الحدیث لنبت ان ابرار اور ایسی مصیبت دینی کی شہیق و صلق و جزع و فزع کے مانع نہین نہین تو معاذ اللہ
رسول و نفس رسول و اہل بیت و عترۃ رسول و اصحاب وغیرہم کہ تصریحات مرقومہ تعدادسے متواتر ہویدا ہوا کیونکر اس معصیت
کی مرتکب ہوی ہونگی فافہموا و تدبروا چنانچہ اسی جگہ ہی خود ناصح صاحب کی ہان کہ مجلس مذکور مین لکہا ہی شیخ فرید الدین
فرمودند کہ بزرگے بود در بغداد بیش از قصہ گشتہ شدن امیر المومنین حسن و حسین می گفتند چندان سر خود را

بدوستی خاندان رسول بہ زمین زد کہ چون مردان شد بعد ساعتی بر زمین افتاد چون دیدند جان بحق تسلیم نمودہ بود
آنشب آن بزرگ بخواب دیدند کہ پیش امیر المومنین حسینؑ ایستادہ است پرسیدند کہ حقتعالی بتو چہ کرد گفت بیامرزید و فرمانداد کہ
چون تو دوستدار خاندان بودی بہشت آنست کہ در خدمت امیر المومنین حسینؑ باشی انتہی اور بیسوین مجلس مین کتاب مرقوم
کے بیچ کہ دربارۂ عشرہ محرم فرمودند کہ بیشتر مشائخ طبقات درین عشرہ بر نفس خود عذاب اختیار کردند و بعد ازان فرمود کہ
میدانید کہ درین عشرہ بر خداوندان عالم چہ گذشتہ است و فرزندان رسولؐ چگونہ زار زار گشتہ اند بعضے را از تشنگی ہلاک
کردند کہ قطرۂ آبی آن بدبختان بدان خداوندان ندادند چون درین سخن رسیدند نعرہ بزدند و بیہوش بیفتادند الخ اور اکثر
کی اشعار خاص امام شافعی ناصح صاحب مثل تاوب ہمی والفواد کئیب وارق عینی والرقاد غریب الخ اور اوصحابہ و تابعین کے
خاص کتب ناصح صاحب مین متواتر محتوی رونی اور پیٹنی کے موجود ہین حزر التطوالت استیعاب اونکا متعذر ہے سبط ابن جوزی
اور ابن جوزی کی تالیفات اور تاریخہای معتمد معتقد ایان ناصح صاحب مین دیکھنے سی حقیقت ظاہر ہوتی ہی ایک دو حدیث
معتبرہ بطریق نمونہ یہان لکھدیکاتی ہین اور حزر التطوالت صرف مختصر ترجمہ پر اکتفا ہی سبط ابن جوزی نقل کرتا ہی کہ ایک
شاعر جو کربلا مین پہنچا تو بہت گریہ و بکا کیا اور چند اشعار مرثیہ مین کہی جنکا شروع یہ ہی حسین المیوت جدک یا لیدی الخ
اور جب روتی روتی تھک گیا ہوئے شدۂ اندوہ گریہ سے سو گیا تو خواب مین پیغمبر خداؐ کو دیکھا کہ فرماتی ہین یا فلان جزاک اللہ
عنی خیرا البشر فان اللہ قد کتبک ممن جاہد بین یدی الحسینؑ یعنے تجھی جزا دی خداتعالی مجھسے بہترین جزا ہی بشارۃ ہو
تجھی کہ تحقیق خداتعالی نی لکھا تجھی اوس شخص سے کہ جہاد کیا اوسنی روبرو حسینؑ کی اور یاقوت حموی جسکو ابن خلکان تک
متعصب ظاہر کرتا ہی کتاب معجم الادبا مین بیچ ترجمہ علی ابن عبد اللہ بن وصیف الناشی کے لکھتا ہی کہ ابن عبد الرحیم کہتا ہے
کہ حدیث کی مجھسے صالح نی یعنے کہا کہ ۳۴۶ ہجری مین اپنی باپ کی مسجد کبود بغداد مین مین گیا تو مسجد لوگون سی بہری ہوئی تہی
ناگاہ ایک شخص آیا عصی ہاتھ مین مشک پاس اوسکی بہت پریشان حال نہایت نرم آواز سی تمام جماعت حاضرین پر سلام
کیا اور کہا کہ مین ہون بہیجا ہوا فاطمہ زہرا علیہا التحیۃ والثنا کا لوگون نی کہا مرحبا بک و اہلا اور اوسکو محل رفیع مین بٹھلایا
بالجملہ اوسنے سوال کیا کہ تم لوگ احمد مزدق نوحہ گر کو بہی پہچانتی ہو لوگون نی کہا کہ وہ یہین بیٹھا ہی تب اوس شخص نے کہا
کہ مینی فاطمہؑ کو خواب مین دیکھا اونہون نے فرمایا مجھسے کہ تو بغداد کو جا اور احمد مزدق کو کہو کہ نوحہ کری میرے فرزند کی لیے شعر
ناشی کہ کہتا ہی بنی احمد قلبی لکم یتقطع بمثل مصابی فیکم لیس یسمع اور اتفاقا ناشی شاعر بہی وہین حاضر تہا بمجرد استماع
اس حکایت پر مصیبت کی طمانچہ عظیم اپنی مونہہ پر مارا اور سب لوگون نی اوسکی متابعت کی یعنی سب اسیطرح پیٹنے لگے ناشی اور
مزدق سب سے زیادتی کرتے تہی پہر اوسوقت سا تہہ اس قصیدہ کی نوحہ کیا یہانتک کہ وقت ظہر داخل ہو گیا لوگ نماز ظہر کو
اوٹہی اور بہت کوشش لوگون نی کی کہ اوس شخص کو کچہہ دیوین اور وہ لیوی لیکن ہرگز اوسنی کچہہ نہ لیا اور قسم کہائی کہ
اگر تمام دنیا عوض مین اس پیغام رسانیکے مجھی دیوین تو ہرگز نہ لون کیونکہ مین جایز نہین جانتا کہ پیغام پہنچاؤن فاطمہؑ
جگر گوشہ رسولؐ کا اور عوض مین اس رسالت کی کچہہ لون غرض کچہہ نہ لیا یاقوت حموی لکھتا ہی کہ اوسی شعر مین اس
قصیدہ کی الحاصل کہ منصف باتمیز غور کری اور دیکہی اس تمام حال گریہ و بکا اور پیٹنی تک کو اور دیکہی روایت سابق جون

کہ خاص بشارت دینا پیغمبر خدا کا ایسی حالات پر خود واسطی لکہی جانی ایسی نیکو کار کے ہیچ فرد اسامی مجاہدین کے
معتقد ایان ناصح صاحب لکہتی ہین یا شیوخ کتب ربعہ جلال الدین سیوطی شافعی مرثیہ طویل ابی الاسود الدولی کا واسطی مولای
مومنین کے جو تاریخ الخلفا مین ذکر حالات جناب مولای مومنین ع مین لکہتا ہی دیکہین اور تشرما دین کہ بعد شہادت حضرت
کی شروع اوسکا حذراً للطوالة اشارةً لکہا جاتا ہی الا یا عین ویحک اسعدینا الا تبکی امیر المومنینا اور صدہا اس قسم کے
مرثیہ خود ناصح جیو کے ہان موجود ہین المختصر کہ تمام مقاتل مین سب کے ہان مصرح ہی کہ کیا بعد قتل شہدا ظالمون نے کیا رستہ مین
کوفہ و شام کی کیا بر وقت ملاحظہ سر مبارک جناب سید الشہداء مجلس ابن زیاد و یزید مین دختران جناب سیدة النساء فاطمہ زہرا
کہ ہم اہل بیت طاہرہ ہم صلبیہ و جگر گوشہ رسول نعرہ واجداہ وا محمداہ واویلاہ بلند آواز تہین صاحب مواہب علیہ الرحمہ
مین لکہتا ہی کہ مجلس یزید پلید مین جناب ام کلثوم نعرہ واویلاہ فرماتی تہین انا دیک یا جداہ یا خیر مرسل حسینک مقتول
و نسلک ضایع اور بعد نقل تمامی خطبہ کہ جناب سید ساجدین نے مسجد جامع مین مجمع عام مین بفصاحت و بلاغت سر منبر ادا
کیا اور تمام گروہ حضار اصحاب و تابعین حتی کہ شامیان خارجین و متعصبین تک باواز بلند مشغول گریہ و زاری ہوے
اور یزید نی خوف غوغای عام سی خطبہ کو ناتمام چہوڑ کر موذن سی اذان شروع کروا دی اور جناب سید ساجدین کو بہی
اوسوقت اتنا گریہ و بکا طاری ہوا کہ حسب تصریح صاحب مواہب مذکورہ عمامہ تک اوتار ڈالا اور گریبان چاک کیا جو صاحب
مرقوم لکہتا ہی بعینہا عبارت بمقام حاجت لکہدیجاتی ہی کہ ناصح صاحب نصیحت پکڑین اور شرم کرین و ہی ہذہ زین العابدین
عمامہ از سر برداشت و نزد موذن افگند و گیسوہای مشکین پریشان کرد و گفت ای موذن بحق این محمد بر تو سوگند کہ یکزمان
توقف کن موذن دم در کشید زین العابدین ع روسوی یزید کرد و گفت ای پسر معاویہ این جد تو بود یا جد من اگر گوئی
جد تو بود کہ یزید ابن معاویہ ہستی دروغ گوئی ہمہ عالمیان دانند کہ دروغ گفتہ باشی اگر گوئی کہ جد من بودہ کہ علی ابن الحسین
ام پس چرا تو پدرم را کہ بہترین عترت رسول بود بقصد موسی کہ قتل کردند و مخدرات سرادقات عصمت
طہارت را چون اسارا از بلدہ بہ بلدہ بگردانیدند و مرا یتیم ساختی و رخنہ در دین جدم انداختی و با این ہمہ کلمہ میگوئی درو
بقبلہ می آری و نماز می گذاری پس دست بیرون کرد گریبان جامہ بدرید و گفت ای مردمان راست بگوئید ہیچکس ہست از
شما کہ جد او پیغمبر باشد غیر از من فریاد از مردم بر آمد و گریہ بر اہل شام ہم افتادہ و بعضے بیہوش شدند و قیامتی در مسجد
جامع پدید آمد یزید برپا خاست و بانگ بر موذن زد کہ قامت بگو انتہی موضع الحاجۃ اور اسی کتاب مین بعد ذکر
حالات حضرت سکینہ وغیرہ مراتب گریہ و بکا اور معذرت اور تعزیت پہونچانے یزید پلید کے لکہتا ہی کہ ام کلثوم اجازت
طلبید کہ خارج کوشک در شہر بمنزل رود و تعزیت اہل بیت بدارد یزید اجازت داد پس بمنزلے کہ جہت ماتم مقرر
کردہ بودند تشریف فرمود و زنان اکابر بتعزیت حاضر گشتند و او مرثیہ کہ در احوال زار اہل بیت و خوار شہدا گفتہ بود
میخواندند و خاتون عرب از عجم اہل بیت می زاریدند و اشک از دیدہا می باریدند و شروع قصیدہ ام کلثوم اینست ماتت
رجالی وافنی الموت سادا تی اور ہیچ حال بعد دفن شہدا مدینہ مین پہونچنے اہل بیت طاہرہ کے لکہتا ہی اہل مدینہ چون
خبر آمدن اہل بیت ع شنودند فغان و شور از ایشان بر آمد مہاجر و انصار از صغار و کبار حتی زنان و کودکان

قرین نالہ زاری و قریب گریہ سوگواری با ہزار اضطراب و بیقراری باستقبال ایشان بیرون آمدند و چون زین العابدین و دختران
و خواہران حسین را بدیدند بہر درد دل و سوز جگر برسر و خاک غلطیدند و با دیدہ گریان و سینہ بریان مضمون این کلام بسمع اہل بیت
رسانیدند عالمی را جان درین ماتم پریشان گشتہ است خانہای دل ازین اندوہ ویران گشتہ است آفتابی از مدینہ رفتہ سوی
کربلا بالبسی کرب و بلا در خاک پنہان گشتہ است چشم ما ہمچون زرش در خون دل گشتہ است غرق حال ما مانند گیسویش پریشان
گشتہ است و در زہرۃ الریاض آوردہ کہ پنج نوبت در مدینہ جزعی و فزعی افتادہ کہ مردم گمان بردند کہ قیامت قیام
شد اول آن روز کہ حضرت رسالت در حرب احد بود و شیطان ندا دادہ کہ الا ان محمدا قد قتل خروش و فغان از مردمان و زنان
برآمد چنانکہ مخدرات حجرات رسالت و بنات ہاشم و بتول عذرا بی اختیار از مدینہ بیرون آمدہ و بجانب احد روان شدند دوم
روزیکہ حضرت سید کائنات افضل مخلوقات از حجرۂ فانی متوجہ روضہ رضا سبحانی شد ہیچ کس نبود از اہل مدینہ الا کہ در غم
و الم و غصہ و ماتم بودند سیوم وقتی کہ خبر شہادت علی مرتضیٰ از کوفہ باستماع اہل مدینہ رسیدہ آہ و فغان برکشیدند گویا
ماتم رسول تازہ شد چہارم زمانیکہ حسین عزیمت کہ کردہ بود بجانب کوفہ داشت و خواہران و دختران را می برد و اہل مدینہ
را وداع کرد پنجم وقتیکہ اہل بیت از شام در رسیدند و اہل مدینہ استقبال نمودہ تعزیت در گرفتند اما بدانکہ اہل بیت کہ بمدینہ
درآمدند از گرد راہ بروضہ رسول اللہ آمدند و باوازہ سوزناک از جگر چاک چاک نعرہ برکشیدند کہ واجداہ وا محمداہ وا سیداہ
میمیان خاندان توایم سوزان و گریان از غم فرزندان توایم محنت کشیدگان بادیہ ہجران توایم یا رسول اللہ برآر
از روضہ سر و بنگری اہل بیت خویشتن را از الم غمناک و حزین و در بلا دشمنان دین گرفتار آمدہ کس مبادا و چنان
بلا گرفتار چنین اہل بیت گریان و عریان بودند کہ ام سلمہ از حجرہ طاہرہ خود بیرون آمد نالہ و فغان کنان و
دختر حسین را کہ بیمار بود و ہمراہ آوردہ چون اہل بیت ام سلمہ را دیدند درد و سوز ایشان متضاعف شد و آہ و افغان از
تراوف گشت خواہران حسین و دختران ام سلمہ در کنار گرفتند و دختر شاہزادہ را پرسش بسیار کردند و بیان این تعزیت
کہ بر سر روضہ حضرت رسالت واقع شد از حد تقریر متجاوز است اقاصی و ادانی مدینہ درین ماتم سہیم بودند و خاص و عام
ازین مصیبت در اندوہ عظیم مطلقا در جہان کون و فساد کس چنین تعزیت ندارد یاد ام سلمہ اہل بیت را بسیار تسلی
داد و کسانیکہ از غم حسین میگریستند وعدہ بثواب بسیار میفرمود و الحق گریہ بر حسین موجب غفران و سرور بہشت است انتہی
ناصح جیسو اور خوارج اور ان ناصح جیو ذرا شرم کریں گریبان میں سونہہ ڈال کر دیکھیں حال امہات مومنین اور ہمارے ایسے
اہل بیت طاہرہ کا اور بعد اسکی اپنی مانی ہوئی اولیا اللہ کا خاص جناب امام حسین کے لیے اور اوسپر خوشنودی اور شفاعت پیغمبر خدا
اپنی صحاح اور اپنی مقتداؤنکی تصریحات سی دیکھلیں کہ کیا وقت وفات و شہادت کیا بعد مرور ایام قلیل و کثیر گریہ
و بکا اور جزع و فزع اور ماتم داری واسطے رسول و اہل بیت طاہرہ کے خاص و عام کرتے رہے ہیں اور
اوسپر مثاب ہوئی ہیں اور احادیث اجر و ثواب اور حسنات اسپر کس قدر مروی اور ماثور ہیں کہ گذشتے
نمونہ از خروارے بیان ہوئیں پھر اس گریہ و بکا و ماتم کو بدعت اور سیئات تعبیر کرنا صاف داد دہی
کفر و نفاق کہنا چاہیئے یا کچھ اور فاعتبروا یا اولی الابصار اور ناصح جیو روشنی اور صرف زر کثیر کو شربت اور طعام وغیرہ

جزع و فزع [illegible]

[illegible] حال ام سلمہ کا [illegible]
اپنی صدیقہ کا اور اہل بیت

نے یہہ اسراف دیکھکر استعفا دیا اور خلیفہ جیونے ناصح جیو کی زید بن ثابت کو داروغہ کیا بیت المال کا آخر بیت المال تقسیم خویش و بیگانہ
مین ہوگیا صرف ایک لاکھہ درم یا قدری زاید جو رہ گیا تہا ایکدن زید بن ثابت کو دیدیا اور دختر حارث بن حکم سی جو بیٹی کا
نکاح کیا تو بتصریح پیر عزیز ناصح جیو ایک لاکھہ درم برسم ساچق بہیجدیا اور ام ابان اپنی دختر کا نکاح جو مروان بن حکم سے مطرود
ابن مطرود سے کیا تو ایک لاکھہ درم جہیز مین نقد دیا جسی یہ خاص باوا کا مال غیر بیت المال ظاہر کرتے ہین اور علاوہ اسکی لاکہون
روپیہ مرواںکو اور لوگونکو جو کہ درحقیقت خیانت حقوق مسلمین کے اور اسراف کو کام فرمایا اوسکی لینے اور چہپانیکو جو بعد کلام طویل
کے پیر عزیز ناصح جیو لکہتے ہین ہم چند فقرات ضرور لکہدیتی ہین کہ فاتحہ و نیاز و نذر رسول اور تعمیر امام بارہ اور امکنہ متبرکہ اور
اسباب تام جگر گوشہ بضعہ رسول مین کتنا ہی حسب استطاعت کوئی شخص دوستان رسول و آل طاہرہ مین سے صرف کری تو یہی توجیہ
پیر عزیز ناصح جیو عند العقلا و منصفین ناصح جیو کے دندان شکنے کے لئے کافی اور وافی ہے و ہو ہذا نیز دریجا دقیقہ باید دانست کہ انعام
و عطا و بخشش و بذل را برما لیکہ از آن این امور بعمل آید قیاس باید کرد اگر شخصے از لک روپیہ یک روپیہ بکسی بدہد یا صد یا ہزار
آنرا اسراف نتوان گفت زیراکہ نسبت ہزار با لکہ نسبت دہ با ہزار است و در جمیع امور عقلیہ و جمیع مراعات نسبت ہم مقتضائے عقل و ہم
حکم شرع است الی آخرہ بلکہ یہہ استدلال پیر و بال پیر دجال ناصح جیو تا تمام لی کمال ہی کیونکہ بذل اموال فی سبیل اللہ اور عطا
و بخشش و اطعام واسطی رضای خدا و رسول کے منحصر دہر تمول اور مالدار اور نسبت ہائے کذائی کے نہین ماہرین حقایق ایمانی
عاملین احکامات آیۂ مودۃ وغیرہا آیات قرآنی و ناظرین احادیث رسول سبحانی سیما حافظین حدیث لا یومن احدکم حتی اکون
احب الیہ من نفسہ و مالہ و ولدہ الحدیث اور حدیث لا یومن احدکم حتی اکون و اہلبیتی احب الیہ من نفسہ و مالہ و ولدہ الحدیث موجود
صحاح ناصح جیو اور صاحبان زہد و اتقا و متقین تفسیر آیہ یطعمون الطعام علی حبہ الآیہ او مضمون الذین ینفقون اموالہم باللیل
والنہار سرا و علانیۃ فلہم اجرہم عند ربہم الآیہ او مثل الذین ینفقون اموالہم ابتغاء مرضات اللہ الآیہ محبت رسول و آل رسول
مین نظر بر رضائے خدا و رسول صرف کرڈالین اور آپ بہوکی بہی رہین اور اس راہ مین صرف کرین تو یہی عین عدل و انصاف
جانتی ہین نہ کہ معاذ اللہ اسراف سبحان اللہ کیا داد دہی عناد و نفاق ہے اور شقاق با رسول و آل رسول ہی کہ خلیفہ حضرات
کا لاکہون درہم کا اسراف بیٹا بیٹی کے ساچق اور جہیز مین عمل مین لاوین داماد کو لاکہون درم حقوق مسلمین مین سے
دیدیوین تو یہہ اسراف نہین محبان آل طاہرہ جو بمقتضائے مودت آل رسول محنت مشقت کرکے اپنا خالص زر و مال فاتحہ
رسول و نفس و داماد رسول و اولاد رسول مین قربۃ الی اللہ با بتغاء وسیلہ صرف کرین وہ اسراف کہا جاوے ان ہذا لشی عجاب فاعتبروا
یا اولی الابصار بالجملہ تعمیر مسجد یا امام بارہ یا تیاری اسباب فرش فروش مین یا طعام دار فاتحہ رسول و آل رسول مین کہ عین
رضای خدا و رسول ہی کوئی عقیل و فہیم صرف زر کو اسراف نہین تعبیر کرسکتا اور یون شوکت و تجمل و حشم مجالس و منابر اور سامان
روشنی اور امکنہ متبرکہ امام بارہ تعزیت گاہ آل طاہرہ دیکھکر ناصح جیو جیسی فراخ چشم روشن دل تیرہ دلی اور تنگ حوصلگی
کو کام فرماوین اور سوخت و کباب ہو دین تو بقول پیر عزیز اونہین کے اس دانائی کا کچھہ علاج نہین وہ جو اونکی پیر عزیز
مقام مرقومۃ الصدر مین کلام پیر ملام بکمال صنعت کاری از طرف عثمانی ترنم کرتے ہین درحقیقت مصداق اوسکی خود ناصح
جیو اور احزاب و اخوان اونکی پیر عزیز جیو کی ہین و ہو ہذا این دانائی را علاجی نیست و اینکلام الشان بدان می ماند کہ جو

...ن در عہد احمد شاہ بادشاہ ملقب بابدالی درانیان در شہر دہلی درآمدند و اموال و امتعہ مردم را تصرف کردند ہر گاہ ...
...ن برآمدند و مساجد طلائی و عمارات منقش و مدارس و رباطات کہ ملوک و امرای آن شہر ساختہ بودند مید یدند بی اختیار کلمات
حسرت و افسوس از زبان شان می برآمد و بعضی چہرہ گریبان می نمود اہل شہر ازین بابت پرسیدند در جواب گفتند اے افسوس
حسرت ما ازین است کہ این ہمہ مال شاہ را چہ قسم ضایع کردند اگر کاش این اموال را ذخیرہ می گذاشتند بکار شاہ می آمد انتہی موضع
الحاجہ منبر کے پوشش اور رفعت اور صرف زر کثیرہ پر و اسطی منبر وغیرہ کے کہ بیان فضایل و مصایب آل طاہرہ کی لئی ہے
ناصح جیو پیچ و تاب کہاتی ہین اور سوخت و کباب ہوتی ہین اور حرف اسراف بی صرفہ زبان پر لاتی ہوئی نہین شرماتی سر اپا
... حرف تشنیع کو شاد فرماتی ہین بیشک اگر بنی امیہ کے مدایح اور معاذ اللہ سب اہل بیت کی لئی ہو تو خنکی چشم و راحت
قلب ناصح ہووے ذرا آنکہین کہولکی انسان العیون مین دیکہین علی بن برہان الدین شافعی محدث اوسکا اور صدہا محدثین
و مورخین کیا کچہ لکہتی ہین جس سے ہویدا ہی کہ اونکی خلفای سلمہ نے خاص منبر رسول کو مسجد مین کس کس پیش قیمت کپڑے سے
پوشش کے اور ارتفاع کو کام فرمایا اور کسقدر زر کثیر صرف کیا انسان العیون مین ہے وعثمان اول من کسا المنبر یعنے
عثمان پہلا شخص ہے جسنے پوشش کے منبر کو جامہ کتان باریک سی کہ مصر سے آتا ہی اور بہت بیش قیمت ہوتا ہی وعن الواقدی
ان امرأۃ سرقت کسوۃ عثمان للمنبر فاتی بہا الیہ فاعترفت فقطعہا ثم کساہ عبد اللہ بن زبیر فسرقتہا امرأۃ فقطعہا
کما قطعہا عثمان ثم کساہ الخلفاء من بعدہ اور واقدی سی ہی کہ ایک عورت نے چرالیا غلاف منبر کا جو کہ عثمان نے
چڑہایا تہا پہر اقرار کیا تو خلیفہ جیو نی ہاتہ اوسکی کاٹ ڈالی پہر پوشش کے عبد اللہ بن زبیر نے پہر چورایا ایک عورت نے
پس کاٹ ڈالا ہاتہ اوسکا عبد اللہ نی جیسی کہ اونکی حضرت عثمان نی کاٹا تہا پہر بعد اوسکی خلفا نی پوشش کے منبر کے اور
اسی کتاب مین ہی اول من اتخذ المنبر خمس عشر درجۃ معاویۃ الخ حذرا للطوالۃ صرف ملخص ترجمہ لکہا جاتا ہی الحاصل کہ معاویہ
پہلا شخص ہے جسنے پندرہ زینہ منبر کے کئے اور خاص منبر رسول کے چہ زینہ زیادہ کئی اور اوسکو کتان باریک سی اوسنے
بہی پوشش کے اور شام مین منگانا چاہا لیکن جب آسمان سیاہ ہو گیا شمس منکسف ہو گیا باد سیاہ شدید نمودار ہوئے
اوسوقت سب اس حرکت سی باز رہی اور اندلس مین دس ہزار پچاس مثقال سونا صرف منبر پر صرف ہوا و قس علے
ہذا صدہا روایات معتبرہ کتب تاریخ و حدیث مین بہری پڑی ہین کہ خلفا و امرا ناصح جیو لاکہون روپیہ اسطرح
صرف کرتے تہی دار الامارۃ اور مدارس اور سرای اور رباطات وغیرہا بصرف زر کثیر بناتی تہی اور صدہا مزار با کسوۃ
مکلف اور مقابر خاص اونکی مشایخ کبار اور پیرزادون کے بصرف زر کثیر شاہد حال ہین اونکی لئی اسراف کہین یا صرفہ
مگر ناصح صاحب یا تو دوسرے سنت معاویہ پر اس جگہ قیاسا عمل فرماتی ہین کہ اوسنے تجرید خانہ کعبہ کو کسوۃ سی کام
فرمایا چنانچہ جلال الدین سیوطی شافعی اولیات معاویہ مین لکہتا ہی ہو اول من اذن تجرید الکعبۃ وکانت کسوتہا قبل
ذلک الحاصل کہ معاویہ پہلا شخص ہے جسنے کعبہ کو غلاف سی برہنہ کیا یا ناصح صاحب سنت یزید پر قیاس فرماتی ہین
کہ جمیع مقاتل حسین شہید سے ہویدا ہی کہ جامہای فاخرہ امام معصوم مظلوم بعد شہادت لوٹ لئی اور جسم مطہر کو مجرد
از کسوۃ فاخرہ کیا یا ناصح جیو سنت متوکل کو کام فرماتی ہین کہ اوسنی قبر مطہر امام مظلوم کو منہدم کرنا چاہا تہا سو ناصح جیو

کسوت منبر اور انہدام منبر بیان فضایل امام مظلوم کے تجرید اور انہدام کی ساعی اور مرید ہین اور غافل ہین مضمون یریدون لیطفئوا نور الله
والله متم نوره ولو کره الکافرون اور روشنی قنادیل وغیرہ نہین معلوم ناصح جیو کس آیت و حدیث سے منع فرماتے ہین اور نہین
نہین معلوم کہ بیت خدا تک کی روشنی کے حدیثین بتصریح قنادیل وغیرہ کس تاکید اور ثواب کی ہین یہہ بیت نامزد اہل بیت کی روشنی
کو منع کرتے ہین مگر یہہ کہ قنادیل امام بارۂ نور عینین رسول الثقلین دیکھکر دیدہ و دل ناصح جیو کے تیرہ و تار اور بیتاب او رسوخت
و کباب ہوتے ہین ذرا جامع وغیرہ کتب جامع الاصول مین سنن ابی داود سے اور یہی صحیح ابن ماجہ مین ہے عن میمونہ مولاة النبی
قالت قلت یا رسول الله افتنا فی بیت المقدس قال ارض المحشر والمنتشر ایتوه فصلوا فیه فان صلوة فیه کالف صلوة فی غیره
قلت ان لم استطع ان اتحمل الیه قال فتهدی له زیتا یسرج فمن فعل ذلک فهو کمن اتاه اور شیخ عبد الحق دہلوی جو شرح سفر السعادة مین
لکہتا ہے اوسکی نقل سے اب احتیاج ترجمہ کے زیادہ نہین و ہو ہذا در جامع الاصول از ابی داود از حدیث میمونہ مولاة رسول
آوردہ کہ گفت گفتم یا رسول الله فتوی بدہ ما را در بیت المقدس یعنے اجازت دہ تا انجا بروم فرمود بیائید و را و بگذارید
نماز را در وی اگر نیائید بفرستید آنجا روغن زیت را تا بسوزند در قنادیل آن و این حدیث را سیوطی در جمع الجوامع از احمد بن
زنجویہ نیز آوردہ و زیادہ کردہ در وے کہ وی ارض محشر و منتشر است و نماز در وی برابر ہزار نماز است و ازین حدیث ثواب روشن
چراغ در مسجد و ثواب آن معلوم گردد و سخاوت در مقاصد حسنہ در این باب حدیثی مستقل نیز آوردہ کہ ہر کہ بفروزد چراغ در مسجدے از مساجد
ہمیشہ ملائکہ و حملۂ عرش استغفار کنند او را تا آنکہ روشنی چراغ در انجا باقی بود و گفتہ کہ این حدیث را حارث بن اسامہ در مسند خود آوردہ
انتہی بموضع الحاجة علاوہ اسکی نظم الدرر والمرجان فی سیر سید الانس والجان مین ہے لما قدم تمیم الداری المدینة صحبه قنادیل
وحبالا وزیتا علق تلک القنادیل بسواریه فاوقدت فقال له رسول الله نورت مسجدنا نور الله علیک اما والله لو کان لی ابنة
لانکحتها الحاصل کہ تمیم داری زمان رسول خدا مین مدینہ منورہ مین آیا تو قندیلین بہی ساتھ لایا اور روشنی کی تو آنحضرت صلعم نے
دعا فرمائی کہ جیسی تونے ہمارے مسجد مین روشنی کی خدا تعالی تیری اوپر روشنی کرے اور فرمایا اگر میرے بیٹی ہوتی تو تجہسے نکاح کر
دیتا اور اوسمین ہے اور مجالس الایمان محمد بن عمر نسفی مین بہی ہے جو کہ اکابر حنفیہ سے ہے عن انس بن مالک عن علی ابن ابیطالب
انه خرج لیلة فی شهر رمضان فوجد فی المسجد قنادیل معلقة فقال نور الله قبرک یا ابن الخطاب کما نورت مساجدنا اور کنز المواعظ
مین ہے عن علی ابن ابیطالب انه خرج فی اول لیلة فی شهر رمضان فسمع القرآن فی المسجد ورای القنادیل تزہر فی المسجد فقال نور الله
قبر عمر کما نور مسجدنا اور تذکرہ مین بہی یہی حدیث ہے مگر بجای قبر کے لفظ مضجع اور بجای مسجدنا کے مساجد الله آور غنیة الطالبین مین بہی
مثل حدیث مجالس الایمان موجود ہے اور علاوہ اوسکی غنیہ مرقوم ہے عن النبی صلعم من علق فی بیت من بیوت الله قندیلا لم تزل الملائکة
یستغفرون و یصلوا علیه ہم سبعون الف ملک حتی یطفی ذلک القندیل اور تحفة العلماء مین ہے کہ جامع اوسکا امام نجم الدین نسفی امام
ہے ناصح صاحب کا سئل ابو بکر الاسکاف عن ابی حنیفة عمن اسرج السرج وادقد القنادیل فی المساجد خصوصا فی شهر رمضان هل یجوز
ذلک قال نعم ومن منعها فقد اخطاء بالجملہ غرض استدلال سے احادیث مرقومہ کے قطع نظر موضوعیت بعض بعض مضمون اور بعض تمام
حدیث کے یہ ہے کہ ہونا قنادیل کا عہد کرامت مہد رسول مقبول صلعم مین اور کثرت روشنی اوسوقت مین خود احادیث صحاح ناصح جیو سے
کالشمس فے وسط النہار روشن و آشکار ہے اور ظاہر و باہر ہے کہ غرض اور غایت روشنی کے مسجد مین اظہار عظمت و جلالت خانہ

خانۂ رب العزت اور آرام دہ استراحت اسند روند مومنین زائرین خانہ خدا اور ظہور اثر محبت ہی کیونکہ جس آرایش کو آدمی
اپنی گہر کے لئی محبوب رکہتا ہی بپاس رضا و محبت خدا مع شئی زائد اوس آرایش کو خانہ خدا کے لئے محبوب رکہنا چاہیئے اور اجر اوسکا
اور خوشنودی خدا و رسول دعای پیغمبر خدا سی روشن اور ظاہر ہی تو علی ہذا القیاس امام باڑہ ہین کہ خانہ ہای نام زد آل طاہرہ
رسول خدا ہین حقیقت حال بروشن و آشکار ہی کہ انجام و مآل اوسکا بہی حسب مصرعہ ظاہر و باہر چنانچہ ناصح جیو کو خدا تعالے توفیق
نیک رفیق کریے تو آپ مدینہ منورہ مین جا کی دیکہین کہ کسقدر قنادیل روشن ہوتی ہین اور سوا اونکی بہی اونکی اہل محلہ
مولود شریف مین اور بتقریب مہدے اونکی حضرت غوث الاعظم کے کسقدر روشنے کرتے ہین اور عرس ہای مشایخ مین کسقدر روشنائی
ناصح جیو کی مونہہ مین شیرینی دیتی ہین فاعتبروا یا اولی الابصار ناصح صاحب مرثیہ خوانی پر کہ سوز سی پڑہی جاوین جو نام
شعر و غنا باکلام ملامت التیام مترنم ہین سے سر یا نک لحن لغویت اپنی ظاہر فرماتی ہین اصلا او مطلقا او نہین شرم نہین یہان کیا
قرآن کیا مرثیہ کیا کوئی چیز ہو اگر اوسمین غنا محرم غنای مطرب ہووے تو ممنوع و محظور شرعی ہین معدود ہے احادیث کتب
اہل حق اور رایہ ارشاد علما و مجتہدین کو دیکہین اور شرماوین کہ کسقدر ممانعت کو کام فرماتی ہین اگر اجازت ہی آواز
سوز و درد مین تو حسن صوت اور خوش الحانی کے اگر حسن صوت کو بہی ناصح جیو غنا تعبیر کرین اور شعر کو منع بتلاوین تو سراسر سفاہت
اور محض سوء فہمی اور بد نصیبی اونکی ہے حدیث زینوا القرآن بحسن الاصوات کہ بالاتفاق مروی ہی اور حدیث بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ
قال قال رسول اللہ ما اذن اللہ لشیئ ما اذن لنبی حسن الصوت بالقرآن یجہر بہ اور حدیث بخاری اور سنن ابی داؤد و جامع الاصول
مین عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ ان من الشعر لحکمۃ وعن ابن عباس قال ان من البیان سحرا و ان من الشعر حکما و
عن عائشۃ کانت رسول اللہ یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ یفاخر دینا فحج وعن رسول اللہ وکان یقول ان اللہ یؤید حسان
بروح القدس ما نافح او فاخر اور حدیث مسلم و بخاری عن انس کان لرسول اللہ حادی یقال لہ انجشہ وکان حسن الصوت الحدیث
وغیرہا کوئی حدیث اس قسم کے ناصح جیو کے کانمین نہین پڑی بلکہ ناصح جیو کو تو در باب غنا اہل حق کے سنے آواز کام و دہان سے
نہین نکالنی چاہیئے تہی خدا کی واسطے اتنی بی شرمی کو تو کام نہ فرمانا چاہیئے یہان تو قرآن تک بہی اگر کوئی قاری بہ نہج
غنای محرم براہ غنائی مطرب پڑہتا ہی تو ممنوع و محظور ہے اور مرتکب اسکا ملوم و مطعون ہے اور متروک الاستماع علما کا ہوتا ہے
بلکہ قطع نظر ترجیع و تحریر مطربانہ کے بے ترجیع و تحریر بہی جسی عرف عام مین غنا کہین فتوا اوسکی بہی ممانعت کا ہی ناصح جیو
اپنی ہانکی خبر لین کہ احکام و مدارج تغنی فی القرآن کے حدیثین اونکی صحاح ستہ مین موجود ہین جو از بس ظاہر ہین کہ مخالف قرآن
ہین کیونکہ مفسرین فریقین کے لکہتے ہین کہ لہو الحدیث قرآنمین غنا ہی اور ابن مسعود و ابن عباس منقول ارشاد رسول معقول
قسمیے کہتے ہین کہ لہو الحدیث غنا ہی چنانچہ محدث دہلوی شرح سفر السعادۃ مین لکہتا ہے کہ مفسرین لہو الحدیث را غنا تفسیر
کردہ اند و گفتہ اند کہ ابن عباس و ابن مسعود سوگند خوردہ اند کہ مراد اینست و قول فضیل بن عیاض است کہ الغنا رقیۃ الزنا
اور شرماوین ناصح جیو فتوا دیکہکر ہمارے مجتہدین کے سیما ہمارے مجتہد العصر دام برکاتہم کے فتوؤنکو دیکہین کہ بعینہا
مطابق اسکے جا بجا ارشاد ہی تو صاف اور صریح ظاہر ہے کہ تغنی فی القرآن کے احادیث موجودہ صحاح ناصح جیو صرف
بسبب غنا پسندے اور تبعیت سیامری کی کہ اونکی خلفای جائرین و اغنیا اش طبعیت کے تہی اونکی عہد حکومت مین واسطے اجرای غنا کی

مثل اور احادیث موضوعہ مستہات کی احادیث حلت غنا بہی وضع ہو گئین کہ بشتر راوی بہی اس قسم کے حدیثونکے
میان ابوہریرہ یا صدیقہ ناصح جیو پائی جاوینگے ناصح جیو کو شرم نہین آتی فرماوین کہ راگ اور سماع اہل حق کے
ہان قوت روح شمار کیا جاتا ہی یا ناصح جیو کے ہان آیا سامعین راگ رنگ یا مزامیر منہیہ علما فضلا مشائخ و ائمہ ناصح
جیو ہین یا علما و مجتہدین شیعیان اہل بیت طاہرین بتلاوین کہ ڈہولکی یا طبلہ یا طنبورہ یا سارنگی پر کون ناچتا ہی کون
رقص کرتا ہے کون حلال لکہتا ہی بجز اونکی امام صاحبون شافعی او حنبلی وغیرہم کے یہانتک کہ اونکی خلفای جورنے اپنے
مزے کی لئی اپنی سماع غنا کی لئے پیغمبر خدا تک کو تو معاذ اللہ سامع غنا و مزامیر مقرر کردیا اور صدیقہ صاحبہ نے بیان واری
الیسی ہی اہل کردار کے احادیث سماع غنا اور دیکہنے رقص کے ظاہر کردین یا یہ کہین کہ اون بیچاریہ بہی بہتان ہی عرض
انکی صداقت کی حفاظت کرینگی تو باقی اور مقتداؤن کے لئی ناصح جیو کیا کرینگے ہر طرحسی ناصح جیو کو مشکل ہے ادہر خندق ہے
ادہر کنوان غرض بقول ہندیان اپنا اُلّو کہین نہین گیا اگر تفصیل ان باتونکی لکہی جاوی تو یہہ مختصر بہت مطول ہو جا
اسلئی کچہہ مختصر الطریق مشتے نمونہ از خروارا اونکی صحاح باعتبار اور ائمہ محدثین اور شیوخ کبار کے کلمات دکہا رسی تہوڑا سا لکہہ دیا
جاتا ہی اگر کچہہ تہوڑے سے حیا ہی ناصح جیو اختیار کرین تو اونکی لئے یہہ بہی بہت بسم اللہ اونکی مشکواۃ مین بخاری کی حدیث ہے
عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی یتغنی بالقرآن اور یہہ خاص صحیح بخاری سے ہی وعنہ قال
قال رسول اللہ لیس منا من لم یتغن بالقرآن الحاصل کہ میان ابوہریرہ سے ہی کہ فرمایا رسولخدا نی کہ نہین اجازت دی خدانے
واسطی کسی چیز کے جو کہ اجازت دی واسطی نبی کے تغنی قرآن کے اور اوسی سے ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ نہین ہے مجہسے وہ
شخص جو تغنی نکری ساتہہ قرآن کے اور بہی حدیث مسلم و نسائی و بخاری ہی کہ عن عائشہ دخل علی النبی و عندی جاریتان تغنیان
الحدیث کہ سابق بالتصریح و توضیح معہ احادیث رقص و لعب تفصیل لکہی گئی ہی لاحظہ فرماوین اور شرماوین اور دیکہین سفر السعادۃ
مین اونکی مجد الدین فیروز آبادی نی تو قصہ ہی میٹ دیا لکہتا ہی کہ در باب ذم سماع حدیثی صحیح نشدہ علاوہ اسکی علی بن برہان الدین
شافعی انسان العیونین لکہتا ہی فی البخاری عن الربیع بنت معوذ انہ دخل علیہا غداۃ بنی و عندنا جویرات یضربن بالدف
یندبن من قتل من ابائہم یوم بدر حتی قالت جاریۃ و فینا نبی یعلم ما فی غد فقال النبی لا تقولی ہکذا و قولی ما کنت تقولین اور
بہی اسی کتاب مین ہی خرجت جویرات من بنی من بنی النجار بالدفوف یقلن نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار فخرج الیہن
رسول اللہ فقال اتحببنی قلن نعم یا رسول اللہ فقال اللہ یعلم ان قلبی یحبکن و فی روایۃ انا واللہ احبکم قال ذلک ثلث و ہذا
دلیل لسماع الغنا علی الدف عن المرأۃ لغیر العرس ایضا و یدل لذلک ایضا ما جاء عن ابن عباس مرفوعا ان اصحاب النبی
جلسوا اساطین و جاءت جاریۃ یقال لہا سیرین معہا مزہر تختلف بہ بین القوم و ہی تغنیہم و تقول ہل علی و یحکم ان لہوت
من حرج فتبسم النبی و قال لا حرج ان شاء اللہ و ما روی عن عائشہ دخل علی رسول اللہ و عندی جاریتان عن جوار الانصار
تغنیان و فی روایۃ تضربان الحدیث الحاصل کہ پیغمبر خدا ایک دن ربیع بنت معوذ پاس تشریف لیگئے اور اوسکی پاس عورتین دف
بجاتی تہین اور روتی تہین اپنی باپونکو جو بدر مین مارے گئے تہے یہانتک کہ ایک نے کہا کہ پیغمبر ہم مین جانتا ہی کہ کل کیا ہی تب فرمایا
پیغمبر خدا نی کہ یہہ کہو اور وہی کہو جو کہتیان تہین اور ایکدن بنی نجار کے لڑکیان دف بجاتی نکلین اور کہتے

حدیث بخاری

حدیث بنی نجار

از انسان العیون

گہتی تہین یعنی جیسی یہان گیت گاتی ہین وہ یہہ کہتی تہین شعر نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار یعنے ہم لڑکیان بنی نجار کی ہین ای محبوب ہی محمدؐ جو کہ مسافت طی کرکے آیا پس پیغمبر خدا اونکی طرف تشریف لای اور فرمایا کہ تم مجھی دوست رکھتی ہو اونہون نے کہا کہ ہان دوست رکھتی ہین آپ نی فرمایا اللہ جانتا ہی کہ مین تمہین دوست رکہتا ہون اور یہ بات تین بار ارشاد کی اور یہ دلیل ہے واسطی سماع غنا کی دف کی ساتہہ سوای شادی کی کے بہی اور بہی دلیل واسطی اسکی حدیث ابن عباسؓ کہ ایک روز اصحاب رسولؐ رستہ مین درختونکی نیچی بیٹہی تہی ایک عورت آئی اوسکا نام تہا سیرین رباب لیی لوگونمین بجاتی تہی اور شعر گاتی تہی .ل علی ویحکم ان لہوت من حرج یعنی اگر مین لہو کے مرتکب ہون تو کیا کچہہ حرج ہی اسمین تب آنحضرتؐ نی تبسم فرمایا اور فرمایا کچہہ حرج نہین انشاء اللہ اور عائشہ سی ہی کہ میرے پاس تشریف لای آنحضرتؐ اوس حالت مین کہ دو عورتین عورات انصار مین سے غنا کر رہی تہین اور ایک روایت مین ہی کہ بجاتی تہین یا ناچتی تہین کہا جاوے مبارک ہونا صبح جسکو شوق سے گانا بجانا سننے مین کچہہ حرج نہین اونکی ہان لیکن ذرا شرما وین خدا اور رسولؐ سے اپنی لچہن اور اونکو تو نہ لگاوین اور بعد اسکی کی احادیث کی محدث مذکور لکہتا ہی واعلم ان السماع فی طریق القوم معروف وفی الجواذب الی المحبۃ معدود وموصوف وقد شوہد تاثیر السماع فی الحیوانات غیر الناطقۃ بل فی الاحجار ومن لم یحرکہ السماع فہو فاسد المزاج غلیظ الطبع وعن ابی البشرؓ ان الحبشۃ وابلۃ عن الحبشۃ وہم یلعبون ویرقصون ویقولون یا ایہا الضیف المعرج طارق لو مررت بآل عبد الدار لولا مررت بہم ترید قراہم منعوک من جہد ومن اقتار رای ولم ینکر علیہم وبہ استدل ائمتنا علی جواز الرقص حیث خلا عن التکسر فقد صحت الاخبار وتواترت الآثار بانشاد الشعر بین یدیہ بالاصوات الطیبۃ مع الدف وبغیرہ وبہ استدل ائمتنا علی جواز الضرب بالدف ولو فیہ جلاجل لاسیما لاظہار السرور وعلی جواز انشاد الشعر واستماعہ حیث خلا عن ہجو لغیر نحو فاسق متجاہر بفسقہ والخلاف انما ہو فی سماع الملاہی کالاوتار والمزامیر وخوف الفتنۃ من سماع صوت المرأۃ والامرد الجمیل انتہی موضع الحاجۃ اور اسی طرح بعض قسم کی ہذیان سرای کے مولانا فخر الدین زرادی ناصح صاحب کا کہ اجلہ خلفای سلطان المشایخ سی حضرت کی ہین اپنی کتاب کشف المفتاح من وجوہ السماع مین لکہتا ہی اباح السماع النبیؐ اور بعد ایک کلام طویل پر ملام کی لکہتا ہی وبہذا الاستدلال حل الامام الغزالی المزامیر علی اصوات الطیور التی یکون لہا حسن الترنم واباح استماعہا الحاصل کہ علی بن برہان الدین کہتا ہی کہ جان تو کہ سماع طریقہ قوم مشایخ رالیہ مین معروف ہی اور محبت کی کہینچنی والونمین گنا جاتا ہی اور وصف کیا جاتا ہی اور تاثیر سماع حیوانات مین جو حیوان غیر ناطق مین مشاہدہ ہوا ہے بلکہ پتہر وںمین تاثیر سماع مشہود ہے اور جسکو کہ سماع نہین حرکت مین لاتا وہ فاسد المزاج غلیظ الطبع ہی اور ابی البشر سی روایت ہی کہ پیغمبر خداؐ اور ابو بکرؓ چند حبشیون پہ گذرے کہ وہ مشغول لعب تہی اور ناچتی تہی اور گاتی تہی وہ شعر یا ایہا الضیف الخ اور آنحضرتؐ نی منع نفرمایا سو ساتہہ اسکی دلیل پکڑتے ہین ہماری اماموں نے اوپر جواز رقص کے باین حیثیت کہ کثرت سی نہو پس تحقیق اخبار وآثار صحت اور تواتر کو پونہچی ہین کہ پیغمبرؐ کے سامنے شعر پڑہی گئی ہین باصوات طیبہ معہ دف کی اور بغیر دف کی اور دلیل پکڑی ہے ہمارے اماموں نی اس سے اوپر جواز دف بجانیکے اگرچہ اوسمین جہانجہن ہو وین اور اوپر جواز شعر پڑہنے اور سننی کی باین حیثیت کہ ہجو مین نہو الا فاسق ظاہر الفسق کے ہجو مین ہو تو مضایقہ نہین اور نہین ہے خلاف مگر سماع ستار سارنگی طنبورہ وغیرہا مزامیر مین اور خوف فتنہ بن سماع صوت زنان اور امرد لی ریش کے بہی

خلاف ہی اور مباح کیا ہی راگ کو پیغمبر خداؐ نی اور صحابہ اسی استدلال کے محمل کیا ہی امام غزالی نے اصوات مزامیر کو اوپر صوت
طیور کے وہ وہ ہین کہ ہوتی ہی وسطی اونکی حسن ترنم اور سماعت کو اسکی مباح کیا المختصر کہ زیادہ مزخرفات انکی درباب حلت سماع
غنا اور رقص کے تماشی جیسی دیکھنے منظور ہون تو سیراولیا اور فوائد الفواد وغیرہ کتابین انکی دیکھی غرض مبارک ہی ناصح جیو کو
کہ ناچ گانا غزل پہ دف رباب جہانجہن وغیرہ بہی تو بموجب تصریح اپنی اماموں مصرحہ کے بلا خلاف دیکھین اور سنین اور تار
و مزامیر مین دو تو اہل خلاف بہی جسکی چاہین ساتہہ ہون لیکن اتنی تو شرم ضرور کہ مقتدا و ائمہ مخدوم تو لہو الحدیث منہیہ قرآن
کو جواذب الی المحبۃ بتلاوین اور مباح فرماوین اور مرثیہ جگر گوشۂ رسولؐ جو سوز سی صرف بحسن صوت بتاکید علام ترجیع و تحریر
مطرب پڑہا جاوی اوسپر ناصح جیو طعن کرین سبحان اللہ سبحان اللہ بالفرض والتقدیر اگر کوئی محبین جان نثاران رسول مقبولؐ
و نفس رسولؐ مین سی بقدر حق شناسی عظمت اجر و ثواب گریہ مصایب عظیمہ مظلوم کربلا شہید راہ خدا جناب سید الشہداؑ جگر بند
رسول خدا راحت جان علی مرتضی سرور سینۂ فاطمہ زہراؑ بضعۃ رسول خدا بفرض و تسلیم دعوی ناصح صاحب بکمال کثرت شوق و محبت
بخیال مزیۃ الجواذب الی الشوق والمحبت توجیہات مصرحہ محدثین محللین مرقومہ ناصح جیو اور قلت اثم غنا بجنب مقابلہ ثواب
حسنہ بکای مرقومہ باتفاق مضمون حدیث متفق علیہا سنی و شیعہ حب علی ابن ابیطالب یاکل الذنوب کما یاکل النار الحطب
غنا مین بہی مرثیہ پڑہی یا ماتم مین فرزند علیؑ کے دف وہل بہ نظر مزید شمول خوان نعمای حسنات تعزیت اور مرثیہ
حزن و بکا مرعی رکہی تو ہر چند علمای محدثین محتاط اور مجتہدین زاہدین با اتقا و احتیاط مذہب حقہ سیما حضرت مجتہد العصر والزمان
دام ظلہ نظر بر صیانت ظاہر شرع بسبب نہونی ایسی حدیث صریح کے بیچ کتب احادیث مذہب حقہ کے ہرگز اجازت نہین دیتی اور ہمیشہ
تحریرا اور تقریرا مؤکدا ابدا ارشاد رہتی ہین کہ فتاوا و تالیفات و بیاضہا موعظہ بتواتر و تکاثر شاہد حال اس مقال کے موجود
ہین لیکن ناصح جیو کو اسپر بہی اصلا دم مارنا اور مطلقا کان ہلانا نہین چاہیی اور نہین پوہنچتا مگر یہ کہ بقصد اغیظ اولیا قرار
عداوت اور انکار مودت جگر گوشۂ رسول معزز ولی ائمہ خویش باستغنا صحت احادیث اور مذہب مسلمہ اپنی مترنم ہوئین کیونکہ بر تحصیل
فہیم پر واضح ہی کہ ناصح جیو کی حدیث ابوہریرہ بخاری و مسلم کے تغنی قرآن کے بتصریح تام موجہ د استماع غنا نسبت پیغمبر خداؐ
بگواہی و اقرار صدیقہ صاحبہ ہویدا ہی کہ مشاہدۂ رقص حبشہ اور سماع رباب اور غنا صاف مصرح ہی کہ سیرین جو ربابہ نواز تہی
گاتی تہی اور بجاتی تہی آنحضرتؐ کی سامنی اور ارشاد کرنا حضرتؐ کا اوسی کہ لا حرج ان شاء اللہ بلکہ متبسم ہونا یعنی خوش ہونا حضرتؐ
کا ظاہر ہی جس سی کہ ائمہ ناصح صاحب استدلال کرتی ہین رقص و غنا کی حلت پر یہانتک کہ حلت و اباحت ضرب دف پر مع جہانجہ کے
حکم اباحت ہی اور سوای عرس کے بہی فتوی جاری ہی اور معاذ اللہ نسبت اسکی اباحت کی طرف پیغمبر خداؐ کے منسوب ہی اور خاص حدیث
بخاری ربیع بنت معوذ والی مین صاف لکہی موجود ہی کہ واسطی مقتولان بدر شہدای اہم ابیات رسول خداؐ کے جو بکا و نوحہ با ضرب
دف ہوتا تہا تو آنحضرتؐ نی خود فرمایا کہ ہان اوسی طرح کہو یعنی لہکہ بدستور جاری رکہا اور علاوہ اسکی زنان اہل بیت بخاری دف
نوازی اور غنا پرداز پر بخطاب محبوبیت محبوب خداؐ خطاب کی گئین موجود ہین جسپر محدث مقتدا ناصح جیو کے لکہتی ہین کہ یہ دلیل ہی
واسطی سماع غنا کی لہو پر دف کی عورت سی بغیر عرس کے بہی اور امام غزالی تک آپ کی صدای مزامیر تک بمحمل صدای طیور مباح بتلاوین
حالانکہ اوس سماع مین کوئی امر موعود بحسنہ نہین کہ اوسکی مترتب ہونی سے مستحق ہونا اوسکی اجر و ثواب کا لازم آوی اور مرثیہ

اور نیز ظاہر ہی کہ مرثیہ و ماتم مظلوم کربلا مین بسبب حزن و بکا بتصریح احادیث فریقین جنت اور رضای خدا و رسول موعود
پہر نہین معلوم کہ اس فضیحت شعاے پر ناصح جیو نی کیون ایسی صنعت کاریکو کام فرمایا مگر کیا چاہیی کہ ناصح جیو کو صرف تمام نامی
اہل بیت طاہرہ سی عداوت ہی کہ جو چیز اپنی ہان کیسی ہی جائز اور مباح ہو جہان نام نامی اہل بیت طاہرہ آیا یا کوئی اہل بیت
کا نام لیوا کوئی بہلی بات بہی کری یہہ بہلی بات کو بہی بُری اور حرام ہی کہین یہہ بہی نشانی ہی دیقانیت اشد کفر و نفاق کے
و بل ہذا الاشتقاق من اللہ و رسولہ الحق ناصح جیو سنت رسول صلعم کی تو ناحق مدعی ہین در حقیقت کمال قیام ہی اونکو سنت عمری
پر یہہ امتناع خاص اثر سنت عمری ہی کیونکہ وہ عادل خلیفہ اونکی پیغمبر خدا کے حضور پُر نور مین اسی طرح نصیحت کا ایسی شر آتے
تہی اور فضیحت ہوتی تہے انکا حال بیر و ان رسول و آل رسول صلعم سے دلیسا ہی کچہہ ہے اسکی نکتہ اور تہ آہین یہ ہی کہ وہان فضیحت
بزرگان و سلف عمر ہی ظاہر ہوتے تہی اونکی دلپر تیر لگتا تہا بیتاب ہوکر چپ نہ رہ سکتے تہی چلا پڑتی تہے یہان خلف الصدق
کے دلپر اونکی ظہور فضائل پر جہیان انکی ہین اسکی مانع ہوتی ہین تفصیل اجمال اس مقال بصدق اشتمال کے انکی کتب صحاح
سی حقیر ہویدا اور صغیر و کبیر کردیا ہی جو شخص چاہی جامع الاصول مین حرف شین کے دیکہہ سکتا ہی صحیح ترمذی
اور صحیح نسائی مین ہے عن انس بن مالک قال دخل النبی صلعم فی عمرۃ القضاء و عبد اللہ بن رواحہ یمشی بین یدیہ وہو یقول شعراً
خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ‌ اليوم نضربكم على تنزيله ضرباً يزيل الهام عن مقيله ويذهل الخليل عن خليله فقال عمر بين يدي رسول اللہ
و فی حرم اللہ فقال صلعم خل عنہ یا عمر فہی اسرع فیہم من نضح النبل اخرجہ الترمذی و النسائی الحاصل کہ انس بن مالک کہتا ہی
کہ پیغمبر خدا صلعم عمرہ قضا کی لئی تشریف لیگئے تہے اور عبد اللہ بن رواحہ آگی حضرت کی چلا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا تہا جنکا
مضمون یہ ہے کہ بخطاب کفار ہین ای فرزندان کفار چہوڑو رستہ دور ہو آجکی دن ہم مارتے ہین تمکو بموجب تنزیل کے وہ ضرب
کہ دور کرتے ہی سر کو آرامگاہ تن سی اور بہول جاتا ہی دوست اپنی دوست کو اوسوقت عمر یعنی خلیفۂ عادل ناصح صاحب خلف
صالح نی کہا عبد اللہ بن رواحہ کو کہ روبرو رسول خدا صلعم کی اور خانہ کعبہ مین تو اسطرح اشعار پڑہتا ہی یعنی روکا اور منع کیا جیسے
ناصح صاحب اب منع فرماتی ہین اشعار مرثیہ کو تب خاص پیغمبر خدا نی فرمایا کہ مزاحمت نکر تو اوس سے ای عمر وہ اشعار تیز تر ہو یعنی
کفار کے دلونمین تیر مارنی سی بہی جلد اثر کرنیوالے ہین یعنی یہہ جہاد لسانی ہے ناصح جیو یاد رکہین اور شرما دین بالجملہ
ظاہر ہی کہ عبد اللہ بن رواحہ بموجب ارشاد رسول خدا صلعم خاص حرم خدا مین روبرو پیغمبر خدا صلعم کی اشعار مرثیہ پڑہتا تہا اور خلیفہ
ناصح صاحب کو وہ اشعار تیر اور نیزہ معلوم ہوئے اور مانع ہوئے اور دیکہلین کہ پیغمبر خدا صلعم کسطرح زجر و انہار کیا ای ناصح جیو
کو اور اونکی احزاب کو لازم ہی کہ عبرت پکڑین اور توبہ کرین ایسی کردار ممنوعہ سی نہین تو زمرۂ مشاقین رسول خدا صلعم
محشور ہونگی براہم اللہ و فعہم اللہ ناصح صاحب جو سب یا کو مخالف قرآن و اہل بیت لکہکر بہت طمطراق کو کام فرماتی ہین
محض بے وقوفی اور جہالت اونکی اپنی ہماری سب کی کتب فقہیہ سے ظاہر کرنے ہی زیادہ تفصیل فضیحت اپنی پیر عزیز بلکہ تمام اپنی اہل
نحلہ کے دیکہنی منظور ہو تو رسالہ مفید العوام مین کہ بسط و تفصیل سے بدلائل و براہین عقلی و نقلی خاص اسی باب مین ہی ملاحظہ
کرین اور عبرت پکڑین کہ سید برکت علی صاحب کی تالیفات سے مشہور رسالہ ہی بہت شایع ہی مختصر اس جگہ بمقام ذکر احادیث اور
اقوال خاص علمای ناصح صاحب کی کہ خود اونکی ہان سب یا جائز اور فعل رسول صلعم ہویدا ہے نقل کردیا جاتا ہی اب سُنا چاہیی وہ

حدیثین جو خود سنیونکی کتابونمین موجود مین جنسی صاف ظاہر ہی اور لازم ہی کہ بیشک پیغمبر صاحبؐ اور اہل بیتؑ اور اصحابؓ مسح کرتی رہی مین پاؤنکو آور کسینے اونہین رد نہین کیا اور صاحب تحفہ جیسے صنعت کارا وسطرف سی قدم چرا گئی اور نسیا منسیا کر گئی سو ہتوڑیسی بطریق نمونہ بحوالہ انکی کتابون صحیح و معتبر کے صاف ترجمہ سی لکہی جاتی ہین اور اقوال اونکی علماکی بہی جو قائل مسح کی ہوگئی ہین بتصریح اول لکہی جاتی ہین بہرحال بعضی گفتگو ونکا جو معانی آیۃ مین اونہون نی کیا ہی انشا اللہ تعالی لکہا جائیگا عینی شرح بخاریکی بہت معتبر کتاب انکی ہان ہی اوسمین اوسنی اکہٹی اتنی حدیثین جناب آنحضرتؐ سی روایت کین مین شارح مذکور لکہتا ہی کہ جو حدیثین بیچ مسح پاؤن کے روایت کی گئی ہین ایک اونمین سی حدیث رفاعہ بن رافع ہی اوسنی کہا کہ فرمایا رسولخدا نی کہ نماز ہرگز تمام نہین ہوسکیگی تم مین سے جب تک کہ تمام نکری وضوکو جیساکہ فرمایا ہی خدا تعالے نے پہر فرمایا پس دہونا چاہیے موہنہ اور دونو ہاتہہ کہنیون تک اور مسح کرنا چاہیے سر اور دونو پاؤن کعبین تک اور بہی اس حدیث کو کہا ہے حسن ابو علی طوسی نی اور ابو عیسی ترمذی نی اور صحیح کہا ہی اسی حافظ ابن حبان اور حافظ ابن حزم نی اور یہہ سب بڑے معتمد اور بڑے معتبر ہین انکی ایک اونمین سی حدیث عبد اللہ بن زید ہی اس حدیث کو استخراج کیا ہی ابن شیبہ نے اپنی مسند مین ابی عبد الرحمن سی اور اوسنی سعد بن ابی بکر سے کہتا ہی کہ حدیث کی ابو الاسود نی عباد بن تمیم سے اور اوسنی عبد اللہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خداؐ نی پانی سی وضو کیا اور مسح کیا دونو پاؤنپر اور ابن خزیمہ نی یہ روایت کی ابی زبیر سی اوسنی مقری سی یہ کتابین اور راوی انکی بہت معتبر ہین ایک اونمین سے حدیث ہی ابو مسلم کجی نے اپنی کتاب سنن مین حجاج سی روایت کی کہا کہ روایت کی حماد نی ابو جعفر خطمی عمر بن یزید سی اوسنی عمار بن خزیمہ بن ثابت سی کہ ایک شخص نے قیس سے کہا کہ پیغمبر خداؐ کے پیچہی تہا مین معہ ایک قدح پانیکی جب کہ آپ قضا حاجت سی فارغ ہوئے تو وضو کیا واسطے نماز کے اور اس بیان مین کہا کہ آخر مسح کیا پاؤنکو اول داہنا پاؤن بعد اسکی بایان پاؤن ایک اونمین سی حدیث جابر بن عبد اللہ ہی اور روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نی بیچ اوسط کے یعنے یہہ حدیث ہی محتوی مضمون مسح پاؤن کے ہی پیغمبر خداؐ سی ایک اونمین سی حدیث عمر اوسی تحقیق کیا ہی بن شاہین نی بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے یعنے صاف اوس سے مسح آنحضرتؐ سی ظاہر اور واضح ہی ایک اونمین سے حدیث اوس بن اوس سے اسی بہی ابن شاہین نی نکالا ہی جو کہ بڑا معتبر برابر تم انکا ہی ایک اونمین سی حدیث ابن عباس رضہ ہی اسی استخراج کیا ہی ابن داؤد نی جسکی کتاب سنن بہت معتمد ہی اونکی ہان غرض اخیر مین مضمون حدیث یہ ہی کہ مسح کیا آنحضرتؐ نی پہلی داہنی پاؤنکو پہر بائین پاؤنکو مثل داہنی پاؤنکی اور ایک اونمین سے حدیث عثمان ہی اسی ذکر کیا ہی احمد بن علی قاضی نی بیچ اپنی کتاب کی مسند عثمان مین ساتہہ سند صحیح کے کہ وضو کیا آنحضرتؐ نی اور مسح کیا سر کو اور پشت کو پاؤنکی یہان تمام ہوا ترجمہ عینی شرح بخاری کا اور ان حدیثون مین سے حدیث رفاعہ کو سنن ابو داؤد مین بہی بہت تفصیل سے اور طوالت سی لکہا ہی سو یہ ایک نمونہ ہی طالب حق دیکہہ لے کہ صاف صاف مسح کرنا پیغمبر خداؐ کا خاص انکی ہان سی خود ثابت ہی اب دیکہا چاہیے اقوال و افعال اہل بیتؑ و صحابہ بموجب تصریحات انہین کے علما و مفسرین و محدثین اور اونہین کے فقہاے معتبرین کے یاد رہی کہ فخر الدین رازی شافعی صاحب تفسیر کبیر بہت معتبر مانا ہوا اونکا جو امام کہلاتا ہی کہتا ہی کہ امام محمد باقرؑ مسح کرتے تہے پاؤنکو اور بہی اس جگہ سی بے شرم و حیا اور دعواے اتباع حضرات سنت جماعت کا نسبت اہل بیت رسولؐ از بس ظاہر ہے کہ خود تو اقرار کرتے ہین کہ امام محمد باقرؑ

ف ثبوت مسح از عینی شرح بخاری از صحیح حدیثون

ف ثبوت مسح و عمل امام محمد باقرؑ از تفسیر کبیر

مسح کرتی ہتی پاؤنکا اور پہر عمل اپنا یہ کچہہ اور پہر اسپر تہمت تابعین اہل بیت پر مخالفت ثقلین کے سبحان اللہ مضمون مصراع چہ دلاور
است دزدی کہ بکف چراغ دارد ایسی ہی حضرات کی لئے زیبا ہی الحق اذا لم تستحي فاصنع ما شئت جب نقاب شرم وحیا مونہہ سے
اوٹہا ڈالی دین وایمان سے ہاتہہ دہو لیے تو پاؤن دہونی مخالف اہل بیت وحکم خدا ورسول کونسی بڑی بات ہی جسکا ہی چاہی دیکہہ لے
کہ تحریر میں اہل سنت وجماعت صاحب معالم التنزیل سی بہی ظاہر ہی کہ عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ ابن مسعود اور سلمان فارسی اور
ابو ذر غفاری اور عمار یاسر اور انس بن مالک اور ائمہ اہل بیت مسح کرنے پاؤنکی گئی ہین اور معتقد ہوا ہی اسپر مذہب اونکی
شیعونکا چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ نی ہر ایک کا حال اونکی کتابونسی بہت جہانٹا ہی اور اون سب کی نام لکہی ہین
اور تفسیر مین اسی آیت کی تیئیسوین مسئلہ مین جو امام فخر الدین رازی لکہتا ہی صاف ترجمہ اوسکا یہ کہ ہم مین نہایت احتیاط سے
اوسکی تفسیر کبیر سامنی دہری ہے سو لکہتا ہون لکہتا ہی کہ اختلاف کیا ہی لوگون نے بیچ مسح کرنے پاؤنکے اور دہونی کی قفال
نی نقل کی ہی اپنی تفسیر مین ابن عباس اور انس بن مالک اور عکرمہ اور شعبی اور ابی جعفر محمد ابن علی الباقر سے کہ واجب مسح پاؤنکا ہی
اور یہی مذہب ہی امامیہ کا اور سوا اونکی جمہور فقہا اور مفسرین نے دہونا فرض کیا ہی لیکن پہر بہی تفصیل ہے کہتا ہی کہ
داؤد نی کہا ہی کہ مسح کر نمین اور دہونمین جمع واجب ہی یعنے دونو باتین چاہیین اور یہی قول ہے ناصر کا زیدیہ مین سے
اور حسن بصری اور محمد بن جریر طبری نی تخییر اختیار کی ہے یعنی چاہو مسح کرو چاہو دہو و یہانتک ترجمہ ہے تفسیر کبیر فخر رازی کا
اور یہی معالم التنزیل مین ایسا ہی کچہہ ہے اور سنی فقہا مین انکی ابو العالیہ کو بہی ساتہہ شعبی وغیرہ کے لکہا ہی کہ وہ بہی مسح پاؤنکے
طرف گئی ہین اور ابو علی جبائی معتزلی اور اوسکی تابعدار اونکو تخییر کیطرف اور حسن بصری اور ناصر کو طرف جمع کے مسح
اور غسل مین لکہا ہی شارح بخاری بہی سو قریب ذالکہ ہوتا ہی چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ نے کہ ہمارے
علمای معتبر رحمہم اللہ مین سے ہین احقاق الحق مین بہت تفصیل سے لکہہ کر اس مقام مین علمای سنت کو پانی سی پتلا کیا جس
شخص کو کچہہ شک وشبہہ ہووے فورا تفسیر کبیر اور معالم التنزیل کو دیکہہ لی اور علاوہ اسکی عینی شرح صحیح بخاری مین کہتا ہی کہ دربارہ
پاؤنکی چار مذہب مین ایک تو مذہب چار اماموں کا سنت جماعت کے سو وہ تو دہونا پاؤنکا ہی ایک مذہب شیعہ امامیہ کا سو وہ
فرضیت مسح پاؤنکی تیسرا مذہب حسن بصری کا اور محمد بن جریر طبری اور ابو علی جبائی کا سو وہ تخییر ہے اور ایک ہی جمع یعنے
دہونا بہی اور مسح بہی سو یہ قول ہے حسن کا اور ابن عباس سے ہی کہ دو غسل اور دو مسح ہین وضو مین اور یہی ابن عباس سے
سے ہی کہ خدا نی کہا ہی ساتہہ مسح کے لیکن لوگون نی انکار کیا ہی مگر دہونیکو اختیار کیا اور ایک روز حجاج نے خطبہ پڑہا اور
ذکر کیا وضو کا اور آیت مذکور پڑہی اور کہا بنی آدم مین کوئی چیز قریب تر خبث سے اوسکی نہین جو دونو پاؤن اوسکی ہین ہے
پس پاؤنکو ظاہر اور باطن کو دہوؤ چنانچہ انس بن مالک نے یہ بات سُنی تو کہا کہ خدا سچا ہی اور جہوٹ کہا ہی حجاج نے
خدا تعالی نے کہا ہی کہ مسح کرو سر اور پاؤنکو اور عکرمہ مسح کرتا تہا اور کہتا تہا نہین ہے پاؤنکو دہونا اور نہین ہے مگر
مسح اور شعبی نے کہا ہی کہ نازل ہوا ہی جبرئیل ساتہہ مسح کے اور قتادہ نی کہا ہی کہ فرض کیے ہین خدا نے دو دہونی اور
دو مسح ہین اسلئے کہ قراءت محکمہ نے مسح واجب کی ہی اسلئے کہ معطوف مشارک ہی معطوف علیہ کو بیچ حکم اوسکی غرض اور عبارت
طول طویل ہے شرح مذکور مین مگر جو کہ ضروری تہے اس مقام کے ترجمہ اوسکا بعینہ لکہا گیا ہی جس شخص کو زیادہ تحقیق منظور ہو

اوسکو اوس سے ملا لیوی آور بہی عبد العزیز اکبر آبادی کہ بڑا متعصب سنی ہی اپنی رسالہ مین لکہتا ہی کہ ابو علی جبائی معتزلے
اور محمد بن جریر طبری تخییر کیطرف گئی ہین آور بہی حدایق الازہار شرح مشارق الانوار مین شرح حدیث الاعقاب من النار مین
لکہا ہی کہ عامہ علما گئی ہین طرف اس بات کی کہ دہونا پاؤنکا واجب ہی ساتہہ اس حدیث کی اور نظائر اسکی اور شیعہ گئی ہین
طرف اسبات کی کہ مسح واجب ہی ساتہہ ظاہر قول خدا تعالی کی وامسحوا برؤسکم وارجلکم بجر ارجلکم اور داؤد نے کہا ہی کہ جمع کرنا واجب
ہی یعنے دہونا بہی اور مسح بہی بسبب جانی طرف مقتضی دونو دلیلونکے اور محمد بن جریر گیا ہی طرف اسکی کہ اختیار ہی دونوں
ایک بات کا اسواسطے کہ دونو دلیلین متعارض ہین تمام ہوا بعینہ ترجمہ آور بہی نووی شارح صحیح مسلم لکہتا ہی کہ محمد بن جریر
شافعی اور جبائی سرگروہ معتزلہ نی تخییر اختیار کی ہی آور بعض اہل ظواہر نے جمع درمیان دہونی اور مسح کے اختیار کیا ہی بہی محی الدین
عربی بڑا شیخ عارف کامل سنیونکا جسکے فتوحات مکی مشہور ہے آوسمین لکہتا ہی کہ ہمارا مذہب تخییر ہے مسح تو ساتہہ ظاہر قرآن
اور دہونا ساتہہ سنت کی یعنے ظاہر آیہ صریح دلالت اوپر مسح کے کرتا ہی آور احادیث نبوی دہونیکی حجت ہین تو ہمنی تخییر کو اختیار
کیا تو کہ دونو پر عمل ہوجاے ہمین اور قرآن اور حدیثون مین منافات نہ لازم آوی یعنے کبہی دہو لینی کبہی مسح کرلیا آور بہی شیخ
مذکور سے اسی آیت مین لکہا ہی کہ قرات ارجلکم بفتح لام اور کسر لام بسبب عطف کی ہی ممسوح پر عطف ہی یعنی رؤس پر تو بسبب عطف
کے کسرہ ہی اور مغسول پر ہی یعنے وجوہ پر عطف ہی تو فتحہ ہی پس ہمارا مذہب یہ ہی کہ فتح لام پر بہی نہین خارج کرتے مسح سے
اسواسطے کہ مثل اس واو کی کبہی بمعنے مع کی بہی ہوتی ہے اور واو بمعنی مع اسم کو منصوب کرتے ہی جیسا کہ کہا جاتا ہی قام زید و
عمراً یعنے کہڑا ہوا زید ساتہہ عمر کے پس حجت اوس شخص کے جو قائل ہوا ساتہہ مسح اسکی ساتہہ قائم ہوتی ہے اس آیت مین
قوی طرح ہی اسواسطے کہ یہ شخص شریک حالت قرات نصب مین ہی ساتہہ حجت کے اوس شخص سے جو قایل ہی دہونیکا یعنے دہونیکا
قایل جیسے فتح کو دلیل لاتا ہی سو قایل مسح کا بہی فتح کو دلیل پکڑتا ہی مسح کی لیئے تو قایل مسح شریک ہی دلیل مین قایل سے دہونیکی
فتح مین بہی تو دلیل قایل مسح کے مستحکم ہوئی اور قایل دہونیکا بیچ کسرہ کے شریک نہین ہی قایل مسح سے ساتہہ وجہ صحیح کے بیچ دلیل کے
یعنے کسرہ مین ہرگز بوجہہ صحیح دہونا نہین لازم آتا فقط یہہ تہا ترجمہ محی الدین عربیکی عبارت کا یہہ ایک تہوڑا سا نمونہ ہی خود اہل
سنت جماعت کی کتابونمین سے جو مختصر لکہا گیا اور جو تمام حدیثین اور تقریرین لکہی جادین تو بہت طول ہو اور باعث
پریشانی خاطر عوام کا ہی اسلئی اسیقدر پر اکتفا کیا گیا فقط اب ناصح جیو کو لازم ہی کہ مسح پاکو خلاف قرآن کہتے کہین یا تو چپکے
بیٹہ رہین ڈوب مرین یا پاؤن دہونیکا نام نہ لین آنکہونکو کہولکر دیکہین کہ اونکی ہانکی حدیثین مسح کے اور علما اور صحابہ
کے اقرار خود اونکی تفاسیر و کتب حدیث سے ناطق ہوتی قرآن کے مسح پر اور عمل اہلبیت طاہرہ کے مسح پر ظاہر اور پہر اسپر
مین پہر ناصح جیو کو بجز اغوای عوام اور فضیحت ہونیکی کیا فائدہ ناصح جیو جو دہونا پاؤنکا کہتے ہین خلاف قرآن بتلاتی ہین
یہہ بہی محض دہقانیت بلکہ خارج از انسانیت بات ہی واضح ہو کہ بڑا دہوکا اونکا واسطے بہکانی عوام کے یہ ہی کہ قرآن مین غسلوا
وجوہکم وایدیکم الی المرافق جو ہی تو آئی کو صرف واسطے انتہای غایت کی دہاقین کم علم کی سامنی ظاہر کرکے عمل اہل حق پر طعن
فرماتی ہین اور خلاف قرآن بتلاتی ہین سو یہ دہوکا محض بے اصل اور بہتان و فریب صرف واسطی تنفیر عوام کے مذہب حقہ سے
اور فقط اپنی معتقد اونکی فضیحت مٹنے کے لیئے ہے کہ وہ اولٹی طرح جاری کر گئے ہین اور یہ اولٹی مت کے عمل کر رہی ہین نفس الامر

نفس الامر مین یہہ جو خلاف کتاب وسنت اور مخالف طبع انسانی عمل کرتے ہین کہ بوجوہات کثیرہ مردود ہی اول تو ہر شخص
تہوڑا پڑہا لکہا بہی جان سکتا ہی کہ حرف الی صرف انتہای غایت ہی کی لئی مخصوص اور منحصر نہین بلکہ بمعنی مع اور عند اور من
بہی عند الفریقین مستعمل ہی ہان یہہ دعوا انکا جب قابل استماع ہوتا کہ صرف انتہای غایت ہی کی لئی انحصار ہوتا اور کسیطرح
استعمال نا جایز ہوتا سو کتب نحو اور لغت اور تفاسیر خود انکی ہانکی بہری پڑی ہین جو چاہی دیکہہ لی بلکہ صبیان شرح مایۃ عامل
خوان تک جان سکتی ہین کہ کن کن معنونکی لئی آتا ہی چنانچہ آیہ لا تاکلوا اموالہم الی اموالکم مین الی بمعنی مع ہی جیسی مع اموالکم
تفسیر تعبیر کرتے ہین اور من انصاری الی اللہ مین بمعنی عند اور مع ہی یعنی مع اللہ یا عند اللہ تعبیر کرتی ہین اور لیسقی
فلا یروی الی مین بمعنی من ہے جیسی منی کرکے تعبیر کرتے ہین ہر ایکمثال قاموس مین بتفصیل موجود ہی اور صاف لکہا
ہی کہ الی واسطی ابتدا کی بہی ہوتا ہی بلکہ خاص تفسیر جلالین مین انہین کی ہان اسی آیہ کی تفسیر مین بمعنی مع لکہا ہے
چنانچہ لکہتا ہی الی المرافق ای معہا کما بینہ السنۃ یعنی الی المرافق سی مراد مع المرافق ہی کہ اسی ظاہر کیا ہی قول و فعل
رسول نی دوسرے فخر رازی تفسیر کبیر مین اسی آیت کی تیسوین مسئلہ مین لکہتا ہی کہ جمہور کہتی ہین دہونا ہاتہونکا واجب ہے
مع مرفقین اور شرح وقایہ مین ہے فرض الوضوء غسل الوجہ من قشعر الی الاذن واسفل الذقن والیدین والرجلین مع
المرفقین والکعبین ومسح ربع الراس واللحیۃ خاص متن کی عبارت ملاحظہ فرمالین اور شرح مایۃ عامل تک لکہا ہی کہ
الی واسطی مصاحبۃ کی بہی ہوتا ہی یعنے بمعنے مع تیسرے ابن حزم بڑا متعصب مشہور فقیہ و محدث اونکا صاف بمعنی من ابتدا کے
لئی اسی جگہ مین لکہتا ہی بکمال التفصیل سے اپنی کتاب محلی مین کہ اگر کچہہ بہی ناصح جو اور احزاب اونکی حلیہ شرم و حیا اور ایمان
والتقاسی آراستکی اختیار کرین تو اوسی دیکہین اور پہر کبہی ایسی حرکت معکوس کے مرتکب ہنون اور طعن سے اہل حق کے توبہ
وانابہ کرین کہ وہ صاف لکہتا ہی کہ جو لوگ علم عربی سی نصیب و بہرہ رکہتی ہین بکمال تعجب ہے اونسی کہ استدلال وجوب
غسل بابتدای رؤس اصابع تا مرفق آیہ وضو مین بسبب الی کے کرتے ہین کیونکہ الی بمعنی من اور مع کے حسب تناسب مقام
و محل اکثر آتا ہی پہر تخصیص الی کی بمعنی غایت بغیر کسی مخصص اور قرینہ کی اس جگہ محض تحکم ہی یعنے دعوی بی دلیل محض لغو ہے
اور پہر بعد اسکی کلام طویل اسی باب مین لکہکر یہی محقق انتہا لکہتا ہی کہ وہولاء الذین اخذوا الی بمعنی الانتہاء فی الآیۃ
حتما فان الغسل من المنکب الی المرافق او فوق لہم لان الید یتناول العضو من المنکب الی رؤس الاصابع والغسل من اعلی
العضو وضع طبعی للانسان فاذا امر اللہ بغسل عضو فلیس لکم فی العکس حکمۃ ولا مصلحۃ حتی اوجبتم فہذا و امثال ہذا تلاعب
فی الدین واما عندنا فالحق الواضح ان الآیۃ تدل علی غسل ہذا المقدار ای من المرافق الی رؤس الاصابع انتہی موضع
الحاجۃ یعنی جو لوگ الی کو بمعنی انتہای غایت حتما آیہ مذکورہ مین کہتے ہین اونکو لایق اور اوفق یہ ہی کہ شانہ سی کہنیون
تک دہودین اسواسطی کہ ہاتہہ شانہ سی رؤس اصابع تک عضو کو شامل ہی اور دہونا عضو کو طرف اعلی سے اسفل کو
وضع طبعی ہی انسان کی تو جسوقت کہ حکم کیا پروردگار نی ایک عضو کے دہونیکو پہر اوسکی عکس مین تمکو کوئی حکمت اور
مصلحت اور طاقت نہین ہے کہ تم واجب کرو تو پہر ایسی واہی بات دین مین کرنے محض ملاعبت یعنے کہیل کرنا ہی بسبب
ہمارے نزدیک حق واضح یہی ہے کہ آیت دلالت کرتی ہی اوپر دہونے اس مقدار کے یعنے مرفق سے رؤس اصابع تک ہیان

نقص استعمال الی بمعنی مع
از قاموس
تصریح از تفسیر جلالین
تصریح فخر رازی
تصریح شرح وقایہ و شرح مایۃ عامل
تصریح ابن حزم

تمام ہوا ترجمہ قول ابن حزم کا نفس الامر مین قول ابن حزم عقلاً اور نقلاً اس جگہ درست اور بجا ہی نقلاً تو بیان سنت
کہ تفسیر جلالین وغیرہ سی بہی اوپر ہویدا ہوا خود اونکی ہلسنی ہی اور عقلاً جو تصریح ابن حزم سی ظاہر ہے چونکہ اوسمین
اجمال ہے ہم تفصیل سے واسطی صفرا شکنے ناصح جیو جیسونکی لکہدیتی ہین گوش دل سے سنین کہ صاف بات ہی ہر شخص جانتا ہی
کہ وضع طبعی انسانی اور عادت وجبلت انسانی یہ ہی کہ عضو کو اعلی سی طرف اسفل کے دہوتا ہی یعنے اوپر سی پانی ڈالتا
ہی اور نیچی کو بہاتا ہی اور بلکہ خاصہ پانی کا یہی ہے کہ نیچی کو جاتا ہی کہ از بس مشہور ہے اور نہایت یہ بات عادی و رجاری
ہی بلکہ ہر شخص جانتا ہی کہ مثلا جو کوئی شخص حکم کری کسیکو کہ تو پاؤنکو دہو زانو تک یا ران تک یا حکم کری کوئی کہ جسم
کو دہو ڈالو گردن تک تو بیشک محکوم زانو اور ران اور گردن سی شروع کریگا نہ معکوس یا اگر کوئی حکم کری کہ ہاتہونکو
دہو شانہ تک تو محکوم شانہ سی شروع کریگا نہ بالعکس سو صاف اور صریح ہی کہ اگر حکم ہووے کہ ہاتہونکو دہو کہنیون تک
تو اب بہی لازم ہی کہ شروع کہنیوں سی کری نہ معکوس کیونکہ عادت تمام عرب و عجم اسیطرح جاری اور عادی ہی اور چونکہ
قرآن بالاجماع موافق محاورہ عرب کی اور عادت کی نازل ہی تو صاف ظاہر ہی کہ جو طریقہ مختار و مستعمل اہل مذہب حقہ کا
ہی موافق ارشاد و ہدایت اہل بیت ع کہ احد الثقلین اور عارف تر از علم ارشاد خدا اور رسول ہین کتاب خدا اسی
پر نازل ہی کہ ابن حزم وغیرہ اونکی محقق بہی اسی کی تائید و تصریح کرتے ہین مگر ان خاص پیرو دین فاروقی یعنی پیرو
خلیفہ عادل ناصح صاحب مولائی افلح البتہ مقتضی انعکاس ہو تو عین زیبا اور برجستہ ہی بیشک اونکو اگر حکم ہو
کہ پاؤن رانون تک یا کولی تک دہوؤ تو وہ معکوسیتہ ہی کو کام فرماوینگے یعنی معکوس ہاتہ دہو دین یا دہلوا دیں اور
وہان یہ استعمال مرضی و مجری ہی تو خدا مبارک کری ہاتہونمین بہی انگلیوں ہی سی ابتدا اور انتہا مرافق تک صحیح لیکن
پہلی ران اور کولی مین اقرار و عمل کرنا واجب ہی علاوہ اسکی ہم ایک اور مثال سہل طرحسی صاف لکہدیتی ہین کہ عالم و جاہل
باسانیت ہی کہہ سمجہہ سکتی ہین اور واضح ہوجاوے کہ یہ اولٹے ہاتہ کی پانی اختراع ناصح جیو کی محض لاعبت اور واہیات ہی
بموجب اقرار اونکی ابن حزم کے اور نری بدعۃ اور اختراع ہی واضح ہو کہ نہایت ظاہر بات ہی کہ مثلا اگر کوئی حاکم حکم کری
کسی محکوم کو کہ مکانکو دروازہ سی صدر دالان تک صاف و مصفا کرکے فرش کردی تو باوصفیکہ حرف انتہائی غایت
بہی بلکہ حرف ابتدا دروازہ کی لئی بہی موجود ہی جسپر بہی کوئی نہین خیال کرسکتا کہ وجوب تعمیل حکم صبحی ہی کہ جس
جگہ انتہائی غایت بحرف ہم جنب الی حکم حاکم مین موجود ہی ختم جاروب اوسی جگہ سی واقع ہوا اور شروع دروازہ
سی صحن کی بلکہ محکوم جہانسے شروع اور جہان ختم کریگا مختار و مجاز ہی ہان جاروب کشی اور صفائی سب جگہ مکانمین
از صدر تا دروازہ ضرور اور واجب ہی بلکہ صاحب ذہن سلیم اور فہم مستقیم کیفیت اس امر کی اوٹہا سکتا ہی کہ اگر دالان
صدر دالان سے شروع اور دروازہ تک صحن خانہ کی جاروب ختم کریگا تو تزکیہ اور صفائی بوجہ احسن کس خوبی اور لطافت
سی متصور ہی اور عادی اور زیبا ہی تو اسی طرح غور کرنا چاہیئی ہاتہ دہونی مین لیکن معلوم ہوتا [illegible] اولٹی ملک کے
اعوج العقل معکوس الفہم جاروب و صفائی ہی صحن خانہ سی شروع کرتے [illegible] تمام [illegible] کل والا ہی حرکت
[illegible] نعوذ باللہ

جواب عقلی و نقلی بنا بر تقریر صاحب [illegible]

مثال عمدہ تقریر اخری

من وساوس الشیطان ونسأل القلب السلیم ونعم ما قال الرومی این فسون دیو در دلهای کج میرود چون کفش کج در پای کج بالجملہ یہ اتنی نگوش شنو بغرض وتسلیم قولِ مخالفین کے ہی کہ اتباعِ بابِ مدینۃ العلم غالب کلِ غالب ہر ڈہنگ رنگ سی آہنین تدبیر اور اونکی دست و پا گم کرتے ہین ورنہ حقیقۃً اس ہاتہہ دہونیکی حقیقت مختصر تقریر سے یہہ بس ہے کہ محاورہ عرب وعجم سب مین شایع ہی کہ لفظ ہاتہہ کا شامل ہی شانہ تک کو اور وضعِ طبعِ انسانی ہویدا ہی کہ عضو کو طرفِ اعلی سی طرف اسفل کے دہوویں اور عادت انسانی جاری ہی کہ صرف دہونا ہاتہہ کا بی کسی قید کے بولین تو پونہچی تک سی دہونا معمول ومفہوم ہوتا ہی اور جو کہنی یا شانہ وغیرہ کی قید لگاوین تو وہانسے چنانچہ نماز میز ہاتہہ باندہ کر نماز پڑہنی مین خود انکی ہان کی احادیث موضوعہ اور کتبِ فقہیہ سی ہویدا ہی کہ جو صرف حدیث ذکر کہنے مطلق سید ہی ہاتہہ کی اوپر اولٹی ہاتہہ کی بی قید ساعدونکی کہتی ہین تو بندِ دست یعنی پونہچی تک مقصود کہتی ہین اور عمل کرتے ہین اور قید ساعدونکی جو لگاتی ہین وہ اوسطرح عمل کرتے ہین چنانچہ شرح سفر السعادۃ مین تفصیل ان حدیثونکی بہت تصریح سی ہی کہ ایک جگہ مجتمع ہین جو چاہی دیکہہ لی سو یہی حال غور کر لیا جاوے اس جگہ بہی رہی یہ بات کہ یہان قید ید مقید بالی ہی سو الی از روے لغت اور کتبِ نحویہ کے بمعنے مع اور من بہی ہی اور کتاب خدا تعالی اور اعمال وافعالِ رسول و اہل بیت طاہرہ سی استعمال اور عمل درآمد اسکا انکی ہان بہی ہویدا چنانچہ اوپر اسکی توضیح ظاہر ہوگیا اور شیعہ اہل بیت کے ہان طور ترکیب وضو مین غسل ید مرفق سے مثل عمل مجریہ اونکی توضیح وتصریح سے موجود بلکہ خود سنیونکی محققین ومفسرین مصرحہ صدر وغیرہ سی بہی غسل مرفق سے اور بیان عمل سنت غسل مع المرافق کالشمس فی وسط النہار ظاہر تو پر ظاہر ہی کہ اب خلاف کتاب وسنت کی خود سنی مرتکب ہین نہ اہلِ مذہب حقہ تابع اہل بیت و رسولِ مقبول اور نسبتِ بدعت وتحریف مین مذہب حقہ پر محض ناصح جیو کی جہالت اور بی حیائی اور ادا سنت ہی اپنی مقتدا دین محرفان دین مبین مصطفوی کی جسکی توضیح ظاہر ہوئی تو ناصح جیو اسباب مین بہی اہل حق کو مخالف قرآن کی لکہکر ذیل کا ذبین مین عند اللہ لکہی گئے باقی وہ بہی خوب جانتی ہین کہ اللہ تعالی کا ذبین کے حق مین کتاب مجید مین کیا لکہتا ہی اور جو حافظۂ عالیہ مین نہین رہا ہو اور یقین ہے کہ ان حرکات وصفات سی حافظہ مین نہوگا تو قرآن مین ملاحظہ فرمالین یہہ تو حرزاً للطوالۃ مختصراً لکہدیا گیا ناصح جیو کو زیادہ تفصیل دیکہنا منظور ہو تو کتبِ مبسوط مین دیکہین خصوص مفید العوامِ مرقوم التصدرین کہ بہت صاف عام فہم ہے ملاحظہ فرماوین اور ہدایت پاوین ناصح جیو در باب مہونی موہنہ کی واسطی ہوکے اور تغییر عوام کے مذہب حقہ بسنت سنتیہ اپنی پیران ومقتدا خصوصاً اپنی پیر عزیز کے فرماتی ہین کہ آیت قرآن کی فاغسلوا وجوہکم واسطی دہونی تمام موہنہ کے ہی اور تحدید مذہب حقہ بین الابہام والوسطی مخالف ہی قرآن کے سو محض دہو کی بازی اور اپنی جہالت ظاہر کرنی ہی نہین معلوم ناصح جیو کو کہ جناب مرزای مرحوم مغفور تغمدہ اللہ بغفرانہ نی اس بابت مین بہی حالت حیات مین روبرو اونکی پیر عزیز کے کیا مٹی عزیز کے بہی کہ پانی سی پتلا کر دیکہا یا یہانتک کہ شاہ صاحب نے پہرا ادہر کو رخ نہ کیا اور موہنہ کہیے نقاب سے باہر نہ نکالا ناصح جیو نی جلد تاسع نزہۃ کو ملاحظہ نہین فرمایا

کو ہی جہوٹی ہانک پیر جیو کی بولنی لگی در حقیقت وہ لطف و نکات کو اوسکی کیا پوہنچین جسکو کیفیت قرار واقعی بہ بسط و تفصیل منظور ہو تو اوسی دیکہی ہم اس جگہ مختصر تقریر سے قریب الفہم خاص و عام کے نظر بر صفر اشکنی ناصح صاحب اور تشفی تام خاص و عام اہل انصاف کی لکہدیتی ہین در خانہ اگر کس ست یک حرف بس ست اگرچہ ناصح صاحب کو شرم و حیا نصیب ہو تو بعد اسکی کسی اہل حق کی سامنی موہنہ سی ایک کلمہ نہ کہین بلکہ موہنہ نہ دکہلاوین واضح ہو کہ منتہی الارب مین ہی وجہ بالفتح روی مردم مواجہت رو یا روی گردن فی القاموس لقیہ وجاہا و مواجہۃ سو اسی وجہ سی ہی کہ علمای فریقین نے اکثر تصریح کی ہی اس امر کے کہ وجہ ماخوذ ہی مواجہت سی تو اطلاق وجہ کا لغۃً اور عرفاً اوس موضع پر ہے کہ جسمین ملاقات و تخاطب مواجہہ مین ہووے ملاقی و مخاطب کے چنانچہ اسی جگہ سی ہی کہ ابو یوسف مصاحب ابو حنیفہ امام اعظم ناصح جیو بموجب تصریح چلپی محشی شرح وقایہ سفیدی مابین العذار والاذن کو داخل وجہ کے نہین قرار دیتا یعنی ابو یوسف خود ناصح جیو کی ہان قایل ہی کہ سفیدی درمیان رخسارہ اور کانکی موہنہ مین داخل نہین ہے یعنی اس موضع کا دہونا فرض نہین اور مالک خود جو تہی امام ناصح کے بالکل دہونا رخسار کا واجب نہین کہتے بلکہ ابو یوسف بہی ریش دار کے حق مین رخسارہ کا دہونا واجب نہین جانتا شرح وقایہ مین مکے عبارت ہی فغرض الوضوء غسل الوجہ من الشعر ای من قصاص شعر الرأس وہو منتہی منبت شعر الرأس الی الاذان واسفل الذقن فیکون مابین العذار والاذن داخلاً فی الوجہ کما ہو مذہب ابی حنیفۃ ومحمد اور چلپی اسکی حاشیہ مین لکہتا ہی وعند ابی یوسف لیس بفرض لعدم دخولہ عندہ لان البشرۃ التی تحت الشعر فی العذار اذا لم یجب غسلہا وہیا فما وراءہا دون السباض اولی ان لایجب اور نسبت مالک کی محشی مذکور جو لکہتا ہی وہ عبارت دیکہہ لین یہہ ہی وہذا الخلاف اذا استتر اللحیۃ وحاشیت واما فی الامرد والکوسج فیجب اتفاقاً سوا مالک فان عندہ لایجب غسلہ قبل النبات ایضا لانہ حد الوجہ بالعذار غالباً انتہی موضع الحاجۃ یعنی فرض وضو کا موہنہ کا دہونا ہی اوس جگہ کے بالونسی جو اونہاے جگہ اوگنی بالونکی ہی سر سے کانون تک تو مابین رخسارہ اور کان کی داخل ہی وجہ مین جیسی کہ مذہب ابو حنیفہ اور محمد کا ہی اور نزدیک ابو یوسف کی اور دلیل ابو یوسف کی یہ ہی کہ بشرہ جو کہ نیچی بالونکی ہی رخسار مین جب کہ اوسکا دہونا اور تر کرنا واجب نہین تو ماورا اسکی جو سفیدی بین العذار والاذن ہی سزاوار تر ہی کہ دہونا اوسکا نہ واجب ہووے اور یہ خلاف جب ہی کہ داڑہی جلد کو پوشیدہ کریے اور حائل ہو جاوے لیکن امردینی اور کہوسہ مین پس واجب ہے اتفاقاً سوا مالک کی یعنی مالک امرد اور کہوسی کے لئی بہی رخسارہ کا دہونا واجب نہین جانتا اسو اسطی کہ اوسکی نزدیک واجب نہین ہی دہونا اوسکا قبل بالونکی اسلئی کہ حد وجہ غالباً رخسارہ ہی علاوہ اسکی زیادہ تر وجوہات مصرحہ سے تصریح تحدید وجہ مثل مصرحات مذہب حقہ خود ناصح جیو کی ہان ظاہر ہی لازم ہی کہ ناصح جیو ذرا اور شرم کرین دیکہین آنکہین کہولکر فتح الباری شرح بخاری مین کہ وہان کس تفصیل سی حد وجہ طولاً اور عرضاً کس کس وجہ سے لکہی ہی چنانچہ بعینہا عبارت اوسکی یہ ہی حدہ طولاً من منابت الشعر المعتاد الی الذقن واختلف المذہب فی عرض الوجہ علی اربعۃ اقوال فقیل من الاذن الی الاذن وقیل من العذار الی العذار وقیل من العذار الی العذار فی حق الملتحی ومن الاذن الی الاذن فی حق الامرد والقول الرابع ان غسل البیاض الذی بین الصدغ والاذن سنۃ یعنی حد موہنہ کے طول میز

مین بال کی اوگنی کی جگہہ ہوتی ہی جو کہ معتاد ہی اور بیچ عرض وجہ کی مذہب مختلف ہین او بر چار قول لوگونکی بعضونکا تو قول ہی
کہ کان سی کان تک اور بعضونکا قول ہی رخسارہ سی رخسارہ تک اور بعضونکا قول ہی رخسار کی رخسارہ تک تو ڈاڑہی
والی کی لئی اور کان سی کان تک بی ریش کے لئی اور قول رابع یہ ہی کہ دہونا سفیدی کا جو درمیان کن پٹی اور کان
کے ہی سنت ہی ناصح جیو یاد رکہین اور غور کرین کہ عذار سی عذار تک قایلین کا قول تحدید عرض مین مابین الابہام
والوسطی کے قریب تر یا دینگی اور طول کو تو دیکہہ لین کہ یہان وہان بالتصریح ایک ہی بلکہ ابو یوسف کی ہان دیکہہ چکی عرض
میں اس سے بڑہ کر اور مالک کی ہان اوس سے بہی بڑہ کر کہ وہ بالکل رخسارہ کا دہونا واجب نہین جانتا آب ناصح جیو یا جسکا
جی چاہی از روی تعمق نظر اور غور و فکر کے از روی انصاف و ایمان دیکہہ لی کہ امامیہ ادہم اللہ شرفا اوس موضع کو کہ
حال مخاطب مین مواجہ نہین ہی یعنی حد وجہ سی باہر ہی البتہ مفروض الغسل سے باہر جانتی ہین اور یہ بات کچہہ مورد طعن
اور خصائص امامیہ سی نہین عقیل فہیم بلکہ تہوڑی سی علم والا آدمی حال ابی یوسف اور مالک وغیرہما ائمہ ناصح جیو اور چار دن
اقوال ان چار یار روایون کے حد عرض مین اور حد طول مصرحہ سب باتین خاطر مین منتقش کر کے دیکہی کہ امامیہ کے تحدید
وجہ مین طولاً عرضاً کونسی کمی ہی ان قایلین چار یار سی ہمارے امام سی جسوقت سوال کیا گیا حد وجہ مین تو ارشاد
ہی کہ ما دارت علیہ الوسطی والابہام من قصاص شعر الراس الی الذقن وما جرت علیہ الاصبعان فہو من الوجہ یعنی وہ موضع
وہ مقدار کہ پہیرے اوسپر بیچ کی اونگلی اور انگوٹہا یعنے عرضاً اور محل اوگنی موئی سر تا ذقن یعنی طولاً اور جتنا کچہہ کہ وہ دو انگشت اوسپر پہیر جاوین پس وہ ہی مونہہ سی تو آب اندہا بہی جان سکتا ہی کہ بموجب تصریح مرقومہ مصدرہ فتح الباری
وغیرہ سی لکہا گیا حد طول بعینہا مطابق ہی اور حد عرض قول من العذار الی العذار کے مطابق تقریباً چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر مقلدان جاہلان کلالہ وا بالکیا کیفیت ارشاد امام سمجہین لطافت اور کیفیت کو تو غریب پہونچتی نہین
حد مابین الابہام والوسطی کو اولٹا خلاف قرآن بتلاتی ہین اور انکار حدیث اور احداث تابعان امام ظاہر کرتے ہین
صاحبان طبع سلیم اور ماہران علم و فہم مستقیم جان سکتی ہین اللہم صل علی محمد و آل محمد کہ الحق کلام امام امام کہ ذریت
طاہرہ مدینۃ العلم و باب مدینۃ العلم ہین ملوک الکلام ہی لنفس الامر مین کلام معجز نظام امام علیہ السلام حد وجہ مین ایسی جو ہا
مملوۃ الفصاحۃ والایجاز سی مبسوطاً و موجہ اور اس اختصار پر حاوی و محیط جامع و مانع ہی طولاً و عرضاً لغۃً اور عرفاً
مقدار وجہ مفروضہ للغسل کو جو کہ حق ہی حد و تعریف کا کہ اہل میزان و ماہرین علم ادب و معانی اسکی کیفیت اوٹہا سکتے
ہین مقلدان عمری و بکری تیمی و عدی مخمرین تعصب و عناد اور جہالت و لداد کی اگرمۃ العمر سوچ مین انگشت زیر
زنخدان رہین تو سر مو اسکی کیفیت اور مذاق کو نہ پا سکین اور نہین پاتی کہ حرف مخالف قرآن اس حد پر مونہہ سے
نکالتی ہین تفصیل اس اجمال کے یون خیال کرنی چاہیی کہ آیت سی فرض غسل وجہ محکوم و ماموربہ ہی تو اب اول حد وجہ
ضرور یعنی اول تعریف وجہ کی جاننی چاہیی سو امام کے ارشاد مین حسب مصرحہ باینہمہ ایجاز و اختصار حد طولی و عرضی
اسی طرح محدود و معرف ہی جو کہ بکلام طویل ناصح جیو کے ہان بہی ثابت ہی یعنے ناصح جیو کے ہان جس جس عبارت طویلہ سے
حد و تعریف معتبر ہے حسب مصرحہ صدر وہ سبہی موجود ہی کہ اہل علم پر بوجہ فصاحت و بلاغت پر ظاہر و باہر ہی یعنے

طولاً تو صاف دیکھ لیا کہ الفاظ تک ایک ہی سی ہین مگر کلام امامؑ بمرتبہا اعلای فصاحت اور کلام تابعانِ عمری بدرجہا سفل
اور عرض مین کلام امامؑ مین مقدار عرض ما بین الابہام والوسطی معتبر ہے اور ناصح جیو کی ہان من العذار الی العذار وغیرہ اقوالِ
شتی کہ یہہ قول اونکے چار یارین کا قریب تر اسی لئے ظاہری تو عقیل فہیم ہر اقوالِ فریقین کو خوبی جانسکتا ہی کہ بتصریح توجیہ
مصرحہ تحدیدِ وجہ ہمارے اونکی ہان دہ نو جگہ ایک سی ہی کیونکہ مکرر ظاہر ہوگیا کہ مقدار ما بین الابہام والوسطی در حقیقت دیکھیے
تو کہ قریب تر ہی من العذار الی العذار سی خصوصاً حقِ ملتحی مین اور باشہہ حالِ ابی یوسف اور مالک ظاہر ہوگیا کہ عذار تک
مالک مفروض الغسل نہین جانتا تو حاصل مقصودِ تمام کلام کا یہ ظاہر ہی کہ جسکو امامؑ بتعبیر ما بین الابہام والوسطی ارشاد
فرماتی ہین وہی مقدار ناصح جیو کے ہان دوسرے لفظون سی معبّر ہے بلکہ اونکی ہان اوس سے کم نہین مفروض الغسل مقدر بالجملہ توفیق
تحدیدِ مذہبِ حقہ خود ناصح جیو کی ہانسی ثابت اور متحقق تو اب اوس تحدید کو خصائصِ امامیہ سی واسطی دہوکے عوام کی ظاہر کرنا
محض بے دیانتی و ترکِ حیا کو کام فرمانا ہی المختصر کہ قرآنین جو وجہ کو مفروض الغسل فرمایا ہی جس پر حدِ وجہ حسب بصرحہ صادق
ہی اوسی بیشک اہلِ حق مفروض الغسل جانتی ہین بلکہ ناصح جیو کو خبر نہین دعوی رکہتی ہین دیکہنی کا روضۃ الاحکام کے
اوسمین دیکہین کہ از انکہ مقدار ما بین الابہام والوسطی بحالتِ قیامِ دست بوسطِ حقیقی وجہ مامور امامؑ ہی تو نظر بر مزید
احتیاطِ تعمیلِ ارشاد سوائے ما بین الابہام والوسطی کے دونو طرف بہی ہونا عملِ اہلِ مذہبِ حقہ ہی کہ مبادا مخالفتِ ارشادِ امامؑ
لازم آئی یعنی اوسطِ حقیقی پر ہاتہہ نہو تو ایک طرف رہ نہ جاوے کیونکہ وسطِ حقیقی پر ہاتہہ ہونی مین مقدار ما بین الابہام
والوسطی حاوی جمیع مقدارِ وجہ ہی یعنی جیسی من العذار الی العذار ناصح جیو کے ہان تعبیر ہے چنانچہ روضۃ الاحکام مین
جناب مجتہد العصر دام برکاتہم ارشاد فرماتی ہین کہ حدِ او در طول از رستنگاہِ موی سر تا ذقن و آنچہ ابہام و انگشتِ میانین
بر آن بگردد در عرض و اگر احتیاطاً دست را بر ہر دو طرفِ رو بعد آن بمالند کہ آب بہمہ جا برسد احوط است بلکہ ظاہر آنست کہ
از باب مقدمہ از جمیع اطراف زیادتی از محدود لازم باشد خصوصاً نظر باینکہ در وقت گردانیدن دست بر رو علم بقیامِ دست
در وسطِ حقیقی رو مشکل است و در صورت میل بجانب راست از حدِ وجہ در جانب چپ جزوی باقی خواہد بود و در صورت میل
بجانب چپ بالعکس پس بنا بر تحصیل یقین براءتِ شغلِ ذمہ ثابت در امر اید بر جانبین احتیاط ضرورست و آنچہ از ریش
خفیف و تنک باشد کہ ما تحتِ آن در مجالسِ تخاطب نمایان باشد غسل آن لازم است الخ چنانچہ اب یاد کرین جو کہ قولِ رابع
ناصح جیو کی چار یار کا ہی ان غسل البیاض الذی بین الصدغ والاذن سنۃ اور شرماوین علاوہ اسکی ہم ایک اور تقریر
سے ظاہر کردیتی ہین کہ نفس الامر مین عملِ اہلِ حق تابعِ ثقلین میں نتیجہ ارشاد و اتباعِ ثقلین کا ہی یعنی جب ہم صغرا ہی تسلیم
ہین مضمون آیہ قرآنی اور کبری مضمونِ ارشادِ ذریۃ اہلِ بیتِ رسولؐ سبحانی کہ احد الثقلین ہین مثلاً دیکہین اصطلاح
کہ صغری ہی المامور الواجب فی الوضوء من ابتداء الی المحدود المنن غسل الوجہ اور کبری ہی الوجہ ما دارت علیہ الوسطی
والابہام من قصاص شعر الراس الی الذقن تو صاف نتیجہ یہ حاصل ہے کہ المامور الواجب فی الوضوء من ابتداء الی المحدود
والمنن غسل ما دارت علیہ الوسطی والابہام من قصاص شعر الراس الی الذقن ثبوت صغری کی لئی آیہ قرآنی فاغسلوا
وجوہکم ظاہر اور ثبوت کبری کی لئی توفیق مضمون حسب مصرحاتِ صدر خود ناصح صاحب کے مقتدا اونسے ہو مدا تو اب ناصح صاحب کو

عبارت روضۃ الاحکام جناب مجتہد العصر دام ظلہ

[illegible]

تابعان ثقلین کو نسبت مخالفت ثقلین دینی خود ہیچ ہی مضمون فقد احتمل بہتانا واثما مبینا کی داخل ہوتا ہی اور نتیجہ ہی تعصب وحماقت اور حماقت ودہقانیت کا یعنے تعصب دہقانیت کا ہم مضمون مرقومہ کو واسطی سمجہنے عوام کے اُردو مین بہی لکہہ دیتی ہین کہ پہر ناصح جیو موہنہ سی بات نہ نکال سکین مختصر آ جانا چاہیے مضمون صغری یہ کہ واجب ہی وضو مین دہونا موہنہ کا کبری یہ کہ موہنہ ہی رستنگاہ موی سر تا ذقن جسمین ابہام و وسطی گہیر لین نتیجہ یہ ہوا کہ واجب ہی وضو مین دہونا رستنگاہ موی سر سے تا ذقن جسمین ابہام و وسطی گہیر لین اسی طرح سے ناصح جیو اپنی ہان بہی دیکہہ لین اونکی چار یار ذنکی ایک قول کے مطابق ہم ایک نتیجہ نکالدیتی ہین باقی وہ آپ اسی بموجب نکال سکتی ہین ہر شخص جان سکتا ہی کہ مضمون صغری تو بعینہا بلفظہا ایک اور کبری مین صرف لفظی فرق مگر مضمون قریب موافق صغری وہی الماء ہو الواجب من اللہ فی الوضوء غسل الوجہ کبری یہی الوجہ محدود من منابت الشعر المعتاد الی اسفل الذقن ومن العذار الی العذار تو نتیجہ یہ ہی الماء ہو الواجب من اللہ فی الوضوء محدود من منابت الشعر المعتاد الی اسفل الذقن ومن العذار الی العذار کہ مفصل عبارت منقولہ فتح الباری وغیرہ مین اوپر بہ تمام حال لکہا گیا ترجمہ اردو مین اسکا بہی مختصر آیہ ہی کہ واجب ہی دہونا موہنہ کا موہنہ ہی رستنگاہ موی معتاد سی ذقن تک اور رخسارہ سے رخسارہ تک نتیجہ یہ ہی کہ واجب ہی دہونا رستنگاہ موی معتاد سی ذقن تک اور رخسارہ سے رخسارہ تک فرق یا صرف تعبیر الفاظ کا یا یہ کہ شیعیان اہل بیت طاہرہ کے ہان ثبوت کبری بارشاد آل طاہرہ ائمہ اثنا عشر کہ احد الثقلین مین سی ہین اور ناصح جیو کی ہان باہدای یکی از چار یار ہے کہ مصداق ہین ائمۃ یدعون الی النار کے الحق یعلو ولا یعلی حقیت مذہب حقہ کی یہ معنی ہین اوصحت وصداقت احادیث مصححہ کتب حقہ کے یہ تاثیر ہے کہ جو حدیث مصححہ ومحققہ اور جو عمل اہل حق ہی اوسکی صداقت قرآن سے اور کہین نہ کہین مخالفین کے ہانسے پائی جاوے اور پائی جاو باوصفیکہ وضع احادیث کاذبہ اور انہدام مین دین مبین علی الخصوص انہدام اور اخفای فضائل واحادیث فضایل اہل بیت طاہرہ مین انکی سعی تاوونی کمی نہین کی بلکہ بہت سعی کی ہی چنانچہ خود انکا احمد حنبل جو تہا امام حال فضایل جناب مولای مومنین مین لکہتا ہی کہ بہت لوگون نی بسبب عداوت اور بہت لوگون نی بسبب خوف دشمنون کی چہپایا اور ظاہر نہین کیا فضایل علی ع کو اور بہت لوگون نی وضع کین ہین روایتین برخلاف مین لیکن اسپر بہے فضائل علی ع کے ہر اکیسی صحابی کے فضائل نہین پائی جاتی بالجملہ کیسا ہی کوئی حق کو پوشیدہ کری مگر حق نہین چہپتا ہو چہپاتی ہتی حق پیغمبر ص کا مگر انہین کے کتب سے ظاہر ہوتا تہا اسی طرح ناصح جیو اور احزاب اونکی کیسی ہی تلبیس حق بباطل کو کام فرماوین کیسا ہی حق چہپاوین اونکی اگلون نی کیسا ہی حق چہپایا لیکن یہ حقیقت مذہب حقہ ہی کہ خواہ بعینہا خواہ بمثلہا جو مراتب اعمال اہل حق ہین انکی کتابونسی بہی ثبوت اوسکا ہو جاتا ہی جسکو کہ بہوای نفس بمخالفت رسول و اہل بیت رسول ص انہون نے ترک کر دیا تہا چنانچہ بیشتر اوپر اشاری گذری کہین نہ کہین انہین کی ہانسے ثبوت اوسکا دیکہلو احادیث حقیت اہل بیت طاہرہ اور صداقت اتباع اہل بیت طاہرہ ع کو پروردگار عالم نے انکی کتابونمین اسطرح اپنی پرورش سے حفاظت کی ہی اور کرتا ہی جیسے کہ حقیت نبوت جناب خاتم الرسالت ص کے باتین یہود وغیرہ کی کتابونمین حفاظت مین کہین اور حضرت موسی پیغمبر ع کو بغل مین فرعون کے پرورش کیا اور سرکوبی فرعون کی او نہین کسی کی سو حقیت اور صداقت

تصحیح احمد حنبل ... اخفای فضائل علی ... احادیث ... [illegible]

[illegible]

غلامان صاحب بمنزلہ ہارونی کی حجتون اور براہین کو ان تالعانِ فراعنہ آلِ محمد کے ہان پرورش کرکے انکی سرکوبی غلامان صاحب منزلۃ ہارونی سی فرماتا ہی سبحانہ ما اعظم شانہ الحمد علی احسانہ قد جعل الحق علی مکانہ ناصح جیو کیا داقفہ جہلا دینی جو لاہو نمین بیٹہ بیٹہ کر دہو کی بازیو لسنی سنت اپنی مقتدا اونکی قایم کرتے ہین محفلِ علما و ماہرین مین اہل حق کے سامنے بات بہی منہ سی نہ نکل سکی گی ناصح جیو جہلا بیچارو نکو غسلِ وجہ مین تو تقلیل و تحدید کذائی کی نسبت اہل حق سے بنمایش تجدید و احداث دیتے ہین کہ بتصریح ویسا کچہہ بلکہ اوس سے بڑہ کر گہیٹت مین اونکی ہان موجود اور ثابت مگر اب ناصح صاحب بگوشِ دل متوجہ ہو کر سنین اور ذرا شرم اختیار کرین اونکی بڑی امام اعظم جیو کی فضیحت جو اونہین کا امام مالک کرتا ہی اوس سے حیا کرین اپنی فضیحتو نکو سنبہالین نہ کہ ناحق نصیحت کا رنبی ہین قرآن مین صاف ہی وامسحوا برؤسکم اور کوئی حدیث خود ناصح جیو کے احادیثِ صحاح تغلبی مین بہی تعیین و تقیید ربع سر کے اگر تمام عمر سر اور پاؤن پیٹتی بیٹتی مر جاوین تو بہی دست یاب نہووے بجز تمسکِ قیاس ارائی حنفی کے اور صاف مخالفت ثقلین کے کہین ٹہکانا نپاوین پہر اب بتلاوین ناصح جیو کہ تعیین کرنے وجوب چہارم حصہ سر مین مخالفت قرآن کی ظاہر ہی یا نہین کہ شارح سفر السعادۃ صاف لکہتا ہی کہ نزد ابو حنیفہ فرض مسح چہارم حصہ سر است اور کتاب مالا بد مین ہی کہ مسح چہارم حصہ سر فرض است اور شرح وقایہ مین ہی المفروض فی مسح الراس ادنی ما یطلق علیہ اسم المسح ہو شعرۃ او ثلث شعرات عند الشافعی عملا باطلاق النص وعند مالک الاستیعاب فرض کما فی قولہ تعالی فامسحوا بوجوہکم وعندنا ربع الراس چنانچہ از لبکہ باتین اور شارح دونو حنفی ہین تو شارح عندنا کر کے لکہتا ہی اور یہ باتین بہی تحتِ فرضیات وضو ذکر غسل مین ظاہر ہوا کہ مسح ربع الراس واللحیۃ لکہتا ہی کہ دوسرے فضیحت فرض مسح لحیہ کے نمایان ہی کوئی پوچہی ان عقل کے دشمنو سی کہ بہیا جیو فرض مسح لحیہ کس آیت کی مضمون سے نکالی بالجملہ از بس ظاہر ہی کہ صرف با برؤسکم مین خواہ زیادہ خواہ الصاق کی لئی خواہ تبعیضیہ کسیطرح کا شمار کیا جاوے تعیین چہارم حصہ سر کسیطرح ثابت نہین اور بقول اہل ہند مار و گہٹنا پہوٹی آنکہہ فرض مسح لحیہ زیادہ فضیحت تر کہ ناصح جیو کی امام اعظم کے نزدیک لحیہ بہی منجملہ سر کے ہی کہ بقیہ مسح سر کا جبر نقصان مالک کی جواب دہی کے لئی تجویز فرمایا ہے غرض دین نبوی کو انہون نے کہیل کر دیا انکی کتب فقہیہ دیکہنی سے کیفیت انکی مخالفت قرآنی اور دہقانیت کے ظاہر ہوتی ہی جو شخص دیکہی تو کیفیت اوٹہا وی صریح بات ہی کہ آیت سی کہین نہ مسح موزہ ثابت ہی نہ مسح عمامہ کا حضرات کی ہان مسح موزہ عیوض پاؤنکی اور مسح عمامہ عوض سر کے حنبلیون مین موجود بلکہ حنبلیونکی ہان استنشاق و مضمضہ بہی فرض ہے حالانکہ قرآن مین کہین فرضیت اسکی نہین تفصیل اس قسم کے باتونکی کتاب مفید العوام مین مشتہر ہے من شاء فلیرجع الیہ اور لطف حقیت مذہب حقہ یہ ہی کہ مسح سر مین بہی عمل اہل حق کے تطبیق خاص انکی ہانسے ثابت اور متحقق ہو گو کہ یہہ لسبب تعصب اوس سے محروم اور بی نصیب ہین ناصح جیو شرح سفر السعادۃ مین دیکہین تو کیفیت اس اشارہ کی نصیب ہو کہ کس کس تفصیل سی لکہتا ہی ایک مختصر نمونہ یہ ہی کہ و بروایتی مقدار سہ انگشت باعتبار آنکہ واجب الصاق ید است بر اس و اصابع اصل ید است و لہذا واجب شود تمام دیت ید بقطع آنہا و سہ اکثر آنہا است و للاکثر حکم الکل و نزد شافعی فرض ادنی انچہ بر آن نام مسح تو ان نہاد اگرچہ یک چہار موئی بلکہ یک موئی نیز باشد الخ اور ایک اور لطف ناصح صاحب کے ہانکا قابل تماشا ہی فرماوین کہ یہ کس مضمون آیت سی ہے

ہی کہ مرد تمام سر کو مسح کری اور عورت بعض کو چنانچہ شرح مذکور مین بعد ذکر مذہب احمد حنبل کے لکھتا ہی کہ و یرد ابی زاینرا
بعض و مردان را تمام حالانکہ خود سفر السعادۃ مین اوسی مقام مین جسکی یہہ شرح مین تصریح ہی مصنف یہہ بہی ہی کہ و بیہ سر را مسح
کرد غرض ان فضایح اور مخالفتہای قرآنی کے مٹنے کے لئی ناصح جیو اہل حق کو ایسی نسبت لگاتی ہین سو محض اپنے فضایح
ظاہر کرواتی ہین جانتی ہین کہ قرآن اہل بیت طاہرہؑ کی ہان نازل ہی پیغمبرؐ نے فرمادیا کہ یہہ اور قرآن تا حوض کوثر جدا
نہین ہونیوالی اور قرآن کو جیسا یہ جانتی ہین اور کوئی نہین جانتا بعد پیغمبرؐ کے اور یہہ بہی ظاہر ہی کہ شیعیان اہل بیت
معتقد ہین اہل بیتؑ کے اونہین کو امام جانتی ہین جو اونسی معانی پونہچی ہین اونپر عمل ہے پہر بہلا تمیمی و عدوی یا
حنفے وغیرہ جو صریح اونکی لقب سی ظاہر ہے اور نسبت سی ہویدا ہی کہ مخالف ہین طریقہ اہل بیتؑ کی کس مونہہ سی تابعان اہل بیت
کو ایسی نسبت دی سکتی ہین اور کیونکر سرسبز ہو سکتی ہے ناصح جیو کس نیند سوتے ہین ہزارہا مخالفتہای قرآنی و رسول سی
اونکی ہان ظاہر و باہر ہے کہ تفصیل اوسکی ہورہی تطویل ہی کتب فقہیہ و مناظرات خود اونکی ائمہ اربعہ کے شاہد حال ہین قریب
ہم کچہہ بطریق نمونہ مختصر اس جگہ اشارہ کر دیتی ہین جسکو تفصیل دیکہنی منظور ہو کتب مبسوطہ مین دیکہہ سکتا ہی با لجملہ جب
وضو حضرات سنت جماعت کا مخالف قرآن تو پہر نماز کہان صحیح اور پہر نماز مین جو مخالفتہای نص حدیث ہی وہ علاوہ
اسکی جال ارسال و رفع یدین وغیرہ مراتب مین مخالفتین جو کوئی دیکہنے چاہی کتب مبسوطہ مین دیکہے ناصح صاحب جو اکثر
کلمات عامیانہ مزخرفہ وبی باکانہ لکہتے ہین قابل علما و عقلا کی زبان پر لانیکی نہین حرکات جاہلون کی نسبت عموماً مذہب
کے طرف دینی یہ کام ناصح صاحب ہی جیسی اہل دین و دیانت کا ہی ہرچند سابق مین محل مناسب پر تقریر معقول و مبسوط
اوپر لکہی گئی لیکن چونکہ اونہون نے پہر تکرار کئے ہی اور ریش تراشی وغیرہ حرکات جہلا و شبان اور معائنہ رقص و سرود اہل شباب
غیر اولی الالباب کو نسبت اصل مذہب حقہ کے طرف مکرر دی ہی سو ہم بہی لاچار مختصر اً بتقریر موجز لکہدیتی ہین کہ وہ خود جہلاء
کہ بہتیری اونکی اپنی اہل نحلہ جو مرتکب منہیات کذائی ہوتی ہین آیا وہ تمام امور اونکی اصول مذہب کے طرف نسبت دئی جاوین
جیسے وہ اونکو تعلیم و تنبیہ بقدر وسع کرتے ہین یہان بہے حسب مراتب امر بالمعروف و نہی عن المنکر معمول ہی پہر ایسی گفتار
مثل اطفال نی سوار اور عورات جدل اشعار کے بروے کار لانی محض بیقانیت جانی ہی بلکہ مقام شرم و حیا ہی ذرا گریبان مین
مونہہ ڈالین غور کرین پاوین گے کہ جو جو باتین احیاناً مخالف اوامر و نواہی احکام خدا اور رسولؐ بالغرض باقتضاے ہوای
نفس امارہ یہان کوئی بڑا لکہا عمل مین بہی لاوے بمقتضاے بشریت اور سہو و نسیان کے یا بسبب جہالت طینت یا بسبب اثر
دہقانیت کی تو عاصی گنا جاتا ہی مطعون و ملوم علما و مجتہدین اہل مذہب حقہ ہی اور بسبب استعمال و ارتکاب ممنوعات شرعیہ
توبہ و انابت بعد ندامت کے معمول اور بمقتضاے مضامین ہدایت آئین آیہ و الذین عملوا السیات ثم تابوا الآیہ اور ان اللہ
لیغفر الذنوب جمیعا اور ان اللہ یحب التوابین وغیرہا آیات کثیرہ عفو و غفران مرجو و مامول کیونکہ جب منہیات مرقومہ
کو معاصی و محظورات سمجہتی ہین تو توبہ و انابت ممکن الوقوع ناصح صاحب فرماوین کہ وہان یعنی اونکی ہان صد منہیات
بہوا ے نفسانی و باغوای شیطانی اونکی مقتداؤن اور اماموں سلف و خلف نی بنام بہانہ حلت شرعیہ جایز اور جاری
کر رکہی ہین کہ صغیر و کبیر علما و جہلا اون محدثات و مبتدعات کے مرتکب ہین کہ کبہی توبہ بہی اون سے متخیل نہین کیونکہ

جب وہ اونہین ذنوب و معاصی نہین خیال کرتے تو ارادۂ توبہ و انابت اونسی کجا بقول شاعری دہن کا ذکر کیا یہان سر ہی غایب ہی گریبان سی بالجملہ وہان توبہ بہی نصیب نہین بجز اسکی کوئی چارہ نہین کہ اہل طریقہ و مذہب مخترعہ مبتدعہ سی توبہ و انابہ اختیار کرین اور اتباع سی اون ائمہ حلال کنندۂ حرام خدا و رسول و حرام کنندگان حلال خدا و رسول کے جنہون نے اختراع و بدعات کو کام فرمایا اور اہل بیت رسولؐ کو اونکی رتبہ سی نیچی رتبہ سمجہا احتراز کرین اگر تفصیل تمام اختراع و ابداع تحلیل و تحریم کذائی کے لکہی جاوے تو دفاتر اکتفا نہین کرتے بعض بعض کا اشارہ مثل تحریم متعہ وغیرہ اولیات عمری مین اور علاوہ اوسکی مختلف مقاموں مین کہ بعض بعض اونکی خلفای مسلمہ کا حال اوپر بہی گذرا اور کچہہ بطریق اختصار مشتی نمونہ از خروارے یہہ ہی اول کوئی پوچہی حضرات سی کہ بہیا جیو بموجب احادیث مصرحہ صحاح مصرحۃ الصدق پیغمبر خداؐ تو بارہ خلیفہ بتعبیر خلیفہ یا امام یا خلیفہ یا امیر ہمیشہ بارہ ارشاد فرماوین جسکی توفیق قرآن سی ظاہر آپ فرمائی کہ بارہ وہ کونسی آپنی مقتدا و امام بنای ہین اور پہر یہہ چار لونڈی ہینی کہانسی پیدا کئی جنکی ساختہ پرداختہ پر عمل ہے اگر یہہ مجتہد ہین تو انہین خاص ائمہ اربعہ سمجہنا کونسی آیۃ یا حدیث سی ہی اور پہر خاتمہ اجتہاد انہین چار پر کونسی آیہ یا حدیث سی ہی اور رسول اہل بیت طاہرہ رسولؐ کو چہوڑ کر انکی ساتہہ اپنی تئین منسوب کرنا یعنی چہ اور پہر اونکی یہہ حقیقت یہ اعمال و افعال جو شراب بنگ لواطہ بہتیری ممنوعات قرآن و حدیث کو بپاس ہواے نفسانی برعایت خورسندی سلاطین زمان بنام نہاد حلت شرع خدا و رسولؐ حلال اور طیب طاہر ٹہیرا دین اور لکہدین ہم حرزاً للطوالۃ مختصر اور اشارۃً بیان کچہہ کچہہ لکہدیتی ہین کہ ناصح جیو کتب محولہ مین دیکہکر بجز آمنا و سلمنا کسی عالم کی سامنی دوسرا کلمہ بولنہ سی نہین نکال سکین گے قصہ شافعی کا حال مختصر سا ایک دیکہین کہ قضا قرآن مین تو یہی وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ الآیہ المختصر کہ حکم پروردگار عالم گواہونکی باب مین ہی کہ دو مرد ہوون یہہ نہین تو ایک مرد دو عورتین شافعی صاحب ایک گواہ اور قسم پر حکم فرماتی ہین چنانچہ ہدایہ مین کتاب قضا کو دیکہلین بلکہ اشباہ و نظائر مین بہی موجود ہی اور بلکہ قسم مدعی کے کافی لکہتی ہین کما فی انوار فقہ الشافعیۃ چنانچہ شروح مشکوۃ مین پاوین گی کہ پہلا عمل یہ اونکی خلیفہ پنجم حاکم شام کا ہی جو انکا مذہب ہے حال آنکہ خود مشکوۃ اور مسلم مین موجود ہی کہ پیغمبر خداؐ نی بہی فرمایا کہ اگر کسی قوم کے ادعی قول پر تصدیق کیجاوے تو ہر قوم خونریزی اور اخذ مال دوسرے قوم کی کرگئی تو ازبس ظاہر ہی کہ شافعی ہم مرتکب خلاف فرمان خدا اور ہم مرتکب خلاف حکم رسولؐ اور مخالف ائمہ اہل بیت رسولؐ ہیں ظاہر کہ اونکی ہوتی ہوئی آپ امام بن بیٹہی علی ہذا القیاس شطرنج کو انہین امام جیو نی مباح کر گیا ہدایہ اور شرح وقایہ مین دیکہہ لین جوکہ صاف جوا ہی اور قرآن مین دیکہہ لین آیہ انما الخمر والمیسر الآیہ صاف میسر یعنی جوا یہ رجس من عمل الشیطان مصرح اور محکوم الاجتناب ہی شراب کا حال سنین کہ پینا تو الگ رہا اونکی بڑی امام اعظم ابو حنیفہ صاحب وضو تک نبیذ سی تجویز فرماتی ہین کہ ہدایہ مین فتاوای سراجیہ مین صاف دیکہہ لین اور یاد کرین سابق بتصریح لکہا گیا کہ نبیذ ایک قسم کے شراب ہی اور یہہ بہی یاد کرین کہ خلیفہ عادل اونکی مرتی دم تک پیتی رہی علاوہ اسکی شرح وقایہ وغیرہ تمام کتب فقہیہ مین دیکہہ لین اور یہہ بہی دیکہہ لین کہ خود شافعی اونکی کیا فضیحت کاری اونکی امام اعظم جو کرگئے ہین درباب تجویز وضو کے نسبت مخالفۃ قرآن کے طرف امام اعظم جیو کہ وہ اپنی قیاس سے رد نص

ف حال ابداع ائمہ اربعہ

نقص کرتا ہی یعنی قرآن مین ترتیب سور اورد وہ برخلاف اسکی قائل ناصح جیو شرما دین کچہہ ہم نہین کہتی لونکی شافعی خود
اونکی قلعی کہولتی ہین چنانچہ نضر بن شمیل اپنی کتاب جیل مین لکہتا ہی کہ شافعی کہتا ہی کہ تین سو تیس باتین کرد حیلۂ فیاسے
دمزخرفاتِ ابو حنیفہ ہین وہ سب کفر ہین اور مالک کہتا ہی کہ مضر ابو حنیفہ کا امت مین شیطان سے زیادہ ہی ابن
مہدی کہتا ہی کہ کوئی فتنہ اسلام مین دون مرتبہ فتنۂ دجال رای ابو حنیفہ سی نہین ہی تاریخ بغداد ابن شعبہ سی روایت
ہی کہ کہتا تہا کہ ایک کف خاک ابو حنیفہ سے بہتر ہے احکام ابو حنیفہ مین یہ باتین ہین کہ پوست میتہ پوست سگ
پاک ہی بعد دباغت کے اور اگر ایک شخص نکاح کرے اور بلا فاصلہ بی دخول طلاق دیوی تب بہی چہہ مہینی تک فرزند جو پیدا
ہو اسیکا ہی اور اگر ایک شخص قسم کہاوے کہ روزہ رکہیگا یا نماز پڑہیگا تو اگر کچہہ مقدار دن مین روزہ رکہی یا صرف ایک
سجدہ کرے تو جایز ہے قسم سے بری ہو جاویگا اور اگر ما یا نانی یا دادی اور بیٹی نواسی کنواسی یا خالہ پہوپہی سی کپڑا
لپیٹ کر دخول کری تو جائز ہی اور جو ماہن کو خرید کر دخول کرے تو یہہ بہی جائز ہی زیادہ دیکہنا جسکی منظور ہو تو خمس
ابن عبد الرزاق مین دیکہی کہ انکی کتب مبسوطہ سے اسمین بہت کچہہ ایک جگہ مجتمع ہی ناصح جیو چاہین تو تطبیق دین اوسکی
اپنی ہانکی کتابون سے علاوہ اسکی ہدایہ مین یہہ بات دیکہہ لین کہ شراب جوش دیکر طبیب طاہر حلال ہی بلکہ کافی شرح ہدایہ
مین تصریح یہانتک ہی کہ مذہب شیخین یہ ہی کہ خمر عبارت خام سی ہی اور سوائے آب انگور نا دیدہ کی ہر مسکر حلال ہی اگرچہ
مثل خمر اشتداد و غلیان اور کف لاوی اور حدیث کل مسکر حرام کو نامعتبر اور ضعیف لکہتی ہین اب ناصح جیو حرمت
خمر کو آیہ مذکورہ مین دیکہہ لین اور اپنی اماموں کا حال بہی دیکہہ لین اور قرآن مین آیہ فان لم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا
دیکہہ لین فتوضؤا بالنبیذ اپنی ابو حنیفہ جیو سے تجویز مین یا دینگی حال اپنی حنبل صاحب کا فتح القدیر اور ہدایہ
فقہیہ کے حواشی مین دیکہہ لین کہ بنگ نوشی کو واسطی سرور طبیع کی حلال نوشِ جان و ایمان جانتا ہی حال مالک کا تفسیر
درمنثور اور فتاوای شیخ تاج محمد وغیرہ مین دیکہین کہ ہنگام سفر لواطہ تجویز فرما دیا ہی اوحدی جام جم مین لکہتا ہی
آبروی غلام خویش مبر دفتر بدنام خویش مدر نتوان ز دگفتۂ مالک غوطہ در ورطۂ چنین مالک بلکہ شافعی
بہی اس فعلِ شنیع مین مالک کی ہمراہ ہی چنانچہ ربیع بن عبد الحکیم شاگرد رشید شافعی سی نقل کرتے ہین وہ کہتا ہی کہ مینی
اپنی استاد سی سنا کہ پیغمبر خدا سی حلت و حرمتِ لواطہ مین کوئی حدیث صحت کو نہین پونہچی اور قیاس سی یہی جاہتا ہی کہ
حلال ہو استغفر اللہ اعوذ باللہ اسی جگہ سی ہی کہ ظاہرا کوئی غلام ناصح جیو کے مالک صاحب کو نہین میسر آتا ہوگا تو بی بی
یا لونڈی سی بہی یہی کام فرماتی تہے چنانچہ مولوی جامی بہارستان مین لکہتا ہی گفت مملوکہ با مالکِ خویش کز قفاییش
گرفت راہِ فساد ترک این فعل کن کہ جائز نیست نزدِ دین پروران شرع نہاد گفت خواموش کہ شیخ دین مالک بچنین معنی
رخصت ما داد اور تفسیر درمنثور مین ہے سئل مالک عن دخول الدبر قال اغتسلت الآن من ہذا الفعل بالحاصل کسی
شخص نے مالک سی سوال کیا دخول فی الدبر سے سو مالک نی کہا کہ غسل کیا تہا مینی ابہی وقت اس فعل سی یعنی امام مالک
بہی امام سنی صاحبونکی اوسی وقت دخول فی الدبر کو کام فرما کر نہا دہو کی بیٹہی تہی مسند افتا پر علاوہ اسکی امام اعظم صاحب
کے نماز کا حال ایک اور قابل مضحکۂ اطفال ہے کہ اس سے زیادہ اور ملاعبت دین مین او معاذ اللہ اس سی زیادہ کہیل کرنا

عبادت پروردگار اور دین مبین حضرت احمد مختار میں نہیں تصور کیا جا سکتا یعنی یہ بزرگوار فرماتی ہین کہ اگر نماز میں
از سلام کو ئی شخص عمداً گوز ماری تو تمام اور درست اور اگر سہواً سرزد ہو تو نماز باطل ناصح جیو شرم کرین خدا و رسول
بنچون سی کہ یہی امام و معتقد ابی اونکا اور عمل ہے اوسکی قول و فعل پر جو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد عبادت و نماز کو گو
ختم کری تا میر خسرو نی انکی چار مذاہب ارکان دین و ائمہ ایمان کی حقیقت ان پانچ اشعار مین کس کیفیت سی کہولدی
قابل تماشا ہی اشعار دل چسپ صاحب مذاق کے بانمک مین اسلئی لکہدئی جاتی ہین نظم شافعی گفت کہ شطرنج مباح است
ہیچ مباز ید کہ جز راست نظر موذا ہم بوحنیفہ بہ ازین گفتہ در احوال شراب کہ ز جوشیدہ نجور تا نبود بر تو حرام حنبلی گفت چو
دورۂ غم در مانی اندکی بنگ خور و مکنو احتیاجے بجام . گرکنی سیر و مفتی چارم مالک او ہم از بہر تو تجویز کند وطی غ
بنگ و می می خورد کون مینراں و خوش باز قمار کہ مسلمانی برین چار امام است تمام غرض ناصح جیو کو مبارک ہو کسی ایک
سند پر چاروں سی چلین خاصی دہوئی دہائے سنت جماعت ہین دن بہر مین اول کی پہر شراب نوشی کر
حنفی ہین دوسرے پہر مین بنگ نوشی کرین حنبلی مین پہر تیسرے پہر لواطت کرین تو مالکی ہین اخیر کے پہر مین قمار با
تمام فرماوین خاصی شافعی رات کو پہر چاہین نری مالکی یا حنفی و مالکی بلکہ شافعی بہی یا نری حنفی یا نری حنبلی جاہ
یا قدح بنگ چڑہا کی پاؤں پسار کے آرام کرین اقتدا مین اپنی ائمہ کے محشور ہونگی اور مصداق یوم ندعو
اناس باماہم بمقتضائے مضمون حدیث لکل غادر لواء یوم القیمۃ اونکی جہنڈی کی نیچی روز قیامت کو قایم ہونگی ناصح جیو شرا
قرآن مین صاف موجود ہی انما المشرکون نجس کہ ہر شخص قرآن مین دیکہہ سکتا ہی اور اونکی ائمہ ہرگز نجس نہین جانتی دیکہلو تمام
و شرب مین تر و خشک اشیا مین سب جگہ کالشمس فی وسط النہار جاری اور ساری ہی یا نہین ہم افعال و اعمال مین ہمہ
فقہیہ اور فتاوی مین کہ احتیاج خاص کسی عبارت کی بہی نہین اور صاف دیکہین قرآن مین کتب حدیث مین موجود ہی کل
عمل یشاکلتہ اور انما الاعمال بالنیات اور لکل امرء ما نوی اور باوجود اسکے امام اعظم صاحب ناصح جیو کی وضو مین نیت
نہین جانتی شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہیہ موجود ہین دیکہلین اور مناظرات حنفی و شافعیہ خود اپنی ہان دیکہہ لو
کہ شافعیہ اونکی کیا فضیحت کاری اس جرأت رد نص و حدیث پر بہی کرتی ہین اور ربیع الابرار مین دیکہلین آیہ قرآن
فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین الآیہ اور آیہ ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون جنسے صاف ظاہر
کہ پروردگار عالم نی مجاہدین کو قاعدین غیر مجاہدین پر اور اہل علم کو غیر اہل علم پر فضیلت دی ہی اور احادیث متواترہ کہ اونکی
کذب ہین اور صدہا سوا اونکی کتب ناصح جیو مین موجود ہین کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ علی بمنزلہ میری ہین اور جسکا مین مو
لی ہون اوسکا علی مولی ہی اور ولی ہی بعد میرے اور علی اعلم امت ہی اور علی اقضی ہی اور مین شہر علم ہون علی دروازہ
اور قرآن سی بتصریح تفاسیر و کتب حدیث ناصح جیو کر لکہا ہی گیا کہ ثابت اور متحقق کہ انفسنا مین مراد و مقصود جناب امیر
علی ابن ابیطالب ہین مسند احمد حنبل مین ہی قال ابن عباس ما فی القرآن آیۃ فیہا الذین آمنوا الا و علی رئیسہا
و شریفہا و امیرہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی القرآن وما ذکر علیا الا بخیر و عنہ ما نزل فی احد من کتاب اللہ
علی اور ابن مجاہد اور طبرانی اور ابن حاتم لکہتے ہین عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا الا